U17464.

Title - JAAMIUL FATAWA.

Creator - Deen Mohd.

Publisher - Matba Fathul Kareem (Bombay).

Date — ~~4~~

Pages - ~~2787~~ 280 + 76.

Subjects -

أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ

کتاب مستطاب مخزن جواہر علوم فقہیہ و اصول و فروع دین محمدیہ مسمّٰی بہ

جامع الفتاوی

۱۳۰۷

جلد اوّل علم عقاید و اصول فقہ و مخصوص استفتا و چندین فواید و مسایل نوادر
تحت مضامین ہر سوال و جواب مع روایات کتب معتبرہ و ترجمہ ہر مسئلہ در سند و مسائل بتفصیل

از تالیفات مفتی سید عبد الفتاح الحسینی القادری گلشن آبادی عفی عنہ

باہتمام قاضی فتح محمد و قاضی عبد الکریم پلبندری مالکان مطبع

بتصحیح مؤلف در مطبع فتح الکریم واقع بمبئی مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ عز وجل کہ جسنے کتاب آفرینش عالم کو دیباچہ ازل وخاتمہ ابد سے زینت ہزار استغنای مظاہر دیکر بحکم لَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ بصنایع لفظی ومعنوی آراستہ کیا اور ابواب فصول عبادات ومعاملات کو مسایل دینی و دنیوی کے اجزیہ خاص کا پیرایہ بخش کر بفحوای لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ اخبار واثار سے ممتاز فرمایا اور درود نامعدود اُس رسول مقبول مظہر فروع واصول پر کہ جسنے بحکم کلام معجز نظام رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ورطۂ ظلام کفر وشرک سے بندگان خدا کو نکال کر تجلیات ایمان واسلام مین طریق ہدایت کا بتایا اور اوراق مختلفۂ عقاید وملل کو شیرازہ بندی شریعت وطریقت سے تزئین فرماکر بحکم اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ مدرسہ معاملی وسعادمین سبق حقیقت ومعرفت کا سکھایا اور اسکی آل واصحاب وسلف صالحین متبعین پر جنھون نے بذل جہد وسعی مشکور سے اپنے فقہ وفرایض کے حرف بحرف جملہ اعالی وادانی کو معانی سمجھایا اور شرک وکفر وظلم وبدعت کو مانند حرف غلط صفحہ ہستی سے محو کر کے واجبات وسنت کا صحیح راستہ دکھایا اللّٰہم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد وبارک وسلم اَمَّا بَعْد خاکسار اقل العباد مفتی سید عبد الفتاح عرف سید اشرف علی ابن سید عبد اللہ حسینی القادری پیرزادہ گلشن آبادی ابن سید شمس الدین ابن زین العابدین ابن سید محی الدین ابن سید عبد الفتاح ابن سید شیر محمد ابن سید محمد صادق شاہ حسینی قدس اللہ اسرارہم الحنفی مذہبا والقادری مشربا عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وعن

سایر المسلمین عرض کرتا ہی کہ ابتدای طالب علمی سے استادنا و مرشدنا حضرت سیّد میان ساکن سورت و مولوی شاہ عالم ساکن برودہ و مولوی بشارت اللہ و مولوی عبد القیّوم کابلی و مفتی عبد القادر ساکن تھانہ و مولانا خلیل الرّحمن مصطفی آبادی و مولانا فضل رسول بدایونی و مولانا و مرشدنا حضرت محمد اکبر کشمیری و مولانا و استادنا حضرت معلّم ابراہیم بانکوٹ خطیب مسجد جامع بمبئی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے حضور مین اس بندے نے شاگردی کی ہی اور کتب درسیہ معقول و منقول صرف و نحو و علوم فقہ فروع و اصول بقدر حوصلہ حاصل کرکے تدریس و توعیظ و تالیفات مین مشغول ہوا مثل تحفہ محمدیہ تایید الحق خزانۃ العلوم اشرف القوانین صد حکایات اشرف الانشا تحفۃ المقال مصادر الافعال کلید دانش تعلیم اللّسان وغیرہ چالیس کتب و رسایل عربی و فارسی و ہندی مین سرکاری مدرسون وغیرہ کے واسطے لکھنے کا اشتغال رکھا سنہ ۱۲۶۴ ہجریہ مقدسہ مین سرکاری صدر عدالت مین امتحان مفتی گری عربی مین دیکر سند حاصل کیا بعد سنہ ۱۲۷۱ھ مین عدالت دھولیہ ضلع خاندیس مین منصب افتا پر ملازم ہوا صاحبان جج و منصفان و صدر امین و قاضی وغیرہ کی محکمون و عدالتون سے ہر سال سیکڑون سوال و استفتا درباب فصل خصومات و نکاح و طلاق و میراث و ہبہ و وصیّت وغیرہ معاملات کے آتے تھے اُنکے جواب شافی و کافی مع عبارات کتب فقہیہ مثل ہدایہ و در المختار و فتاوی عالمگیریہ و فصول عمادی و سراجیہ و شرح وقایہ وغیرہ بقدر ضرورت داخل کرکے مع ترجمہ مرقومہ بھیجا کرتا تھا اُن مسایل و استفتا کے مسوّدون سے کئی دفتر تیار ہوئے بعد سنہ ۱۲۸۴ھ مین سرکاری الفنستن کالیج و ہای اسکول بمبئی مین بعہدۂ مدرّسی عربی و فارسی تا امروز سنہ ۱۳۰۲ھ بھی علاقہ سرکاری سررشتہ تعلیمی سے رکھتا ہی اس عرصے مین یہان بھی مسایل شرعیہ عقاید و عبادات و معاملات خصوصًا میراث و نکاح و طلاق وغیرہ عدالتون مین ضرورت کے سبب اکثر لکھے گئے الحال بعض دوستون کی بنظر فواید عام مسلمین فرمایش کی باعث اِن سب مسایل کو ترتیب ابواب سے جمع کرکے اکثر عبارت کا ہندوستانی ترجمہ

بنا کر جدا جدا چند جلدون مین داخل و شامل کر دیا کیونکہ اس زمانے مین عربی خوان طالب العلم کم ہوتے جاتے ہین بلکہ مفقود ہین خدا چاہے تو ہندی ترجمہ پڑھنے سے عربی کے پڑھنے کا شوق مسلمانون مین پیدا ہووے اور اس عربی زبان والی کی برکت سے دینداری ترقی پاوے اور علم فقہ و فرائض کی قدر سمجھین اور اپنی زندگی کی اور ایمان و اسلام کی خوبی حاصل کرین اور میکناطن کی محمدین لا جس مین کلکتے کے اکثر مفتیان عدالت کے فتوون کا ترجمہ ہے اسمین کی تمام عربی عبارات کتب فقہیہ کی فراہم کرکے ترجمہ کیا اور اکثر ہمعصر علماؤن کے نادر فتوے بھی اس مین مع صحیح و دستخط شامل کر دیا اور نام اس کتاب کا جامع الفتاوی رکھا امید خدا سے ہے کہ مسلمانون کو اسکے پڑھنے سے بہت فایدہ دارین حاصل ہووے ناظرین اس مین کہین سہو خطا دیکھین قلم اصلاح سے ممنون فرما کر راقم کو دعای خیر سے یاد کرین وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وبہ نستعین

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَحَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ يَعْلَمُهٗ وَلَمْ يُجِبْ اَوْ كَتَمَهٗ فَاُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنَ النَّارِ

استفتا (۱)

کیا فرماتے ہین علمای دین متین اور فقہای شرع مبین زادہم اللہ شرفاً و تعظیماً اس باب مین کہ سیکھنا علم کا جسطرح مردون کو فرض ہے اسی طرح عورتون کو بھی فرض ہے یا نہین بَيِّنُوْا تُوْجَرُوْا

الجواب وهو الموفق بالحق والصواب

مرد و عورت دونون کو طلب کرنا اور سیکھنا علم کا فرض ہے ایسا فرمایا حق تعالیٰ نے اپنے کلام مجید مین فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنے سوال کرو تم اور پوچھو عالمون کو جو کچھ کہ تم نہین جانتے ہو اور فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جو روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ یعنے طلب کرنا علم کا فرض ہے ہر ایک مسلمان مرد پر اور عورت پر عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ تم کو لازم ہے علم کا سیکھنا قبل اس سے کہ علم قبض اور بند ہو جاوے اور قبض ہونا علم کا دنیا سے عالمون کا اٹھ جانا ہے بعض علمانے فرمایا ہے کہ جو علم ضرور ہے وہ سیکھنا فرض ہے اور اسپر عمل کرنا لازم ہے زیادہ علوم ہر ایک کو سیکھنا لازم نہین یعنے آٹھ باب کے علوم فرض واجب سنّت مستحب حلال حرام مکروہ اور مباح اپنی عبادات مین نماز روزہ حج زکوٰۃ اعتقادات اور معاملات مین جیسے بیع شرا نکاح اور معاش کے امورات مین ضرور ہے جسپر خود عمل کرے زیادہ سیکھنا و عمل کرنا خود کو جہنّم کی آتش سے بچانا اور اپنے عیال و اطفال اور قبیلہ کو بھی جہنّم کی آتش سے بچانا افضل ہے حدیث شریف مین آیا ہے خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَّنْفَعُ النَّاسَ یعنے بہتر آدمیون سے وہ ہے جو دوسرے آدمیون کو فائدہ اور فیض پہنچاوے کیونکہ جتنا سیکھا اسپر عمل کیا اپنے نفس کا فایدہ ہے اور زیادہ علم سیکھا اور دوسرے مسلمان بھائیون کو سکھایا بہت بڑا فائدہ عام ہے لِيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ کا حکم بجالایا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ خدا و رسول کے علم کو احکام و شریعت کے خزانہ دار فقہا و علما ہین جو مسلمان کو جس چیز کی مسئلہ دنیوی یا دینی مین حاجت ہوئی علما سے پوچھنا فرض ہے اور علما کو جیسا علم قرآن حدیث اجماع اور ائمہ دین سے ملا اسکا بتلانا فرض ہے ابن عبّاس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے تَذَاكُرُ الْعِلْمِ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلَةِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اِحْيَاهَا یعنے ایک گھڑی رات کو علم کا مذاکرہ

سیکھنا سکھانا تمام رات کے جاگنے اور عبادت کرنے سے بہتر ہے حدیث شریف مین آیا ہے لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ الْاَعْمَالَ اِلَّا بِالْعِلْمِ یعنے بغیر علم کے اعمال کو خدا قبول نہین کرتا ہے علم مقدم ہے عمل سے لِاَنَّ مَنْفَعَۃَ الْعَمَلِ لِنَفْسِہٖ خَاصَّۃً وَمَنْفَعَۃَ الْعِلْمِ تَرْجِعُ اِلٰی نَفْسِہٖ وَاِلَی النَّاسِ عَامَّۃً کیونکہ نفع عمل کا خاص خود کو ہے اور نفع علم کا خود کو بھی اور دوسرے آدمیون کو بھی عام ہے الغرض ہر ایک کو اپنے عبادات و معاملات کے قدر علم اور عمل لازم ہے بلکہ ایمان اور دینداری کا علم فرض ہے اور زیادہ علم سیکھنا اور سکھانا فرض کفایہ ہے ہر شہر مین دس پانچ عالم ضرور ہونا چاہیئے تا ہر مسایل مین مسلمانون کی حاجت روائی ہوا کرے فقط والسلام از بستان فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ

استفتا ۲

مَا تَقُوْلُوْنَ اَیُّھَا الْعُلَمَآءُ وَالْفُقَھَآءُ کیا لکھنا پڑھنا سیکھنا بھی سب مسلمانون پر فرض ہے اور تمام اصحاب قرآن مجید و حدیث شریف حضرت کے زمانے مین لکھتے تھے اور لکھنا پڑھنا بھی علم مین داخل ہے یا نہین **الجواب** علم کے معنی دانستن یعنے جاننا سمجھنا سو بقدر ضرورت فرض ہے اور پڑھنا قرآن شریف کا نماز کے واسطے فرض ہے اور تلاوت کے واسطے واجب ہے اور حدیث شریف و فقہ کی کتاب واعتقادیہ مسایل بھی پڑھے تو افضل ہے اور لکھنا بہتر ہے قرآن کے علم کے سنبھالنے اور قایم رکھنے کیواسطے سنت خلفای راشدین ہے بعض نے مکروہ کہا ہے اس دلیل سے رَوٰی عَطَاءُ بْنُ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّہٗ اِسْتَاْذَنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ کِتَابَۃِ الْعِلْمِ فَلَمْ یَاْذَنْ لَہٗ یعنے ابی سعید خدری رضی نے آنحضرت سے علم کو کتاب مین لکھنے کی اجازت مانگی تھی اور آپنے اجازت ندی تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سے پوچھا تھا کہ یہود و نصارا کے یہان اکثر علمون کی کتابین لکھی ہوئی ہین کیا ہم نہ لکھین بعض علوم کو کتابون مین آپکے چہرہ مبارک پر آثار غضب نمودار ہوئے اور فرمایا کہ جیسے یہود و نصارا حیرت مین

پڑ گئے ویسے تم بھی حیرت مین پڑنے چاہتے ہو فقیہ ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے تاویل فرمائی ہے کہ علم کو کتاب مین لکھ کر جمع کئے اور حفظ اپنے سینہ مین نرکھے البتہ کتاب گم ہوجاوے یعنی جلے ڈوبے تو علم فوت ہوجاویگا اور کتاب مین لکھنے سے زیادہ کم غلطی کا احتمال ہے مگر حفظ سینہ مین بے کم و بیش موجود رہتا ہے اور لکھنے پر بھروسا کرکے یاد کرنا اور حفظ رکھنا چھوٹ جاویگا اس سبب سے فقط بعض نے لکھنا مکروہ کہا مگر اکثر نے مباح کہا ہے انکی دلیل یہہ ہے کہ بہت سے اصحاب جنکو لکھنا یاد تھا حضرت کی اجازت سے قرآن شریف جو نازل ہوتا تھا سو لکھا کرتے تھے چنانچہ علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ زید بن ثابت عبد اللہ ابن عمر معاویہ بن ابو سفیان اور خزیمۃ الانصاری وغیرہم رضی اللہ عنہم کاتبان وحی تھے اور خطوط بھی حضرت کی طرف سے اطراف کے رئیسون کو لکھتے تھے اور اکثر اصحابی جو قرآن شریف نازل سورہ بسورہ آیات بآیات ہوتا اسے حفظ کرتے جاتے تھے تئیس برس کے عرصے مین سب قرآن شریف نازل ہوا ہے مجموع الفتاوی مین اشعۃ اللمعات سے منقول ہے کہ جبرئیل علیہ السلام جو آیات بطور وحی کے حکم خدا سے لاتے کہدیتے کہ یہہ آیتین فلانی سورۃ کے اوّل مین داخل کرو یا درمیان مین یا آخر مین فلان آیت کے بعد اسے پڑھو اور ہر سال ایک وقت کلام منزّلہ سناتے اور رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم بھی پڑھتے اور انکو سناتے اسلئے ایک مصحف مین سب کے پاس جمع نہوسکا آنحضرت کی وفات کے بعد حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عہد خلافت مین جنگ یمامہ کے اندر بہت سے اصحاب حفاظ و قاری شہید ہوئے تب عمر فاروق نے کہا کہ ایک مصحف مین علی الترتیب قرآن شریف جمع کیا جاوے چنانچہ زید بن ثابت نے حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ کے حضور اوّل سے آخر تک جمع کیا جو اصحابون کے پاس لکھا ہوا تھا یا جو سینے مین حفظ تھا ایکجا کردیا بعد اسکے حضرت عثمانؓ کے وقت مین آپ کی سعی سے حضرت علیؓ اور صحابہ کرام و حفاظ کے اتفاق سے لغات قریش پر صحیح کرکے سورۂ فاتحہ سے سورۂ ناس تک ایکجا لکھوا کر

اسکی سات نقول اطراف بلاد مین بھیجدئے اسیلئے آپ کو جامع القرآن کہتے ہین جیسا لوح محفوظ
پر ہے اسی طرح ترتیب کے ساتھ ابھی تک قایم و دایم ہے قولہ تعالی اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ
اِنَّا لَهُ لَحَافِظُوْنَ یعنے خدا تعالی فرماتا ہے کہ ہمنے قرآن شریف کو نازل کیا اور ہم اسکی
حفاظت کرنے والے ہین امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت بستان العارفین مین
ہے لَا يَعْجَزَنَّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكُوْنَ عِنْدَهُ كِتَابٌ مِنْ هٰذَا الْعِلْمِ وَلَانَّ فِيْهِ الْبَلْوٰى
فَلَوْ لَمْ يُكْتَبْ لَذَهَبَ عَنْهُ الْعِلْمُ وَلَوْ كُتِبَ لَرَجَعَ اِلَيْهِ فِيْمَا يَنْسٰى اَوْ يُشْكِلُ عَلَيْهِ
مَسْرُوْرًا یعنے کوئی ایک تم مین سے عاجز نہوگا اگر لکھہ رکھے اس علم کو یعنے قرآن و حدیث کو
اپنے پاس کیونکہ دنیا مین آفتین ہین اگر نہ لکھہ رکھو تو علم جاتا رہے اور اگر لکھہ رکھو تو پہر ہی
اگر بھول جاو یا مشکل پڑے اُس لکھے کی طرف رجوع کرو تو پھر خوشی سے یاد ہو جاوے
اگر لکھا نہوتا تو آجتک علم کیسا قایم رہتا تابعین کے زمانے مین تو تفسیر اور فقہ اور حدیثون
کی کتابین لکھی گئین آج دنیا مین تین سو تفسیر قرآن مجید کئی زبان کی موجود ہین اور حدیثون کی
کتابین اور ائمہ اربعہ کی مذہب مین فقہ کی کتابین متون و شروح و فتاوی ہزارون ہر صدی مین
ہر ملک مین تصنیف تالیف لکھتے چلے آتے ہین اور ابھی تک خدا کے فضل سے ہر زبان مین
ہر اقلیم کے اندر علمای امت محمدی کتابین لکھتے اور بناتے ہین اب تو خاص لوگون پر علم کے
قایم رکھنے کے واسطے لکھنا پڑھنا بھی فرض کفایہ ہو گیا ہے حدیث شریف مین آیا ہے مَا رَاٰهُ
الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ یعنے جس کام کو خاص مسلمانون نے اچھا سمجھا
وہ کام خدا کے نزدیک بھی اچھا ہے تو لکھنے پڑھنے سے بہتر کوئی علم و ہنر نہین دین دنیا کی دولت
علم کے تابع مین ہے رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا حدیث شریف ہے بفرمان خدا حضرت کو تلقین کیا گیا

استفتا (۳)

چہ می فرمایند علمای دین متین زادہم اللہ شرفا و تعظیما فتوی دینا اور مسئلہ لکھنا یا بتانا کس شخص کو
جائز ہے اور مفتی ہونے کو شرطین کیا کیا ہین **الجواب** بعض نے فتوی دینے کو

مگر وہ کہا ہی کہ لیاقت علم کی نہو اور مسئلہ اپنی زبان سے کہہ دیوے قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَجْرَأُکُمْ عَلَی النَّارِ اَجْرَأُکُمْ عَلَی الْفَتْوٰی یعنے بہت جرأت کرنے والا جو کوئی
ہر ایک مسئلہ کا فتوی دیوے سو جرأت کرنے والا آتش جہنم پر ہی شاید غلطی زبان سے
نکالے اور حکم شرع مین عقل چلانے والا خطا کرے چنانچہ حضرت سلمان رضؓ سے اکثر لوگ فتوی
پوچھتے اور آپ بتلاتے تھے اور یہ کہتے تھے یہہ امر تمہارے لئے خیر ہی اور میرے لئے شر ہی
آن حضرت کے زمانے مین اکثر اصحابون سے لوگ مسایل شرعیہ پوچھتے اور وہ بتلاتے
آنحضرت سنکر پسند کرتے چنانچہ ایک وقت حج کے دنون مین شتر مرغ کے پانچ بیضے کسی
احرام باندھے ہوے مسلمان نے توڑ ڈالے اُسنے کسی صحابی سے کفارہ اسکا پوچھا انھون نے
کہا ہر ایک بیضے کے بدلے ایک اونٹ کا بچہ قربانی دے آنحضرت کی خدمت مین عرض
کیا اور رغبت ظاہر کی آپنے فرمایا ہر ایک بیضے کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلا دے
فقط ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص نے شکار کیا اسکو ذبح
کرکے اسکا گوشت پکا کر ایک احرام باندھے ہوئے شخص کو کھلایا سو جایز ہی احرام باندھے
ہوے پر شکار کا گوشت کھانا یا نہین ابوہریرہؓ نے فرمایا جایز ہی کیونکہ خود نے تو شکار
ذبح نہین کیا تھا بعد ابوہریرہؓ نے حضرت عمر فاروق رضؓ سے یہہ بات ظاہر کی عمر فاروق رضؓ نے
فرمایا اگر تم جایز نہ کہتے تو مین تم کو سزا دیتا ۔ یہان سے فتوی بتلانا اور اختلاف کا صحیح ہونا
بھی معلوم ہوا قولہ تعالیٰ فَاسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ خدا تعالی نے
حکم دیا ہی کہ عالمون کو مسئلہ پوچھو اگر تم نہین جانتے ہو اور اُنکے کہنے پر عمل کرو اور عالم کو بھی
واجب ہی کہ خوب کوشش سے دریافت کرکے کہے لِاَنَّ الْمُفْتِیَ یُخْطِیُٔ وَیُصِیْبُ اگر صواب
کہا ہی تو دو ثواب ملینگے اور اگر خطا فتوی دینے مین ہوئی ہی تو ایک صواب ملیگا اور اگر
بے علمی سے بغیر تحقیق کرنے کے فتوی دیا ہی تو گنہگار ہوگا اسی لئے عالم کے کہنے پر عمل کرنا اور
اسکے کہنے پر نظر نہین رکھنا کہ بوجھ ثواب و عذاب کا اس عالم کے سر پر ذمہ داری سے ہی

مفتی کی شرطیں اور فتوی بیان کرنے کے آداب بہت ہیں چنانچہ امام سمرقندی الحنفی فقیہہ
ابو اللیث رحمۃ نے فرمایا ہے کہ اگر دو عالم نے اختلاف کیا ایک امر میں تو اکثرین کے نزدیک
دونوں کو ثواب ملیگا جیسا طاؤس و فرس اور خرگوش بعض علما نے حلال کہا اور بعض نے
حرام تو دونوں کو اجتہاد کے طریق سے دوہرا ثواب ملا ہے کیونکہ اپنے ملک کے لوگوں پر
آسانی ہووے اور رواج میں تنگی نہ پڑے بعض علما کہتے ہیں کہ اس اختلاف میں جسکا کہنا حق
پر ہے اسکو دو ثواب اور جسکا کہنا خطا پر ہے اسکو ایک ثواب ملا ہے بحکم اِخْتِلَافُ
الْعُلَمَاءِ رَحْمَةٌ امت رسول اللہ پر آسانی ہوگئی بعض علما کے نزدیک اگر مفتی نے کمال
کوشش سے مسئلہ کتابوں سے لکھدیا اور خطا کی اسکو ثواب و عذاب دونوں نہیں کیونکہ
ائمہ اربعہ رحمہم اللہ نے قرآن و حدیث و اقوال صحابہ کو بغور سمجھا ہے اَلْعَادَةُ مُحَكَّمَةٌ کا
قاعدہ دھیان میں رکھکر حکم دیا ہے شروط مفتی ہے کہ آیات محکم و متشابہ کا جاننا مجمل و
مفصل کو پہچاننا شان نزول آیات و موارد حدیث میں غور کرنا اصطلاح زبان عربی و
لغات حجاز و قریش و عادات مسلمین ہر بلاد سمجھنا احوال رجال و اسناد حدیث سے واقف
ہونا مجتہد کے لئے ضرور ہے اگر یہہ سب علوم نہیں جانتا ہے تو اجتہاد اسکا باطل ہے اور وہ گنہگار
ہوگا یہہ درجہ ائمہ اربعہ اور فقہائی سلف و خلف کا تھا جو زمانہ حضرت و صحابہ و تابعین و تبع تابعین
کے قریب تھے سو تین سو برس تک اُس کے بعد دروازہ اجتہاد کا بند ہوگیا ہے فقہا کے سات
طبقے مولانا شاہ ولی اللہ رحمۃ نے بتفصیل لکھہ دیا ہے اِس زمانے میں مجتہد کہاں ہیں مفتی
چاہئے کہ خوش اخلاق راست گفتار قانع بے طمع صالح پرہیزگار متدیّن صاحب وقار با اعتبار ہووے
بلکہ اس زمانے میں ایسا مفتی بھی کمیاب ہے الا ماشاء اللہ فقط نقل کردینا اور کتابوں سے عبارت
اور صورت مسئلے کی برابر بتلا دینا باقی رہگیا ہے اسبات کو بھی کمال علم تبحّر و مزاولت و مطالعہ کتب
فقہیہ نہایت ضرور ہے هٰذَا يَجُوزُ فِي قَوْلِ فُلَانٍ وَهٰذَا لَا يَجُوزُ فِي قَوْلِ فُلَانٍ
لکھدینا چاہئے دُرّ المختار و ہدایہ و طحطاوی و فتاوی عالمگیریہ و سراجیہ میں سب قاعدے مفتی کے

فتوی دینے کے مرقوم ہیں هذا صحيح هذا اصح عليه الفتوى هذا هو المختار هذا عندنا هذا مفتى به ان سب لفظوں کی اصطلاح سمجھنا بھی ضرور ہے ۔

استفتا (۴)

ایک مسلمان نے قرآن شریف کے چار پانچ سیپارے استاد سے اچھی طرح سیکھا اور باقی تمام قرآن مجید تلاوت کرکے خوب صحت کے ساتھ یاد کیا اب وہ تعلیم مکتب میں بغیر اجازت استاد کے کرتا ہے اور فقہ کی ہندی کتابیں پڑھاتا ہے سو بغیر تعلم تمام قرآن کے اور بغیر اجازت اسکو تعلیم کرنا جائز ہے یا نہیں اور علم حدیث و فقہ وغیرہ میں بغیر اجازت شیخ کے تعلیم دینا جائز ہے یا نہیں

الجواب جب وہ شخص قرآن شریف کو صحیح پڑھتا ہے اور تلاوت میں غلطی نہیں کرتا تو اسکو تلاوت اور تعلیم کرنا جائز ہے اگرچہ استاد سے کامل تمام نہ سیکھا ہو اور اجازت بھی حاصل نکیا ہو کیونکہ شریعت میں اس کام سے منع نہیں آیا ہے اور کتاب و سنّت و اجماع و قیاس جو اصول شرع کے چار رکن اعظم ہیں کہیں اس امر کی ممانعت کی دلیل نہیں تو اسکے جایز ہونے میں شک نرہا کہ اصل اشیا و افعال میں موافق مذہب مختار کے اباحت و جواز ہے چنانچہ حموی میں ہے وَفِي الْمُخْتَارِ اَنَّ الْاَصْلَ الْاِبَاحَةُ عِنْدَ جُمْهُوْرِ اَصْحَابِنَا اِنْتَهٰى وَفِي الْحَمَادِيَّة اَلْاَصْلُ فِي الْاَشْيَاءِ الْاِبَاحَةُ مقصود تعلیم و اجازت سے یہہ ہے کہ الفاظ قرآن مجید و اعراب صحیح پڑھے اور غلطی نکرے جب یہہ امر بغیر اجازت کے حاصل ہوا تو بس ہے شیخ جلال الدین سیوطی نے اتقان میں فرمایا ہے اِدَّعٰى اِبْنُ جُبَيْرٍ الْاِجْمَاعَ عَلٰى اَنَّهُ لَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَنْقُلَ حَدِيْثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَكُنْ لَهُ بِهِ رِوَايَةٌ وَلَوْ بِالْاِجَازَةِ فَهَلْ يَكُوْنُ حُكْمُ الْقُرْاٰنِ كَذٰلِكَ فَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَنْقُلَ اٰيَةً اَوْ يَقْرَاَهَا مَا لَمْ يَقْرَاْهَا عَلٰى شَيْخٍ لَمْ اَرَ فِيْ ذٰلِكَ نَقْلًا وَلِذٰلِكَ وَجْهًا مِنْ حَيْثُ اَنَّ الْاِحْتِيَاطَ فِيْ اَدَاءِ اَلْفَاظِ الْقُرْاٰنِ اَشَدُّ مِنْهُ فِيْ اَلْفَاظِ الْحَدِيْثِ اِنَّمَا هُوَ لِخَوْفِ اَنْ يَنْقُلَ فِي الْحَدِيْثِ مَا لَمْ يُقَلْ مِنْهُ

اَوْ یَقُوْلُ عَلَی النَّبِیِّ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَا لَمْ یَقُلْہُ وَالْقُرْاٰنُ مَحْفُوْظٌ مُتَلَقًّی مُتَدَاوَلٌ فِیْہِ وَھٰذَا ھُوَ الظَّاھِرُ من مجموع الفتاوی ابن جبیر نے دعوا کیا ہی کہ اجماع اس بات پر ہی کہ کسی شخص کو لایق نہین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے نقل حدیث کی کرے مگر جبکہ اسکو روایت پہنچی ہو اگرچہ اجازت سے ملی ہو تب کیا قرآن مجید کا بھی حکم ایسا ہی ہی کہ کسی نے آیت قرآن کی نقل نکرنا اور اسکو نہ پڑھنا نہ پڑھانا جب تک کہ شیخ سے نہ پڑھا یا نہ سیکھا ہو۔ مولانا فرماتے ہین کہ مین کہین اس امر مین کوئی منقول نہین دیکھا اور وجہ اسکی یہہ ہی کہ قرآن مجید کے الفاظ صحیح ادا کرنے کی احتیاط سخت تر ہی اس سے زیادہ حدیث شریف کے الفاظ ادا کرنے مین ہی اور وہ بڑا خوف گناہ ہی کہ جو لفظ رسول اللہ نے نہ کہا ہو ویسا لفظ یہہ شخص اپنی زبان سے کہے اور قرآن شریف محفوظ سے اور پڑھنے پڑھانے مین متداول ومشہور ہی کبھی اسکے الفاظ بدلے نہین جاوینگے اور یہہ ظاہر ہی۔ علم حدیث وفقہ کی چند کتابین اصول وفروع مین استاد سے پڑھنا اور اسکی اصطلاحات سے واقف ہونا ضرور ہی فقط مطالعہ سے نہین کھلتا مگر جب دو دو چار چار کتاب علم صرف ونحو ومنطق ومعانی واصول وغیرہ علوم مین جو فرض کفایہ ہین طالب علم اچھی طرح سیکھے اور یاد کرے اور مطالعہ کی قوت سے ملکہ حاصل ہووے تو امتحان لیکر استاد وعلمائے عصر اسکو تحصیل کا عمامہ باندھتے ہین اور سند اجازت درس وتعلیم وتدریس کی دیتے ہین اسلئے تا دوسرون کو سکھانے مین غلطی نکرے اور شاگردون تو آموزون کا اعتقاد نہ بگڑے اور استخراج مسایل فقہیہ وافتا مین خطا نہ ہووے کیونکہ اس زمانہ اخیر مین ہر ایک مدرس واعظ وغیرہ کے علم واعتقاد کی معلومات عام مسلمانون کو نہین ہوتی ہی اور اخذ کرنا علم دین کا عالم پاک عقیدہ سے بہتر ہی اگر تعلیم دینے والے کا عقیدہ فاسد ہی یا غلط معنی سکھاتا ہی تو اسکے شاگرد بھی گمراہ ہوینگے

بیت ای بسا ابلیس آدم روی ہست ٭ پس بہر دستی نباید داد دست ٭ جب مشایخ مرید و

شاگرد

شاگرد کو شریعت و طریقت مین کامل اور عبادت و ریاضت مین واثق پاتے ہین تب اسکو خلافت نامہ لکھدیتے ہین اور مرید و شاگرد کرنے کی اجازت فرماتے ہین - حضرت سرور کائنات اور خلفای راشدین کو نور نبوت و ولایت کے سبب سے علوم ظاہری و باطنی و سلطانی و درویشی سیاست و افتا قضائت و احتساب بابات خاص متعلق تھا جب دور خلفای راشدین کا آیا انکو بھی نور ولایت حاصل تھا انکا فرمانا بھی امت کے واسطے سنت کا طریقہ ہوا جب وہ زمانہ گذر گیا تب سلطنت ظاہری پادشاہون نے لی اور سلطنت باطنی اہلبیت و مشایخ طریقت سے دخل کی علوم ظاہری و افتا و قضائت علما کو ملا اور سیاست و احتساب امرا و حکام کے تصرف مین آیا مگر علوم دینیات کی سکے لئے ضرورت باقی رہی ہے اور علمای دین محمدی نے ایسے قواعد شریعت محکم باندھے ہین کہ قیامت تک قایم و دایم رہینگے مَا شَاءَ اللهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاءْ لَمْ يَكُنْ ۵ جو خدا نے چاہا سو ہوا اور جو نچاہیگا سو نہوگا ۵

استفتا (۵)

چہ می فرمایند علمای دین متین اس باب مین کہ درس و تعلیم دینا و عظ قصہ گوئی و نصیحت بیان کرنا امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہر ایک مسلمان کو واجب ہے یا نہین اور امامت کے لئے جیسا حکم شرط ہے ویسا ہی اِنکے لئے حکم ہے یا کچھہ فرق ہے

الجواب

امامت جماعت کا حکم خاص ہے اور تعلیم و عظ کا حکم عام ہے امامت مسجد جو امام راتب مسجد کا معین ہے سو افضل اب شروط امام کی یہہ ہے امام ہو مرد تندرست عاقل بالغ عالم مسایل نماز کا پرہیزگار نیک خلق قاری خوش آواز خلیق خوش لباس وغیرہ بعضون نے متقی مسن صاحب وجاہت و نسب کو افضل کہا ہے اور مکروہ ہے امامت عبد کی و فاسق و اعمیٰ و بدوی و مبتدع و شارب الخمر و آکل الربوا و مبروص و مفلوج و نمام و ریاکار و کردی و بدعقائد والے کی اور تفصیل در المختار مین مرقوم ہے - تعلیم و تو عیظ وغیرہ ہر مسلمان پر واجب نہین ہے مگر عالم پر واجب ہے جو مسلمان شخص اس سے کوئی مسئلہ دین کا پوچھے اور وہ

جاننا ہی اور نہ بتلاوے تو کل قیامت کو آتش کی لگام اسکے منہہ مین دینگے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہی مَنْ كَتَمَ عَنِ النَّاسِ عِلْمًا يَعْلَمُهُ أُلْجِمَ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
اور قرآن شریف مین بھی حکم ہی اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَ
الْهُدٰى الخ الآية عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَاِنَّ فِيْهِمُ الْاَعَاجِيْبَ وَلَا
حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ۝ بستان العارفین ۝
یعنے آنحضرت نے فرمایا ہی تم پہنچاؤ میرے سے لوگون کو احکام اگرچہ ایک آیت ہو اور
بنی اسرائیل کا عجائب حال جو گذرا سو بیان کرو اسمین کچھہ حرج نہین اور جو عمداً اسپر حدیث بنا
جھوٹھہ ملا کر کہے تو اپنا مکان آتش دوزخ مین تیار کر لیوے وَقَالَ الْحَسَنُ لَوْلَا
الْعُلَمَاءُ لَصَارَ النَّاسُ كُلُّهُمْ مِثْلَ الْبَهَائِمِ اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
کہ اگر علما نہوتے اور تعلیم و توعیظ نکرتے تو تمام انسان مانند حیوان کے بن جاتے —
اور تمیم الداری سے روایت ہی کہ ہر شنبہ کے روز وعظ بیان کرتے تھے پوچھا حضرت عمر نے
کہ تمہارا ارادہ اسمین کیا ہی تمیم الداری نے کہا کہ لوگون کو خدا و رسول کے احکام یاد دلانا ہی
آپ نے فرمایا اچھا ہی بیان کرو اگر چاہتے ہو مگر جان لو کہ یہہ امر ذبح کرنے کے جیسا ہی یعنے
بڑا احتیاط اور خطر کا کام ہی چنانچہ فرمایا ہی مَنْ اُعْطِيَ لَهُ الْقَضَاءُ فَقَدْ ذُبِحَ
بِلَا سِكِّيْنٍ یعنے جسکو قضارت کا عہدہ ملا تو وہ گویا بغیر چھری کے ذبح ہو گیا اکثر اکابر
علما نے قیدخانے مین جانا قبول کیا مگر قضارت کا عہدہ قبول نکیا اسی لئے ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ
علیہ نے فرمایا ہی کہ تین آیات قرآن تعلیم و توعیظ کی بابت بہت بھاری ہین اور مین قصہ گوئی
کو مکروہ جانتا ہون قوله تعالى اَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ ۝
یعنے کیا لوگون کو تم نیکی کرنے کا حکم کرتے ہو اور خود کے نفس کو بھول جاتے ہو ۝ لِمَ تَقُوْلُوْنَ
مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ یعنے کسواسطے تم جو کہتے ہو تو خود اسپر عمل نہین کرتے ہو ۝ وَمَا اُرِيْدُ

اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَا اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ؕ یعنے مین نہین ارادہ کرتا ہون کہ تم سے مخالفت کرون جن چیزون کو تمہین منع کیا انکی طرف جاؤن حق تعالی نے عیسی علیہ السلام پر وحی بھیجی اَنْ عِظْ نَفْسَكَ فَاِنِ اتَّعَظْتَ فَعِظِ النَّاسَ وَاِلَّا فَاسْتَحِیْ مِنِّیْ ؕ اوّل تم اپنے نفس کو وعظ کرو بعد لوگون کو کہو نہین تو حیا کرو میرے سے یعنے اپنی نصیحت پر آپ عمل کرو بعد لوگون کو کہو نہین تو شرم کی بات ہے ؕ **فایدہ** عالم شخص جو کہے سو سُننا اور مان لینا اور اسپر عمل کرنا لازم ہے اگر وسوسہ نفسانی دل مین آیا کہ یہہ عالم اپنے نصیحت پر خود عمل نہین کرتا ہے ہم کس لیئے اسکے کہنے پر عمل کرین یہہ گمراہی کا سبب ہے جو عالم کچھہ کہیگا نفس شیطانی اسمین عیب جینی کریگا کیونکہ بے عیب خدا کی پاک ذات ہے ہم سب عیب مین بھرے ہوئے ہین ساری عمر گذر جاویگی ایسا عالم متقی با عمل صاحب دل نہ ملیگا تو علم کی نعمت سے وہ شخص محروم رہا اور بغیر استاد و مرشد کے زندگانی برباد ہوئی سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین

قطعہ گفت عالم بگوش جان بشنو ؛ ور نماند بگفتنش کردار ؛ باطل است آنکہ مدعی گوید ؛ خفتہ را خفتہ کی کند بیدار ؛ مرد باید کہ گیرد اندر گوش ؛ ور نوشتہ است پند بر دیوار ؛ اور اگر ویسا عالم پرہیزگار ملا تو بھی نفس شیطانی اسکی تقلید کرنے سے باز رکھتا ہے دیکھو اس زمانے مین اکثر لوگون نے ائمہ اربعہ کی تقلید چھوڑ دی ہے اور شتر بے مہار کی طرح غیر مقلد بن گئے اور اپنے ہوا کے مقلد ہوئے خدا پناہ مین رکھے ؕ

استفتا (۶)

چہ می فرمایند علمای دین متین درس و تو عظ کرنے کی شرع شریف مین آداب و شروط کیا ہین اور مجلس وعظ مین جو مسلمان سامعین بیٹھتے ہین انکو نصیحت کا اثر کسطرح ہوتا ہے

الجواب شیخ امام فقیہ ابو اللیث سمرقندی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب بستان العارفین مین لکھا ہے کہ آداب مذکر یعنے درس کہنے والے واعظ استاد و مرشد کو بہت چاہئیے کہ صالح ہون اور متقی پرہیزگار عالم با عمل حتی الامکان منہیات شرعی سے خود کو

بجا ویں اور امر بالمعروف ونہی المنکر علی العموم کیا کریں کسی کا نام یا شخص معین کر کے نہ کہیں تا کہ
والا صلحا انکی مجلس میں نہ آوینگے اور کلام کا اثر جاتا رہیگا ۔ جو حدیث کہ متواتر و صحیح و حسن کے
درجہ میں نہو اور انکو بھی اسکی اسناد میں شک ہو جیسے ترغیبًا للنّاس وترہیبًا للعوام کی بابت
بعض کتابوں میں مرقوم ہیں انکو بیان نکریں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
قال النّبی صلّی اللہ علیہ وسلّم مَنْ حَدَّثَ بِحَدِیْثٍ وَّھُوَ یَرٰی اَنَّہٗ کِذْبٌ
فَھُوَ اَحَدُ الْکَذَّابِیْنَ ؂ یعنے کسی شخص نے حدیث بیان کیا اور وہ خود جانتا ہے
کہ یہہ صحیح نہیں ہے تو وہ خود ایک جھوٹھوں میں سے ہے ۔ اور مجلس کو طول نکرے تا
سننے والے دِق ہو جاویں کہ برکت علم کی جاتی ہے اور سامعین بیزار ہوتے ہیں بحکم
رَوِّحُوا الْقُلُوْبَ سَاعَةً فَسَاعَةً یعنے اپنے دلوں کو ہر گھڑی آسایش دیتے جاؤ
جب بہت عذاب دوزخ کا حال بیان کئے دلوں میں سامعین کے گھبراہٹ اور
خوف زیادہ ہو گیا تو اسکے بعد جنّت اور رحمت کا حال بھی بیان ہونا چاہئے تا فرحت اور
رجا دلوں میں پیدا ہووے ۔ تواضع اور نرمی سے ہر امر بالمعروف کو بیان کریں تا دل
میں جا نشین ہووے سختی اور خشم سے نہ کہیں اور حکم وَلَوْ کُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ کو
دھیان میں رکھیں یعنے اگر تو رحمت خدا کو نرمی سے بیان کرے تو سامعین دل لگا کر
سننگے اگر سختی اور غصّے سے کہے تو سامعین نفرت کرینگے اور دور بھاگینگے جناب
علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ بیان آیات قرآن کرتا ہے پوچھا کہ
تجکو ناسخ و منسوخ کا علم ہے اسنے کہا نہیں آپنے فرمایا تو ہلاک ہوا اور لوگوں کو بھی
ہلاک کیا ۔ حبیب بن ثابت نے فرمایا مِنَ السُّنَّةِ اَنْ لَا یُقْبِلَ بِوَجْھِہٖ عَلٰی اَھْلٍ
وَاحِدٍ وَّلٰکِنْ یَّعُمُّھُمْ ؂ یعنے مجلس وعظ میں ایک ہی شخص کی طرف منہہ کر کے بیان
نکرے بلکہ عام کی طرف ادہر ادہر منہہ پھیرا کرے اگر ایک کی طرف منہہ کر کے نصیحت
کریگا تو وہ سمجھیگا کہ مجھے مجلس میں فضیحت کرتے ہیں ۔ اگر صلوٰۃ و صیام و صدقہ کا بیان

کرے تو پہلے خود اس پر عمل کرے۔ لوگون کی خیرات و زکوٰۃ پر طمع نرکھے اور علم کی قدر نکھووے وَلَوْ اَهْدٰى اِلَيْهِ اِنْسَانٌ مِنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ فَلَا بَاسَ اَنْ يَّقْبَلَ هَدِيَّتَهٗ یعنے اگر کسی نے کچھ ہدیہ بغیر مانگنے کے دیا تو اسکو قبول کرنے مین مضائقہ اور خوف نہین ہی۔ درمیان وعظ کے بعض کلام ایسا کہے کہ لوگون کی آنکھ مین پانی آوے اور بعض کلام ایسا بھی کہے کہ خوشدل اور خندہ جبین ہوجاوین۔ جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی اِنَّهٗ كَانَ اِذَا جَلَسَ رَغَّبَ النَّاسَ فِي الْاٰخِرَةِ وَ زَهَّدَهُمْ فِي الدُّنْيَا فَاِذَا رَاٰهُمْ قَدْ كَسِلُوْا اَخَذَ فِيْ ذِكْرِ الْغَرْسِ وَالْبِنَاءِ وَالْحِيْطَانِ فَاِذَا رَاٰهُمْ قَدْ نَشِطُوْا اَقْبَلَ فِيْ ذِكْرِ الْاٰخِرَةِ یعنے جب آپ مجلس مین وعظ کو بیٹھتے لوگون کو ترغیب آخرت کی اور ترک دنیا کی کرتے جب دیکھتے کہ سامعین سست ہوگئے ہین تو جھاڑ بونا گھر دیوار بنانا دنیا داری کا ذکر درمیان لاتے جب لوگ خوش ہوے پھر آخرت کا بیان شروع کرتے تھے۔ واللہ اعلم

استفتا (۷)

مجلس درس کے آداب اور سامعین و متعلمین کے ملزومات کیا ہین **الجواب** بستان العارفین مین مرقوم ہی کہ سامعین کو لازم ہی واعظ کا فرمانا اور کتاب کی عبارت دل لگا کر سننا اور اسپر عمل کرنا حدیث شریف مین آیا ہی مَنْ سَمِعَ مَسْئَلَةً وَحَدِيْثًا فَعَمِلَ بِذٰلِكَ فَاِنَّهٗ حَيٌّ وَّمُنْجِيٌّ وَمَنْ سَمِعَ حَدِيْثًا فَلَمْ يَعْمَلْ بِهٖ فَاِنَّهٗ يُهْلِكُ یعنی جس نے سنا ایک مسئلہ اور حدیث اور اسپر عمل کیا پھر اسکا دل زندہ ہوا اور نجات پایا اور جسنے سنا حدیث اور عمل نکیا اسپر پس تحقیق وہ ہلاک ہوئیگا۔ اور سننے والون کو لازم ہی کہ جب ایک حدیث سن لئے تو صَدَقْتَ اور اَحْسَنْتَ کہین تا واعظ کا دل حدیث کہنے پر بڑھے اور جب نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کا سنے درود پڑھے تو شیطان کا وسوسہ دل سے نکل جاوے۔ انسان کو

لازم ہی کہ علم حاصل کرے اور اپنی جہالت پر بس نکرے قولہ تعالیٰ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ یعنے کہو اے محمد کیا وے برابر ہوسکتے ہین جو لوگ کہ جانتے ہین اور جو لوگ کہ نہین جانتے ہین حدیث شریف مین آیا ہی لَا خَيْرَ فِيمَنْ لَمْ يَكُنْ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا یعنے اسمین خیر نہین ہی کہ جو عالم بھی نہین اور علم کا طلب کرنے والا بھی نہین ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہی مین دیکھتا ہون کہ تم مین سے علما مرتے جاتے ہین اور جاہل لوگ علم نہین سیکھتے لازم ہی کہ سیکھو علم دین اسلام کا قبل اسکے کہ علماؤن کے مرنے سے دین کا علم دنیا سے اُٹھہ جاویگا - جب چھوٹے بچے علم سیکھینگے اور جب بڑے ہووینگے تو آخرین قوم کے واسطے علما بن کر بیٹھینگے - حدیث شریف مین آیا ہی لَفَقِيهٌ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ جَاهِلٍ یعنے ایک شخص علم فقہ کا عالم سخت تر ہی شیطان پر ہزار عابد جاہل سے - ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ فرمایا نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ یعنے جس شخص کے واسطے خدا تعالیٰ خیر چاہتا ہی تو اسکو علم دین سیکھنے کی توفیق دیتا ہی - تمام علمون سے علم فقہ افضل ہوا اسلئے کہ تمام قرآن اور حدیث کے معنی سمجھنے اور عمل کرنے کے واسطے اس مین خلاصہ موجود ہی - جب علم فقہ سیکھا بعد علم زہد اور حکمت کو سیکھے اور علم نجوم سے قدرے حاصل کرے کہ اوقات نماز اور جہتہ قبلہ وغیرہ معلوم ہووے قولہ تعالیٰ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النُّجُومَ لِتَهْتَدُوا بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ الآیہ - یعنے وہ پروردگار ہی کہ جسنے تمہارے واسطے ستارون کو پیدا کیا تا دریا اور خشکی مین اندھیرے کے اندر تمکو اُن ستارون کے سبب رستا ملے - حدیث شریف مین ہی تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَرَفْعُهُ ذِهَابُ الْعُلَمَاءِ یعنے تم سیکھو علم کو قبل اسکے کہ علم دنیا سے اٹھہ جاوے اور اُٹھہ جانا علم کا علماؤن کے وفات کرنے سے ہوویگا - فقیہ ابو اللیث محمد سمرقندی حنفی مصنّف کتاب بستان العارفین کی وفات ۳۷۵ھ ہجریہ مقدسہ مین ہوئی ہی

تاکید علم سیکھنے اور سکھانے کی ہمیشہ سے کرتے چلے آئے ابھی ١٣٠٣ سنہ چودہوین صدی آغاز ہے جو مسلمان اہل ایمان ہے علم فقہ اور مسایل دین کے سیکھنے کا اور سکھانے کا طریقہ جاری کریگا نہایت اجر عظیم پاویگا اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا یُحِبُّ وَتَرْضٰی ؎

استفتا (٨)

علم کے فضایل کیا ہین اور علما کی قدر کس طرح معلوم ہوتی ہے

الجواب

غایۃ الاوطار و در المختار کے دیباچہ مین مرقوم ہے اَلْعِلْمُ وَسِیْلَۃٌ اِلٰی کُلِّ فَضِیْلَۃٍ یعنے علم وسیلہ ہے ہر بزرگی اور کمال کا اور ترقیات دارین کا سبب ہے ۔ اَلْعِلْمُ یَرْفَعُ الْمَمْلُوْکَ اِلٰی مَجَالِسِ الْمُلُوْکِ علم بلند رتبہ کرتا ہے غلام کو بادشاہون کی مجالس تک پہونچاتا ہے یعنے نہایت حقیر شخص علم کی جلالت شان سے بادشاہون کا ہم صحبت اور جلیس ہوجاتا ہے لَوْلَا الْعُلَمَاءُ لَھَلَکَ الْاُمَرَاءُ اگر عالم نہوتے تو امیر ہلاک اور تباہ ہوجاتے وجہ اسکی یہہ ہے کہ امیر خلق اللہ کے حاکم ہین تو اگر فصل خصومات مین علمای دین کی طرف رجوع نکرتے تو گمراہ ہوتے اور عذاب آخرت مین گرفتار رہوتے ۔ زمانۂ سابق مین دستور تھا کہ اوّل لوگ پیشہ سیکھتے پھر علم حاصل کرتے تھے تا خلق اللہ کے مال مین طمع کی مجال باقی نرہے اور کسی تونگر کے محتاج نہون اور جب کہ عالم طامع حریص ہوا تو اسکے علم کی حرمت اور عزّت باقی نہین رہتی اور وہ حق گوئی سے پہلو تہی کرتا ہے ۔ روایت ہے کہ دو قسم آدمیون مین سے جب آراستہ ہوے تو سب لوگ آراستہ ہوجاتے ہین اور جب وہ بگڑے تو سب لوگ بگڑجاتے ہین ایک علما دوسرے امرا ۔ اَلْعِلْمُ لَا رُتْبَۃَ وَلَا یَۃَ لَیْسَ لَھَا عَزْلٌ علم صاحبان علم کے واسطے وہ منصب عالی دایمی ہے جسکی معزولی نہین یعنے بادشاہ اس منصب کو چھین نہین سکتا ۔

امام ابو یوسف اور امام محمد شاگرد ہین امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کے رحمہم اللہ انکو صاحبین کہتے ہین انھون کی تصنیفات نوسو نوّد ٩٩٠ کتابین علم فقہ کی ہین چنانچہ جامعین مبسوط زیادات اور نوادر وغیرہ اور ابو حنیفہ شاگرد ہین حضرت حمّاد کے اور حمّاد شاگرد ہین حضرت

ابراہیم نخعی کے اور ابراہیم نخعی شاگرد ہین حضرت علقمہ کے اور علقمہ شاگرد ہین حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کے اور عبداللہ بن مسعود اصحابی شاگرد ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیہم اجمعین کے جو تمام اصحابون مین عالم متقی مشہور و معروف ہین جس نے تقلید کی ابوحنیفہ کے مذہب کی تو اسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی مطابق اس حدیث شریف کے اَصْحَابِی کَالنُّجُومِ السَّمٰوَاتِ بِاَیِّہِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِہْتَدَیْتُمْ یعنے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اصحاب آسمان کے ستارون کے مانند ہین تم نے اُنہین سے جسکی اقتدا کی تو تم نے ہدایت کی راہ پائی خلاصہ طحطاوی مین موجود ہے ابیات

اَلْفِقْہُ زَرَعَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَعَلْقَمَۃُ	حَصَّادُہُ ثُمَّ اِبْرَاہِیْمُ دَوَّاسُ
نُعْمَانُ طَاحِنُہُ وَیَعْقُوْبُ عَاجِنُہُ	مُحَمَّدٌ خَابِزٌ وَالْآکِلُ النَّاسُ

یعنے فقہ کو ابن مسعودؓ نے بویا اور علقمہ اسکا کاٹنے والا ہے پھر ابراہیم نخعی اسکا دانہ اور بھوسا صاف کرنے والا اور نعمان یعنے حضرت ابوحنیفہ امام اعظم اسکے پیسنے والے اور یعقوب یعنے حضرت ابویوسف اسکا آٹا گوندنے والے اور محمد بن حسن اسکی روٹی پکانے والے اور سب لوگ مسلمان اسکے کھانے والے ہین۔ امام شعرانی نے میزان مین ائمہ اربعہ کی سند علوم اس طرح پر مذکور کی ہے۔ امام ابوحنیفہ نے علم اخذ کیا حضرت عطا سے انھون نے عبداللہ ابن عباس سے جو رسول اللہ کے چچیرے بھائی تھے اور اَللّٰہُمَّ فَقِّہْہُ فِی الدِّیْن کی حدیث ان کی شان مین آئی ہے انھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انھون نے جبرئیل علیہ السلام سے انھون نے حق تعالیٰ عزوجل سے امام مالک نے علم اخذ کیا حضرت نافع سے انھون نے ابن عمر سے انھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے علم اخذ کیا امام مالک سے اور امام احمد حنبل نے امام شافعی سے رحمہم اللہ اجمعین۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے خورد سالی مین سترہ اصحابون کو دیکھا تھا اور پانچ اصحاب سے علوم بھی سیکھا تھا کتاب خیرات الحسان فی مناقب نعمان تصنیف

ابن حجر المکی الشافعی کے دیکھنے سے مفصّل حال معلوم ہوتا ہے۔ جامع ترمذی میں ابو امامۃ الباہلیؓ
سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي
عَلٰى اَدْنَاكُمْ یعنے فضیلت عالم کی عابد پر جیسی میری فضیلت تمھارے ادنیٰ شخص پر ہے
اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ پیغمبروں کے وارث علما ہیں مسلمانوں کو توفیق ہووے
علما کی قدر سمجھنے اور علوم دین سیکھنے کی آمین آمین ؁

استفتا (۹)

تمام علموں میں علم فقہ کی فضیلت زیادہ کتابوں میں بیان ہوئی ہے اسکا سبب کیا ہے
دلایل کتب معتبرہ سے مرقوم فرمائے **الجواب** غایۃ الاوطار ترجمہ
در المختار میں تیسیر الوصول سے منقول ہے وَمِنْهُ مَا فِي الْخُلَاصَةِ وَغَيْرِهَا اَلنَّظَرُ
فِي كُتُبِ اَصْحَابِنَا مِنْ غَيْرِ سِمَاعٍ اَفْضَلُ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ یعنے منجملہ فضایل علم
فقہ کے وہ قول ہے جو خلاصہ وغیرہا میں ہے کہ نظر کرنا ہماری اصحاب کی کتابوں میں بدون سماع
کے یعنے فقہ کی کتابوں کو مطالعہ کرنا بدون سماعت کے کہ استاد سے سُننا تہجد کی نماز سے
بہتر ہے وَتَعَلُّمُ الْفِقْهِ اَفْضَلُ مِنْ تَعَلُّمِ بَاقِي الْقُرْاٰنِ اور فقہ کا سیکھنا افضل ہے
باقی قرآن کے سیکھنے سے یعنے زاید از حاجت فقہ کا سیکھنا غیر کے نفع کے واسطے باقی قرآن
کے سیکھنے سے افضل ہے اسواسطے کہ فقہ کا سیکھنا بقدر حاجت کے فرض عین ہے اور
افضلیت کی یہہ وجہ ہے کہ قرآن شریف کا سیکھنا بقدر قراءت نماز فرض عین ہے اور
تمام قرآن کا سیکھنا سنّت ہے اور فقہ کے مسایل نماز روزہ عقاید وضروریات دین میں
فرض عین ہے اور زیادہ فقہ سیکھنا فرض کفایہ ہے پس فرض افضل ہے سنت سے جبتک
فقہ نہ سیکھیگا تب تک قرآن مجید کی قدر کیا سمجھیگا اور وقایع کا حدوث ہوتا ہے فقہ کے
ہر باب میں بخلاف قرآن کے اس واسطے کہ قرآن میں سے سورۂ فاتحہ اور تین آیتیں
قراءت کرنا فرض عین ہے مگر دوسروں کے سکھانے کے واسطے تمام قرآن شریف کا

سیکھنا فرض کفایہ ہے وَجَمِیْعُ الْفِقْہِ لَا بُدَّ مِنْہُ اور تمام فقہ سے سیکھے بغیر چارہ نہیں
اگرچہ بطریق فرض کفایہ کے ہو الحاصل فقہ بجمیع انواع خود آدمیوں کو ضرور ہے سو طہارت
اور نماز روزہ کا دریافت کرنا تو علی العموم سب مسلمانوں کو فرض ہے غریب ہو یا تونگر ہو اور
مسائل زکوٰۃ و حج وعتاق و قربانی و فطرہ وغیرہ تونگر پر سیکھنا فرض ہے اور خانہ داری
کے لیے مسائل نکاح وطلاق بھی جاننا فرض ہے اور سوداگری کے واسطے مسائل بیع شراء
وہبہ وصیت میراث وغیرہ بھی جاننا فرض ہے ابیات اِذَا مَا اعْتَزَّ ذُوْ عِلْمٍ بِعِلْمٍ
فَعِلْمُ الْفِقْهِ اَوْلٰى بِاعْتِزَازٍ ؛ فَكَمْ طِيْبٍ يَفُوْحُ وَلَا كَمِسْكٍ ؛ وَكَمْ طَيْرٍ
يَطِيْرُ وَلَا كَبَازٍ ؛ یعنے جب فخر کرے صاحب علم کسی پر تو فقہ کا علم پر مقدم تر اور
اولی بافتخار ہے بہت سی خوشبو چیز مہکتی ہے لیکن مانند مشک کے نہیں اور بہت
چڑیاں اڑتی ہیں لیکن مانند باز کے نہیں ۔ وَقَدْ مَدَحَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِتَسْمِيَتِهٖ
خَيْرًا بِقَوْلِهٖ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا وَقَدْ فَسَّرَ الْحِكْمَةَ
زُمْرَةُ اَرْبَابِ التَّفْسِيْرِ بِعِلْمِ الْفُرُوْعِ الَّتِيْ هُوَ عِلْمُ الْفِقْهِ اور اللہ حقتعالی
نے فقہ کی مدح کی ہے اور اسکو مسمی بخیر کرکے قرآن شریف میں فرمایا ہے جسکو حکمت
دی گئی اسکو بہت خیر دی گئی اور مقرر مفسرین کے ایک گروہ نے حکمت کو تفسیر بعلم
فروع کہا ہے اور وہ علم فقہ ہے اشباہ النظائر میں لکھا ہے کہ ہر آدمی سوای انبیا علیہم
السلام کے جانتا نہیں کہ اللہ تعالی کا ارادہ کیا ہے اسکے ساتھ دارین میں اسواسطے کہ حق تعالی
کا ارادہ غیب ہے مگر فقہا اسکو جانتے ہیں اسواسطے کہ وہ جان گئے ہیں حق تعالی کے ارادے کو
جو انکے ساتھ ہے رسول صادق مصدوق کے اس حدیث کی دلیل سے کہ جسکے ساتھ اللہ تعالی
خیر کا ارادہ کرتا ہے اسکو دین میں فقیہ کرتا ہے قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ یعنے اسے دین میں فہم سلیم عطا کرتا ہے
بعض علما نے علم حکمت کے معنی علم تصوف کیے ہیں کیونکہ فقہ میں تصوف داخل ہے جیسا

شعر ہین مسکہ طحطاوی مین ہی وَخَیرُ عُلُومٍ عِلمُ فِقهٍ لِاَنَّهُ ؛ یَکُونُ اِلیٰ کُلِّ المَعَالِی تَوَسُّلًا ؛ فَاِنَّ فَقِیهًا وَاحِدًا مُتَوَرِّعًا ؛ عَلیٰ اَلفِ ذِی زُهدٍ تَفَضَّلَ وَاعتَلَا ؛ شرح سب علمون سے بہتر فقہ کا علم ہی اسواسطے کہ وہ سب مراتب عالیہ کی طرف وسیلہ ہوتا ہی کیونکہ ایک فقیہ متقی ہزار زاہدون پر بزرگ اور عالیقدر ہوتا ہی وَ وَزنُ کُلِّ امرِءٍ مَاکَانَ بِحُسنِهِ ؛ وَالجَاهِلُونَ لِاَهلِ العِلمِ اَعدَاءٌ ؛ فَفُز بِعِلمٍ وَلَا تَجهَل بِهِ اَبَدًا اَلنَّاسُ مَوتیٰ وَاَهلُ العِلمِ اَحیَاءُ ؛ اور وزن یعنے قدر و خوبی ہر مرد کی موافق اسکی خوب کرداری کے ہی اور جاہل لوگ اہل علم کے دشمن ہین ؛ ظفریاب ہو علم کے سبب سے اور علم فقہ سے جاہل نرہو ہمیشہ یعنے اسباب جہل سے اجتناب رکھیو سب آدمی مردہ ہین اور علم والے زندہ ہین یعنے جاہل مُردون کے مانند لایق شمار کے نہین اور اُن سے کچھ فایدہ نہین مگر اہل علم زندہ ہین انکی زندگی سے انکو اور لوگون کو فایدہ حاصل ہوتا ہی تو علمای دین کا وجود رحمت اور نور ہی کہ وہ وارث ہین انبیا علیہم السّلام کے جس نے علما کی تعظیم کیا گویا اُسنے اپنے خدا و رسول کی اور دین ایمان کی تعظیم کیا قُل رَّبِّ زِدنِی عِلمًا ۵ حکم خدا کا رسول اللہ کو ہوا کہ تم ایسی دعا مانگو ای خدا مجکو علم زیادہ دے واللہ اعلم بالصواب

استفتا (۱۰)

کون سے علم سیکھنا فرض اور سنت ہین اور کون سے علم حرام و مکروہ ہین بیان فرمایئے جزاکم اللہ تعالیٰ خیرًا ۵

الجواب غایۃ الاوطار ترجمہ در المختار مین سے خلاصہ مرقوم ہوتا ہی اِعلَم اَنَّ تَعَلُّمَ العِلمِ یَکُونُ فَرضَ عَینٍ وَهُوَ بِقَدرِ مَا یَحتَاجُ لِدِینِهِ شرح معلوم ہووے کہ علم کا سیکھنا فرض عین ہوتا ہی یعنے ہر شخص پر اور فرض عین اس قدر علم ہی جسکی طرف آدمی حاجتمند ہو اپنے دین کے واسطے تعلیم متعلم مین ہی کہ ہر مسلمان پر ہر علم کا حاصل کرنا فرض نہین بلکہ علم حال کی طلب فرض ہی یعنے آدمی جس حال مین واقع ہو اس حال کا علم سیکھنا فرض ہی چنانچہ جبپر نماز روزہ فرض ہوا اسپر مسایل صوم و صلوٰۃ

دریافت کرنا فرض ہی جیسے حج وزکواۃ فرض ہوا یعنے تونگر بنا اسپر مسایل حج وزکواۃ کا سیکھنا
فرض ہی جو سوداگری کرتا ہی اسپر مسایل بیع وشرا کے سیکھنا فرض ہی تا ارتکاب حرام
سے محفوظ رہے **وَفَرْضُ کِفَایَۃٍ** شرح اور علم سیکھنا فرض کفایہ ہی فرض کفایہ وہ ہی
کہ ہر شخص پر فرض نہین بلکہ بعض کا سیکھنا ایک شہر مین سب کی طرف سے کفایت کرتا ہی
وَهُوَ مَا زَادَ عَلَيْهِ لِنَفْعِ غَيْرِهٖ شرح فرض کفایہ وہ ہی کہ اپنی حاجت سے زیادہ غیر کے
نفع کے واسطے سیکھے ناواقفون کو راہ بتانے کے لئے تا وہ لوگ حرام اور ہلاکی سے بچین
تو ایک عالم ہر نواح وضلع مین ضرور ہونا چاہئے کہ عوام مسلمانون کو ضروریات دین کی سکھاوے
نہین تو عوام مسلمان ضایع ہوینگے **وَمَنْدُوبًا وَهُوَ التَّبَحُّرُ فِي الْفِقْهِ وَعِلْمِ الْقَلْبِ**
شرح اور علم کا سیکھنا سنّت ہی جو کمال درجے پر سیکھے فقہ کا علم اور دل کا علم یعنے
تصوّف وسلوک وعلم اخلاق جس علم سے انواع فضایل اور انکی حاصل کرنے کی کیفیت معلوم ہووے اور
اقسام رذایل اور ان سے بچنے کی کیفیت دریافت ہو۔ تعلیم متعلّم مین لکھا ہی اسی طرح فرض
ہی علم احوال قلوب چنانچہ توکل انابت خوف الٰہی رضا بالقضا کہ یہہ سب احوال مین واقع ہی
اور بزرگی اس علم کی کسی پر مخفی نہین اور علم اخلاق مین معرفت جود وبخل کبر وتواضع عفت و
اسراف وتقتیر وامراض قلوب کا جاننا فرض ہی جیسے حسد نفاق وغیرہ کیونکہ بخل واسراف
وتقتیر حرام ہی اور حرام سے بچنا فرض ہی اور اسکو علم عقاید وتصوّف کہتے ہین جس سے
دل کی طہارت حاصل ہو اذکار واشغال سے وحضور قلب وتوجہ الی اللہ تزکیہ نفس وتصفیہ قلب
کمال کو پہنچے اور ظاہر وباطن پاک ہووے **بیت** تا بیاری طہارت ظاہرا باطنت
نیز حق کند طاہرا بغیر عقاید صحیحہ ونیت خالص کے عبادت ظاہری فایدہ نہین کرتی ہی
بیت شرف ذات بجودست وکرامت بسجود ہر کہ این ہر دو ندارد عدمش بہ زوجود
وَحَرَامًا وَهُوَ عِلْمُ الْحِكْمَةِ الْفَلْسَفِيَّةِ وَالشَّعْبَذَةِ وَالتَّنْجِيمِ وَالرَّمْلِ وَعُلُومِ الطَّبَائِعِيِّينَ
وَالسِّحْرِ وَالْكِهَانَةِ شرح اور علم سیکھنا حرام ہوتا ہی اور وہ حرام علم یونانیون کی

حکمت فلاسفہ ہے شعبدہ بازی اور نجوم اور رمل اور علم طبیعی یعنے نیچر اور جادو
کہانت وغیرہ یونانی حکمت اسواسطے حرام ہوئی کہ اس مین عالم کا قدیم ہونا وغیرہ
من المکفرات والمحرمات داخل ہین اور علم نجوم ہین اوضاع فلکیہ سے حوادث سفلیہ پر
استدلال کرتے ہین ۔ تعلیم متعلم مین لکھا ہے کہ نجوم کا علم بمنزلہ مرض کے ہے تو اسکا
سیکھنا حرام ہے وہ مضر ہے نافع نہین اسلئے کہ قضا و قدر سے بچنا ممکن نہین تو مسلمان کو
چاہیئے کہ ذکر اللہ و دعا اور تضرع مین مشغول رہے اور حق تعالی سے عافیت مانگا
کرے اسواسطے کہ داعی محروم الاجابۃ نہین ہوتا پھر اگر بلا مقدر ہے تو ضرور پہنچیگی
لیکن داعی کو حق تعالی صبر عطا کریگا دعا کی برکت سے لیکن تعلّم نجوم کا بقدر قبلہ شناسی
و اوقات نماز ہر موسم کے اور فئ زوال جاننا جائز ہے انتہی کہانت وہ ہے کہ شیاطین
سے راہ پیدا کرے تاکہ وہ اخبار آیندہ بتائین اور شعبدہ دست چالاکی بازیگری بھانمتی
کے کھیل ہین اور یہہ جو لوگ علم جفر کو علی مرتضی کرّم اللہ وجہہ کی طرف نسبت کرتے
ہین سو غلط ہے اسکی کچھ اصل نہین ۔ شارح در المختار نے علم طب کو بیان نہین کیا
لیکن تعلیم متعلم مین یون مذکور ہے کہ طب کا سیکھنا جایز ہے اسواسطے کہ اسباب
مین سے یہہ بھی سبب ہے حَقَایِقُ الاَشْیَاءِ ثَابِتَۃٌ آیا ہے اور رسول کریم علیہ
الصّلوٰۃ والسّلام نے بھی علاج کیا ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے
اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الاَبْدَانِ وَعِلْمُ الاَدْیَانِ علم فقہ دین کے واسطے اور علم طب
بدن کے واسطے ہے اور حکمت یونانی مین منطق فلاسفہ داخل ہے اور اسکے سیکھنے سے
تاریکی قلب پیدا ہوتی ہے سو حرام ہے اور علم حرف و علم موسیقی کو بھی علما نے حرام کی
اقسام مین داخل کیا ہے اور علم حرف سے حرف کاف کا اشارہ ہے علم کیمیا سے
مراد ہے کہ بہت سے ہوسین نے اپنی عمر شریف اسکے پیچھے گمائی اور اوقات خراب کی
ہے یا نقش بھرنا اور علم جفر کے مانند حرف چلانا مراد ہو واللہ اعلم وَمَکْرُوْھًا وَھُوَ

اَشْعَارِ الْمُوَلَّدِيْنَ مِنَ الْغَزَلِ وَالْبَطَالَةِ اور مکروہ اسی علم کا سیکھنا ہی جیسے اشعار
عورتون کی تعریف مین بنانا یا ہجو کہنی یا علم تسخیر وحُب وبغض یا گنڈا فلیتہ وغیرہ جسکو نشر نشر
کہتے ہین وَمُبَاحًا کَاَشْعَارِهِمْ لَاسُخْفَ فِيْهَا كَذَا فِيْ فَوَائِدَ شَتّٰى مِنَ الْاَشْبَاهِ وَالنَّظَائِرِ
اور مباح اس علم کا سیکھنا جیسے اشعار نعتیہ ونصایح یا جس علم مین کچھ فایدہ ہو شرع سے مخالف
نہو چنانچہ علم منطق اسلامیہ سو مباح ہی سیکھنا اسکا اثبات دلایل کے واسطے جب اسلام
روم شام عجم ومصر مین پھیلا فلاسفہ منطقی بحث کرنے لگے احکام ایمان واسلام مین تب
اہل اسلام نے اس علم کو سیکھکر انکے دلایل کو رد کیا اور قواعد اسلام کو ثابت کیا ہی کیونکہ
منطقی کو فقط منطقی رد کر سکتا ہی بعض نے منطق کے دلیلون سے اثبات مسایل شرعیہ
کرنا مذموم لکھا ہی کہ فرمان خدا ورسول کا ہمکو یقین کرنے کے لئے بس ہی اور بعض نے محمود
کہا ہی چنانچہ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے منطق کو معیار العلوم کہا ہی اور فرمایا ہی کہ
جسکو علم منطق کی معرفت نہین اسکے علم پر اعتبار نہین اسی لئے طالب علمون کو مدرسون مین
چار پانچ کتابین منطق کی سیکھنا ضرور ہوتا ہی کہ بغیر اسکے علم کلام وفقہ واصول وغیرہ کے
مسایل سمجھ مین نہین آتے اور بعض علما نے اسکو خادم العلوم کہا ہی کہ حکمت نظری وعلم کلام
وسلوک وغیرہ اکثر علوم مین منطق کی ضرورت ہی اسلئے مباح ہوا سیکھنا علم منطق کا۔ اکثر
علما نے لکھا ہی کہ علوم آلہ سیکھنا فرض کفایہ ہی علم شئی بہ از جہل شئی چنانچہ علم صرف نحو
منطق معانی بیان فصاحت بلاغت عروض قوافی تجوید لغات سلوک تصوف مناظرہ وغیرہ
کہ اِن علوم کی مدد سے بخوبی نکات ولطایف قرآن وحدیث وفقہ کے سمجھ مین آتے ہین
اگر کسی نے صرف ونحو نہین سیکھا تو عبارت عربی پڑھنے مین غلطی کریگا زبر زیر اور پیش
کا خیال نہین رہیگا معنی مین فرق پڑیگا سورۂ فاتحہ کے درمیان اگر اَنْعَمْتَ زبر کی جای
پر اَنْعَمْتُ پیش پڑھیگا تو کفر ہو جاویگا۔ اَلصَّرْفُ اُمُّ الْعُلُوْمِ وَالنَّحْوُ اَبُوْهَا
یعنے علم صرف سب علمون کی مان اور نحو سب علمون کا باپ ہی دونون علمون کی قوت سے

ہر ایک

ہر ایک کتاب کی عبارت صحیح پڑھی جائیگی اور علم منطق کی خوبی سے اس عبارت کے معنی بخوبی صحیح سمجھے جائینگے ہر ایک شہر میں ایک عالم کامل ان علموں کا پڑھا ہوا ضرور چاہیئے تا دین کے علموں کی حفاظت رہیگی واللہ اعلم بالصّواب

استفتا ۱۱

کیا فرماتے ہیں علمای دین اسلام رحمہم اللہ کہ علم عقاید کے چالیس مسئلے کیا ہیں کہ جنکو یاد رکھنے اور دل سے یقین کرنے بغیر عبادات مقبول نہیں ہوتی اور جیسے چار امام علم فقہ میں ہیں اسی طرح علم عقاید کے بھی کوئی امام شیخ الاسلام ہیں یا نہیں اور وہ چالیس مسئلے مختصر ہندی عبارت میں اگر لکھدیوینگے تو جزاے خیر ملے گی

الجواب علم عقاید میں حضرت فخر الاسلام ابومنصور ماتریدی اور امام ابوالحسن اشعری رحمہما اللہ تیسری صدی کے آخر میں گذرے ہیں اور تمام اہل سنّت وجماعت کے علما انکو معتبر سمجھتے ہیں اور یہہ طبقہ سیوم کے علماے ربانی ہیں اور عقد کے معنی گرہ اور اعتقاد کے معنی دل میں اپنے تصدیق کے ساتھہ یقین کرنا اور سمجھنا کہ یہی سچ ہے اور سب مسئلہ قَالَ اَهْلُ الْحَقِّ حَقَايِقُ الْاَشْيَاءِ ثَابِتَةٌ شرح عقاید نسفی رحمۃ اللہ علیہ میں مرقوم ہے کہ حقیقت اشیا کی ثابت ہے اور علم اسکا تحقیق ہے اور علم حاصل کرنے کے اسباب تین ہیں اَلْحَوَاسُّ وَالْخَبَرُ الصَّادِقُ وَالْعَقْلُ مسئلہ حواس ظاہری پانچ ہیں سننا دیکھنا سونگھنا چکھنا اور ہاتھہ سے ٹٹولنا کہ سب اشیای محسوسات انھوں سے پہچانی جاتی ہیں اور پانچ حواس باطنی ہیں خیال حس مشترک متصرفہ واہمہ اور حافظہ کہ سب اشیائی غیر محسوسات انکی ذریعے سے قیاس کرکے پہچانتے ہیں مسئلہ خبر صادق جو لوگوں کی زبانی ہر ایک زمانے میں کہتے ہیں اور سنتے چلے آتے ہیں جیسے بادشاہوں کے شہروں کے نام ہیں اور معتبر زیادہ وہ ہے کہ پیغمبروں کی زبان سے سنے اور انکے معجزے دیکھے اور علم اسکا ثابت یقین کو پہنچا زبان سے اقرار اور دل سے

تصدیق ہوئی مسئلہ عقل بڑا سبب ہے علم کے حاصل کرنے کا جیسے کُلُّ شَیْءٍ اَعْظَمُ
مِنْ جُزْءِهٖ یعنے کل شئی جزء شئی سے بڑی ہے اور دھوان دیکھے تو معلوم ہوا کہ یہان
آگ ہے اور یہہ جوہر عطیہ خدا ہے کسی کو کم کسی کو زیادہ ملا ہے مسئلہ عالم
تو پیدا ہے کیونکہ تغیر ہمیشہ پاتا ہے ایک حال پر نہین اسمین اعیان واعراض ہین اعیان
وجو قایم بذات ہین جیسے جسم وجوہر اور اعراض جیسے قایم بذات نہین بلکہ دوسرے
جسم کے سبب نمود ہوتے ہین جیسے رنگ بو مزہ مسئلہ عالم کو پیدا کرنیوالا اللہ
وحدہ لاشریک ہے قدیم حیّ قادر علیم سمیع وبصیر خالق رازق جو چاہے سو کرے
نہ جسم نہ جوہر نہ محدود بلا کیفیت لامکان لازمان لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَهُوَ
السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۵ اور خدا کے معنی خودآینده یعنے آپ ہی آپ ہے صفات ازلی
سے منزّہ ہے ذات وصفات اسکی حدوث وشرور سے جامع صفات کمال اور
پاک ہے از نقصان وزوال نہ خیال مین آوے نہ تصوّر مین مسئلہ صفات بھی
اسکی قدیمی ہین قدرت علم حیات سمع بصر ارادہ مشیّتہ تخلیق کلام تو ۹ اور تو
اسماء الحسنی اسکی صفات کے نام ہین بلکہ ایکہزار سے زیادہ ہین مسئلہ قرآن شریف
اسکا کلام ہے جو مصحف مین لکھا ہوا اور دل مین یاد ہے آخر زمانے کے پیغمبر خاتم النّبیّین
سیّد المرسلین محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر نازل ہوا ہے اسی طرح توریت موسیٰ
علیہ السّلام پر زبور داؤد علیہ السّلام پر انجیل عیسیٰ علیہ السّلام پر عبرانی اور سُریانی زبانون
مین جو بنی اسرائیل کے ملکون مین بولتے تھے نازل ہوئی تھین اُن کتابون مین شریعت
کے احکام حلال وحرام امر ونہی اور تعریف وبشارت نبی آخر الزّمان کی جا بجا مرقوم تھی
اُن لوگون نے اسمین کم بیش کرکے تحریف وتبدیل کردیا اور قرآن مجید عربی جامع
تمام احکام کا اور کامل سب دین کا خدا نے رسول عربی پر بھیجا اور اگلی سب کتابون کا
حکم منسوخ ہوگیا اور قرآن شریف کا حکم قیامت تک ناسخ وقایم رہا اسی طرح

سو صحیفے نازل ہوئے دس آدم علیہ السلام پر پچاس شیث علیہ السلام پر تیس ادریس علیہ السلام پر اور بیس ابراہیم علیہ السلام پر خدا کی طرف سے بندون کو علوم شریعت سکھانے کو اُترے تھے مسئلہ ۹ ملائک بے شمار حق تعالیٰ نے زمین و آسمان میں پیدا کیے ہین وے نر و مادہ نہین معصوم ہین کھانے پینے سے پاک ہین ہمیشہ عبادت تسبیح و تہلیل مین مشغول چار اُن مین سے بزرگ ہین درجہ مین چنانچہ جبرئیل علیہ السلام موکل برخاک پیغام لانا انبیا پر انکا منصب دوسرے میکائیل علیہ السلام موکل بر آب دربارہ رزق تیار کرنا حیوانات و نباتات کو بارش برسات جہان حکم ہو وہان برسانا انکا منصب ہے تیسرے اسرافیل علیہ السلام موکل بر ہوا صاحب صور ہین منتظر ہین جب حکم خدا ہو تب صور فنا کا پھونکینگے چوتھے عزرائیل علیہ السلام موکل بر آتش ملک الموت ہین ستر ہزار فرشتے ہر ایک کے تابع ہین سوائے کراماً کاتبین ہر ایک بندے کے اعمال و افعال لکھنے والے منکر و نکیر قبر مین سوال و جواب کے واسطے معین ہین روحانیان کروبیان حاملان عرش بے شمار ہین ان کا عدد سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی نہین جانتا مسئلہ ۱۰ ارادہ مشیت قضا و قدر مالک کے اختیار مین ہے جو چاہا سو کیا جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو چاہیگا کرے گا يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ کسی کو چون و چرا کرنے کی طاقت نہین — مسئلہ ۱۱ دیدار اللہ تعالیٰ کا اور شفاعت رسول اللہ کی آخرت مین مومنین کے واسطے بے شک ثابت ہے اور یہہ بڑی نعمت بہشتیون کے لیے ہے اگر خواب مین کوئی مسلمان کو یہہ نعمت رویت کا فیض ملا تو جائز ہے پھر اسپر دوزخ کی آنچ حرام ہے مسئلہ ۱۲ حق تعالیٰ نے بندون کو پیدا کیا اور انکے اعمال بھی پیدا کیا کفر و ایمان طاعت و عصیان حیات و موت سب اسکے ارادہ مشیت قضا و تقدیر سے ہے خیرہ و شرہ من اللہ تعالیٰ نیک کام سے راضی اور بد کام سے راضی نہین قضا و تقدیر مین اور رضا مین فرق سمجھنا چاہیے کیونکہ طاقت بندے کو ہر کام کی دی گئی ہے ثواب و عذاب کی راہ بتلائی ہے اور ہاتھہ پاؤن

چشم وگوش زبان تمام اعضا اسکے اختیار مین تابعدار ہین اور اسباب وآلات بقدر امکان اپنی تدبیر سے بناتا ہے اگر تدبیر تقدیر کے موافق ہوئی وہ کام بنتا جاتا ہے عقلمند کہلاتا ہے اگر موافق نہوئی وہ کام نہین بنتا بے وقوف کہلاتا ہے قولہ تعالی لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا حق تعالی تکلیف نہین ڈالتا ہے کسی پر اسکی طاقت سے زیادہ مگر جتنا کہ اُس سے ہوسکے بندہ اپنی بندگی بیچارگی کا اقرار کرے سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کہے مسئلہ ۱۳ آدمی کا رزق مقدر مین ہے اتنا ملیگا غیر اسکا رزق نہین کہا سکیگا نہ بہ عجیب کا جب رزق پورا ہوا اُٹھ گیا اجل آویگی اور خدا بندون پر احسان کرتا ہے موت کے اول نالوانی ضعیفی سفید بال وغیرہ موت کی نشانیان پیغام بھیجکر توبہ کرنیکی فرصت اور موت کی یاد دلاتا ہے مسئلہ ۱۴ عذاب قبر کا کافرون کو اور بعض گنہگار مسلمانون کو ہوویگا اور اہل طاعت کو قبر مین راحت ملیگی اور منکر نکیر کا سوال جواب آسان ہوجائیگا مسئلہ ۱۵ قبر سے قیامت کے روز زندہ ہوکر اُٹھنا برحق ہے نامۂ اعمال کا حساب میزان پل صراط حوض کوثر جنّت ونار برحق ہے مسئلہ ۱۶ گناہ کبیرہ کرنے سے مسلمان ایمان سے خارج نہین ہوتا اور کفر مین داخل نہین ہوتا قولہ تعالی اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ تحقیق حق تعالی شرک کو نہین بخشتا ہے اور اسکے سوائے جو چاہیگا بخشیگا خواہ کبیرہ ہو خواہ صغیرہ ہو اگر چاہے کبیرہ کو بخشدے اور صغیرہ کے واسطے عذاب کرے مالک ہے حلال سمجھنا حرام فعل کو کفر ہے اسی طرح حرام سمجھنا حلال کو بھی کفر ہے مسئلہ ۱۷ شفاعت مرسلون کی اور شہیدون اولیاؤن کی اہل کبیرہ گنہگارون کے واسطے ثابت ہے ایمان دار شخص کو خلود نار نہین بقدر گناہ کے عذاب پاویگا بعد خلاص ہوکر جنّت مین داخل ہوگا لیکن کافر ہمیشہ مخلّد نار مین رہیگا مسئلہ ۱۸ اَلْاِیْمَانُ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ ہے یعنے زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرنا کہ جو احکام اللہ نے اور رسول اللہ نے فرمایا سچ ہین اور نیک اعمال سے روشنی اسلام کی ہوتی ہے مسئلہ ۱۹

الایمان

اَلْاِیْمَانُ لَا یَزِیْدُ وَلَا یَنْقُصُ ایمان بڑھتا بھی نہین اور کم بھی نہین ہوتا وہ تو دل کا یقین ہی رہا تو سب اور گیا تو سب سو برس کا کفر ایک کلمہ شہادت پڑھنے سے جاتا ہی اور سو برس کا اسلام ایک کلمہ کفر کہنے سے جاتا ہی مسئلہ ۲۰ جب اقرار اور تصدیق صحیح ہوگئی تو ایسا کہنا جایز ہی اَنَا مُؤْمِنٌ حَقًّا یعنے مین برحق سچا مومن ہون باعتبار حال کے اور اگر باعتبار مآل کے اَنَا مُؤْمِنٌ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی کہیگا تو بھی جایز ہی کہ خاتمہ بالخیر ہونے کا اعتبار ہی مسئلہ ۲۱ سعید کبھی آخر کو شقی ہو جاتا ہی اور شقی آخر کو سعید بن جاتا ہی خدا کے فضل و احسان کی امید رکھنا اور اپنے اعمال کے شر سے خوف عذاب کا ہی اُس سے حذر مانگنا مسئلہ ۲۲ پیغمبرون کے پیدا کرنے مین اور اپنا کلام بھیجنے مین بڑی حکمت ہی کہ انھون نے جنّت کی بشارت دئیے اور دوزخ کے عذاب سے خوف بتائے اور دنیا و دین کے سب کام اور اسکا انجام سکھائے ہین تا بندون پر حجت تمام ہوگئی مسئلہ ۲۳ معجزے پیغمبرون سے حق تعالی کی قدرت سے ظاہر ہوے سو برحق ہین جسکے سمجھنے مین عقل انسان عاجز ہی اوّل سب پیغمبرون کے آدم علیہ السّلام اور آخر سب کے افضل المرسلین خاتم النبیّین محمد مصطفی صلّی اللہ علیہ وسلّم ہین سب پیغمبر سچے معصوم تھے اور فرمان الٰہی پہنچانے والے بندون کو اور نصیحت کرنے والے امت پیغمبر آخر الزّمان کی سب پیغمبرون کی امت سے افضل بے شمار ہی مسئلہ ۲۴ انبیا ایک لاکھ چوبیس ہزار ہوئے انمین تین سو تیرا رسل ہین جن پر جبرئیل نازل ہوئے اُن مین سے سات اولوالعزم ہین آدم صفی اللہ نوح نبی اللہ ابراہیم خلیل اللہ اسماعیل ذبیح اللہ موسی کلیم اللہ عیسی روح اللہ محمد رسول اللہ صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین مسئلہ ۲۵ معراج رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو جاگتے مین جسم کے ساتھ برحق ہوئی ہی مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک قرآن شریف سے ثابت ہی منکر اسکا کافر ہی اور مسجد اقصیٰ سے عرش برین پر اور وہان سے لا مکان پر تشریف لے گئے جنت دوزخ کی سیر کئے تمام پیغمبرون سے ملاقات ہوئی سو حدیث نبوی سے ثابت ہی منکر اسکا

فاسق گنہگار ہی اسی لئے اہل قبلہ کو یعنے بہتر فرقے والون کو جو قرآن شریف پڑھتے ہین
قبلہ کعبۃ اللہ کی طرف منہہ کر کے نماز ادا کرتے ہین کافر کہنا جایز نہین خواہ رافضی خارجی وہابی
معتزلہ ہون خواہ بہتر فرقون مین سے کوئی بھی ہو الّا فرقہ خطابیہ و شیطانیہ کہ انکے پیچھے
نماز جایز نہین اور شہادت انکی مقبول نہین الحاصل جس شخص کے اعتقاد مین عمل مین نص قطعی
یا حدیث متواتر یا اجماع امت کی مخالفت پائی جاوے وہ کافر ہی اور جس شخص کے
اعتقاد مین یا عمل مین آیات متشابہات یا حدیث احادمین یا مسایل فروعات مین
مخالفت پائی جاوے اسکو فاسق یا بدعتی مبتدع کہتے ہین کافر نہین ہی ہرگز کسی
مسلمان کو کافر یا ملعون نہین کہنا اگر وہ کافر نہین ہی تو کہنے والے کی طرف کفر
عود کرتا ہی نعوذ باللہ منہا مسئلہ ۲۶ کَرَامَاتُ الْاَوْلِيَاءِ حَقٌّ اولیا کی کرامات
برحق ہی جیسا ہر نماز کو مکہ معظمہ مین حاضر ہونا پانی اور ہوا پر چلنا جو کام عقل مین نہ آوے
اگر خدا کی جانب سے خاص ہی اسکا نام قدرت ہی اگر بالواسطہ نبی سے وہ کام ظاہر ہوا اسکا نام
معجزہ ہی اگر ولی سے ظاہر ہوا کرامت ہی اگر مؤمن مسلمان سے ظاہر ہوا خرق عادات
ہی اگر کافر سے ظاہر ہوا استدراج ہی مسئلہ ۲۷ جو کچھ اولیا امت سے کرامات ظاہر ہوئی
وے سب پیغمبر کے معجزے شمار کئے جاتے ہین اور امت احمدی مین ایسے اولیا بہت ہوئے
ہین جنھون نے مردون کو زندہ کیا جو منہہ سے کہا وہی ہوا مسئلہ ۲۸ افضل البشر بعد رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم
کے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ اوّل تھے بعد انکے حضرت سیّدنا عمر الفاروق رضی اللہ عنہ
خلیفہ دوم تھے بعد انکے حضرت سیّدنا عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم تھے بعد انکے حضرت سیّدنا
علی المرتضی رضی اللہ عنہ خلیفہ چہارم تھے بعد انکے اہل بیت رسالت حضرت امام حسن اور حضرت
امام حسین رضی اللہ عنہما تھے بعد انکے عشرہ مبشرہ اور اہل بدر جنکو بشارت جنت کی ملی
ہی بعد جمیع مہاجرین و انصار بعد تابعین تبع تابعین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین
مسئلہ ۲۹ محبت آل و اصحاب کی اور پیروی انکی امتی کو واجب ہی جسکے دل مین محبت

آل واصحاب کی ہین وہ جنّت مین داخل ہوگا انکا ذکر خیر سے کرنا چاہیئے مردون مین سب کے اوّل حضرت صدیق اکبر نے ۳۸ برس کی عمر مین ایمان لائے تھے عورتون مین سب کے اوّل حضرت بی بی خدیجہ نے ایمان قبول کیے لڑکون مین سب کے اوّل علی مرتضیٰ نے نو برس کی عمر مین ایمان لائے اور غلامون مین حضرت بلال حبشی نے ایمان قبول کیے تھے رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین **مسئلہ ۳۰** خلافت تیس سال تک رہی تھی بعد سلطنت ہوگئی چنانچہ خلیفہ اوّل نے دو برس تین مہینے پانچ روز خلافت کو بخوبی انجام دیا ترسٹھ برس کی عمر ہوئی تھی کہ انتقال فرمایا بعد خلیفہ دویم نے دس برس چھ مہینے پانچ روز خلافت کی بلاد عجم روم شام مصر وغیرہ ملکون مین کلمۂ اسلام پہنچایا ترسٹھ برس کی عمر مین انتقال کیا یہہ دونون شیخین نبی علیہ السّلام کی قبر کے پہلو مین مدفون ہین بعد خلیفہ سیوم نے گیارہ برس گیارہ مہینے اٹھارہ روز خلافت کرکے بیاسی برس کی عمر مین شہادت پائے بعد خلیفہ چہارم نے چار برس نو مہینے پانچ روز خلافت کرکے ترسٹھ برس کی عمر مین شہید ہوئے بعد حضرت امام حسن نے پانچ مہینے ستائیس روز خلافت کرکے استعفا دیا اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کی اور فرمایا کہ اب سلطنت کے ایام آغاز ہوئے مجھے یہہ منظور نہین کہ مسلمانون مین محاربات جاری رہین اَلْخِلَافَةُ مِنْ بَعْدِیْ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً کی حدیث شریف کی مطابقت کی یعنے رسول کریمؐ نے فرمایا تھا کہ میرے بعد تیس برس تک خلافت رہیگی بعد سلطنت اور ظلم ظاہر ہوگا صَدَقَ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم **مسئلہ ۳۱** جو اصحابون کے درمیان اختلاف اور محاربات ہوئے ہین اُن باتون سے اپنی زبان بند رکھنا کسی کو بد نہین کہنا خدا پر سونپنا جو علی مرتضیٰ سے محاربہ کرتے تھے خطا پر تھے اور جسنے حسنین رضی اللہ عنہما کو شہید کیا ظالم منافق تھا موت کے وقت اسکا کیا حال ہوا معلوم نہین لعنت کا لفظ سوا اُسے شیطان کے کسی کے حق مین بولنا لایق نہین خدا تعالیٰ دشمنان اہل بیت کو انتقام کریگا چنانچہ مولانا جامیؒ سے مرقوم ہے **ابیات** ہر خصومت کہ بود شان باہم

تبعصب مزن در انجادم ٭ حکم این قصہ با خدای گذار ٭ بندگی کن ترا ز حکم چہ کار ٭
وان خلافیکہ داشت باحیدر ٭ در خلافت صحابی دیگر ٭ حق در انجا بدست حیدر بود ٭
جنگ با او خطای منکر بود ٭ آن خلاف از مخالفان مپسند ٭ لیکن از طعن و لعن لب بربند ٭
مسئلہ ۳۲ تمام مسلمان ایک امام کی ائمہ اربعہ مین سے تقلید کرین اسکے فرمان موجب عبادات و معاملات بجا لاوین احکام شرعیہ و قبول شہادات و حقوق عباد و تزویج صغار و فصل خصومات وغیرہ مذہب کے کامون مین غیر مقلد نہ ہووین علما و سادات کی تفضیلت و حرمت رکھین شریعت کی حقارت و انکار ایک سخن مین کسی نے کیا کافر ہوجائیگا نعوذ باللہ منہا اہل بیت رسول اللہ کی محبت فرض ہے وہ امہات المؤمنین اور جناب فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا ہین اور حضرت امام حسن رض و امام حسین رض اور انکی اولاد سادات ہین قیامت کے دن سب حسب نسب منقطع ہوجائینگے لیکن رسول اللہ کا حسب نسب ہمیشہ قایم دایم رہیگا اسی طرح اصحابون کی محبت بھی فرض ہے اسی طرح اولیا و علمای امت کی محبت بھی فرض ہے جسنے انکی محبت تعظیم کی گویا رسول اللہ کی محبت تعظیم کی جسنے رسول اللہ کی تعظیم و محبت کی گویا خدا کی محبت و تعظیم کی جسنے خدا کی محبت و تعظیم کی وہ بے شک جنتی بندہ ہے مسئلہ ۳۳ تَفْضِیْلُ الشَّیْخَیْنِ حُبُّ الْخُتْنَیْنِ اَلْمَسْحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ وَالصَّلٰوۃُ خَلْفَ الْاِمَامَیْنِ یعنے بزرگی کرو ابوبکر صدیق رض اور عمر فاروق رض کی سب صحابہ پر بہت محبت رکھو عثمان بن عفان رض اور علی مرتضی کی رض مسح کرو موزون پر سفر و حضر مین اور نماز پڑھو پیچھے دونون امامون کے اگر نیکوکار ہے یا بدکار ہے امام معصوم ہونا شرط نہین و مبتدع امام کے پیچھے نماز جایز ہے بالکراہت مگر فسق و بدعت پر اصرار نکرے مسئلہ ۳۴ کوئی اولیا درجہ انبیا سے بالاتر نہین ہوتا ہے مسئلہ ۳۵ جب تک بندہ عاقل بالغ ہوش رکھتا ہے احکام شرعیہ امر و نہی نماز روزہ اس سے ساقط اور معاف نہین ہوونگے مسئلہ ۳۶ نصوص قرآن و سنت نبوی ظاہر معنی پر اعتبار کئے جاتے ہین مسئلہ ۳۷ خدا کی رحمت سے ناامید ہونا

اسکے عذاب سے بے خوف ہونا حلال کو حرام کہنا حرام کو حلال کہنا قرآن شریف کے ایک حکم سے انکار کرنا شریعت کے حکم کی مسخری کرنا کاہن کی غیب کی بات پر تصدیق کرنا گناہ کبیرہ پر اصرار کرنا کفر ہے مسئلہ ۳۸ وَفِي دُعَاءِ الْاَحْيَاءِ لِلْاَمْوَاتِ وَصَدَقَاتِهِمْ عَنْهُمْ نَفْعٌ لَهُمْ ۃ میت کے حق مین دعا خیر مانگنا انکے واسطے خیرات بدنی و مالی کرنا فاتحہ درود پڑھنا اسکا ثواب میت کو بخشنا انکے حق مین نفع ہے بیشک ثواب زندون کا مردون کو پہنچتا ہے فرقہ معتزلہ اسسے منکر ہے مسئلہ ۳۹ خدا تعالی دعا قبول کرتا ہے اور حاجات دین دنیا کی اپنے فضل و احسان سے روا فرماتا ہے اگر دنیا مین کچھہ دعا مقبول نہ ہوئی تو صبر کرے آخرت مین اسکا بدلا ملیگا مسئلہ ۴۰ اشراط ساعۃ یعنے نشانیان قیامت کی جو کہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ ہونیوالی ہین چنانچہ پیدا ہونا دجال کا دابۃ الارض کا یاجوج ماجوج کا حضرت عیسی علیہ السلام کا امام مہدی کا مغرب سے آفتاب کا طلوع کرنا وغیرہ سب عقاید اہل سنت وجماعت کے برحق ہین اور عین العلم احیاء العلوم شرح مقاصد ارشاد المسلمین المعتقد المنتقد وغیرہ کتابون مین تفصیل وار مرقوم ہین

واللہ اعلم بالصواب واللہ الهادی الی الحق والسلام ۃ

استفتا (۱۲)

کیا فرماتے ہین علماء دین اس بات مین کہ ایک شخص نے عبادت بدنی جیسے نماز روزہ تلاوت قرآن کیا ہے یا عبادت مالی جیسے زکاۃ خیرات بنای چاہ و مسجد کیا ہے یا حج کعبۃ اللہ کہ بدنی و مالی دونون کو شامل ہے بجا لایا بعد چند روز کے اسکا ثواب دوسرے شخص کو خواہ زندہ ہو یا مردہ ہو بخشش دیتا ہے سو جایز ہے یا نہین اور عمل کرتے وقت غیر کی نیت کرنا شرط ہے یا نہین **الجواب** جایز ہے ترجمہ در المختار غایۃ الاوطار مین مرقوم ہے اَلْاَصْلُ اَنَّ كُلَّ مَنْ اَتٰى بِعِبَادَةٍ مَا لَهُ جَعْلُ ثَوَابِهَا لِغَيْرِهِ وَاِنْ نَوَاهَا عِنْدَ الْفِعْلِ لِنَفْسِهِ لِظَاهِرِ الْاَدِلَّةِ شرح اصل یہہ ہے کہ

جو شخص کوئی عبادت کرے نماز یا روزہ خیرات یا تلاوت قرآن حج یا عمرہ یا طواف یا اور نیکیاں تو اسکو جایز ہے کہ اسکا ثواب غیر شخص کیواسطے کردے اگرچہ عبادت کرنے کے وقت اپنی ذات کیواسطے نیت کی ہو یہہ اصل ثابت ہے دلایل قرآن اور احادیث کی ظاہر دلالت سے ۔ قرآن مجید مین اولاد کو ارشاد ہوا کہ والدین کے واسطے یون دعا کرین اور اولاد کے معنی بیٹا اور بیٹی دونون کو شامل ہے قوله تعالى رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا یعنے ای میرے رب میرے والدین پر رحم کر جیسا کہ انھون نے مجکو لڑکپن مین پالا تو اگر انسان کا عمل دوسرے کو نہ مفید ہوتا تو ولد کی دعا والدین کے حق مین بیفایدہ ہوتی ۔ حق تعالی نے خبر دی ہے کہ فرشتے مومنین کے واسطے دعاء مغفرت کرتے ہین تو ثابت ہوا کہ ایک کا عمل دوسرے کو مفید ہوتا ہے ۔ متفق علیہ حدیث بخاری شریف اور مسلم شریف مین موجود ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھون کو قربانی کیا ایک مینڈھا اپنی طرف سے اور دوسرا مینڈھا اپنی امت کی طرف سے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ عبادت مالی مین نیابت صحیح ہے اور عبادت بدنی مین نیابت صحیح نہین ۔ دارقطنی نے روایت کی ہے کہ ایک مرد نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ میرے ماں باپ تھے زندگی مین انکے ساتھ نیکی سے خدمت کرتا تھا سو اب مین انکے موے بعد کسطرح پر نیکی اور خدمت کرون تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انکی موت کے بعد انکی خدمت گذاری اور نیکی یہہ ہے کہ نماز پڑھا کر انکے واسطے اپنی نماز کے ساتھ اور روزہ رکھا کر انکے واسطے اپنے صوم کے ساتھ بے شک انکو ثواب پہنچا کریگا ۔ علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قبرستان پر گذرے فاتحہ دیوے گیارہ بار قل ہو اللہ احد پڑھے اور اسکا ثواب مردون کو بخشے تو اسکو ثواب دیا جائیگا بقدر اموات کے

ابو حفص عسکری نے روایت کی ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلّم سے سوال کیا کہ یارسول اللہ ہم خیرات کرتے ہین اپنے مردون کی طرف سے اور حج کرتے ہین اونکی طرف سے اور دعا کرتے ہین اونکے واسطے کیا انکو یہہ پہنچتا ہے فرمایا ہان البتہ انکو پہنچتا ہے اور وہ خوش ہوتے ہین اس سے جیسے کوئی تم مین خوش ہوتا ہے طبق خوان سے جب کوئی اسکو تحفہ بھیجے۔ اور یہہ بھی حدیث مین آیا ہے کہ مُردون کے واسطے سورہ ملک سورہ یٰسین پڑھا کرو ان اعمال صالحہ کا ثواب تمکو بھی ملیگا اور مردون کو بھی پہنچیگا۔ واما قولہ تعالیٰ لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی ای اِلَّا اِذَا وَھَبَہٗ لَہٗ کَمَا حَقَّقَہٗ الْکَمَالُ اَوِ اللَّامُ بِمَعْنٰی عَلٰی کَمَا فِیْ لَھُمُ اللَّعْنَۃُ شرح اور یہہ جو قول ہے حق تعالیٰ کا کہ انسان کو کوئی چیز نافع نہین مگر جو کہ اسنے خود کیا تو مراد یہہ ہے کہ انسان کو غیر کے عمل سے کچھ حاصل نہین مگر جبکہ غیر بخشے اسکو تو البتہ مفید ہوگا چنانچہ اس مطلب کو ثابت کیا ہے کمال الدین ابن ہمام نے فتح القدیر مین جو شرح ہدایہ ہے یا لام بمعنی علیٰ ہے چنانچہ لہم اللعنۃ مین معنی علیہم اللعنۃ اس صورت مین یہہ معنی آیت کے ہوئے کہ انسان کو کوئی چیز مضر نہین سوائے اپنے عمل کے تو نفی مضرت کی ہوئی نہ منفعت کی۔ معتزلہ کا یہہ مذہب ہے کہ عبادات کا ثواب سوائے فاعل کے غیر کو نہین پہنچتا خواہ عبادت مالی ہو یا بدنی خواہ مرکب مال و بدن سے جیسا کہ حج ہو امام مالک کے نزدیک عبادات مالی اور حج مین وصول ثواب جایز ہے اور عبادات بدنی مین مانند صوم وصلوٰۃ وتلاوت قرآن مین وصول ثواب جایز نہین اہل سنّت وجماعت نے معتزلہ کو کئی طرح سے جواب دئے ہین اول یہہ کہ یہہ آیت منسوخ ہے بقول ابن عباس رضی اللہ عنہ اس کی آیت ناسخ ہے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْھُمْ ذُرِّیَّتُھُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِھِمْ یعنے اور جو لوگ ایمان لائے اور انکی پیروی کی انکی اولاد نے ایمان مین تو ملادیا ہمنے ان سے انکی اولاد کو یعنے اولاد کے اعمال کو انکے آبا کے اعمال مین شامل کیا ہے۔ جواب ثانی یہہ ہے کہ آیت مذکورہ ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام کی قوم کو مخصوص ہے۔ جواب ثالث یہہ ہے کہ

انسان سے مراد اس آیت مین کافر ہے تو مومن کے حق مین نفی نہین۔ جواب رابع یہہ ہے کہ بطریق عدل غیر کو ثواب نہین لیکن بطریق فضل البتہ ثابت ہے۔ جواب خامس یہہ ہے کہ لام بمعنی علی ہے کذا فی العینی شرح الکنز۔ طحطاوی مین ہے کہ حکم دعای والدین اور استغفار ملائکہ مومنین کے حق مین اور حدیث قربانی کی امت کی طرف سے اسکے سوا اور احادیث " ایصال ثواب کی ظاہر آیت سے مخالف ہین تو قطعی ثابت ہوا کہ ظاہر آیت اپنی صرافت اور اطلاق پر باقی نہین مقید ہے بقید عدم ہبہ عامل جب تک وہ نہ بخشے وہان تک دوسرے کو ثواب نہین پہنچتا۔ یہان ابطال قول زاہدی و معتزلہ و ضمن مین اسکے قول مالک وغیرہ کی نفی ہوگئی اور عبادات مالیہ و بدنیہ کا ثواب عامل بخشدے تو غیر کو بیشک پہنچتا ہے یہہ ثابت ہوگیا خواہ عمل کرنے کے وقت نیت غیر کو بخشنے کی کرے یا نکرے واللّٰہ اعلم و علمہ اتم ۔

استفتا (۱۴)

کیا فرماتے ہین علمای دین متین اس باب مین کہ امام اعظم نعمان بن ثابت ابو حنیفہ رحمۃ اللّٰہ علیہ کو امام اعظم کس لئے کہتے ہین ولادت انکی ہفتاد سنہ ہجری مین ہوئی اور وفات ۱۵۰ سنہ ہجریہ مین اسّی برس کی عمر پائی اور ولادت امام محمد بن ادریس الشافعی رحمۃ اللّٰہ علیہ کی ۱۵۰ سنہ ہجریہ مین ہوئی امام ابو حنیفہ کی وفات کے بعد دوسرے روز اور وفات آپکی ۲۰۴ سنہ ہجری مین اسی طرح امام مالک بن انس ابو عبد اللّٰہ کی ولادت ۹۵ سنہ ہجریہ مین اور وفات ۱۷۹ سنہ مین ہوئی اور امام احمد حنبل کی ولادت ۱۶۴ سنہ مین اور وفات ۲۴۱ سنہ ہجریہ مین ہوئی اس سوائے اور فضایل ابو حنیفہ کے کیا تھے اور امام شافعی شاگرد امام محمد حسن شیبانی کے تھے یا نہین اور امام احمد حنبل امام شافعی کے شاگرد تھے یا نہین بیان فرماوے اللّٰہ آپکو اجر خیر دیوے ۔

الجواب غایۃ الاوطار ترجمہ درّ المختار مین مرقوم ہے

وَلَقَدْ اَنْصَفَ الشَّافِعِیُّ حَیْثُ قَالَ مَنْ اَرَادَ الْفِقْهَ فَلْیَلْزِمْ اَصْحَابَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ فَاِنَّ الْمَعَانِیْ قَدْ تَیَسَّرَتْ لَهُمْ وَاللهِ مَا صِرْتُ فَقِیْهًا اِلَّا بِكُتُبِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ

شرح اور تحقیق انصاف کیا ہے امام شافعیؒ نے جہان یون کہا ہے کہ جو شخص فقہ حاصل کرنے کا ارادہ کرے سو اسکو چاہیئے کہ ابو حنیفہ کے شاگردون کا ساتھ نچھوڑے اسواسطے کہ معانی دقیقہ تو اونکو آسان اور سہل ہوگئے ہین اور خدا کی قسم ہے کہ مین فقیہ نہین ہوگیا مگر محمد بن حسن شیبانی کی کتابون سے جو شاگرد ابو حنیفہ کے تھے اور امام شافعیؒ نے امام مالک کی شاگردی کی ہے اور امام احمد حنبلؒ نے امام شافعی کی شاگردی کی ہے اور یہہ چارون ائمہ اربعہ دین محمدی کے چار ارکان ہین اور اولیاؤن مین داخل صاحب کرامات ہین - ابن حجر شافعی المکی جو سنہ [illegible] مین بڑے عالم تھے کتاب خیرات الحسان فی مناقب نعمان مین ابو حنیفہ کی تعریف علم و عمل و عبادت کی خوب لکھی ہے اور امام محمد غزالی صاحب احیاء العلوم نے جو سنہ [illegible] مین تھے آپکی صفت کتابون مین بلفظ امام اعظم بیان کیا ہے کہ آپ تابعین مین سب سے مقدم فقیہ تھے اور ابن جوزی نے کتاب الانتصار مین اور امام جرجانی نے جو سنہ [illegible] مین تھے مناقب العلما مین آپکی توصیف سوانح عمری لکھی ہے اور کتاب طحطاوی مین آپکے اوصاف مذکور ہین - اسمٰعیل بن ابی رجائی محمد بن حسن کو چہلم کے روز خواب مین دیکھا پوچھا کیا حال ہے انھون نے کہا مجکو بخشا حق تعالیٰ نے اور کہا کہ اگر مین تیرے عذاب کرنے کا ارادہ کرتا تو یہہ علم تجکو نہ دیتا پھر مین نے پوچھا ابو یوسف کہان ہین فرمایا مجھسے دو درجے بلند تر ہین پھر پوچھا ابو حنیفہ کہان ہین کہا وہ دور ہین اعلیٰ علیین مین ہین - امام ابو حنیفہ تمام روز صایم رہتے علم سکھاتے اور شبکو عبادت مین پانچ سو رکعتین نفل نماز پڑھتے اور عشا کے وضو سے فجر کی نماز چالیس برس تک پڑھی ہے - خطیب بغدادی نے روایت کی ہے کہ ساری عمر مین سات ہزار ختم قرآن تلاوت فرمایا تھا اور اکثر شبکو تمام قرآن دو رکعت مین پڑھتے تھے - تمام عمر مین پچاس اور پانچ حج کئے ہین اور ایک سو مرتبے حق تعالیٰ کو خواب مین دیکھا ہے - حافظ نجم الدین سے روایت ہے کہ امام نے اپنے اخیر حج مین کعبہ شریفہ کے خادمون سے ایک رات داخل ہونے کی اجازت

لی تو کھڑے ہوئے نماز میں بیت اللہ کے دو ستونوں کے درمیان داہنے پانون پر اور
بایان پانون داہنے کی پشت پر رکھا یہان تک کہ آدھا قرآن ختم کیا پھر رکوع کیا اور
سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے بائین پانون پر اور داہنے پانون کو اسکی پشت پر رکھا
یہان تک کہ قرآن کو ختم کیا پھر جب سلام پھیر تو روئے اور مناجات کی اپنے رب سے
اور کہا الٰہی تیرے اس بندہ ضعیف نے تیری عبادت نہین کی جیسی کہ تجکو لایق ہی لیکن
تجکو جانا جیسا کہ جاننے کا حق ہی تو اسکے نقصان کو اسکی کمال معرفت کے سبب بخشدے
یعنے کمال عرفان کو نقصان خدمت کا کفارہ کر تو بیت اللہ کے ایک جانب سے آواز غیبی
آئی کہ ای ابو حنیفہ تو نے ہمکو جانا جیسا کہ معرفت کا حق تھا اور البتہ تو نے ہماری خدمت
کی تو خوب ہی خدمت کی اور مقرر ہم نے تجھکو بخشا اور اسکو بخشا جو تیرا تابع ہوا ان
لوگون سے جو تیرے مذہب پر ہین قیامت تک ۔ ضیاء معنوی مین لکھا ہی کہ ایک پانون
پر فرائض مین کھڑا رہنا مکروہ ہی بدون عذر کے اور نوافل مین جایز ہی کہ نفس پر محنت
اور ریاضت ہی اور حق معرفت کا عرفان جو مذکور ہوا تو اسکا مطلب یہہ ہی کہ امام حق تعالےٰ
کی ان صفات کو بالیقین عارف تھے جو اسکی کبریا اور جلال پر دلالت کرتی ہین اور یہہ
مراد نہین کہ کنہ ذات اور صفات ۔ بالکل عارف تھے اسواسطے کہ وہ تو محال ہی بدلیل
مَا عَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ اور تابعین امام کی مغفرت کی جو بشارت ہوئی تو اسکا
مطلب یہہ ہی کہ جو امام کے مذہب پر چلے یعنے اسکی حلال اور حرام اور فرض واجب
سنّت اور مستحب پر موافقت کتاب عمل کرے اور تعصب باطل اور کجروی سے بچے اور
یہہ مراد نہین ہی کہ جو کہے مین حنفی مذہب ہون اسکی مغفرت ہوجائے کذا فی الطحطاوی
مسعر بن کدام سے روایت ہی کہ امام نے فرمایا مین نے بخل نہین کیا غیر کو بتانے سے
اور نہ عار کیا سیکھنے سے تب اس مرتبے کو پہنچا ۔ حَسْبِیْ مِنَ الْخَیْرَاتِ مَا أَعْدَدْتُہٗ
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فِیْ رِضَی الرَّحْمٰنِ ؛ دِیْنُ النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْوَرٰی ؛ ثُمَّ اعْتِقَادِیْ مَذْھَبُ النُّعْمَانِ

یعنے کفایت کرلی ہے مجھکو قیامت کے دن نیکیوں سے وہ چیز جو میں نے کر رکھی ہے رحمٰن کی رضامندی میں سو وہ چیز دین ہے نبی محمد کا جو تمام خلق سے بہتر ہیں اور بعد اسکے میرا اعتقاد نعمان کے مذہب کا یعنے ابو حنیفہ کا۔ سفیان ثوری سے روایت ہے وَعَنْهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّ اٰدَمَ افْتَخَرَ بِيْ وَاَنَا اَفْتَخِرُ بِرَجُلٍ مِنْ اُمَّتِيْ اِسْمُهٗ نُعْمَانُ وَكُنْيَتُهٗ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَهُوَ سِرَاجُ اُمَّتِيْ اور روایت ہے نبی علیہ الصلوٰة والسلام سے کہ مقرر آدم نے میرے سبب سے فخر کیا اور میں فخر کرتا ہوں ایک مرد کے سبب سے جو میری امت میں ہے نام اسکا نعمان اور کنیت اسکی ابو حنیفہ ہے وہ میری امت کا چراغ ہے۔ وَعَنْهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَنَّ سَائِرَ الْاَنْبِيَاءِ يَفْتَخِرُوْنَ بِيْ وَاَنَا اَفْتَخِرُ بِاَبِيْ حَنِيْفَةَ مَنْ اَحَبَّهٗ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَبْغَضَهٗ فَقَدْ اَبْغَضَنِيْ كَذَا فِي التَّقْدِمَةِ شَرْحِ مُقَدِّمَةِ اَبِي اللَّيْثِ اور نبی علیہ السلام سے روایت ہے کہ تمام انبیا میرے سبب سے فخر کرتے ہیں اور میں ابو حنیفہ کے سبب سے فخر کرتا ہوں جو اسکی ساتھ محبت رکھے سو مقرر اسنے میرے ساتھ محبت رکھی اور جو اسکے ساتھ دشمنی رکھے سو البتہ اسنے میرے ساتھ دشمنی رکھی اسیطرح یہہ دونوں حدیثیں تقدمہ میں مذکور ہیں جو شرح ہے مقدمہ ابو اللیث کی۔ طحطاوی نے کہا اگر کوئی کہے کہ صحابہ کرام یقینًا افضل ہیں ابو حنیفہ سے تو وہ حضرات احق بالافتخار ہیں اسکا جواب یہہ ہے کہ ابو حنیفہ اس زمانے میں موجود ہوے کہ صحابہ کا زمانہ منقطع ہوگیا تھا اور سنت میں کچھہ ضعف طاری تھا تو انکا وجود خلق کے واسطے رحمت ہوگیا اور احکام دینی کے فہم میں نفع عظیم حاصل ہوا۔ امام جرجانی نے آپکے مناقب نعمانیہ میں سہل بن عبد اللہ تستری کی سند سے روایت کی ہے اَنَّهٗ لَوْ كَانَ فِيْ اُمَّةِ مُوْسٰى وَعِيْسٰى مِثْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ لَمَا يَهُوْدُوْا وَلَمَا تَنَصَّرُوْا یعنے تحقیق اگر امت موسیٰ و عیسیٰ میں ابو حنیفہ کے مانند عقل اور دیانت میں کوئی عالم ہوتا تو وہ لوگ یہودی اور نصرانی نہوتے یعنے دین کی تبدیل و تحریف نکرتے۔

جلال الدین سیوطی شافعی نے تبییض الصحیفہ مین کہا ہے کہ علما نے ذکر کیا ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا امام مالک کی بشارت مین اُس حدیث کو جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ عنقریب لوگ سفر طویل اختیار کرینگے علم کے حاصل کرنے کے واسطے تو مدینہ کے عالم سے کسی کو عالم تر نپاوینگے اور امام شافعی کی بشارت دی اِس حدیث مین کہ جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ قریش کو بُرا نکہو اسواسطے کہ قریش کا عالم طبقۂ زمین کو علم سے بھر دیگا مین کہتا ہون کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے امام ابوحنیفہ کی بشارت دی ہے اس حدیث مین کہ جسکو ابونعیم نے حلیہ مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی قال قال النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم لَوْکَانَ الْعِلْمُ بِالثُّرَیَّا لَنَا وَلَهُ رِجَالٌ مِّنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ یعنے حضرت نے فرمایا کہ اگر علم ثریا پر ہوتا تو البتہ چند مرد ابناء فارس کے اسکو پاجاتے اور اِس مضمون کی حدیث بخاری اور مسلم مین بھی موجود ہے — عبداللہ بن داود رحمۃ اللہ علیہ کہتے تھے کہ اہل اسلام پر اپنی نماز مین ابوحنیفہ کے واسطے دعا کرنا واجب ہے کہ انھون نے لوگون کے واسطے سنن اور فقہ کو محفوظ کر دیا ہے — اور ابوحنیفہ کو امام الائمہ امام الاعظم اسواسطے کہتے ہین کہ انکا اجتہاد سب مجتہدین مشہورین سے مقدم ہے اور اجتہاد کا دروازہ انھون نے کھولا ہے واللہ اعلم وعلمہ اتم ۔۔۔

استفتا ۱۴

سوال سلام کرنا افضل ہے یا جواب دینا افضل ہے خوردون نے بزرگون کو سلام کرنا یا بزرگون نے خوردون کو اور لفظ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بہتر ہے یا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ ان سب مسئلون کی تفصیل کتاب کے داخلے حوالے سے بیان فرمائیے جزاکم اللہ خیراً ۔

الجواب بستان العارفین تالیف فقیہ ابواللیث سمرقندیؒ مین مرقوم ہے کہ السّلام علیکم کہنا افضل سنّت ہے اور اسکا جواب وعلیکم السّلام کہنا فرض کفایہ ہے کیونکہ خدا تعالی نے فرمایا ہے قولہ تعالی وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوْا

بِاَحْسَنَ مِنْهَا یعنے جب کسی نے تمکو سلام کیا تو اس سے بہتر تم اسکا جواب دو یعنے وعلیکم السلام
ورحمة اللہ وبرکاتہ دو لفظ بڑھا کر کہو اور اجر فرض کا اجر سنت سے زیادہ ہی اگر مجلس میں سے
ایک نے بھی جواب دیا تو سب کے سر سے اُتر گیا اور اگر کسی نے جواب سلام کا نہ دیا سب جماعت
کے لوگ گنہگار ہوئے اور فرشتے حاضرین اسکا جواب سلام کرنے والے کو دیتے ہین اور
جماعت کے لوگون پر لعنت کرتے ہین ۔ وَقَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ اَجْرُ السَّلَامِ اَکْثَرُ لِاَنَّ السَّابِقَ
لَہٗ فَضْلُ السَّبْقِ بعضے علما نے کہا ہی کہ سبقت کرنے والا جسنے پہلے سلام کیا اسکو اجر تو اب
زیادہ ملیگا ۔ حدیث شریف مین حکم ہی اِفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ یعنے تمہارے درمیان سلام
ہمیشہ ظاہر کرتے جاؤ ۔ چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور سوار چلنے والے کو اور چھوٹا
اپنے سے بزرگ کو سلام کرے مسئلہ اگر ایک چھوٹی جماعت بڑی جماعت پر گذرے
تو قلیل کو کثیر پر سلام کرنا لازم ہی اگر ایک نے سلام کیا تو جایز ہی اور اگر سبھون نے کیا تو افضل ہی اگر
کسی نے نہ کیا تو سب گنہگار ہونگے اسیطرح بڑی جماعت مین سے اگر ایک نے جواب دیا تو
فرض کفایہ ادا ہوگیا اور اگر سبھون نے دیا تو افضل ہی اگر کسی نے جواب نہ دیا تو سب
گنہگار ہونگے مسئلہ اگر اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ جواب مین کہا تو دس نیکی کا ثواب ہی
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ کہا تو بیس نیکی کا ثواب ہی اور اگر اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ
وَبَرَکَاتُہٗ کہا تو تیس نیکی کا ثواب ہی مسئلہ انس بن مالک خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت ہی کہ مین بچون کے درمیان بیٹھا تھا کہ رسول اللہ تشریف لائے اور اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ
کہا ہرچند بچون پر جواب دینا فرض نہین تھا بعد مجکو بلا لے اور کچھ کام کے لئے بھجوائے آنحضرت
علیہ السلام کی عادت تھی کہ سبقت سلام مین کرتے تھے یعنے اوّل خود ہر کسی کو سلام کیا کرتے
اور عمر ابن الخطاب کبھی بچون کے مکتب مین جاوین تو خود سلام کرتے تھے مسئلہ اہل الذمہ
کفار پر سلام کرنے کو بعض فقہا نے لاباس بہ لکھا ہی یعنے اسمین کچھ مضایقہ نہین اور اگر انھون
نے سلام کیا تو جواب دینا جایز ہی اور نیت انکے مسلمان ہونیکی کرے ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ

ہر ایک یہود و نصارا پر سلام کرنے کو ہی پوچھا تو فرمایا قَدْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِإِفْشَاءِ السَّلَامِ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَمُعَاہِدٍ یعنے ہمکو حکم دیا ہی نبی علیہ السلام
نے ہر ایک مسلمان اور اہل الذمہ پر سلام کرنے کے لئے **مسئلہ** علقمہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی کہ میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ کافرون کے گانوں میں گیا راہ میں
جو ملتا تھا اسکو سلام کرتے تھے میں پوچھا کیا تم کافرون کو بھی سلام کرتے ہو فرمایا ہان
أَنَّهُمْ صَحِبُونَا وَلِلصُّحْبَةِ حَقٌّ یعنے یہہ لوگ میرے ساتھ پہچان رکھتے ہیں اور حق
صحبت ادا کرنے کے واسطے میں سلام کرتا ہوں **مسئلہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی کہ فرمایا نبی علیہ السلام نے اگر یہود و نصارا نے تمکو سلام کیا تو علیکم کہو اور اکثر
خطوں میں کفار کو اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی لکھتے تھے یعنے سلام ہووے اسپر
کہ جسنے ہدایت پایا اور اسلام کی تابعداری کیا بعض علما نے کہا ہی یَهْدِیكُمُ اللّٰہُ جواب
دینا چاہئے یعنے خدا تم کو ہدایت دیوے راہ راست بتلاوے **مسئلہ** اکثر کفار عرب
کبھی مسلمان کو اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ کہتے تھے یعنے تجھپر موت ہی اور کبھی السِّلَامُ علیکم
سین کو زیر سے کہتے تھے یعنے تجھپر پتھر پڑے تو جب مسلمان نے وعلیکم کہا تو
اسکا قول اسی پر ڈالا کالامی بد بریش خاوند **مسئلہ** طحطاوی میں ہے کہ سوار پیدل کو اور
کھڑا بیٹھے کو اور قلیل کثیر کو اور صغیر کبیر کو سلام کرے اور جو پیچھے آتا ہو وہ اگلے کو سلام کرے
اسلئے کہ سلام موضوع ہی کہ دو ملنے والوں کا خوف زایل ہو جاوے یا ایک کا خوف دور ہو
یا تواضع کے واسطے جو مومن کو مناسب ہی تو سلام سے دو مقصود ہیں یا محبت حاصل کرنا یا
استدفاع مکروہ کرنا تو سوار کا پیدل کو اور قایم کا قاعد کو ازالہ خوف کے واسطے ہی اور
قلیل کا کثیر کو تواضع کے واسطے ہی اور صغیر کا کبیر کو توقیر کے واسطے ہی **مسئلہ** إِذَا دَخَلْتَ
بَیْتَكَ فَسَلِّمْ عَلٰی أَهْلِ بَیْتِكَ وَإِنْ لَمْ یَكُنْ فِی الْبَیْتِ أَحَدٌ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَیْنَا
وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ۃ یعنے جب تو اپنے گھر میں داخل ہووے

تو اپنے

تو اپنے گھروالون پر سلام کہے اگر گھر مین کوئی نہین ہی تو اپسا کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ یعنے سلام ہمپر اور اللہ کے نیک بندون پر قولہ تعالیٰ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ تَحِیَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ یعنے فرمایا حق تعالیٰ نے جب تم داخل ہو گھرون مین تو اپنے نفسون پر سلام کہو وہ اللہ کی طرف سے برکت ہی **مسئلہ** مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب کوئی اپنے گھر مین آتا ہی اور السّلام علیکم کہتا ہی تو شیطان پکارتا ہی کہ اس گھر مین مجھے رہنے کی جگہہ نہین ملی اور جب کوئی کھانا کھاوے یا پانی پیوے اور بسم اللہ الرحمن الرّحیم کہے تو شیطان پکارتا ہی کہ اس جگہہ مجھے کھانے پینے کو نہین ملیگا جلد بھاگو

مسئلہ سلام اللہ کا کلام ہی قرآن شریف مین سات آیات سلام کی موجود ہین قولہ تعالیٰ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْمِ ـ سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعَالَمِیْنَ ـ سَلَامٌ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ ـ سَلَامٌ عَلٰی مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ ـ سَلَامٌ عَلٰی اِلْیَاسِیْنَ ـ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْھَا خَالِدِیْنَ ـ سَلَامٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ جو کوئی اسکو ورد وظیفہ مین پڑھا کرے یا رکابی پر لکھکر پانی سے دھو کر پیئے یا آخری چہارشنبہ کے روز پان پر لکھکر کھاوے خدا تعالیٰ اسکا ایمان سلامت رکھیگا اور وہ شرور شیطان سے بچیگا **مسئلہ** اگر دو مسلمان راستے سے گذرے اور پہچانت ہی یا نہین سلام کرنا ضرور ہی اگر سلام نہ کیئے وہ گویا دو گدھے ہین کہ چلے گئے ـ جو اول سلام کرتا ہی اگرچہ سنت ہی اسکو بڑا ثواب ملتا ہی اور جواب دینے والے نے تو فرض کفایہ اداکیا جسطرح کسی نے عطسہ کیا یعنے چھینکا تو اسکو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہنا سنّت ہی مگر جسنے سُنا اسکو یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہنا فرض کفایہ ہی ـ

استفتا ۱۵

کیا فرماتے ہین علمای دین متین وفقہای شرع مبین زادہم اللہ شرفا وتعظیما اس باب مین کہ فرض عین وفرض کفایہ نص قطعی سے ثابت ہین یا نہین اور انکے احکام مین فرق ہونیکا باعث کیا ہی اسی طرح واجب کہ جو حدیث شریف سے یا نص ظنی سے ثابت ہوا ہی اور سنت جو حدیث شریف

سے ثابت ہوا ہی پھر واجب کو فرض اور سنّت کے درمیان درجہ رکھتے ہین کیا معنی ہین اسی طرح
مکروہ تنزیہی اور تحریمی مین کس دلیل سے فرق بتلایا گیا ہی علم اصول کے قواعد سے انکی تفصیل
بعبارت واضح بیان کرین موافق احکام شرعیہ کے مثالون کے ساتھ مع عبارات کتب نہایت احسان
ہوویگا اور نماز وتر کو بعض واجب کہتے ہین بعض سنّت کہتے ہین اسکی وجہ کیا ہی —

الجواب کتاب نور الانوار شرح المنار و در المختار و طحطاوی و شروحات کیدانی خصوصًا
شرح علامہ تفتازانی وغیرہ کتب فقہیہ سے تحقیق کرکے لکھا جاتا ہی کہ اصول شریعت چار ہین
کتاب اللہ سنّت رسول اللہ اجماع صحابہ و تابعین اور قیاس ہی موافق اصول ثلاثہ کے ہی
بندہ اگر تابعداری کریگا خدا تعالی کی تو ثواب پاویگا وہ عمل مشروع ہی اور نافرمانی کریگا تو عذاب پاویگا
سو غیر مشروع ہی یہان سے مشروع اور غیر مشروع معلوم کرنا ضرور ہوا مشروع کی چار قسم ہین فرض
واجب سنّت مستحب اور مباح انکے ساتھ ملا ہوا ہی اور غیر مشروع کی دو قسم حرام و مکروہ اور
مفسد انکے ساتھ ملا ہوا ہی سب ملکر آٹھ قسم ہوئین اَمَّا الْفَرْضُ فَمَا ثَبَتَ بِدَلِيْلٍ قَطْعِيٍّ لَا شُبْهَةَ فِيْهِ
وَحُكْمُهُ الثَّوَابُ بِالْفِعْلِ وَالْعِقَابُ بِالتَّرْكِ بِلَا عُذْرٍ وَالْكُفْرُ بِالْاِنْكَارِ فِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ
شرح فرض وہ ہی جو ثابت ہوا دلیل قطعی سے کہ اسمین کچھ شبہ نہین علم اصول کے علما اسکو نص
الخاص و العام و السنۃ المتواترہ و اجماع الامۃ سے ثابت کرتے ہین جسکے کرنے مین ثواب ہی
اور بلا عذر نکرنے مین عذاب ہی اور متفق علیہ کا انکار کرنے سے کفر لازم ہوتا ہی جیسا کہ قیام
رکوع سجود نماز مین اگر بلا عذر ترک کیا عذاب ہوویگا اگر بسبب عذر مرض وغیرہ کے ترک کیا
تو عذاب نہین اور اگر انکار فرضیت سے کیا تو بے شک کافر ہوجایگا کیونکہ قیام و رکوع و سجود کا فرض
ہونا متفق علیہ قرآن شریف سے ثابت ہوا ہی جیسا کہ صلوۃ خمسہ و مسح علی الراس فی الوضو یہہ
متفق علیہ ہین مطلقًا اور بیان و تقدیر مین اگر کسی نے بسبب اختلاف مجتہدین کے انکار کیا تو
کفر نہین چنانچہ ترتیب وضو مین شافعیہ کے نزدیک فرض ہی اور حنفیہ کے نزدیک سنّت ہی
اور نماز وتر اور مسح سر کی تقدیر مین کہ بعض مجتہد نے تمام سر کا مسح فرض کہا بعض نے پاؤ سر کا اور

بعض نے چند سر کے بال بھگا دیا تو فرض ادا ہو گیا بسبب اختلاف عمل اصحاب کے اور تمام سر کا مسح کرنا سبھون کے نزدیک سنّت ہی تو جس نے سب سر کا مسح کیا تو اختلاف سے نکل گیا سب کے نزدیک جایز ہو گیا اسی لئے شافعی جو امامت کرتے ہین اور انکے نزدیک چند بال بھگانا فرض ہی سب سر کا مسح رعایتاً کر لیتے ہین تا کہ حنفی مالکی حنبلی سبھون کی اقتدا انکے پیچھے نماز پڑھنے مین درست اور جایز ہو جاتی ہی اگر وے ایسا نہ کرین تو جنکے نزدیک تمام سر کا یا پاؤ سر کا مسح فرض ہی انکی اقتدا کیونکر جایز ہو گی - اسی طرح نماز وتر در المختار مین لکھا ہی هُوَ فَرْضٌ عَمَلاً وَ وَاجِبٌ اِعْتِقَادًا وَسُنَّةٌ ثُبُوْتًا لِهٰذَا وَفَّقُوْا بَيْنَ الرِّوَايَاتِ شرح وتر نماز فرض ہی عمل کے لحاظ سے اور واجب ہی اعتقاد کے اعتبار سے اور سنّت ہی ثبوت کی راہ سے اس طرح فقہا نے توفیق دی ہی روایتون مین - عملاً فرض ہی اسکے یہہ معنی کہ عمل مین اسکا حال فرایض کا سا ہوتا ہی کہ چھوڑنے سے گنہگار ہونا اور اسکی قضا و ترتیب کا واجب ہونا جیسے فرضون مین ہی ویسے ہی وتر مین ہی - اور اعتقاداً واجب ہونے کی یہہ معنی کہ اسکے واجب ہونیکا اعتقاد کرنا ضرور ہی اور ثبوتاً سنّت ہونے سے یہہ غرض کہ ثبوت اسکا حدیث سے ہی نہ قرآن سے چنانچہ مسلم نے روایت کی کہ اَوْتِرُوْا قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوْا یعنے وتر پڑھو پہلے اس سے کہ صبح کرو اور امر کا صیغہ وجوب کے لئے ہوتا ہی تو اس حدیث سے وجوب وتر کا ثابت ہوا اور قرآن شریف مین امر کا صیغہ فرض کے لئے ہوتا ہی كذا فى الشامى ملتقطاً ۞ وَالْوَاجِبُ مَاثَبَتَ بِدَلِيْلٍ فِيْهِ شُبْهَةٌ وَحُكْمُهٗ حُكْمُ الْفَرْضِ عَمَلاً لَا اِعْتِقَادًا حَتّٰى لَا يَكْفُرَ جَاحِدُهٗ ۞ شرح واجب وہ ہی جو ثابت ہوا ایسی دلیل سے کہ جسمین شبہہ ہو اور حکم اسکا عمل کرنے مین فرض ہی لیکن اعتقاد مین فرض کے مانند نہین چنانچہ اسکا انکار کرنے سے کافر نہین ہو گا مگر گنہگار رہویگا شافعی رحمۃ اللّٰہ علیہ کے نزدیک لفظ فرض و واجب مترادف ہین ایک ہی معنے دونون کے لیتے ہین اور سنّت کو مندوب کہتے ہین - علم اصول کے علما اسکو نص عام المخصوص والماوّل سے یا خبر واحد سے یا قیاس سے ثابت کرتے ہین جسکے کرنے مین ثواب ہی اور نہ کرنے مین عذاب ہی مگر انکار کرنے سے کفر نہین

گناہ ہوگا کیونکہ وہ نصّ ظنّی سے ثابت ہوتا ہی چنانچہ فرض کفایہ وصلوات علی النّبی صلی اللہ علیہ وسلّم د
ترتیب بین الفوایت و نماز عیدین اور اسکے منکر کو فاسق و مبتدع کہینگے کافر نہ کہینگے بعض علمانے
کہاہی کہ سنّت موکدہ اکثر وجوب کے درجے پر پہنچتے ہین اور سنّت موکدہ کا منکر شفاعت سے رسول اللہ
صلّی اللہ علیہ وسلّم کے محروم ہوتا ہی در المختار مین ہی قَالَ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مَنْ تَرَکَ
سُنَّتِیْ لَمْ یَنَلْ شَفَاعَتِیْ فَتَرْکُ السُّنَّۃِ الْمُؤَکَّدَۃِ قَرِیْبٌ مِنَ الْحَرَامِ یعنے فرمایا نبی
صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جسنے میری سنّت ترک کیا اوسکو میری شفاعت نہین ہوویگی پھر ترک کرنا
سنّت موکّدہ کا قریب حرام ہی ۔ چنانچہ بارہ رکعتین سنّت موکدہ ہین دو قبل فرض فجر جسکی
بڑی تاکید ہی اور قضا پڑھنے کا حکم فقہانے لکھا ہی چار قبل ظہر اور دو بعد ظہر اور دو بعد فرض
مغرب اور دو بعد فرض عشا جو واجب کے قریب ہین اور غیر موکدہ چار قبل فرض عصر اور چار
قبل فرض عشا کہ آنحضرت صلعم نے کبھی کبھی پڑھے ہین اور موکّدہ سنّت تو ہمیشہ پڑھتے تھے سوائے
اسکے نوافل نماز ہین ۔ وَالسُّنَّۃُ مَا وَاظَبَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَعَ تَرْکِہٖ مَرَّۃً اَوْ
مَرَّتَیْنِ وَحُکْمُھَا الثَّوَابُ بِالْفِعْلِ وَالْعِقَابُ بِالتَّرْکِ فِی الْھُدٰی شرح سنّت وہ ہی جو
نبی علیہ السّلام نے اسکے عمل کرنے پر مواظبت ہمیشہ کی ہی ایک دو وقت ترک بھی ہوئی ہی اسکو
سنّت موکدہ اور ہدیٰ کہتے ہین عمل کرنے مین اسکے ثواب ہی اور نہ کرنے مین عذاب ہی حضرت
اگر ہمیشہ مرتبے ترک کردیتے تو وہ مستحب کے حکم مین ہوجاتی اور سنّت ہدیٰ کے معنے ہدایت اسلام کا
طریقہ جیسے اذان اقامت جماعت ختان مسواک اسکا انکار کرنے والا گنہگار لایق سزا ہووے گا
اور ترک کرنے والا اسکا مبتدع و گمراہ ہی اور شفاعت سے محروم رہیگا ۔ آنحضرت کی سنّت
عبادات معاملات و عادات و رواتب روز و شب کے و اقوال و افعال مین ہین سب کی پیروی
کرنا جتنا ہو سکے بہتر موجب ثواب ہی اور جو عمل کہ حدیثون مین وارد ہوئے ہین اسکا ترک
کرنے والا لایق عتاب ہی چنانچہ مسعودیہ مین سے منقول ہی کہ مَنِ اعْتَقَدَ السُّنَّۃَ عَلٰی نَفْسِہٖ
وَعَمِلَ بِہٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ سُنِّیٌّ وَمَنِ اعْتَقَدَ وَلَمْ یَعْمَلْ فَھُوَ مُؤْمِنٌ عَاصٍ وَمَنِ اعْتَقَدَ

عَلَى الْغَيْرِ فَهُوَ مُبْتَدِعٌ وَمَنْ لَمْ يَعْتَقِدْ اَصْلًا فَهُوَ كَافِرٌ وَفِي التُّمُرْتَاشِي اَنَّ التَّارِكَ
اٰثِمٌ عَلَى الصَّحِيحِ شرح جسنے اعتقاد رکھا سنّت کا اپنے نفس پر اور عمل کیا وہ ابا غدار سنّی ہی اور
جسنے اعتقاد رکھا اور عمل نکیا وہ مؤمن گنہگار ہی اور جسنے اعتقاد کیا غیر اسکے یعنے سنّت ہونیکا
انکار کیا تو وہ مبتدع بدعتی ہی اور جسنے بالکل اعتقاد نرکھا پس وہ کافر ہی اور تمرتاشی مین
ہی کہ سنّت کا ترک کرنے والا اصح قول پر سے گنہگار ہو ویگا وَذُكِرَ فِي الْخُلَاصَةِ لَوْ تَرَكَ
سُنَّةً بِلَا عُذْرٍ لَمْ يُقْبَلْ فَرْضُهُ وَسُئِلَ عَنْ تَرْكِهَا یعنے جسنے ترک کیا سنّت بلا عذر تو
اسکا فرض قبول نہوگا اور وہ پوچھا جائیگا اسکے ترک کرنے سے۔ وَالْمُسْتَحَبُّ مَا فَعَلَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَتَرَكَهُ مَرَّةً اُخْرٰى وَمَا اَحَبَّهُ السَّلَفُ شرح مستحب وہ ہی
کہ جو عمل کیا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک مرتبہ اور پھر دوسرے مرتبہ اسکو نکیا چنانچہ نماز تراویح
کہ آپ نے رمضان شریف کے اخیر مین تنہا آٹھ یا بارہ رکعتین پڑھین دوسرے شب کو اصحاب
بہت جمع ہوگئے اور بیس رکعتین ادا کین تیسرے شب کو تو اتنے اصحاب جمع ہوے کہ
مسجد کے باہر صحن بھر گیا مگر آنحضرت صلعم حجرے سے باہر نہ آئے ہر ایک تنہا پڑھکر چلے گئے جب
آپکو صبح کے وقت باہر نہ آنے کا سبب پوچھا تو حضرت صلعم نے فرمایا کہ صلوٰۃ اللیل اللہ کو نہایت
پسند ہی تم پر فرض ہوجاویگی اس سبب مین باہر حجرے کے نہین آیا شاید بعد تم سے ادا نہوسکے
تو عذاب ہوگا تمھارے خوف عذاب سے مین نے ترک کیا اور جو کام سلف صالحین نے
محبّت سے وہ عمل اختیار کیا چنانچہ ہمارے نزدیک سلف امام اعظم اور انکے اصحاب ہین
اور انکے سلف صحابہ اور تابعین ہین وَحُكْمُهُ الثَّوَابُ بِالْفِعْلِ وَعَدَمُ الْعِقَابِ بِالتَّرْكِ
اسکے کرنے مین ثواب ہی اور نکرنے مین کچھ عذاب نہین ہی یہہ مستحب کا حکم ہی فتح القدیر سے
منقول ہی کہ عمل مستحب کا کرنا افضل ہی اور نکرنا مکروہ تنزیہی ہی چنانچہ کسی نے نماز مین
فاتحہ کے بعد تین آیات کے قدر پڑھ لیا اور بس کیا تو زیادہ قرأت پڑھنا اور سورت پوری
کرنا مستحب ہی اگر نہ پڑھا تو معاتب نہین کیونکہ وہ نفل کے جیسا ہی زیادہ پڑھنے سے ثواب

زیادہ ملیگا اور نہ پڑھنے سے کچھ عذاب ہے مستحب کا ترک کرنیوالا ثواب کی ترقی سے محروم
رہتا ہے اَلْمُبَاحُ یُخَیَّرُ الْعَبْدُ فِیْهِ بَیْنَ الْاِتْیَانِ وَالتَّرْكِ وَحُكْمُهٗ عَدَمُ الثَّوَابِ وَالْعِقَابِ
فِعْلًا وَّتَرْكًا ـ یعنے مباح وہ ہے کہ بندہ اسکے کرنے یا نکرنے میں مختار ہے کرنے میں کچھ ثواب
نہیں اور نکرنے میں کچھ عذاب نہیں ہے جیسا طرح طرح کا لذیذ طعام کھانا تجمّل کے لئے جیسا
کھانا زینت و آرام کے لئے اچھا لباس پہنا مباح ہے مگر اسراف سے بچنا لازم ہے غیر مشروع
کی پہلی قسم حرام ہے اَلْحَرَامُ مَاثَبَتَ النَّهْیُ فِیْهِ بِلَا مُعَارِضٍ لَهٗ وَحُكْمُهٗ الثَّوَابُ بِالتَّرْكِ
لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَالْعِقَابُ بِالْفِعْلِ وَالْكُفْرُ بِالْاِسْتِحْلَالِ فِی الْمُتَّفَقِ عَلَیْهِ شرح حرام وہ ہے
کہ جسکے لئے منع کا حکم قرآن وحدیث و اجماع امت سے ثابت متفق علیہ آیا ہے اور کچھ شبہ عارض
نہیں ہے اسکے ترک کرنیوالے نے جو حق تعالیٰ سبحانہ عزّ شانہ کے خوف سے ڈر کر چھوڑا ہے
تو ثواب ملیگا اور اگر کیا حرام کام تو عذاب ہوگا اور اگر حرام کو حلال سمجھا تو کافر ہووے گا
نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا اس لئے حرام اور حلال کاموں کا علم حاصل کرنا بھی فرض ہے جیسے قتل نفس
زنا خمر دروغ گوئی سود خوری اذیت دینا دزدی وغیرہ گناہ کبیرہ جھوٹی قسم جھوٹی گواہی بہتان
باندھنا پاکدامن عورت کو گالی دینا نافرمانی والدین کی حرام خوری وغیرہ سب حرام ہیں اسی
طرح جو احادیث میں منع آیا ہے اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَیْكُمْ اَكْلَ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَ
كُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطُّیُوْرِ یعنے حرام کیا حق تعالیٰ نے تم پر کھانا گوشت اُن جانورں کا جو
درندے ہیں اور سولے کے دانت رکھتے ہیں جیسے شیر کتا بلّی وغیرہ اور جو پرندے جانور چنگل
گیر ہیں یعنے پنجے سے شکار پکڑتے ہیں جیسے چیل کوا کہ گوشت انکا مزاج میں خباثت پیدا کرتا
ہے اسی طرح انکا جھوٹا بھی نجس ہے مگر دلیل عارض جسکے واسطے وارد ہے چنانچہ حدیث شریف
سے ثابت ہے کہ جھوٹا بلّی کا پاک ہے بعض نے مکروہ کہا ہے اگر تمھارے سامنے اسنے چوہا
پکڑی ہو اور بعد ایک گھڑی غائب ہوگئی اور بعد پانی کے برتن میں آکر منھ ڈالی تو وہ پانی پاک
ہے کسواسطے کہ بلی اپنا منھ پنجے سے نہایت صاف و پاک کرلیتی رہتی ہے فقہ کی کتابوں میں

فروعات کے مسایل تفصیل وار لکھے ہین وَالْمَكْرُوْهُ مَا ثَبَتَ النَّهْيُ فِيْهِ مَعَ الْعَارِضِ وَحُكْمُهُ الثَّوَابُ بِالتَّرْكِ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَخَوْفُ الْعِقَابِ بِالْفِعْلِ وَعَدَمُ الْكُفْرِ بِالْاِسْتِحْلَالِ شرح مکروہ وہ ہے کہ جسکے منع کرنے کا حکم آیا ہے مگر اسمین دلیل عارض ہے خدا تعالیٰ کے خوف سے اسکو ترک کرنے مین ثواب ملیگا اور اسکو عمل مین لانے کے واسطے خوف عذاب کا ہے اور اسکو حلال کہنے مین کفر نہین ہوگا۔ غایۃ الاوطار مین طحطاوی سے منقول ہے کہ دلایل شرعی چار قسم کی ہے پہلی دلیل وہ کہ جسکا ثبوت اور دلالت مطلب دونون قطعی اور یقینی ہین چنانچہ آیات قرآنیہ اور احادیث متواترہ صریحہ جن مین کسی طرح تاویل کا احتمال نہین یہہ مفید یقین ہے اور ایسی دلیل سے فرض اعتقادی اور حرام ثابت ہوتا ہے دوسری وہ دلیل ہے جسکا ثبوت قطعی ہے اور دلالت ظنی چنانچہ آیات اور احادیث جن مین تاویل کا احتمال ہے اور یہہ مفید ظن ہے اور اس سے فرض عملی ثابت ہوتا ہے۔ تیسری وہ دلیل ہے جسکا ثبوت ظنی ہے اور دلالت مقصود قطعی چنانچہ اخبار احاد صریحہ ایسی دلیل سے مکروہ تحریمی اور واجب ثابت ہوتا ہے۔ چوتھی وہ دلیل ہے جسکا ثبوت اور دلالت دونون ظنی ہین جیسے اخبار احاد محتمل المعانی ایسی دلیل مفید سنیت اور استحباب ہے اصطلاح فقہا مین گاہی فرض بولتے ہین اور قطعی وعملی مراد لیتے ہین اور کبھی واجب کہتے ہین اور اس سے فرض عملی کا ارادہ کرتے ہین کذا فی الطحطاوی۔ مسئلہ مکروہ تحریمی کی نسبت حرام کی طرف زیادہ ہے جیسے واجب کی نسبت فرض کی طرف زیادہ ہے تو مکروہ تحریمی ثابت ہوتا ہے اس دلیل سے جس سے واجب ثابت ہوتا ہے یعنے اس دلیل کا ثبوت ظنی ہے اور دلالت قطعی اور مکروہ تحریمی کے کرنے سے آدمی گنہگار ہوتا ہے جیسے واجب کے ترک کرنے سے گنہگار ہوتا ہے اور سنت موکدہ واجب کے مانند ہین اور مرتکب مکروہ گنہگار ہوتا ہے اسی طرح تارک سنت بھی گنہگار ہوتا ہے مسئلہ کراہت کے مقابلہ مین اباحت ہے اور حرام کے مقابلہ مین حلال ہے چونکہ اصل ہر شی کی اباحت ہے اسلیے شیخین یعنے ابوحنیفہ اور ابویوسف کے

نزدیک مکروہ حلال غیر قطعی مین داخل ہی اور حلّت سے اباحت لازم ہوتی ہے وہ ایسے کام کو مکروہ تنزیہی کہتے ہین یعنے شیخین کے نزدیک جس فعل کے واسطے منع آیا ہی سو حرام ہی اور جسکے لئے منع نہین آیا مکروہ کام حرام کے نزدیک ہی اور اسکے فاعل کو عذاب ہی مکروہ تحریمی ہی جیسا لحم الفرس کھانا اور جو مکروہ کام حلال کے قریب ہی اسکے فاعل کو عذاب نہین مگر اسکے تارک کو ثواب ہی سو مکروہ تنزیہی کہلاتا ہی ۔ وَالْمُفْسِدُ هُوَ النَّاقِضُ لِلْعَمَلِ الْمَشْرُوعِ فِيْهِ وَحُكْمُهُ الْعِقَابُ بِالْفِعْلِ عَمْدًا وَعَدَمُ الْعِقَابِ سَهْوًا شرح مفسد وہ ہی جو عمل مشروع کو باطل کرتا ہی جیسا فرض کی چار رکعات مین عمدًا پانچوین رکعت پڑھا عمل فاسد ہوا اور گنہگار بھی ہوا اگر سہوًا کیا ہی تو عمل فاسد ہوا مگر گنہگار نہین ہوگا جیسا کہ مجنون و سکران دونون بے ہوش ہین مگر مجنون نے اگر عمل بد کیا گنہگار نہین ہوتا اور سکران نے عمل بد کیا گنہگار ہوگا کیونکہ اسنے عمدًا سکر پیا تھا اور اُسوقت ہوش مین تھا ۔ الحاصل یہہ آٹھہ اقسام کھانے پینے مین نماز روزے مین عبادات و معاملات مین اعمال و اقوال و افعال مین ہر ایک کام مین موجود ہوتے ہین انکو پہچاننا ہر مسلمان کو ضروریات سے فرض ہی اگر کہیگا مجھے معلوم نہین تو عذر مقبول نہین طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ حدیث صحیح مین وارد ہی یعنے سیکھنا علم کا اور پہچاننا اپنے کامون کا ہر ایک مسلمان مرد اور عورت کو فرض ہی واللّٰہ اعلم بالصّواب ؁

استفتا ۶۱

سوال ایک شخص قصبہ نصیر آباد ضلع خانہ لیس مین لکھنؤ سے آئے ہین اور مولوی صاحب کہلاتے ہین وعظ مین بارہا بیان کرتے ہین کہ حق تعالیٰ نے بعض افعال خاص اپنی تعظیم کے لئے بنائے ہین جیسا کہ سجدہ رکوع قیام ہاتھ باندھنا اسکے نام پر مال خرچ کرنا اسکے گھر کی طرف دور سے سفر کا قصد کرنا اور وہان غلاف چڑھانا شامیانہ کھڑا کرنا دعا مانگنا پتھر کو بوسہ دینا چراغ روشن کرنا وہان کی مجاوری کرنا وہان کے کوئے سے تبرک جانکر پانی لیجانا وداع ہوتے

وقت پچھلے پاؤن ہٹنا وہان کے جنگل کا ادب کرنا وغیرہ ایسے کام خاص خداہی کے واسطے ہین اگر کوئی شخص کسی نبی سے یا ولی سے یا جنیث جن بھوت سے یا کسی جھوٹھی سچی قبر سے یا تبرک آثار تابوت سے اوپر لکھے ہوئے کامون سے ایک بھی کریگا تو مشرک کافر ہوجائیگا اورعورت اسکی مطلّقہ ہوجائیگی یہان بے علم مسلمانون مین بعض نے انکا کہنا سچ مانا بعض شبہ مین پڑگئے اوربعض اپنا قدیمی رسوم کرتے ہین خدا کے واسطے آپ اسکا خلاصہ اپنی مہرو دستخط سے لکھ بھیجین اوراس فساد کو دفع کرین انشاء اللہ آپ کو اجر دیوے

الجواب مستفتی کو معلوم ہووے کہ ان کامون مین بعض کام حرام ومکروہ ہین بعض سنّت ومباح بھی ہین اوربعض موجب ثواب کے ہین صرف جملہ ان سب کامون کو شرک وکفر کہدینا اعتقاد کا خلل اوردین سے گمراہی ہے یہہ شخص واعظ وہابی ومعتزلہ گمراہ ہے کہ اُنکی کتابون مین مثل تقویۃ الایمان وغیرہ مین اکثر ایسی باتین لکھی ہین اورفعل مباح ومکروہ ومستحب وسنّت کے عمل کرنے والون کو بھی مشرک وکافر کہتے ہین اورصحابہ وتابعین سے آجتک جمیع اولیای عارفین وعلمای دین پہ یہہ شرک وکفر کا بہتان لگاتے ہین اورخود کافر بنجاتے ہین نعوذ باللہ منہا سنہ ۱۲۰۲ ہجریہ مین ایک استفتا اسی بابت کا مولانا عمدۃ العلما حضرت سیّد ابوسعود مفتی مدینہ منورہ کی صحیح دستخط کا چھپا ہوا موجود ہے اسمین سے خلاصہ جواب لکھا جاتا ہے چنانچہ عبدالوہاب نجدی سے مذہب وہابیہ نکلا ہے اورتمام مکہ معظمہ کے اطراف قبرین اورقبّے اُسنے توڑا ہے اوراسکے بیٹے ابوسعود نے سنہ ۱۲۱۵ مین اکثر علمائے سنت وجماعت کو شہید کیا ہے اورسنہ ۱۲۳۲ کتاب تقویۃ الایمان اسکی کتاب التوحید کا ترجمہ مولوی اسماعیل دہلوی نے بنایا ہے اورعلمای ہم عصر نے اسکا ردّیہ لکھا ہے الغرض ہرایک فعل کا حکم واعتقا وتفصیل وار چند مسایل مین جدا جدا مرقوم ہوتا ہے تم سمجھو اوردوسرے بھائی مسلمانون کو سمجھا دو اور ایمان بچائیکی دعا کرو خدا توفیق سمجھنے کی عطا فرماوے **مسئلہ** سجدہ کرنا غیرخدا کو عبادت کی نیت سے اعضای سبعہ کے ساتھ کفر ہے اورتحیت کی نیت سے کفر نہین بلکہ حرام ہے ملائکہ نے

آدم علیہ السّلام کو اور یعقوب نے یوسف کو علیہما السّلام سجدہ کیا تھا اور شریعت انبیائی سابقہ مین جایز تھا پیغمبر آخر الزّمان محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے شریعت مین منسوخ ہوا اگر شرک وکفر ہوتا تو کسی پیغمبر کے عہد مین جایز نکرتے اب تحیّت کی نیت سے اگر کسی نے کیا تو حرام ہے کرنے والا عاصی ہوگا شرک وکفر کہان رہا سجدہ جو بڑی بھاری شئی ہے اسمین بھی نیت عبادت کو دخل ہے تب کفر ہوگا اور وہ شخص مطلق کہتا ہے گنہگار کو کافر بناتا ہے یہہ خارجی معتزلہ کا مذہب ہے کہ وے گناہ کے کام کرنے والے کو کافر خارج از ایمان کہتے ہین

مسئلہ رکوع کے باب مین حرمین شریفین کے فتوے مین شرح منہاج کی عبارت منقول ہے وَسُجُوْدٌ لِصَنَمٍ اَوْشَمْسٍ وَخَرَجَ بِالسُّجُوْدِ نَحْوَ الرُّكُوْعِ لِاَنَّ صُوْرَتَہٗ تَقَعُ فِي الْعَادَةِ لِلْمَخْلُوْقِ كَثِيْرًا بِخِلَافِ السُّجُوْدِ نَعَمْ يَظْهَرُ اَنَّ مَحَلَّ الْفَرْقِ بَيْنَهُمَا عِنْدَ الْاِطْلَاقِ بِخِلَافِ مَالَوْقَصَدَ تَعْظِيْمَ كَمَا يُعَظِّمُ اللّٰهُ بِهٖ فَاِنَّهٗ لَاشَكَّ فِي الْكُفْرِ حِيْنَئِذٍ شرح حرام ہے سجدہ کرنا بت کو یا آفتاب کو اگر عبادت کی نیت سے کیا تو کفر ہے مگر رکوع کرنا اس سجدہ کے حکم سے نکل گیا کہ وہ مخلوق کے واسطے عادتًا بہت واقع ہوتا ہے بخلاف سجدہ کے ہان دونون مین محل فرق عند الاطلاق ظاہر ہے بخلاف اسکی اگر عبادت کی نیت سے مخلوق کو تعظیما رکوع کریگا تب تو اسکے کفر مین کچھ شک نہین

مسئلہ قیام یہہ تو نماز یا عبادت کے واسطے مخصوص نہین چنانچہ حدیث مسلم مین ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم قبرستان بقیع مین تشریف لے گئے وَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ النَّوَوِيُّ فِي شَرْحِهٖ فِيْهِ اِسْتِحْبَابُ اِطَالَةِ الدُّعَاءِ وَتَكْرِيْرِهٖ وَرَفْعِ الْيَدَيْنِ وَفِيْهِ اَنَّ دُعَاءَ الْقَائِمِ اَكْمَلُ مِنْ دُعَاءِ الْجَالِسِ آنحضرت نے دیر تک قیام کیا کھڑے رہکر دو ہاتھون کو تین بار بلند کیئے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اسکی شرح مین لکھا ہے کہ مستحب ہے دیر تک دعا مانگنا بار بار کہنا ہاتھ بلند کرنا اور اسمین ہے کہ کھڑے ہو کر دعا مانگنا کامل تر ہے بیٹھکر دعا مانگنے سے ۔ قاضی عیاض نے شفا مین لکھا ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی علیہ السّلام کی قبر شریف کے پاس

آئے کھڑے رہے ہاتھ اٹھائے بڑی دیر تک ہاتھ باندھکر قیام کیے گویا نماز پڑھتے ہیں مسئلہ
ہاتھ باندھکر کھڑے رہنا کچھ ارکان نماز میں واجب نہیں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دونوں
ہاتھ چھوڑکر نماز پڑھنا سنت ہے۔ پھر خاص خدا کے لئے کیا ہوا اور نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی
قبر شریف کی زیارت کے آداب میں کرمانی سے روایت ہے بِاَنْ يَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى
عَلَى الْيُسْرٰى كَمَا فِي الصَّلٰوةِ اور مستحب ہے کہ سیدھا ہاتھ بائیں پر رکھکر کھڑا رہے جیساکہ
نماز میں کھڑے رہتے ہیں اور اختیار شرح مختار میں لکھا ہے يَقِفُ كَمَا يَقِفُ فِي الصَّلٰوةِ
اور فتاوی عالمگیری میں ہے قَالَ قَاضِيْ خَان فِي الْمَنَاسِكِ اِذَا جَاءَ الزَّائِرُ عِنْدَ مُوَاجَهَتِهٖ
عَلَيْهِ السَّلَامُ لَابُدَّ اَنْ يَقُوْمَ مُسْتَدْبِرًا الْقِبْلَةِ مُوَاجِهًا لَهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَوَاضِعًا يَدَهُ
الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى وَهٰكَذَا فِيْ حَيَاتِ الْقُلُوْبِ وَكَثِيْرٍ مِنْ كُتُبِ الْفِقْهِ وَالْمَنَاسِكِ ۵
کہا قاضی خان نے مناسک حج و زیارت کے باب میں کہ جس وقت زائر سامنے روضۂ مطہرہ
نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے آیا تو لازم ہے کہ قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا رہے اور حضرت کی طرف
منھ کرے سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھے اور فاتحہ صلوٰۃ و سلام و دعا پڑھے اسی طرح
حیات القلوب مولفہ مخدوم ہاشم ٹھٹوی وغیرہ کتب فقہ میں لکھا ہے اور اسی طرح بعد اسکے
ایک ہاتھ پھر سیدھے بازو کی جانب ہٹ کر شیخین یعنے ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف
متوجہ ہوئے اور ایسا کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا ضَجِيْعَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَرَفِيْقَيْهِ جِئْنَا
كَمَا نَتَوَسَّلُ بِكُمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ لِيَشْفَعَ لَنَا وَيَسْأَلَ رَبَّنَا اَنْ يَتَقَبَّلَ سَعْيَنَا ترجمہ
ای نزدیک رہنے والو رفیق رسول اللہ کے سلام ہووے تم دونوں پر ہم آئے ہیں تمہارے پاس
جیساکہ وسیلہ پکڑیں تمکو رسول اللہ کی جانب تاکہ وہ ہماری شفاعت کریں اور خدا کے نزدیک
ہمارے واسطے دعا کریں تا ہماری سعی مقبول ہووے مسئلہ مال خرچ کرنا سفر کر کے جانا واسطے
زیارت مدینہ کے حج لئے جسکو وہ مبتدع شرک و کفر کہتا ہے حالانکہ آنحضرت نے تحریص دلائی
ہے اپنی امت کو اور اسکا بڑا ثواب بیان فرمایا ہے اس حدیث شریف کی ابن ہمام نے

فتح القدیر میں تفصیل کے ساتھ شرح لکھی ہے مَنْ جَاءَنِيْ زَائِرًا لَا تَعْمَلُهُ حَاجَةٌ إِلَّا زِيَارَتِيْ كَانَ حَقًّا عَلَيَّ أَنْ أَكُوْنَ شَفِيْعًا لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ یعنے جو کوئی میری زیارت کو آیا اور دوسری کچھ حاجت اسے نہیں عمل میں لانے کی ہے فقط میری زیارت کی نیت ہے تو اسکا حق ثابت ہوا مجھپر کہ قیامت کے دن میں اسکی شفاعت کرونگا - دوسری حدیث شریف میں ہے مَنْ زَارَ قَبْرِيْ فَوَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ یعنے جسنے میری قبر کی زیارت کی اسکی شفاعت مجھپر واجب ہوگئی - جسنے نذر کیا زیارت یعنے منّت مانی تو اسپر زیارت کرنا واجب ہوتا ہے چنانچہ مواہب میں مرقوم ہے بعضے وہابیہ حدیث لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ کو دلیل لاتے ہیں اور وہ دلیل ناقص ہے چنانچہ امام نووی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مسلم میں بیان کیا ہے لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى الثَّلَاثَةِ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْأَقْصٰى وَمَسْجِدِيْ الفاظ اس حدیث کے شرح عین العلم میں اسطرح لکھے ہیں لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى مَسْجِدِيْ هٰذَا وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى یعنے سفر کر کے کسی مسجد کی طرف مت جاؤ غیر ان تین مسجدوں کے ایک مسجد حرام یعنے بیت اللہ دوسری مسجد اقصٰی یعنے بیت المقدس اور تیسری میری مسجد جو مدینہ میں روضۂ مطہرہ کے پاس ہے - اور مناوی نے شرح جامع صغیر میں لکھا ہے وَالْمُرَادُ لَا يُسَافَرُ لِمَسْجِدٍ لِلصَّلٰوةِ فِيْهِ إِلَّا لِهٰذِهِ الثَّلَاثَةِ یعنے نماز پڑھنے کے واسطے سفر کر کے کسی مسجد کی طرف مت جاؤ مگر ان تین مسجدوں کی طرف جاؤ سو مسجد حرام مسجد اقصٰی اور مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اور یہہ نہی بھی مکروہ تنزیہی کے حکم میں ہے اسی طرح عینی اور قسطلانی نے شرح بخاری میں اور ابن الملک نے شرح مشارق الانوار میں لکھا ہے اور ابن حجر مکی نے تفصیل وار جواہر المنظم میں اور ملا علی قاری نے شرح شفا میں ابن تیمیہ اور ابن القیم پر جو منع کرتے تھے زیارت آنحضرتؐ کی خوب ردّ یہ لکھا ہے اور جو زیارت مسجد نبوی سے اور قبر شریف سے منکر ہے اسکو قریب کفر کہا ہے کیونکہ جس

عمل کو اجماع علما نے مستحب کہا ہی اسکو کوئی حرام کہے قریب کفر ہی مسئلہ اِیْقَادُ
السِّرَاجِ فَعَلَی الْقُبُوْرِ نُهِیَ عَنْهُ اَنْ یَکُوْنَ حَرَامًا وَقَالَ غَیْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْفُقَهَاءِ اَنَّهُ لِغَیْرِ
حَاجَةٍ فَهُوَ اِسْرَافٌ وَاَمَّا لِلْحَاجَةِ فَلَا یعنے چراغ روشن کرنا قبر کے پاس منع ہی کہا اکثر نے
بغیر حاجت کے اسراف ہی اور اسراف حرام ہوگا اگر حاجت کے واسطے ہی تو اسراف اور حرام
نہین لیکن یہہ خاص خدا تعالی نے اپنے لئے بنائے ہین ایسا کہنا اس مبتدع کا غلط
ہوگیا مسئلہ وہان کی مجاوری کرنا اس باب مین ابن الہمام نے فتح القدیر مین لکھا ہی
اِخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْمُجَاوَرَةِ بِمَکَّةَ وَعَدَمِهَا فَذَکَرَ بَعْضُ الشَّافِعِیَّةِ الْمُخْتَارُ
اِسْتِحْبَابُهَا اِلَّا اَنْ یَغْلِبَ عَلٰی ظَنِّهِ الْوُقُوْعُ فِی الْمَحْظُوْرِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ
وَذَهَبَ اَبُوْ حَنِیْفَةَ وَمَالِكٌ اِلٰی کَرَاهَتِهَا یعنے مکہ مشرفہ مین مجاور رہنا بعض شافعیہ
کے نزدیک مستحب اختیار کیا ہی مگر جب کہ اسکے ظن غالب مین ہو کہ بدی مین گرفتار رہوگا اور ایسا ہی
کہا ابو یوسف اور محمد نے اور ابو حنیفہ و مالک اسکی کراہیت کی طرف گئے ہین لیکن مجاورت
مدینہ طیبہ کو سبھون کے نزدیک مستحب موجب ثواب ہی اَمَّا الْمُجَاوَرَةُ الْمَدِیْنَةِ الطَّیِّبَةِ
فَثَابِتٌ فَضْلُهُ بِالْاَحَادِیْثِ الصَّحِیْحَةِ وَعَمَلِ کُبَرَاءِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِیْنَ وَاَئِمَّةِ الدِّیْنِ
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَصْبِرُ عَلٰی لَاْوَاءِ الْمَدِیْنَةِ
وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِیْ اِلَّا کُنْتُ لَهُ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ یعنے
مجاورت مدینہ طیبہ کی بزرگی صحیح حدیثون مین ثابت ہی اور بزرگان اصحاب و تابعین
و اماموں نے عمل کیا ہی ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ فرمایا حضرت نے جو کوئی میری
امت مین سے مدینہ کی آب و ہوا اور سختی پر صبر نکریگا مگر یہہ کہ یعنے اگر صبر کریگا قیامت کے
روز اسکا شفیع ہونگا - جو مجاورت مکہ معظمہ کی بابت ائمہ نے اختلاف کیا ہی سو مدینہ
کی مجاورت حدیثون سے ثابت ہی یہان قول مبتدع کا کہ اسکو خدا تعالی نے اپنے لئے
خاص بنائے اور دوسری جائے کوئی کرے تو شرک و کفر ہوتا ہی صاف جھوٹھا ہوگیا

بلکہ خدا ورسول پر بہتان ہوا مسئلہ ۸ حرم کے اطراف کی بزرگی اور وہان کے جنگل کی تعظیم و سرحد کا بیان اور درختون وپرندون کا حکم اکثر فقہا نے کتابون مین لکھا ہی اورجہان حرم مکہ کا بیان ہی وہان حرم مدینہ کا بھی بیان موجود ہی یہہ مبتدع حرمین شریفین کے لفظ کے معنی بھی نہین جانتا ہی اور مخالفت وعداوت رسول اللہ سے کرتا ہی اور اسکو شرک وکفر کہتا ہی نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْہَا مسئلہ ۹ چادر یہ چھانا شامیانہ لگانا ایسا کام خاص خدا نے اپنے واسطے تعظیم کے بنایا ہی غیر کی قبر پر کرنا شرک وکفر ہی یہہ دعوی بھی باطل ہی اور افترا خدا ورسول پر ہوتا ہی — خیمہ اور شامیانہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی قبر پر کھڑا کیے تھے اور بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا نے محمد بن ابی بکر کی قبر پر اور محمد بن الحنفیہ نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کی قبر پر اور فاطمہ بنت الحسین بن علی المرتضی نے اپنے خاوند حسن بن حسن المجتبی بن علی المرتضی رضی اللہ عنہم کی قبر پر تعظیماً لگائے تھے مسئلہ ۱۰ قبر کو بوسہ دینا کراہت اور عدم کراہت مین اسکے علما کا اختلاف ہی مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی رح اپنے والد اور پیر ومرشد کی قدم بوسی کرتے تھے چنانچہ تحقیق الحقیقۃ مین لکھا ہی مسئلہ ۱۱ رجعت قہقری یعنی پچھلے پاؤن ہٹنا اور پیٹھ نہین پھیرنا روضۂ مطہرہ کی جانب زیارت کرنے کے وقت بعض نے مکروہ اور بعض نے جایز موجب تعظیم وتکریم لکھا ہی اور بعض کے نزدیک مستحسن ہی خدا تعالی کے واسطے خاص کیسا ہوا اور شرک وکفر کیونکر ہوگیا مسئلہ ۱۲ دعا مانگنا زیارت قبر شریف کے وقت دعا مسنون ہی حدیث شریف مین آیا ہی يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُتَقَدِّمِيْنَ مِنَّا وَالْمُتَاَخِّرِيْنَ موجود ہی نبی اور ولی کا وسیلہ کرکے دعا مانگنا بھی جایز ہی چنانچہ ابن الہمام نے فتح القدیر مین لکھا ہی ثُمَّ يَسْئَلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّفَاعَةَ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ وَاَتَوَسَّلُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ اَنْ اَمُوْتَ عَلٰى مِلَّتِكَ وَ

سُئِلْتُكَ یعنے ایسا کہے یارسول اللہ مین شفاعت تم سے مانگتا ہون اور تمکو خدا کی طرف وسیلہ اپنا کرتا ہون تاکہ مین تمھارے دین اسلام مین اور تمھاری سُنّت پر مرون تا میرا ایمان سلامت رہے۔ اور سلام پہنچانا رسول اللہ کے روضے کے پاس جاکر بھی مستحب ہی ایسا کہے یارسول اللہ فلان بن فلان نے آپکو سلام کہا ہی اور شفاعت طلب کیا ہی اسکو اور جمیع مسلمین کو اللہ کے حضور مین شفاعت کرنا - مالک الدار سے روایت ہی کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی عہد خلافت مین مدینہ شریف مین امساک باران کے سبب قحط نمود ہوا ایک مسلمان قبر شریف کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ تمھاری امت کے واسطے پانی مانگو اللہ سے کہ وسے قحط مین ہلاک ہوتے ہین رات کو خواب مین اس کو بشارت ہوا کہ تو عمر بن الخطاب کے پاس جا اور کہو کہ پانی مانگنے کو جاوین اللہ پانی برساویگا فجر مین وہ شخص حضرت عمر کے پاس آیا اور کہا اسی روز حضرت عمر پانی مانگنے شہر مدینہ سے باہر میدان مین گئے اور نماز استسقا کی پڑھے اللہ نے دعا قبول کی اور پانی خوب برسایا اور آجتک امت رسول اللہ مین نماز استسقا کی تاثیر جاری ہی الحمد للہ علی ذلک - واللہ اعلم بالصواب

استفتا ۱۷

کیا فرماتے ہین علمای دین اور فقہای شرع متین زادہم اللہ شرفاً و تعظیماً اس باب مین کہ ایک شخص یہان چند روز سے آئے ہین اور استعانت و استمداد من اہل القبور کو شرک کہتے ہین یعنے بزرگون کی قبرون کے پاس زیارت کو جانا اور انکے وسیلہ سے خدا کی طرف مدد مانگنا کہ تم کو وسیلہ کرتا ہون میرے حق مین خدا سے دعا کرو تا میری مراد حاصل ہووے اور کہنا کہ میرا یہہ کام حسب المراد ہو جاوے تو مین اتنی نیاز کرونگا یا اتنے فقیرون کو کھانا کھلاؤنگا خواہ یون سمجھے کہ یہہ ولی کو خود مستقلاً اتنی طاقت و قدرت ہی کہ آپ میری حاجت برلاوینگے یا یون سمجھے کہ خدا نے اسکو یہہ طاقت دی ہی کہ میرے لئے دعا کرین سو قبول ہوگی بہر صورت شرک ہوتا ہی اور وہ کہتا ہی کہ

شرح مشکوٰۃ شریف میں ایسا لکھا ہی شیخ عبدالحق دہلوی نے کہ زیارت قبور مردون
کے حق مین دعا کرنا ثواب فاتحہ اور قل کا بخشنا ہی کہ اسمین مردون کو نفع ہی زندون سے
اور زندون کو مردون سے کچھہ نفع نہین ملتا ہی جب مین نے اسکی سند مانگی تو یہہ
عبارت عربی شرح مشکوٰۃ شریف کی ہی ایسا کہکر وہ عبارت مع ترجمہ لکھدی —
قَالَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْحَقِّ فِيْ شَرْحِ الْمِشْكٰوةِ اَمَّا الْاِسْتِمْدَادُ بِاَهْلِ الْقُبُوْرِ فِيْ غَيْرِ
الْاَنْبِيَاۤءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَقَدْ اَنْكَرَهُ كَثِيْرٌ مِّنَ الْفُقَهَاۤءِ وَقَالُوْا لَيْسَ الزِّيَارَةُ
اِلَّا لِلدُّعَاۤءِ لِلْمَوْتٰى وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ وَاِيْصَالُ النَّفْعِ اِلَيْهِمْ بِالدُّعَاۤءِ وَتِلَاوَةِ
الْقُرْاٰنِ انتهى یعنے مدد مانگنا اہل قبور سے سوائے انبیا علیہم السلام کے تو اکثر فقہا
نے اسکا انکار کیا ہی اور کہا ہی کہ زیارت قبور میت کے واسطے دعا کرنا انکی مغفرت
مانگنا تلاوت قرآن کرنا اسکا ثواب انکو بخشنا ہی اُن سے مدد مانگنا یا منّت کرنا شرک
ہی فقط ہمارے اعتقاد مین شبہ آتی ہی اس واسطے آپکو تصدیع دیتے ہین کہ یہہ عبارت
صحیح ہی اور استمداد شرک ہوتا ہی یا نہین ہم جانتے ہین کہ اولیا صالحین اپنے زیارت
کرنے والون کی مدد کرتے ہین اور انبیا اور شہید زندہ ہین خدا نے انکو طاقت دی
ہی اپنا دوست بنایا ہی اس امر مین جو حق بات ہی اور اعتقاد اہل سنّت وجماعت کا
ہی سو تفصیل وار لکھو ہمارے یہان کے قاضی صاحب نے تو اس شخص کو وہابیہ مذہب کا ٹھہرایا
ہی اور وہ کہتا ہی مین حنفی سنّت جماعت ہون جو سرکاری عدالت کے مفتی صاحب
مسئلہ لکھکر بھیجین مین قبول کرونگا میرے پاس اربعین مسایل اور مائۃ مسایل کی
کتاب ہی اسمین سے یہہ مسئلہ لکھدیا ہون ضرور آپ نے تصدیع لیکر جواب لکھنا
ہوگا خدا اجر دیوے —

الجواب

بعد حمد وصلوٰۃ کے معلوم ہووے کہ عبارت مذکورہ کو مولانا شاہ عبدالحق دہلوی کی شرح مشکوٰۃ شریف کی عبارت سے
ملاکر مقابلہ کیا تو بہت تفاوت اور خیانت معلوم ہوئی مولانا نے باب الاسراء مین

شرح المشکوٰۃ کے اندر تو استمداد من اہل القبور کو ثابت کیا ہے اور استمداد کے منکرون پر رد لکھا ہے اور خوب دلایل بیان کئے ہین بیشک وہ شخص وہابی ہے اور انکی کتابین بے اعتبار ہین مسلمانون کو بہکانے کے واسطے بڑی کتاب کا نام لکھدیتے ہین اور غریبون کا ایمان بگاڑتے ہین ہم وہ پوری عبارت مع ترجمہ یہان لکھدیتے ہین۔

اَمَّا الْاِسْتِمْدَادُ بِاَهْلِ الْقُبُوْرِ فَقَدْ اَنْكَرَهُ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ فَاِنْ كَانَ الْاِنْكَارُ مِنْ جِهَةِ اَنَّهُ لَا سِمَاعَ لَهُمْ وَلَا عِلْمَ وَلَا شُعُوْرَ بِالزَّائِرِ وَاَحْوَالِهِ فَقَدْ ثَبَتَ بُطْلَانُهُ وَاِنْ كَانَ بِسَبَبِ اَنَّهُ لَا قُدْرَةَ لَهُمْ وَلَا تَصَرُّفَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَوْطِنِ حَتّٰى يُمِدُّوْا بَلْ هُمْ مَحْبُوْسُوْنَ عَنْ ذٰلِكَ وَمُشْتَغِلُوْنَ بِمَا عَرَضَ لِاَنْفُسِهِمْ مِنَ الْمِحْنَةِ مَا اَشْغَلَهُمْ عَنْ غَيْرِهِمْ فَلَا نَرٰى كُلِّيًّا خُصُوْصًا فِيْ شَانِ الْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ فَيُمْكِنُ اَنْ يَحْصُلَ لِاَرْوَاحِهِمْ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنَ الْقُرْبِ فِي الْبَرْزَخِ وَالْمَنْزِلَةِ وَالْقُدْرَةِ عَلَى الشَّفَاعَةِ وَالدُّعَاءِ وَطَلَبِ الْحَاجَاتِ لِزَائِرِيْهِمُ الْمُتَوَسِّلِيْنَ بِهِمْ كَمَا يَحْصُلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَا الْمُرَادُ بِالْاِسْتِمْدَادِ وَالْاِمْدَادِ الَّذِيْ يُنْكِرُهُ الْمُنْكِرُ لِحَتّٰى نَفْهَمَ اِنَّ الدَّاعِيَ الْمُحْتَاجَ الْفَقِيْرَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى يَدْعُو اللّٰهَ وَيَطْلُبُ الْحَاجَةَ مِنْ فَضْلِهِ تَعَالٰى مُتَوَسِّلًا بِرُوْحَانِيَّةِ هٰذَا الْعَبْدِ الْمُكَرَّمِ وَالْمُقَرَّبِ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَقُوْلُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ وَيَا وَلِيَّهُ اِشْفَعْ لِيْ وَادْعُ رَبَّكَ وَاسْئَلْهُ اَنْ يُعْطِيَ سُؤَالِيْ وَيَقْضِيَ حَاجَتِيْ فَالْمُعْطِيْ وَالْمَسْئُوْلُ عَنْهُ وَالْمَامُوْلُ بِهٖ هُوَ الرَّبُّ تَعَالٰى وَتَقَدَّسَ وَمَا الْعَبْدُ فِي الْبَيْنِ اِلَّا وَسِيْلَةٌ وَلَيْسَ الْقَادِرُ وَالْفَاعِلُ اِلَّا هُوَ

ترجمہ لیکن مدد مانگنا اہل قبور سے تو بعض فقہا نے اسکا انکار کیا ہے اگر انکا منکر ہونا اس جہت سے ہے کہ میت کو سنتا جانتا نہین رہا زایرون کے احوال کی پہچان نہین ہے سو اسکا باطل ہونا ثابت ہو گیا یعنے مردون کو سماع و علم و شعور اپنے زایرون کے حال پر ہوتا ہے اور اگر انکار کی جہت یہہ ہے کہ انکو قدرت و تصرف اس جگہہ نہین ہے تا مدد کرین کسی کی بلکہ قید مین ہین اور اپنی

حالت مین مشغول ہین اسطرح سے کہ دوسری طرف متوجہ نہین ہوسکتے تو ہم نہین دیکھتے کہ
یہہ امر سب مردون کے واسطے کلیہ ہووے بلکہ خصوصاً متقی لوگ جو اولیا اللہ ہین انکی ارواح
کو محل برزخ مین قرب حاصل ہی خدا کے نزدیک انکو بڑا مرتبہ قدرت ملی ہی شفاعت اور
دعا کرنے کی طاقت خدا نے دی ہی جو زائرین انکو اپنا وسیلہ بناتے ہین طلب حاجات
کرتے ہین مراد پاتے ہین جسطرح قیامت کے روز انکو شفاعت مریدین و متوسلین
کی حاصل ہوگی - مدد مانگنا اور مدد کرنا جسکو منکر نفی کرتا ہی ہم اسکی مراد اسطرح سمجھتے
ہین کہ دعا مانگنے والا محتاج اور خدا کی درگاہ کا فقیر ہی دعا کرتا ہی خدا سے اور حاجت
مانگتا ہی اسکے فضل سے اور ایسے نیک بندے کی روحانیت کا وسیلہ پکڑتا ہی کہ خدا کے
نزدیک اسکی دعا قبول ہو اور اسطرح کہتا ہی ای دوست خدا کے ای نیک بندے میری شفاعت
کر اور اپنے رب سے دعا مانگ تا میرا سوال عطا کرے اور میری حاجت روا فرماوے عطا کرنیوالا
مراد دینے والا وہی پاک پروردگار ہی اور نیک بندہ نبی یا ولی درمیان مین ایک وسیلہ
ہی قدرت والا وہی فاعل حقیقی ہی - اور اسی مقام پر یہہ بھی لکھا ہی کہ اولیاء اللہ نے
اسکی قدرت وسطوت مین خود کو فنا کردیا نہ انکو خودی باقی رہی نہ خواہش نفسانی نہ قدرت
نہ تصرّف دنیا کی زندگی مین بھی صفت فنا و توکل علی اللہ انکو حاصل تھا اور بعد مرنے کے بھی
قربیت خاص صفت ملائکہ باخلاص خدا کے فضل سے انکو ملی ہی اگر یہہ شرک ہی اور توجہ
الی غیر اللہ ہی جیسا کہ منکر کا اعتقاد ہی تو چاہئیے کہ دنیا مین بھی صالحین سے طلب دعا کرین
اور طلب دعا سلف سے آج تک برابر امر مستحب چلا آیا ہی اور امر دینی و استفادہ
یقینی ہی (ہان ایک فرقہ معتزلہ کے بارہ فرقون مین سے ہی کہ وہ لوگ بعد فرض نماز
کے ہاتھ اونچے کرکے خدا سے بھی دعا نہین مانگتے ہین پھر ولی اور صالحین سے انکو کیا حاجت
ہی) اگر کہین کہ دنیا مین جو حالات وکرامات صالحین کو حاصل تھے بعد موت کے معزول
ہوئے سو بھی غلط خیال ہی شرع مین کوئی دلیل منقول نہین - اگر کہین کہ اپنے اعمال کی

گرفتاری مین مشغول ہین انکو زایرین کے حال سے کچھہ خبر نہین ہوتی سو بھی کلیّہ نہین ہمیشہ انکو گرفتاری رہیگی ایسی کوئی دلیل نہین آئی ہی بلکہ فایدہ استمداد کا عام ہی بعض مجذوب ہین شب و روز شوق ذوق مین مستغرق اور مخلوق سے بے پروا رہتے ہین بعض سالکین ظاہر مین شریعت پر قایم مخلوق کی حاجت روائی ارشاد و تعلیم مین مشغول دین احمدی کے مددگار ہین اور باطن مین یاد الٰہی مین اوقات معمور اوراد وظایف جاری رکھتے ہین۔ کوئی جاہل مسلمان بھی ایسا اعتقاد نہین کرتا ہی کہ ولی اللہ کو بغیر خدا کے فضل وعطا سے خود بخود تصرف اور کرامت حاصل ہوگئی ہی بغیر خدا کی طرف رجوع کیئے یہہ آپ ہمکو مراد دیوینگے تب شرک ہوگا اور افعال جہال بحث سے خارج ہی کبھی مسلمان ایسا نہین سمجھتا ہی۔ اور کرامات اولیا کی برحق ہی۔ اور یہہ بھی شرح مشکوٰۃ مین شیخ نے لکھا ہی اَلْمَرْوِیُّ مِنَ السُّنَّةِ فِی الزِّیَارَتِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمَوْتٰی وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ وَقِرَاءَۃُ الْقُرْاٰنِ وَلٰکِنَّ لَیْسَ فِیْهَا النَّهْیُ عَنِ الْاِسْتِمْدَادِ فَتَکُوْنُ الزِّیَارَۃُ لِلْاِسْتِمْدَادِ وَالْاِمْدَادِ مَعًا عَلٰی تَفَاوُتِ حَالِ الزَّائِرِ وَالْمَزُوْرِ ثُمَّ اعْلَمْ اَنَّ الْخِلَافَ اِنَّمَا هُوَ فِیْ غَیْرِ الْاَنْبِیَاءِ فَاِنَّهُمْ اَحْیَاءٌ حَقِیْقَةً بِالْحَیَاتِ الدُّنْیَا بِالْاِتِّفَاقِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ وَاِنَّمَا اَطْنَبْنَا الْکَلَامَ فِیْ هٰذَا الْمَقَامِ رَغْمًا لِاَنْفِ الْمُنْکِرِیْنَ فَاِنَّهٗ قَدْ حَدَثَ فِیْ زَمَانِنَا شِرْذِمَةٌ یُنْکِرُوْنَ الْاِسْتِمْدَادَ مِنَ الْاَوْلِیَاءِ الَّذِیْنَ نُقِلُوْا مِنَ الدَّارِ الْفَانِیَةِ اِلَی الدَّارِ الْبَاقِیَةِ وَهُمْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ فَرِحِیْنَ ؁ ترجمہ حدیثون مین روایتین زیارت قبور اور اموات کو سلام کرنا اور استغفار تلاوت قرآن دعا فاتحہ وغیرہ ثابت ہی مگر استمداد کی ممانعت نہین آئی ہی پھر مدد مانگنا اور مدد کرنا دونون بابت زیارت قبور سے حاصل ہین زایر کی اور جسکی زیارت کرتا ہی اسکی تفاوت حالت پر اعتبار ہی۔ پھر جانو تم کہ غیر انبیا کے باب مین خلاف بعض فقہا نے کیا ہی اسلیئے کہ انبیا کی حیات حقیقتًا حیات دنیا کے مانند بلکہ اس سے قوی تر ہی بالاتفاق (اسی طرح

اولیا و صالحین کی حیات ہی کہ جب جسمانی قید سے چھوٹ کر ملائکہ روحانی کی صف میں ملے تو قرب و کرامات کی قوّت زیادہ انکو حاصل ہوگئی اور دنیا کے تصرف میں اور زایرین کے طرف توجہ کرنے میں کچھہ خلل اور مانع نہیں ہی) اس مقام میں طول کلام منکروں کی ناک توڑنے کے واسطے مرقوم ہوا کہ ہمارے زمانے میں ایک گروہ نکلا ہی جو اولیاؤن سے مدد مانگنے کو انکار کرتے ہیں وہ پاک لوگ دار فانیہ سے نقل کرکے دار باقیہ کو گئے اور خدا کے نزدیک وہ زندہ اور فرحت میں ہیں مولانا شاہ عبد الحق نے تکمیل الایمان فارسی میں لکھا ہی کہ امام حجۃ الاسلام محمد الغزالی نے فرمایا ہی آنکہ در حیات وی بوی توسّل جویند بعد از موتش نیز توان جست و این سخن موافق دلیل ست چہ بقای روح بعد از موت بدلالت احادیث و اجماع ثابت است و متصرف در حیات و بعد از ممات روح ست نہ بدن و متصرف حقیقی حق تعالی است اور یہہ ثابت ہوا ہی کہ حضرت امام موسی کاظم اور امام علی موسی رضا اور شیخ معروف کرخی اور حضرت غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اپنی قبروں میں زایرین حاجتمند کے حق میں دعا کرتے ہیں اور جیسی حالت حیات میں انکی دعا مقبول تھی اسی طرح حالت ممات میں بلکہ زیادہ دعا انکی مقبول ہوتی ہی اور انکا تصرف برکات عالم دنیا میں جاری ہی خدا اعتقاد پاک اور یقین دیوے مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید سے استمداد ثابت کیا ہی اور اپنی تفسیر فتح العزیز میں سورۂ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ میں بیان کیا ہی بعینہ اسکی عبارت منقولہ یہہ ہی قولہ تعالی فَلَا أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ یعنے قسم کھاتا ہوں میں شفق کی اور رات کی وہ جس چیز کو اکٹھا کرتی ہی اور چاند کی جب پیچھے آوے اور یہہ تینوں چیزیں یعنے شفق اور اندھیری رات اور روشن چاند نمونہ ہی تین حالتوں کا کہ آدمی پر بعد موت کے کہ گویا نمونہ ہی آفتاب زندگی کے غروب کا ظاہر ہوتا ہی ۔ اوّل جو حالت کہ بمجرد جدا ہونے روح کے بدن سے ہوگی اُس میں کچھہ اثر

پہلی زندگانی کا اور الفت بدن کے تعلّق کی اور اپنے جنس کے آشنا دوستون کی الفت باقی رہیگی اور وہ وقت گویا برزخ ہے دنیا کی زندگانی اور استغراق قبر کے عالم مین کہ کچھہ اس طرف سے اور کچھہ اُس طرف سے علاقہ رکھتا ہے وہ وقت بعینہ مانند شفق کے وقت کے ہے کہ ہنوز تصرّفات مخلوقات کی اور آمد و شد اُنکی منقطع نہین ہوئی اور جاندار سب بیدار اور دیکھتے بھالتے چلتے پھرتے ہین اور دن کے باقی رہے کامون مین مشغول ہین اور یہہ حالت حالت ہے انکشاف کی اور جزای برزخ کی جو نیکیون سے اور بدیون سے کیا تھا اور مدد زندون کی مردون کو اس حالت مین جلد پہنچتی ہے اور مردے ایسے وقت مین اس طرف کی مدد کے منتظر ہوتے ہین اور یون گمان کرتے ہین کہ ابھی ہم جیتے ہین اسی واسطے حدیث شریف مین قبر کے احوال مین وارد ہے کہ مسلمان آدمی وہان کہتا ہے دَعُوْنِیْ اُصَلِّیْ چھوڑو مجھکو کہ مین نماز پڑھون اور یہہ بھی وارد ہے کہ مردہ اس حالت مین غریق کے مانند ہے کہ انتظار فریاد رس کا کرتا ہے اور صدقے اور دعائین اور فاتحہ اس وقت اسکے بہت کام آتے ہین اور اسی واسطے اکثر لوگ ایک سال تک علی الخصوص ایک چلّے تک موت کے بعد اس قسم کے کامون مین کوشش اور سعی کرتے ہین اور مردے کی روح بھی موت کے قریب کے دنون مین خواب مین اور عالم مثال مین زندون سے ملاقات کرتی ہے اور اپنا احوال بیان کرتی ہے دوسری وہ حالت ہے کہ بعد قطع ہونے دنیا کی زندگی کے علاقون کے بالکلیہ ظاہر ہوتی ہے اور استغراق عظیم دیکھنے سے اُن کیفیتون کے جو دنیا مین کمایا تھا نیکی اور بدی سے اسکو حاصل ہوتا ہے اور قوای مدرکہ اور متصرّفہ اس عالم سے یک لخت لوٹ کر اُس عالم کی طرف متوجہ ہو جاتے ہین اور حس و حرکت معنوی اسکی اس جہان سے مطلقاً بیکار ہو جاتی ہے اور یہہ حالت مانند رات کے اندھیرے کے ہے کہ بعد زایل ہونے شفق کے ہجوم کرتی ہے اور لوگون کو خواب اور معطل ہو جانا حواس اور حرکتون کا لاحق ہوتا ہے اور مالوفات

ومکسوبات دن کے سے مطلقًا غافل ہوجاتا ہی لیکن وہ مالوفات اور مکسوبات ظاہر بدن سے
انتقال کرکے باطن بدن کے جمع ہوتے ہین اور روح انکو رنگا رنگ صورتون مین مطالعہ
کرتی ہی اور متلذذ ومتالم ہوتی ہی یعنے خوش ہوتی ہی اچھائی کو دیکھکر اور رنجیدہ ہوتی ہی
بُرائی کو دیکھکر اور یہہ حالت عام مردون کی ہی اور بعض خاص اولیا اللہ کو جنکو حق تعالی نے محض
اپنے بندون کی ہدایت اور ارشاد کے واسطے پیدا کیا ہی انکو اس حالت مین بھی اس عالم
کے تصرّف کا حکم ہوتا ہی اور اس طرف متوجہ ہونے سے انکے استغراق مین کمال وسعت
مدارک کے سبب سے کچھہ خلل واقع نہین ہوتا اور وہ استغراق اس طرف کے متوجہ ہونے کو
منع بھی نہین کرتا اور اوَیسی لوگ باطنی کمالون کو انھی سے حاصل کرتے ہین اور حاجتمند اویسی
اور غرض والے اپنے اڑے کامون کی کشادگی کا سبب اُن سے پوچھتے ہین اور انکے
کہنے پر چلنے سے اپنا مطلب پاتے ہین اور انکا حال اس وقت مین اس مصرع کے مضمون
پر گواہی دیتا ہی مصرع من آیم بجان گر تو آئی بہ تن ؂ تیسری وہ حالت ہی کہ بعد
حشر ونشر کے ظاہر ہوگی اور وہ مانند چودہوین رات کے چاند کے ہی کہ پردے کو اندھیرے کے
دور کرکے نیک وبد کو انکے طرح طرح کے اظہار سے جلوہ گر کریگی اور ہر شخص اپنے نفع اور
ضرر کی چیزین اور دوست ودشمن اور زہر وتریاق مین امتیاز کرلیگا اور یہی حالت ہی
اعمال نامون کے دینے کی اور نیک وبدعملون کی ظہور کی رنگا رنگ صورتون سے
اور اعمالون کے تولنے سے اور نیکی وبدی کے حساب کی اور دوسرے بہت کامون کی۔ اور
اس حالت کی انتہا ایک اور زندگانی ہی کہ اتم واکمل اس جہان کی زندگانی سے
ہی لیکن جو وہ زندگانی تغیر وتبدیل نہین رکھتی اور ایکسان ہمیشہ قایم دایم اور برقرار
ہی اس سبب کوئی مثال اسکے واسطے نہین ہی فقط تین قسمون پر اکتفا فرمایا ہی اور
ابن حجر مکی نے قلایدمین فرمایا ہی امام ابوحنیفہ کی قبر شریف کے واسطے اِعْلَمْ اَنَّہٗ لَمْ
یَزَلِ الْعُلَمَاءُ وَذُوالْحَاجَاتِ یَزُوْرُوْنَ قَبْرَہٗ وَیَتَوَسَّلُوْنَ عِنْدَہٗ فِیْ قَضَاءِ حَوَائِجِہِمْ

رحمہم اللہ تعالیٰ یعنے جانو تم کہ ہمیشہ علما اور حاجتمند زیارت کرتے ہین انکے قبر کی اور وسیلہ پکڑتے ہین انکو اپنی حاجت روائی کے واسطے ۔ ھٰذا اٰخر ما اوردناہ والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علیٰ محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین

استفتا ۱۸

کیا فرماتے ہین علمای دین متین ومفتیان شرع مبین کہ مولود خوانی فقط ماہ ربیع الاوّل مین جایز ہی یا بارہ مہینے مین ہر وقت اور ہر جائے مین بھی جایز ہی اور بعض اشخاص اسکو بدعت کہتے ہین اور غنا کے طور سے اشعار پڑھنا اور سلام کے وقت دست بستہ ہو کر کھڑے رہنا منع کرتے ہین اور زمانہ صحابہ وتابعین مین یہہ رسم نہ تھا بعد کب سے ایجاد ہوا اسکا داخلہ کتابون کے حوالے سے لکھکر بھیجنا ہمارے لئے دستاویز ہوگا اور فقط عربی قصاید مدح واحوالات معجزات وولادت پڑھے جاوین یا فارسی ہندوستانی مدحیات باآواز بلند پڑھنا اور الحان کے ساتھہ ادا کرنا بھی شرع مین جایز ہی ان سب باتون کا خلاصہ مرقوم فرمانا خدا تعالیٰ آپ کو دوجہان مین جزای خیر دیوے آمین ؁

الجواب واللہ الموفق بالحق والصواب اما بعد سب دیندار مسلمان اہل سنت وجماعت کو معلوم ہووے کہ مولود خوانی حضرت نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر روز یا ہر مہینے مین یا ہر مکان مین کرنا جایز ہی اور آنحضرت کے فضایل وشمایل بیان ہونا اور احوال ولادت ومعجزات وقصاید مدحیات باآواز بلند خوش الحان سے پڑھنا عربی فارسی ہندوستانی سندھی جو اپنے ملک کی زبان ہووے اور اہل مجلس مسلمانون کی سمجھنے مین آوے اور ذکر خیر نظم ونثر مین اظہار کرنا یہہ سب جایز ومستحب ہی بلکہ موجب ثواب جمیل واجر جزیل وباعث شفاعت کونین ونجات دارین ہی ہر ایک مسلمان کو آنحضرت کا ذکر خیر پڑھنا وسننا واجب ہی کیونکہ محبت آنحضرت کی فرض عین ہی اور ایمانداری کی نشانی ہی خلاصہ ان امورات کا بہ تفصیل ذیل چند دلایل شرعیہ کے ساتھہ بیان کیا جاتا ہی

تا اسکے پڑھنے اور سمجھنے سے مدعا دوجہان کا حاصل ہووے دلیل اوّل قولہ تعالی
اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ یعنے تم تابعداری کرو
اللہ کی اور تابعداری کرو رسول اللہ کی اور جو تم مین سے صاحب امر ہین انکی بھی تابعداری
کرو یعنے صاحب حکم ظاہرا سلاطین اسلامیہ ہین اور باطنا اولیاء اللہ ہین وحقیقتا علمائے
دین ہین کہ خدا و رسول کا حکم تم کو بتلاتے ہین اور ثواب و عذاب حلال وحرام مباح ومکروہ
کا طریقہ امتیاز سکھاتے ہین انکی تابعداری فرض ہے اسی طرح مان باپ کی مرشد و
استاد کی تابعداری دین کے کامون مین بجان و دل بجا لانا فرض ہے یہان سے ثابت ہوا
کہ ذکر اور احوال آنحضرت کا پڑھنے اور سننے سے محبت اور تابعداری دل مین پیدا ہوتی ہے
اور بحکم مَنْ یُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ جسنے تابعداری و فرمانبرداری پیغمبر کی
کیا اسنے فرمانبرداری خدا کی کیا اور جسنے فرمانبرداری خدا کی کیا وہ ایماندار ہے دوجہان
کی مراد کو پایا دلیل دویم قولہ تعالی قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ
یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ یعنے کہو اے محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم لوگون کو کہ اگر تم محبت اللہ کی
کرتے ہو تو میری تابعداری کرو تا حق تعالی تم کو دوست رکھیگا رسول اللہ کی ثنا وصفت
سننے سے مسلمانون کے دلون مین آپکی محبت پیدا ہوتی ہے اور محبت کے سبب سے
پیروی فرمانبرداری کرنے کی توفیق ملیگی چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہے مَنْ اَحَبَّ
شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ یعنے جسکی محبت کوئی شخص دل مین رکھتا ہے تو اکثر اسی کا ذکر
کرتا ہے اور سنتا ہے دوسری حدیث مین آیا ہے اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنے
آدمی اسی کے ساتھ رہیگا اٹھیگا جسکی وہ محبت کرتا ہے ۔ یہان سے معلوم ہوا کہ جو
دیندار مسلمان محبت رسول مقبول کی رکھتا ہے ہمیشہ انکی ثنا وصفت پسند کرتا ہے اسکو
پڑھتا ہے سنتا ہے اور اپنی محبت روز بروز بڑھاتا ہے تا روز حشر مین حضرت کے
حضور مین پہنچتا ہے اور نعمت شفاعت سے سرافراز ہوتا ہے مولانا جامیؒ فرماتے ہین

ابیات

ابیات نہ تنہا عشق از دیدار خیزد ٭ بسا کین دولت از گفتار خیزد ٭ بدیدن میل افتاد از شنیدن ٭ بلی باشد شنیدن تخم دیدن ٭ دلیل سوّم مولد سرور عالم کی خوشی کرنا مال حلال اس کام میں خرچ کرنا بدعت حسنہ ہی اور تمام علما و عرفا کا معمول ہی کتاب فصل الخطاب میں مولانا سید محی الدّین دہلوری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی شیخ ابن حجر مکی ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ نعمۃ الکبریٰ میں مرقوم فرمایا ہی اِعْلَمْ اَنَّ عَمَلَ الْمَوْلِدِ بِدْعَةٌ لِاَنَّهٗ لَمْ يُنْقَلْ عَنْ اَحَدٍ مِنَ السَّلَفِ مِنَ الْقُرُوْنِ الثَّلٰثَةِ الَّتِيْ شَهِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْرِيَّتِهَا لٰكِنَّهَا بِدْعَةٌ حَسَنَةٌ لِمَا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْاِحْسَانِ الْكَثِيْرِ لِلْفُقَرَآءِ وَمِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَاِكْثَارِ الذِّكْرِ وَالصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِظْهَارِ السُّرُوْرِ وَالْفَرَحِ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَحَبَّةِ وَاِغَاظَتِهٖ اَهْلَ الزَّيْغِ وَالْعِنَادِ مِنَ الزَّنَادِقَةِ وَالْمُلْحِدِيْنَ وَلِاَجْلِ ذٰلِكَ لَمَّا ظَهَرَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْقُرُوْنِ الثَّلٰثَةِ لَمْ تَزَلْ اَهْلُ الْاَقْطَارِ فِيْ سَآئِرِ الْمُدُنِ وَالْاَمْصَارِ يَحْتَفِلُوْنَ بِعَمَلِ الْمَوْلِدِ فِيْ شَهْرِهٖ اَيْ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ فِيْ وَلَآئِمَ مُشْتَمِلَةٍ عَلٰى كَثْرَةِ الْمَطَاعِمِ وَالْاِحْسَانِ وَالصَّدَقَاتِ وَالْمَبَرَّاتِ مَعَ الْاِكْثَارِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَالذِّكْرِ وَقِرَاءَةِ مَوْلِدِهٖ وَمَا اشْتَمَلَ عَلَيْهِ مِنْ كَرَامَاتِهٖ وَكَثِيْرٍ مِنْ مُعْجِزَاتِهٖ وَاِظْهَارِ السُّرُوْرِ وَالْفَرَحِ بِهٖ شرح کتاب نعمۃ الکبریٰ علی العالم بمولد سید ولد آدم میں شیخ ابن حجر مکی نے لکھا ہی جانو تم کہ تحقیق عمل مولد کا بدعت ہی اسلیے کہ قرون ثلاثہ یعنے زمانہ صحابہ و تابعین و تبع تابعین میں کسی ایک اہل سلف سے منقول نہیں ہوا اور وہ تین قرون کے خیر ہونے کی شاہدی نبی صلّی اللہ علیہ وسلم نے دی ہی لیکن یہہ بدعت حسنہ ہی اسمیں فقیروں پر بڑا احسان ہوتا ہی قراءت قرآن کثرت ذکر درود و سلام آنحضرت پر اور اظہار فرحت و سرور آپکی ولادت سے اور محبت آپکی ظاہر ہوتی ہی اور ملحد و زندیق اور آنحضرت کے دشمن حاسد غصہ کھاتے ہیں اسی واسطے جب قرون ثلاثہ کے

بعد یہہ عمل مولد شریف کا حرمین شریفین سے تمام مسلمانوں کے شہرون اور ملکون
مین عرب و عجم و ہند و سند مین مروج ہوگیا کہ ربیع الاوّل کے مہینے مین ضیافت طعام
مہیا کرتے ہین خیرات و احسان کے امور بجالاتے ہین قراءت آیات قرآن و ذکر خیر
مولد شریف آنحضرت کی ثنا و صفت کے قصیدے اور معجزے جو میلاد کی شب کو ظاہر
ہوئے اسکا بیان کرتے ہین اور احسان و شکر خدا کہ رحمۃ العالمین کو ہماری ہدایت کے
اور رہنمائی کے واسطے پیدا کیا اور اسکی خوشی اظہار کرتے ہین کہ رضامندی خدا و رسول
کی محبت کے ساتھ ظاہر ہووے - امام ابن الجزری نے فرمایا کہ نصارا جو لوگ اپنے پیغمبر کے
پیدایش کے روز کو ہر سال عید کرتے ہین تو اہل اسلام حقدار زیادہ ہین کہ پیغمبر کافۂ انام
کی میلاد کی خوشی ظاہر کرین - محقق ابو زرعہ عراقی سے پوچھا تھا کہ عمل مولد مستحب ہے یا مکروہ
آپنے جواب دیا کہ کھانا پکوا کر مساکین و اقربا و احبا کو کھلانا مستحب ہے ہر وقت مین اور
ربیع الاوّل کے مہینے مین اور بہوت خیر الانام کے پیدا ہونے کی خوشی اسکے ساتھ ملائی جاوے
تو اولیٰ تر ہو اور سلف صالحین مین سے کسی نے اسکو بدعت مکروہ نہین کہا بہت ایسے
بدعت مستحسنہ اور واجبہ ہین کہ ثواب حاصل ہونے کے واسطے کرتے ہین دلیل چہارم
روایت ہے کہ جب ابولہب گذر گیا آنحضرت علیہ السلام کی پھوپھی نے اسکو خواب
مین دیکھا پوچھا کیا حال ہے بولا دوزخ مین جلتا ہون لیکن دوشنبہ کے روز عذاب
تخفیف پاتا ہے اور سیدھے ہاتھ کی انگلیان جب چوستا ہون تو سرد شربت کا مزہ
آتا ہے کہ مین نے رسول اللہ پر ایمان نہ لایا مگر انکی مولد کی خبر سنکر خوش ہوا تھا اور میری
کنیزک ثویبہ نے پہلے یہہ خبر مجھکو سنائی اسکو آزاد کر دیا تھا اور سیدھے ہاتھ سے
اشارہ کیا تھا اس سبب اتنا ثواب و آرام ملتا ہے - امام ابن الجزری فرماتے ہین کہ جب
کافر کو جسکی بدی قرآن مین نازل ہوئی آنحضرت کے مولد کی خوشی کرنے کے سبب اتنا تخفیف
عذاب ہوگیا تو پھر مسلمان اگر حضرت کے مولد کی خوشی کرے اپنا مال جو انسان کو نہایت

محبوب ہی حضرت کے نام پر خرچ کرے کتنا بڑا ثواب یقینی ملیگا مین قسم کھاتا ہون کہ وہ بیشک جنّت مین داخل ہوگا ۔ مولانا حافظ احادیث نبوی شیخ جلال الدّین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب حسن المقصد فی عمل المولد مین مرقوم فرمایا ہے اَنَّ عَمَلَ الْمَوْلَدِ الَّذِیْ هُوَ اجْتِمَاعُ النَّاسِ وَقِرَاءَةُ مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَرِوَايَةُ الْاَخْبَارِ الْوَارِدَةِ فِیْ مَبْدَاءِ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مَا وَقَعَ مِنْ مَوْلِدِهٖ مِنَ الْاٰيٰتِ ثُمَّ يُمَدُّ لَهُمْ سِمَاطًا يَاكُلُوْنَهٗ وَيَنْصَرِفُوْنَ مِنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الْبِدَعِ الْحَسَنَةِ الَّتِیْ يُثَابُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا لِمَا فِيْهِ مِنْ تَعْظِيْمِ قَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِظْهَارِ الْفَرَحِ وَالْاِسْتِبْشَارِ بِمَوْلِدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنے تحقیق عمل مولد کا جو مجلس مین لوگ جمع ہوتے ہین قرآن شریف پڑھتے ہین جتنا ہو سکے اور احادیث واردہ آنحضرت کی ولادت کی شروع سے جو واقعات معجزات گذرے ہین بیان انکا ظاہر کرتے ہین بعد دسترخوان بچھتا ہے کھانا کھا کر چلے جاتے ہین اور کچھ زیادتی نہین کرتے ہین سو یہہ بدعت حسنہ ہے کرنے والا اسکا ثواب پاتا ہے کیونکہ اسمین تعظیم اور شان جلالت رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ہے اور اظہار فرح و سرور حضرت کی مولد کا بیان ہے ۔ اکثر علمای حرمین شریفین روم شام عرب وعجم نے مولد کی کتابین نظم و نثر مین تصنیف وتالیف کئے ہین ہر زمانے کے اقالیم کے مسلمان اسکو بڑی خوشی اور شوق سے پڑھتے ہین کوئی مجتہدین علمای ربّانی نے اسکا انکار نہین کیا اور بحکم تَعَامُلُ النَّاسِ مِنْ غَيْرِ نَكِيْرٍ حُجَّةٌ شَرْعِيَّةٌ یعنے عمل کرنا مسلمانون کا بغیر انکار حجّت شرعیہ سے ثابت ہے دلیل محکم قرون ثلاثہ کے بعد شہر موصل مین ابتداءً اعظم العلما شیخ عمر ابن شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ نے مجلس مولود خوانی کی آغاز کی ہے اور سلطان ابن الملک المظفر ابوسعید کوکری بن زین الدین علی رحمۃ اللہ علیہ جو بڑا عالم عادل بادشاہ تھا ربیع الاوّل کے مہینے مین مجلس مولد شریف ہر سال کرتا تھا اطراف دیار وامصار سے

علما و مشائخ جمع ہوتے میلاد کا حال اور قصائد نعتیہ مجلس میں پڑھتے بارہ روز تک
ربیع الاوّل کے ہجوم رہتا کھانا کپڑا اور نقد دینا سبھوں کو وہ سخی بادشاہ دیتا تھا سبط
الجوزی نے کتاب مراۃ الزمان میں لکھا ہے کہ اس میلاد کی ضیافت کا حال ایک معتبر
راوی سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ پانچ ہزار گوسفند دس ہزار مرغ سو ہزار خوان طعام اور
تیس ہزار خوان حلوا ہمیشہ ملک المظفر ابو سعید کے مہمان خانے میں خرچ ہوتے تھے
دلیل ششم کتاب سفینۃ النجات تصنیف مولوی اسلمیؒ چھاپ مدراس کے صفحہ ۳۹۹ میں
ابو شامہ کی روایت فارسی عبارت میں منقول ہے نیک ترین بدعتہا است در زمان
ما کردن صدقات و معروف و اظہار زینت و سرور در ہر سال بروز مولد شریف
آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام زیرا کہ درین فعل با وجود آنکہ متضمن باحسان و نفع فقرا
و مساکین بود اشعاری است بہ محبت و تعظیم آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم در دل فاعل
آن و شکر خدا تعالیٰ برین نعمت عظمیٰ کہ ایجاد وی تعالیٰ است چنین رسول اکرم را و ارسال
او برحمت عالمیان و اکمال دین و اتمام نعمت ظاہرہ و باطنہ و برین قیاس توان کرد
فواتح جمیع کبار دین از صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین و علما و عرفای کاملین بخواندن
قرآن و درود شریف و اطعام فقرا و مساکین را و دادن لباس و نقد کہ مستحسن بود
و مشعر بر دوستی و تعظیم ایشان باشد از جہت بودن ایشان از کبار دین و دوستان
خدا انتہیٰ دلیل ہفتم گلزار ہدایت مفتی صبغۃ اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے امام نوویؒ سے
روایت نقل کی ہے کہ ہمارے زمانے میں بہت نیک بدعت نکلی ہے کہ ہر سال جب نبی صلّی اللہ
علیہ وسلّم کی ولادت کا روز آتا ہے فقرا کو صدقہ دیتے ہیں نیک کام خیرات کے بجا لاتے
ہیں زینت اور خوشی ظاہر کرتے ہیں اسمیں فقرا پر احسان ہوتا ہے اور نبی صلّی اللہ علیہ
وسلّم کی محبت اور تعظیم و جلالت شان اس خوشی کرنے والے کے دل میں ہے اسکی علامت
ظاہر ہوتی ہے بحکم حُبُّ الْقَلْبِ یَظْهَرُ بِالْیَدِ یعنے دل کی محبت ہاتھ سے دینے لینے میں

ظاہر ہوتی ہے اور ایسے رسول کریم کہ جنکو اللہ تعالی نے رحمۃً للعالمین کرکے بھیجا ہے اسکی شکر گذاری بھی عیان ہوتی ہے جب حضرت بی بی آمنہ کے وضع حمل کا بیان ہوتا ہے سلام پڑھا جاتا ہے اسوقت سب اہل محفل تعظیما دست بستہ کھڑے ہوتے ہین یہہ بھی بدعت حسنہ ہے شیخ نور الدین علی شبر الملسی نے روایت کی ہے کہ شیخ الاسلام حافظ التقی الدین سبکی الشافعی کے درس کی مجلس مین ایک روز اکثر علما ی فضلا حاضر تھے وہان کسی نے ابو زکریا یحیی بن یوسف کے نعتیہ قصیدے کی یہہ تین بیتین پڑھین سب حضار مجلس تعظیما اٹھہ کھڑے ہوے اور حضرت شیخ الاسلام بھی کھڑے ہوگئے اور انھون کا کھڑا ہونا اس فعل کے مستحب ہونے پر دلیل قوی ہے

ابیات قصیدۂ نعتیہ

قَلِيْلٌ لِمَدْحِ الْمُصْطَفٰى الْخَطُّ بِالذَّهَبِ	عَلٰى فِضَّةٍ مِنْ خَطِّ اَحْسَنَ مَنْ كَتَبَ
وَاِنْ يَنْهَضَ الْاَشْرَافُ عِنْدَ سَمَاعِهٖ	قِيَامًا صُفُوْفًا اَوْجِثِيًّا عَلَى الرُّكَبِ
اَمَا اللّٰهُ تَعْظِيْمًا لَهٗ كَتَبَ اِسْمَهٗ	عَلٰى عَرْشِهٖ يَا رُتْبَةً سَمَتِ الرُّتَبِ

ترجمہ مصطفی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی تعریف روپے کی تختی پر زر سے لکھین بہت خوشخط تو بھی کم ہے اگر انکے نام مبارک سننے سے تمام اشراف لوگ تعظیما صفین باندھکر کھڑے ہوجاوین یا دو زانو ادب سے ہو بیٹھین تو کیا ہوا جو اللہ تعالی نے انکا نام مبارک اپنے عرش بلند پر تعظیما اپنے نام کے برابر لکھا ہے یہہ کتنا بلند رتبہ ہے دلیل ہشتم فاتحہ اور ختم کے وقت سلام وقیام کے باب مین سیرۃ الحلبی مین علی بن برہان الدین نے لکھا ہے قَدْ جَرَتْ عَادَةُ كَثِيْرٍ مِنَ النَّاسِ اِذَا سَمِعُوْا بِذِكْرِ وَضْعِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقُوْمُوْا تَعْظِيْمًا لَهٗ وَهٰذَا الْقِيَامُ بِدْعَةٌ حَسَنَةٌ - یعنی اکثر لوگ آنحضرت کے تولد کا ذکر سنتے ہین تعظیما کھڑے ہوتے ہین یہہ بھی بدعت حسنہ ہے - وَقَالَ سَيِّدْ جَعْفَرُ الْبَرْزَنْجِيُّ الْمَدَنِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فِيْ رِسَالَةِ الْمَوْلِدِ وَقَدِ اسْتَحْسَنَ الْقِيَامَ عِنْدَ ذِكْرِ مَوْلِدِهِ الشَّرِيْفِ اَئِمَّةٌ ذُوْ رِوَايَةٍ وَ

رَوِيَّةٍ فَطُوبٰى لِمَنْ كَانَ تَعْظِيْمُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَايَةَ مَرَامِهِ وَمَرْمَاهُ

ترجمہ اور تحقیق بہتر جانا کھڑا ہونا اماماں روایت وصاحبان درایت نے جب وقت کہ حضرت کے مولد شریف اور پیدا ہونے کی روایت سلام کے وقت پڑھی جاتی ہی خوشحالی ہی اس شخص کے واسطے کہ تعظیم نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نہایت مقصود اسکا ہووے تمام علمای صالحین حرمین شریفین کے اتفاق رکھتے ہین اور بے تکلف سلام کے وقت کھڑے ہوتے ہین بلکہ تمام عرب وعجم ہند وسند مین خاص وعام مسلمین انکی پیروی کرتے ہین کتاب تصحیح المسایل اور میلادنامہ مین ثابت کیا ہی کہ مولانا شیخ عبدالحق دہلوی ومولانا شاہ ولی اللہ محدث اور مولانا شاہ عبدالعزیز ومولانا شاہ سلامۃ اللہ رحمہم اللہ اور تمام علمای متاخرین سلام کے وقت دست بستہ کھڑے ہوتے تھے جس مسلمان کو آپکی محبت اور تعظیم کا اعتقاد ہی اس عمل کو بجالانا موجب نجات سمجھتا ہی اور منکر فیض رحمت سے محروم رہتا ہی

استفتا ۱۹

سوال دہلی کے ایک مولوی صاحب مسمّٰی عبدالرحمٰن ہمارے شہر نذر بار ضلع خاندیس مین تشریف لائے ہین اور خود کو تلمیذ مولانا شاہ عبدالعزیز مشہور کرکے سلسلہ وعظ وپیری مریدی کا چند روز سے جاری کیا ہی مولد شریف کے قیام وسلام کو خصوصًا دست بستہ کھڑے رہنے کو مذموم بدعت کہتے ہین اور ایسا بھی فرماتے ہین کہ ارواح مطہر ایسی محفل مین حاضر ہوتی ہی یہہ اعتقاد شرک ہی کسی عالم سے کوئی کتاب مین ایسی روایت منقول نہین ہی ہم لوگون نے یہہ بات پیر ومرشد سید اسد اللہ پیرزادے سے جو اولاد مین حضرت شاہ یسین غریب النواز نذربار کے ہین ایسا سنا تھا اگر کوئی سند کہین کتاب مین آپ کی نظر سے گذری ہو تو ضرور استفتا کے جواب مین لکھنا جزاکم اللہ خیرًا فی الدّین والدنیا والآخرہ بجاہ سید المرسلین آمین ؁

الجواب یہہ سوال مسلمان کے اعتقاد اور محبت قلبی کے باب مین ہی سچ کہا

کسی کتاب میں نہیں پایا ہر چند بہت تلاش کرتا رہا لیکن ابھی ایک کتاب بنام تلبیسات صوفی مطبع الٰہی واقع آگرہ کی چھپی ہوئی دیکھنے میں آئی اسمیں خود مولانا شاہ ولی اللہ رح کی تصنیف فیوض الحرمین کی عبارت منقول ہے۔ كُنْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ بِمَكَّةَ الْمُعَظَّمَةِ فِي مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَذْكُرُوْنَ مُعْجِزَاتِهِ الَّتِيْ ظَهَرَتْ فِيْ وِلَادَتِهِ وَمَشَاهِدِهِ قَبْلَ بَعْثَتِهِ فَرَأَيْتُ أَنْوَارًا سَطَعَتْ دَفْعَةً وَاحِدَةً لَا أَقُوْلُ إِنِّيْ أَدْرَكْتُهَا بِبَصَرِ الْجَسَدِ وَلَا أَقُوْلُ أَدْرَكْتُهَا بِبَصَرِ الرُّوْحِ فَقَطْ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ كَيْفَ كَانَ الْأَمْرُ بَيْنَ هٰذَا وَذٰلِكَ فَتَأَمَّلْتُ تِلْكَ الْأَنْوَارَ فَوَجَدْتُهَا مِنْ قِبَلِ الْمَلَائِكَةِ الْمُوَكَّلِيْنَ بِأَمْثَالِ هٰذِهِ الْمُشَاهَدَةِ وَبِأَمْثَالِ هٰذِهِ الْمَجَالِسِ وَرَأَيْتُ تَخَالُطَ أَنْوَارِ الْمَلَائِكَةِ أَنْوَارَ الرَّحْمَةِ إِلَى آخِرِهِ۔ ترجمہ مولانا شاہ ولی اللہ نے فیوض الحرمین میں لکھا ہے کہ تھا میں مکہ معظمہ میں بیچ مولد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز ولادت آنحضرت کے اور آدمی درود شریف پڑھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ذکر کرتے تھے نشانیان معجزہ پیغمبری آنحضرت کے جو ولادت کے وقت ظاہر ہوئیں تھیں پس دیکھا میں نے بہت نوروں کو یکایک چمکے تھے نہیں کہتا ہوں میں کہ پایا میں نے انکو بصر جسم سے اور نہیں کہتا ہوں میں کہ پایا میں نے ساتھ بصر روح کے فقط اللہ خوب جانتا ہے کہ کیونکر تھا حال درمیان اسکے اور اسکے پس سوچا میں نے اُن نوروں کو پس پایا میں نے اُن نوروں کو جانب فرشتوں سے جو مقرر ہیں مانند ان مکانات اور مانند ان مجالس کے لئے اور دیکھا میں نے کہ ملے ہوئے ہیں انوار فرشتوں کے انوار رحمت سے الی آخرہ۔

اور کتاب انتباہ میں شاہ عبدالرحیم محدث رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد اور استاد اور مرشد سے روایت کی ہے أَخْبَرَنِيْ سَيِّدِي الْوَالِدُ قَالَ كُنْتُ أَصْنَعُ فِيْ أَيَّامِ الْمَوْلِدِ طَعَامًا صِلَةً بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُفْتَحْ لِيْ فِيْ سَنَةٍ شَيْءٌ أَصْنَعُ بِهِ طَعَامًا فَلَمْ أَجِدْ إِلَّا حِمَّصًا مَقْلِيًّا فَقَسَمْتُهُ بَيْنَ النَّاسِ

فَرَأَيْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ هٰذَا الْحِمَّصُ مُتَبَشِّرًا بَشَّا اِلٰى اٰخِرِهٖ
ترجمہ مجھے خبر دی ہے میرے مرشد والد نے اب کہا کہ مین ہمیشہ مولد شریف کے دنون
مین نیاز کا کھانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فاتحہ کے واسطے کیا کرتا تھا ایک برس کچھ فتوح
میسر نہوا مجکو اور نہ پایا مین نے مگر نخود بریان پس تقسیم کیا مین نے اسکو آدمیون مین
پس دیکھا مین نے خواب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت بشاشت کے
ساتھ اور آپ کے حضور مین وہ نخود بریان حاضر تھے الی آخرہ ۔ اور ایسا ہی کتاب
انفاس العارفین فارسی مین لکھا ہے در واقعات والد خود کہ میفرمودند در ایام وفات
حضرت رسالت پناہ چیزی فتوح نشد کہ نیاز آنحضرت طعامی بختہ شود قدری نخود
بریان و قند سیاہ نیاز کردم شب در واقعہ دیدم کہ انواع طعام بحضور آنحضرت عرضہ
میدارند و در انمیان آن نخود و قند سیاہ نیز معروض داشتند بہ نہایت ابتہاج
و بشاشت اقبال فرمودند و چیزی ازان تناول کردند و باقی در اصحاب قسمت نمودند
شیخ عبد الحق دہلوی نے ماثبت بالسنۃ مین یہہ نقل کیا ہے امام ابن جزری مصنف
حصن حصین سے وَلَازَالَ اَهْلُ الْاِسْلَامِ يَحْتَفِلُوْنَ بِشَهْرِ مَوْلِدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَعْمَلُوْنَ الْوَلَائِمَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ فِيْ لَيَالِيْهِ بِاَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ
وَيُظْهِرُوْنَ السُّرُوْرَ وَيَزِيْدُوْنَ فِي الْمَبَرَّاتِ وَيَشْتَغِلُوْنَ بِقِرَاءَةِ مَوْلِدِهِ الْكَرِيْمِ
وَيَظْهَرُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَرَكَاتِهٖ كُلُّ فَضْلٍ عَظِيْمٍ اِلٰى اٰخِرِهٖ ترجمہ ہمیشہ سے اہل اسلام
محفلین کرتے ہین ماہ مولد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین اور تصدق کرتے ہین
راتون مین اسکے ساتھ انواع صدقات کے اور ظاہر کرتے ہین خوشی کو اور زیادہ
کرتے ہین امور نیک کو اور اہتمام کرتے ہین مولد بزرگ کے پڑھنے مین اور ظاہر ہوتا ہے
اوپر اسکی برکات سے فضل بڑا الی آخرہ ۔ کتاب سیرت شامی مین حافظ ابن حجر
عسقلانی سے نقل کیا ہے اور اصل مولد شریف کو ثابت فرمایا ہے قَالَ قَدْ ظَهَرَ لِيْ

رجی

فِي تَخْرِيْجِهِ عَلٰى اَصْلٍ ثَابِتٍ وَهُوَ مَا ثَبَتَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ مِنْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ يَصُوْمُوْنَ يَوْمَ عَاشُوْرَا فَسَاَلَهُمْ فَقَالُوْا هٰذَا الْيَوْمَ اَغْرَقَ اللّٰهُ فِيْهِ فِرْعَوْنَ وَنَجَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَنَحْنُ نَصُوْمُهٗ شُكْرًا فَقَالَ اَنَا اَحَقُّ بِمُوْسٰى مِنْكُمْ فَصَامَهٗ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ فَيُسْتَفَادُ مِنْهُ فِعْلَ ذٰلِكَ شُكْرًا لِلّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى مَا مَنَّ فِيْ يَوْمٍ مُعَيَّنٍ مِنْ اِسْدَاءِ نِعْمَةٍ اللّٰهِ اَوْ دَفْعِ نِقْمَةٍ وَيُعَادُ ذٰلِكَ فِيْ نَظِيْرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنْ كُلِّ سَنَةٍ وَالشُّكْرُ لِلّٰهِ تَعَالٰى يَحْصُلُ بِاَنْوَاعِ الْعِبَادَاتِ السُّجُوْدِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالتِّلَاوَةِ وَاَيُّ نِعْمَةٍ اَعْظَمُ مِنَ النِّعْمَةِ بِبُرُوْزِ هٰذَا النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ ۔ ترجمہ ابن حجر عسقلانی نے فرمایا ہے کہ اصل اسکی ظاہر ہوئی مجھکو حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم تشریف لائے مدینے میں پس پایا یہود کو کہ دن عاشورا کے روزہ رکھتے تھے پس سوال کیا اُنسے کہا اُنھوں نے کہ یہہ وہ دن ہے جس میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو نجات ہوئی اور فرعون کو خدا نے غرق کیا تھا پس ہم روزہ رکھتے ہیں خدا کی شکر گذاری کا پس کہا آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ہم احق زیادہ ہیں ساتھ حضرت موسیٰ کے تم سے اور اس دن روزہ رکھا آپ نے اور حکم کیا روزہ رکھنے کو پس سمجھا گیا کہ یہہ کام اللہ تعالیٰ کی شکر گذاری کے واسطے عمل میں آیا جو اس دن معین میں شر کو دفع کیا اور نعمت کو بھیجا اور جب دور کرکے پھر کر وہی دن آوے تو اسکو نظیر یادگاری کا شکر ہر سال بجا لایا جاوے اور اللہ تعالیٰ کی شکر گذاری انواع عبادات سے ادا کی جاتی ہے سجدہ روزہ خیرات تلاوۃ ثواب وہ کفر کا شر دور ہوا اور میلاد رحمت عالم پیدا ہوا اس سے بڑی زیادہ تر نعمت کون سی ہوگی جو اُس روز خدا نے رحمۃ للعالمین کو پیدا کیا اس امر کی خوشی شکر گذاری جتنی ہوسکے بجا ہے فائدہ مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی والد ہیں شاہ عبد العزیز کے

اور فرزند و خلیفہ ہیں شاہ عبدالرحیم کے انھون نے ارواح مطہر مولد شریف کی مجلس میں آتے ہوے دیکھا اور نور فرشتون کا انوار رحمت سے ملا ہوا پایا باوجود اسکے اُنکے خاندان کے منتسبین اور تلمیذ و مرید جو منکر ہیں بانی عقاید باطلہ وہابیہ کے ہیں اس لئے فیض ارواح مطہر سے محروم ہیں - اکثر علمائی محدثین کاملین نے اپنی دارین کی سعادت جانکر آنحضرت کی مولد شریف کی کتابیں تصنیف کئے ہیں اور حضرت کے شمایل مبارک و سوانح عمری و معجزات شب ولادت مفصّل و مجمّل لکھکر یادگار دنیا میں چھوڑ گئے چنانچہ کتاب کشف الظنون سے تبرگاً چند نام انکے لکھے جاتے ہیں شیخ عمر بن احمد محدث موصلی نے شیخ ابراہیم فقیہ دمیاطی کی بشارت سے ملک مظفر صاحب اربل کی مجلس مولد میں اولاً پڑھنے کے واسطے تصنیف کیا - الانوار فی مولد نبی المختار مصنف احمد بن عبد اللہ البکری - الدر المنظم فی مولد نبی الاعظم مصنف علامہ ابو القاسم بن عثمان اللولوئی - المورد الروی فی مولد النبی مصنف ملا علی قاری صاحب المرقاۃ - نفحۃ العنبریہ فی مولد خیر البریہ مصنف مجد الدین فیروز آبادی صاحب قاموس - المورد الصادی فی مولد الهادی شمس الدین دمشقی - موعد الکرام فی مولد النبی علیہ السلام سلیمان البرسوی - جامع الآثار فی مولد نبی المختار حافظ ناصر الدین دمشقی فی مجلدین - مولد جوھر الکرام زین الدین عراقی - مولد خیر الانام علامہ السخاوی محدث عرف التعریف فی مولد الشریف امام ابن الجزری صاحب حصن حصین - المورد الروحانی شیخ شمس الدین المدنی - مولد البرزنجی - سید جعفر المدنی - مولود شرف الانام - مولد طاھریہ - مولد رؤف احمد - الباقیات الصالحات فی مولد اشرف المخلوقات - سرور المحزون - جلاء القلوب علاوہ سیر و تواریخ کی سیکڑون کتابیں عربی فارسی آنحضرت کی ثنا و صفت میں موجود ہیں اللہم صلّ وسلّم و بارک علی محمد و آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین ؞

سوال زیارت موئی مبارک سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سال مین ایکبار جایز ہے یا بدعت ہے یا مکروہ ہے یا تعظیم لغیر اللہ ہے بیان فرماوین ۔

الجواب زیارت موئی شریف سرورِ عالم کی اور زیارت آپکے آثار و آثار و مساجد کی مستحب ہے ہر وقت بدعت مکروہ نہین اعتقاد محبت قلبی کا ہے صحابہ کے زمانے سے ثابت ہے مولانا مخدوم ہاشم سندی رحمۃ اللہ علیہ نے حیات القلوب فی زیارۃ المحبوب مین لکھا ہے اور مولانا رحمت اللہ سندی اور ملا علی قاری مکی کی عبارت کا خلاصہ اس طرح بیان کیا ہے کہ زیارت مساجد و آثار و آثار جو آنحضرت کی طرف منسوب ہین علمائے ائمہ اربعہ نے مستحب لکھا ہے خواہ وہ آثار متبرکہ عین ہون یا اسکی جہت سے ہون ۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ جب مدینہ شریف سے مکہ معظمہ کو آتے تھے راہ مین جہان جہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نزول کیا نماز پڑھے بیٹھے آرام فرمائے تھے وہان وہان حضرت عمر اترتے نماز پڑھتے بیٹھتے اور اس مقام کو متبرک سمجھکر اسکی تعظیم کرتے تھے ۔ قاضی عیاض نے شفا مین لکھا ہے کہ تعظیم و تکریم کرنا آنحضرت کے تمام چیزون کی اور اجزا کی اور اماکن کی اور جس جگہہ آپ بیٹھے ہین اس جگہہ کی یا جس شی کو آپ کا ہاتھ لگا ہے اس شی کی مستحب ہے برابر ہے کہ صحیح و ثابت ہو یا لوگون مین مشہور بغیر صحت و نقل کے ہو ۔ شیخ عبد الحق دہلوی نے توربشتی سے شرح سفر السعادۃ مین نقل کیا ہے کہ جب آنحضرت نے آخری حج کیا ہے اور حلق راس کرکے بالون کو اصحاب و احباب مین تقسیم فرمایا ہے وہ تبرک موئی شریف کا آجتک دنیا مین باقی ہے حضرت نے اپنی یادداشت رکھنے کو ایسا کیا تھا گویا اشارہ تھا کہ اب اجل و قضا قریب ہے اور برکت صحبت منقطع ہوگی ۔ اور اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ مین تقسیم اشعار و اظفار کے باب مین لکھا ہے کہ بہر یک از اصحاب یک تارہ موی یا دو تارہ موی رسیدہ بود گویا شاعر باین قصہ اشارت کردہ است بیت

مرا از زلف تو موئی بسند است ؛ فضولی میکنم بوئی بسند است ؛ اسی طرح آپ نے
ناخن بھی اتار کر تقسیم فرمائے ہیں اور یہہ برکت امت میں آج تک باقی ہے انتہی سفینۃ النجاۃ
میں مولوی اسلمی رحمہ اللہ علیہ نے صفحہ ۲۴ میں لکھا ہے کہ موی شریف سرور کائنات کے
واجب التعظیم ہیں اگرچہ ثبوت اسکا یقینی نہ ہووے کیونکہ جب تعظیم کل کی واجب ہوئی تو اسکے
جز کی بھی تعظیم ویسی واجب ہے مگر تعظیم بتوں کی پنجوں کی گھوڑے کے نعل کی نشان کی کرنا
منع ہے بعضوں نے کفر لکھا ہے ان چیزوں کی تعظیم کو حضرتؐ کے موی مبارک پر قیاس کرنا
نچاہئے انتہی۔ ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ کی موی مبارک و ناخن و لباس
پیرہن وغیرہ واجب التعظیم ہیں بلکہ مستحب لکھا ہے افراط و تفریط عوام کی دیکھا چاہئے حضرتؐ
کے قبر شریف کی تعظیم کو گور پرستی کہتے ہیں حالانکہ عبادت جدی چیز ہے اور تعظیم جدی
چیز ہے بحکم وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ یعنے جو کوئی تعظیم
کرے شعایر للہ کی پس یہہ تعظیم دلوں کا تقوی ہے اسلیے متاخرین علما نے قرآن شریف
کی تعظیم کو قیام کو بھی مستحب لکھا ہے اسکی طرف پاؤں یا پیٹھ کرنے کو منع کیا چنانچہ امام سیوطی
نے بھی حکم کیا ہے اور قیام کرنا ذکر مولد شریف میں سلام کے وقت مستحسن کہا اور
صراط المستقیم کے باب اول میں جو مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنے پیر و مرشد سید احمد صاحب
کے اوصاف میں لکھی ہے اسکی فارسی عبارت ملخصاً یہہ ہے از عمدۂ اسباب طریق نبوت
حب منعم و تعظیم اوست و ترجیح جانب او بر ما سوا او و غیرہاست و از فروع حب منعم است
تعظیم شعایر او یعنے امور یکہ بآن مناسبتی خاص میدارد بحیثیتی کہ ذہن کسی کہ واقف
بآن مناسبت باشد از آن امور بآن منعم انتقال میکند مثل تعظیم نام او و کلام او و
لباس او و سلاح او حتی کہ مرکب او و مسکن او چنانچہ بر کسی کہ چون تعظیم شعایر منعم بکمال
میرسد باعث تعظیم ہر چیزی کہ موید حب و مروج شکر او باشد میگردد انتہی جب تعظیم
شعایر و متعلقات منعم کا ایسا حکم ہے تو تعظیم جرد سرور عالم اور انکے موی شریف

و روضۂ منورہ و غلاف متبرکہ کا کیا اکرام کرنا چاہئے اسی طرح آنحضرت کے تبرکات موی شریف و قدم شریف شہر دہلی میں اور موی مبارک شہر برہانپور و احمد آباد و بیجاپور و لاہور و کاشمیر میں سیکڑون برس سے موجود ہیں اور تمام علما و مشائخین وہان کے سالہا سال اسکی تعظیم و تکریم محبت و اعتقاد سے بجالائے اور بجالاتے ہیں - کتاب حزب معظم میں صحیح بخاری سے نقل کیا ہے کہ اسما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیرہن مبارک کا پارچہ تھا وہ اسکو غسل دیتے اور بیمارون کو اسکا پانی مغسولہ پلاتے شفا ہوجاتی تھی - بیہقی اور حاکم نے روایت کیا ہے کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ٹوپی یرموک کی لڑائی میں گم ہوگئی بڑی تلاش کرنے کے بعد پائی تب خالد خوش ہوئے اور فرمائے کہ عمرہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حجامت بنوائی لوگون نے دوڑ کر جوانب کے بال لے لئے مین نے پیشانی کے طرف کے بال لئے انکو اس ٹوپی کے اندر سیکر سر پر رکھا جب کسی لڑائی مین جاتا ہون اسکی برکت سے فتحیاب ہوتا ہون - اور تابوت سکینہ کے احوال مین مفسّرین نے لکھا ہے کہ اسمین اگلے پیغمبرون کی نشانیان تبرکات کی ہین وہ ایک صندوق ہے اسمین موسیٰ و ہارون علیہما السلام کی نشانی مثل عصا و کفش و کلیم و لباس کی قسم سے وغیرہ کچھ اشیا ہین بنی اسرائیل لڑائی اور محاربہ کے وقت اسکو ساتھ لشکر کے رکھتے تھے اور اسکی برکت سے فتح پاتے تھے بعضون نے اسکی تعظیم مین شک لایا بے ادبی کیئے خدا کا غضب نازل ہوا ہلاک ہوگئے اور وہ تابوت سکینہ کو فرشتون نے اُٹھا لیگئے جیسا جسکا اعتقاد اخلاص دل محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ویساؤنکے ساتھ ہے ویسا وہ محبت کی برکت سے اپنا مقصد پاتا ہے اللّٰہمّ صلّ علیٰ حبیبک و نبیّک محمدٍ النبی الرّحمۃ وعلیٰ آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین برحمتک یا ارحم الرّاحمین۔

استفتا ۲۱

سوال اس زمانے مین بعض لوگون نے تقلید ائمہ اربعہ کی چھوڑ دی ہے اور غیر مقلد ہوکر

مقلّدین ائمہ اربعہ پر طعن کرتے ہیں اور خود کو مجتہد مذہب کا جانتے ہیں کبھی آمین و بسم اللہ بالجہر پڑھتے ہیں کبھی آہستہ کہتے ہیں کبھی پاؤں سر کا مسح کرتے ہیں کبھی فقط تین بال پیشانی کے بھگاتے ہیں کبھی فصد لیکر خون جاری ہونے سے وضو شکستہ نہیں ہوا ایسا کہکر نماز پڑھتے ہیں تو سورۂ فاتحہ امام کے پیچھے نہیں پڑھتے حالانکہ یہہ تلفیق ہوئی کوئی ایک مذہب کے موجب نماز درست نہیں ہوئی تھی نہ حنفی مذہب میں ہوتی نہ شافعی مذہب میں ہوئی مذبذب ہوگئی اور ہمارا محمدیہ مذہب ہے ایسا دعوی کرتے ہیں ہمارے بھائی مقلدین حنفیہ انکے پیچھے نماز نہیں پڑھتے مسجد میں فساد ہوتا ہے سرکار دربار تک کبھی کبھی نوبت پہنچتی ہے اسلئے آپ سے عرض یہہ ہے کہ مجتہد اور مقلد میں کیا فرق ہے اور اس زمانے میں کوئی مجتہد بنکر نیا پانچواں مذہب نکال سکتا ہے یا نہیں اور شرط مجتہد کی کیا ہیں مفصّل بیان فرماویں جزاکم اللہ تعالی فی الدّارین

الجواب جنھوں نے تقلید ایمہ اربعہ کی چھوڑدی وے گمراہ ہیں بغیر تقلید کسی ایک مجتہد کے دینداری نماز روزہ درست نہیں ہوسکتا ہے اس زمانے میں کون مجتہد بن سکتا ہے ایمہ اربعہ میں سے ایک مذہب کے تمام مسایل کا مقلد بنے تو یہی ہے اسنے پوری تقلید رسول اللہ کی کیا اور قرآن و حدیث پر کامل عمل ہوا۔ صاحب قوۃ الایمان مولوی کرامت علی جونپوری خلیفہ سید احمد صاحب نے عقد الجید فی احکام الاجتہاد و التقلید سے نقل کی ہے کہ مجتہد وہ شخص ہے کہ جس میں پانچ قسم کے علم جمع ہوں علم کتاب اللہ عزّ وجلّ کا اور علم سنت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا اور علم علمای سلف کے قول کا کہ کس بات میں اُن سب نے اجماع کیا ہے اور کس بات میں خلاف کیا ہے اور علم لغات عرب کا اور علم قیاس کا اور قیاس اسکو کہتے ہیں کہ جسوقت کوئی حکم قرآن اور حدیث اور اجماع سے صاف صاف اور کھلا کھلا نپاوے تب اس حکم کو قرآن اور حدیث سے قیاس کرکے نکالے تو اسے واجب ہے قرآن کے علم میں سے ان تیرہ باتوں کا جاننا ناسخ منسوخ مجمل مفصّل خاص عام محکم متشابہ کراہت تحریم اباحت ندب وجوب ان الفاظوں کی تفسیر اس مقام میں طول کے خوف سے نہیں کرسکتے عالم ہوگا تو

اصول

اصول فقہ سے معلوم کرلیگا اور علوم کے واسطے چندان ضرور نہین اور حدیث مین واجب ہی ان
تیرہ چیزون کا جاننا اور علاوہ انکے حدیث صحیح ضعیف مرفوع مجروح مسند مرسل غریب
متواتر احاد موضوع کا بھی پہچاننا اور ترتیب کتاب کی سنّت پر اور ترتیب سنّت کی کتاب پر یعنے
دونون کے رتبے کا نگاہ رکھنا اور انکے حکم کو موافق کردینا جس مین ایسا نہو کہ کوئی ایسی حدیث
پاوے کہ وہ ظاہر مین قرآن کے موافق نہو تو پھر حکم مجمل رہ جاوے اور حدیث نبوی تو ایسی ہوتی
نہین بلکہ حدیث تو قرآن کے مضمون کو کھول دیتی ہی اور اسکے مخالف ہوتی ہی نہین اور
ان سب چیزون کا جاننا اُن آیت حدیثون سے جو احکام شرع مین وارد ہین واجب ہی اور
قصے اور اخبار اور وعظ کی طرح پر جو آیت حدیث ہین اُن مین ان چیزون کا جاننا واجب
نہین ہی اور اسی طرح واجب ہی اسقدر علم لغات کا جاننا جسقدر لغتین اُن آیت حدیثون
مین آے ہین جو احکام شرع مین وارد ہین عرب کی ساری لغتون کا جاننا واجب نہین ہے
اور لغت مین اسقدر دخل چاہیے جس مین کلام عرب کی اصطلاح اور مطلب کو دریافت کرسکے
اور مقام اور احوال کا اختلاف سمجھ سکے کیونکہ اللہ و رسول نے عربی زبان مین حکم فرمایا ہے
سو جو کوئی اُس زبان کو نجانیگا سو شرع کے احکام سے ناواقف ہوگا اور صحابہ اور تابعین
کے قول سے جو احکام شرع مین وارد ہین اور فقہائی اُمّت کی معتبر قول سے جو فتوی مین
وارد ہین واقف ہونا واجب ہی تاکہ اس شخص کا حکم اُن لوگون کے قول کے مخالف نپڑے اور
انکے قول کے مخالف کرنا اجماع سے خلاف کرنا ہی سو باطل ہی پس جب کسی شخص نے ان سب
باتون کو بخوبی جانا اور اسناد احادیث کو آج تک پہچانا وہ مجتہد فی المذہب ہوگا اور صحابہ
و تابعین کے سارے قول سے واقف ہونا کہ انکا کوئی قول چھوٹنے نپاوے اور جب ان باتون
سے واقف نہو تب اسکو تقلید کے سوا کوئی راہ نہین اور اگر وہ شخص امامون کی مذہب مین سے
کسی کا مذہب اختیار کرچکا ہی تو اسکو اپنی اجتہاد پر حکم کرنا اور فتوی دینا نہین پہنچتا اور جب
کسی شخص نے سب علم جو مذکور ہوے جمع کرلئے ہون اور وہ شخص خواہش نفسانی اور بدعتون سے

کنارہ کرنے والا اور متقی ہو اور گناہ کبیرہ سے پرہیز کرنیوالا ہو اور صغیرہ گناہ پر ہٹ
نہ کرتا ہو اسکو درست ہی کہ شرع مین اپنے اجتہاد اور فتوی موافق آپ عمل کرے اور
جس شخص مین یہہ سب شرطین جمع نہوں تو اسکو تقلید واجب ہی اور تقلید مجتہد کی
نئی حادثون مین جو درپیش آوین کرنا ضرور ہی انتہی قَالَ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ اَلْفِقْهُ
مَعْرِفَةُ النَّفْسِ مَا لَهَا وَمَا عَلَيْهَا فَيَشْتَمِلُ الْاِعْتِقَادِيَاتُ وَالْوِجْدَانِيَاتُ وَ
الْعَمَلِيَّاتُ اَيِ الْكَلَامُ وَالتَّصَوُّفُ وَالْفِقْهُ یعنے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
ہی فقہ کیا ہی معرفت اپنے نفس کی ہی کہ کیا چیزین اسکے واسطے ثواب کی اور کیا چیزین
اسکے واسطے عذاب کی سو شامل ہین اعتقاد یعنی علم کلام کو اور وجدانیات یعنے علم تصوف
کو اور عملیات یعنے علم فقہ کو کہ فقہ مین عقاید اور تصوف دونون داخل ہین ۔ کتاب
قرۃ الانظار وغیرہ مین سات طبقہ فقہای حنفیہ کے اسطرح پر لکھے ہین پہلا طبقہ مجتہدین
فی الشرع کا وہ تابعین اور تبع تابعین تھے جیسے ایمہ اربعہ حنفی شافعی مالکی حنبلی
انکو مجتہد مطلق کہتے ہین کہ قاعدے مقرر کرکے اصول کے قواعد موجب فقہی مسایل نکالے
ہین دوسرا طبقہ مجتہدین فی المذہب کا مثل امام ابو یوسف اور امام محمد امام زفر وغیرہ
اصحاب ابو حنیفہ کہ جنکو دلایل اربعہ یعنے کتاب و سنت و اجماع و قیاس سے احکام نکالنے
کی قدرت تھی اگرچہ بعضے مسایل مین ابو حنیفہ کا خلاف کیا ہی لیکن اصول کے قاعدون
مین اپنے استاد کے مقلد تھے تیسرا طبقہ مجتہدین فی المسایل کا ہی کہ جس مسئلے مین
صاحب مذہب سے دلیل نہین پاتے تو اس مسئلے کے احکام نکالتے ہین موافق اصول
و فروع کے قواعد کے اور مقلد رہتے ہین ہر امر مین اپنے مجتہد کے یہہ لوگ کون ہین مثل
خصاف ابو الحفص عمر النسفی اور ابی جعفر طحاوی اور ابی الحسن کرخی اور شمس الایمہ حلوائی
اور شمس الایمہ سرخسی اور فخر الاسلام بزدوی اور فخر الدین قاضی خان چوتھا طبقہ اصحاب
تخریج کا مقلدین مین سے مثل امام رازی فخر الدین و حافظ الدین کردری و صدر الشہید حسام الدین

اور اونکے ہم رتبہ امام ابو الحسن اشعری ابو اللیث سمرقندی امام ابو منصور ماتریدی ابو القاسم
قشیری ابو الفضل بغدادی یہہ لوگ اجتہاد مطلق کی قدرت نہیں رکھتے تھے لیکن کتاب و
سنّت و اصول کے قواعد انکو خوب ضبط تھے اور جس مقام سے امام مجتہد نے مسایل و احکام
نکالا ہے وہ مقام انکو معلوم تھے یہہ طاقت رکھتے ہیں کہ امام کا جو قول مجمل ہے اسکو
مفصل کریں اگر اس قول میں دو وجہ ہوں سو وجہ قوی کو بیان کردیں اور فقہی مسئلہ امام
یا انکے اصحاب سے منقول ہو اور اسمیں دو احتمال پائے جاتے ہیں انہیں سے ایک کو استخراج
کریں چنانچہ ہدایہ میں لکھا ہے کذا فی تخریج الرازی و فی تخریج الکرخی پانچواں طبقہ اصحاب
الترجیح کا ہے مقلدین میں سے مثل ابو الحسن قدوری اور برہان الدین صاحب الہدایہ امام
البحرین ابو المظفر امام محمد صاحب المحیط وغیرہ انکا کام یہہ ہے کہ بعضے روایتوں کو بعض سے
ترجیح دینا اور اسکے افضلیت کی دلیل بیان کرنا اپنے قول سے ہذا اولیٰ ہذا اصح ہذا اوضح
الروایہ ہذا اقوی اوفق للقیاس ہذا ارفق للناس چھٹا طبقہ مقلدین کا اصحاب متون سے
جنکو طاقت ہے کہ فرق کردیں درمیان قوی و ضعیف کے اور ظاہر مذہب و نادر روایت
بیان کریں مانند صاحب الکنز صاحب المختار تنویر الابصار صاحب وقایہ صاحب مجمع وغیرہ
شارحین مثل صدر الشہید بہاؤ الدین بخاری صاحب شرح وقایہ کمال الدین حلبی
فخر الاسلام رضی الدین حسن صغانی جمال الدین عبد اللہ زیلعی قاضی القضاۃ ابو الخیر جزری
نور الدین ابو الحسن عراقی انکا کام یہہ ہے کہ اپنی کتابوں میں جو قول مردود ہے یا جو روایت
ضعیف ہے اسکو نہیں نقل کرینگے ساتواں طبقہ فقہای متاخرین کا کہ انہیں بھی اکثر شارحین
صاحبان فتاوی گذرے ہیں یہہ خالص مقلدین ہیں انکی کتابوں میں قوی ضعیف سب قسم
کی روایتیں جمع ہوگئیں ہیں ۔ روایت ہے کہ شیخ الاسلام محمد بن عبد اللہ تمرتاشی نے حنفی
مذہب میں تنویر الابصار متن لکھا بعد منح الغفار اسکی شرح بھی بنایا ہے اسی طرح تحفۃ
الاقران منظومہ فقہ اور شرح کنز الدقایق اور شرح زاد الفقیر اور شرح وقایہ اور فتاوی

دو جلدون مین ہین اور شرح منار علم اصول مین اور شرح منظومہ ابن وہبان اور معین المفتی وغیرہ
بہت کتابین فقہ مین تصنیف کین ہین اور انتقال انکا اکہتر اوپر ہزار کے ہجری مین ہوا اسی طرح
کنز الدّقایق کی شرح نہر فایق و بحر الرایق اور عینی وغیرہ علماؤن نے لکھی ہین لیکن بحر الرایق
شرح کنز الدقایق تصنیف شیخ زین الدّین ابن نجیم کی مشہور و مقبول ہے اسکی چار جلدین ہین
محمد علاء الدین الحصکفی مصنف در المختار شرح تنویر الابصار ابن شیخ حسن بن شیخ زین العابدین
الحنفی خطیب دمشق رحمہم اللہ اپنی سند علم فقہ کی اپنے استاد شیخ عبد النبی سے ملاتے ہین
اور وہ شاگرد تھے شیخ الاسلام محمد بن عبد اللہ تمرتاشی صاحب تنویر الابصار اور وہ شاگرد
شیخ زین الدّین بن نجیم مصری صاحب بحر الرایق کے اور وہ اپنی سند متّصل امام ابو حنیفہ
صاحب المذہب تک پہنچاتے ہین اور وہ صاحب المذہب ابو حنیفہ اپنی سند متصل حضرت
رسالت پناہ خاتم المرسلین محمد مصطفی صلّی اللہ علیہ وسلم سے با روایات صحیحہ ملاتے ہین
اور آنحضرت کو جبرئیل علیہ السّلام سے اور وہ فرشتہ حامل الوحی حق تعالی عزّ و جل سے احکام
پہنچانے والا ہے اور رسول مقبول کو بلا واسطہ جبرئیل کے بھی علم حاصل ہے اسکو علما حدیث قدسی
کہتے ہین بیت وَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا ۞ وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ
وَالْقَلَمِ ۞ صاحب قصیدہ بردہ فرماتے ہین رسول مقبول شارع فروع و اصول کی صفت
مین کہ تمھاری بخشش دی ہوئی ہے دنیا اور آخرت یعنے دونون جہان اور تمھارے علمون مین سے
ہے ایک علم لوح و قلم کا شارح اس مِن کو تبعیضی کہتے ہین یعنے تمھارے کو علم بہت حاصل
ہین انہین سے بعض علم لوح و قلم کا ہے یعنے تمھارا علم لوح و قلم کے علم کو حاوی ہے اللّٰہم صلّ
علی محمّد و علی آلہ و اصحابہ و اتباعہ و بارک وسلّم ۔ صراط المستقیم کے باب اوّل مین
فارسی عبارت اسی مطلب کی ہے شرع را باطنی است و آن تعلق قلب است بحضرت حق جلّ و علا
و ظاہری است و آن امتثال اوامر و انتباہ از مناہی است چون اولیای کبار از اصحاب
طرق کہ امامت در فن باطن شریعت حاصل کردہ و اجتہادہا در قواعد اصلاح قلب کہ خلاصہ

دین متین است بہم رسانیدہ بودند چون حبّ ایمان یعنی طریق نبوت را از متواترات دینیہ دانستند وطرق تحصیل او را در جمہور اہل بیت مضبوط یافتند حتّٰی کہ ہر عامی از عوام اہل ملت کہ در زمان برکت نشان ایشان بود البتہ انقیاد حضرت حق وامتثال اوامر جواد مطلق وتشرع بشرع نبوی وتدین بدین مصطفوی را بر ذمّہ خود فرض میدانست وحسن شکر منعم وحبّ او را از ابدہ بدیہیات می شمرد بنائے علیہ حب ایمانی ولوازم او را مفروغ عنہ دانستند ودر ازمان اتباع خود مسلم الثبوت پنداشتہ روی ہمت بسوی تفصیل احکام حبّ عشقی یعنی طریق ولایت وایضاح ثمرات او وضبط طرق تحصیل او آوردند ودرین امر سعی بلیغ بکار بردند ونفعی عظیم بجمّ غفیری از اہل اسلام رسانیدند وباین سبب وجاہتی عظیمہ وعزّت فخیمہ در بارگاہ رب العالمین یافتند انتہٰی اور منازل السائرین ہین سو مقام جو سفر اوّل ہین ما بین العبد والرّب ہین واقع ہین اسکا بیان واضح لکھا ہی اللّٰھمّ وفقنا لما تحبّ وترضٰی ؛

استفتا ۲۲

سوال اکثر مشایخ سادات علمای دین حلقہ ذکر جہر کا کرتے ہین مریدون کو مراقبہ سکھاتے ہین شربت کا پیالہ پلاتے ہین اسرار علم تصوّف بتلاتے ہین آور کشف والہام کہتے ہین اور قادریہ چشتیہ نقشبندیہ وغیرہ سلاسل بھی حنفی شافعی مالکی وحنبلی کے جیسے تو ایجاد ہین یا نہین اگر علم تصوف بھی فقہ مین داخل ہی تو ہم کسی فقہ کی کتاب مین ان باتون کو نہین پاتے اور ایسے اکثر امور صحابون کے زمانے مین نہ تھے تو بدعت کہنا ان امور کو مناسب ہی یا نہین اور یہہ سلسلے بیعت کے کب سے دین محمدی مین مروّج ہوئے بیان فرماوین خدا آپکو دوجہان مین اجر دیوے

الجواب اس امت محمدی مین بہت خاص علما ورثۃ الانبیا گذرے ہین کہ علم ظاہر وعلم باطنی دونون رکھتے تھے ظاہر حال انکا شریعت سے آراستہ اور باطن قلب انکا حقایق ومعارف سے پر نور تھا اور یہی لوگ وارث انبیا کے ہین چنانچہ قطب الوقت غوث الاعظم سیدنا ومولانا ومرشدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کہ

جنکا قدم مبارک تمام اولیاؤن کی گردن پر ثابت ہوا ہے غنیۃ الطالبین فتوح الغیب
وغیرہ کتابین تصوف مین لکھے شیخ محی الدین عربی جنھون نے فصوص الحکم اور فتوحات مکیہ وغیرہ
معارف وحقایق باطنی مین تصنیف کئے حجۃ الاسلام امام محمد غزالی نے احیاء العلوم جامع عقاید
وتصوف جواہر القرآن کیمیای سعادت وغیرہ تصنیف کئے اسی طرح سے حضرت فقیہ علی
مخدوم مہایمی رح نے تفسیر رحمانی علم تصوف مین زوارف شرح عوارف المعارف علم عقائد
وسلوک مین ایک فتاوی فقہ شافعیہ مین شرح فصوص الحکم قواعد علم تصوف مین تصنیف
کئے اسی طرح سیکڑون اولیائے امت مصطفوی نے اپنی تحقیقات علوم بیان کئے اصحاب
کو آنحضرت کی صحبت کی برکت سے ایک وقت کلمہ طیب پڑھنے سے قلب کے زنگ کدورات
نفسانی پاک ہوکر نور معرفت سے دل روشن ہوتا تھا دنیا ومافیہا کی محبت دل سے صاف
ہوکر نکل جاتی تھی بحکم حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ وَتَرْكُ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ
عِبَادَةٍ یعنے محبت دنیا کی سب گناہون کا سر ہے اور ترک دنیا کرنا سب عبادتون کا
سر ہے خود بخود اصحاب کو حاصل ہوتا تھا تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب آنحضرت کی ایک
توجہ سے جب وصول ہوا خدا شناسی کا رستہ دل پر کھل گیا بے محنت ریاضت واذکار
واشغال مقصد کو پہنچے جب آفتاب نور نبوت غروب ہوا ستارون کی روشنی مین راہ شریعت
وحقیقت طی ہونے لگی جب ستارے یعنے اصحاب رض بھی غروب ہوگئے علمای مجتہدین نے
کتاب وسنت سے روشنی لیکر مشعل وچراغ بنائے ظاہر اعمال شریعت کے واسطے اصطلاحات جدید
فرض واجب سنت مستحب مکروہ مباح پیدا کین کتابین حدیث تفسیر فقہ کی تصنیف ہونے لگین
اسی طرح سادات ومشائخین نے کتاب وسنت سے احکام نکالے نور خداشناسی قلب
مین مریدون کے پیدا ہونے کے واسطے ریاضات اذکار واشغال اپنی اجتہاد سے اصطلاح
قلبی خفی اخفی سری جہری جاری کئے علت غائی مجتہدین علوم ظاہری کی اور مجتہدین
علوم باطنی کی ایک ہی اول خدا طلبی کرین تا خداشناسی کی نعمت حاصل ہو عبادت ظاہری

عبادت حضور قلب کی ہے اصل ان دونون کی زمان مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے صحابون
مین موجود تھی سو بدعت نہین بلکہ واجبات سے ہی جیسے مقلدان مجتہدین طریقت ومعارف
قادری چشتی نقشبندی کہلانے لگے غرض اصلی حب ایمانی وحب عشقی یعنے طلب نور نبوت
اور نور ولایت ہی اِن امورات کو بدعت کہنا مناسب نہین بلکہ مقصد عین اسلام یہی ہی
بیت "تا بیاری طہارت ظاہر * باطنت نیز حق کند طاہر" جب حضرت ابو علی رحمۃ اللہ
علیہ نے خراسان مین بعد مغرب حلقہ ذکر جہر کا مریدون مین آغاز کیا وہان کے علما نے کہا
یہہ بدعت ہی اسکو دفع کرنا چاہیئے ایک عالم کو اپنی طرف سے بھیجا تا حضرت کو پوچھے کہ اس
فعل کی دلیل کیا ہی جب انھون نے آکر پوچھا حضرت نے جواب دیا کہ بندگان خدا کو خدا کا نام
یاد لانے کے واسطے بآواز کہنے کی اجازت دیا ہون وہ عالم نے کہا بہت اچھا مبارک ہی
بار دیگر کسی نے اسکو بدعت نہ کہا مولانا شیخ عبد الحق دہلوی مرج البحرین مین لکھتے ہین واین
طایفہ صوفیہ را اوضاع وآداب واصطلاحات ومستحسنات مخصوصہ اند ہمچو بنای ربط والباس
خرقہ واجرای مقراض وکیفیات ذکر وفکر واتحاد خلوات واجتماع سماع ومانند آن وایشان
را درانجا اجتہادات واستنباطات است ہمچنانکہ علمای فقہ را درین قسم از ابواب علم است
کہ درانجا بحث از صحت اجتہاد وشرایط آن وتحقیق سنّت وبدعت رود وصوفی وفقیہ
درانجا برابر است وہر دو بوجود صحت دلیل مطالب اند انتہیٰ - مولانا شاہ عبد العزیز
تفسیر سورۂ بقر مین لکھتے ہین کہ بلکہ اطاعت آنہا بحکم خدا فرض است شش گروہ اند از انجملہ
مجتہدین شریعت وشیوخ طریقت اند کہ حکم ایشان بطریق واجب لازم الاتباع است بر عوام
زیراکہ فہم اسرار شریعت ودقایق طریقت ایشان را حاصل است - حدیث شریف
مین آیا ہی خَیْرُ اُمَّتِیْ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ یعنے بہترین امت
میری میرے اصحاب ہین انکے بعد بہترین امت وہ ہین جو متصل ہین انکے ساتھہ سو تابعین ہین
انکے بعد بہترین امت وہ ہین جو متصل ہین انکے ساتھہ سو تبع تابعین ہین یعنے زمانہ صحابہ

کا سنہ ۱۱۰ ہجریہ تک رہا اور تابعین کا زمانہ سنہ ۱۷۰ ہجریہ تک رہا اور تبع تابعین کا زمانہ سنہ ۲۲۰
ہجریّہ تک رہا بعد بدعتین عجیب وغریب پیدا ہوئین فلاسفہ نے سر اٹھایا معتزلہ نے زبانین
کھولین بادشاہون نے ظلم اختیار کیا اختلافات کثیر اسلام مین پیدا ہوگیا چونکہ خدا تعالیٰ اس
دین اسلام کا نگہبان ہے گروہ علما کو توفیق تصنیف وتالیف کی دی تا انھون نے شریعت
کی خدمت اور حفاظت جان و دل سے کی اولیاؤن کو توفیق ریاضات و تقوی کی عنایت
کی تا انھون نے خانقاہ رباط عبادت خانے بناکر مریدون کو ترک دنیا اور ذکر واشغال
کے حلقہ مین راہ تجرید وتفرید بتائی تزکیۂ نفس وتصفیۂ قلب کا طریق سکھایا سلاطین و
حکام نے ہر زمانے مین قاضی مفتی ہر شہر کے اندر منصوب کرکے سیاست وعدالت سے
بلاد اسلام کی آبادی وسدِّ ثغور مین سعی وکوشش کی تاہماری چودہوین صدی تک روشنی
اُن مشعل وچراغ دین کی فی الجملہ قایم ہے مگر روز بروز تاریکی جہل وحرص دنیا بڑھتی چلی ہے
اور روشنی علم وزہد گھٹتی جاتی ہے خدا خیر کرے ۔ امام ربانی مجدّد الف ثانی شیخ احمد
سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوب پنجاہ وپنجم جلد دویم مین لکھا ہے لیس رواست کہ خواص
اہل اللہ درمعارف ذات وصفات وافعال او تعالیٰ بعضی از اسرار ودقایق فہم کنند کہ
ظاہر شریعت از ان معارف ساکت است علمای ظواہر درامورِ دین اخبار غیبیہ را مخصوص بجناب
پیغمبران میدانند علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات ودیگران را دران اخبار شرکت نمیدہند واین معنی
منافی وراثت است ونفی است مر بسیاری از علوم ومعارف صحیحہ را کہ بدین متابین تعلّق دارد
آری احکام شرعیہ مربوط بادلّۂ اربعہ است کہ الہام را دران گنجایش نیست اما امورِ دینیہ
کہ ماورائی احکام شرعیہ است بسیار است کہ اصل خاص درانجا الہام است توان گفت کہ اصل
ثالث الہام است بعد کتاب وسنّت واین اصل تا انقراض عالم برپا است پس دیگران را
بااین بزرگواران چہ نسبت بود انتہیٰ ۔ فصل الخطاب مین بحر العلوم مولانا عبد العلی رحمۃ اللہ
علیہ کی شرح مسلم سے نقل کئے ہین کہ الہام اولیاؤن کے قلب پر خدا تعالیٰ کی طرف سے

ہوتا ہے ہرچند وحی پیغمبرون کی منقطع ہے مگر الہام غیبی ولی کے دل پر باقی اور قایم ہے چنانچہ قطب الوقت ابو یزید البسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک نامور محدث کو لکھہ بھیجا تھا اَنْتُمْ تَاْخُذُوْنَ الْحَدِیْثَ عَنْ مَیِّتٍ عَنْ مَیِّتٍ فَتَنْسِبُوْنَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَاْخُذُ مِنَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ ۔ یعنے تم لوگ ظاہرا حدیث معنعن کو فلان میت سے اُسنے فلان میت سے اخذ کرکے تا آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم سلسلہ نسبت اسناد کا پہنچا ہوا وہم علم احوال واعمال کو اخذ کرتے ہین خدا تعالی سے جو ہمیشہ زندہ ہے ہرگز نمریگا اسی طرح الہام ہوا ہے غوث الاعظم حضرت محی الدّین جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو فرمایا آپ نے قَدَمِیْ ھٰذَا عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ یعنے میرا قدم سب اولیاء اللہ کی گردن پر ہے اور تمام جہان مین مشرق مغرب مین جتنے اولیا تھے اُسی وقت سبھون نے گردن جھکا دی اور سُنا آواز آپکا اور کہا قبول کیا ہمنے اپنی گردن پر آپکے قدم مبارک کو۔ اسی طرح یہہ امر الہام صحابہ کے زمانہ سے ثابت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی عہد خلافت مین ساریہ رضی اللہ عنہ کو پانچ سو مجاہدین کا سردار بنا کر مدینہ شریف سے دوسو کوس کے فاصلے پر غزا کے واسطے بھیجا تھا مدت سے خبر نہ آئی ایک وقت روز جمعہ کو جناب عمرؓ خطبہ پڑھتے تھے اثنای خطبہ مین یَا سَارِیَۃُ الْجَبَلْ بآواز بلند کہا یعنے ای ساریہ ہشیار ہو پہاڑ کی جانب سے کہ وہان دشمن کا فرون کی طرف سے کچھہ فوج مخفی دھوکے سے حملہ کرنیکے لئے بیٹھی ہے اور یہہ آواز آپ کا دوسو کوس پر حضرت ساریہ نے سُنا مقابل سے دشمن کے ہٹ کر بازو پر پہاڑ کی جانب گئے پہلے اس فوج مخفیہ کو قتل کیا بعد مقابلہ کرکے فتحیاب ہوئے یہان مسجد مین سامعین کو تعجب ہوا کسطرح خطبہ کے درمیان ساریہ کو پکارا بعد پوچھا حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر مین نہ پکارتا ساریہ کو تو وہ مارا گیا ہوتا۔ اسیطرح مصر مین نیل ندی کا پانی ایک سال نہین چڑھا کشتکاری کو نقصان ہونے لگا لوگون نے حضرت عمرؓ سے فریاد کی آپ نے ایک رقعہ پر اپنا حکم لکھکر بھیجدیا اور

فرمایا اس خط کو ندی مین ڈال دو پانی خوب چڑھیگا ویسا ہی ہوا۔ کرامات اولیا کے
احوال سے بہت کتابین مرقوم و موجود ہین۔ بحر العلوم کی شرح منار مین لکھا ہی کہ
این الہام حجت قاطعہ ست اگر مخالف قیاس باشد آن قیاس خطاست واگر مخالف خبر
سروی افتد دلیل باشد بآنکہ این خبر صحیح نیست اما این الہام در احکام قضائیہ حجت نمی تواند
شد و نیز ولی را نمی رسد کہ بسوی الہام خود خلق را دعوت کند انتہی۔ یہان سے معلوم
ہوا کہ ولایت کی انتہا تو نبوت کی ابتدا ہوئی ہی اور نبی کو دو جہت ہین ایک جہۃ خالق
کی طرف پیغام سننے کو اور دوسری جہۃ مخلوق کی جانب پیغام پہچانے کو اور یہہ مرتبہ عالی
ہی اور ولی کو فقط ایک جہت ہی خالق کی جانب مخلوق کو دعوت کرنے کی طرف مامور
نہین اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰہ۔ بیعت چند قسم کی ہی مولانا خلیل الرحمن مصطفی آبادی
رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ بیعت الاسلام وہ ہی کہ لوگ مسلمان ہونے کے ارادہ سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے اور بیعت کرتے تھے اور جنکو حضور پیغمبر
کا میسّر نہین تو آپکے خلفا سے بیعت کرتے تھے اور آجتک ہر زمانے مین علما و مشایخ
ملقین اسلام ہر شہر مین کرتے رہتے ہین اور ہر ایک مسلمان دیندار کو اجازت ہی کہ جو کوئی
ارادہ کرے اسلام کا اسکو کلمہ شہادت پڑھانا اقرار زبان سے اور تصدیق دل سے
حاصل ہوئی تو مسلمان ہوا دوسری قسم امیر عسکر کے تابع مین مجاہدین کی بیعت ہوتی ہی
تیسری قسم بیعت رضوان کہ حدیبیہ مین ایک ہزار چار سو اصحاب نے تحت الشجرہ بیعت
کی ہی چوتھی بیعت توبہ جو مشایخ وسادات کے ہاتھ مین اپنا ہاتھ دیتے ہین اور سب
گناہون سے توبہ کرتے ہین اور آیندہ کوئی گناہ نکرینگے ایسا اقرار ہوتا ہی پانچوین
بیعت طریقت صوفیہ ہی جو اس زمانے مین غنی و فقیر کو عام و خاص کو لازم ہی کہ پیر و مرشد
کو اپنی توبہ کرنے کا شاہد اور وسیلہ بخشایش کا خدا کی درگاہ مین بناوے اور بحکم
قولہ تعالی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ یعنے ای وہ لوگو جو ایمان

لائے ہو ڈھونڈو اللہ کی طرف وسیلہ خاص یعنے مرشد کے وسیلہ سے جناب پیر دستگیر
کا وسیلہ طریق قادریہ مین حاصل ہی اور جمیع سلاسل سہروردیہ نقشبندیہ چشتیہ مجددیہ
کبرویہ رحمہم اللہ کو نعمت باطنی اور فیضان روحانی اسی وسیلہ کے ذریعہ سے ملتا ہی اور سب
کے مرشد خاص سید الانبیا خاتم المرسلین ہین اور سب اولیاؤن کی کرامات نبی علیہ السّلام
کے معجزات مین داخل ہی چھٹی بیعت تبرک دخول طریقہ صوفیہ مین تمام خاص عنی فقیر سکی
واجب بلکہ اوجب ہی قولہ تعالیٰ یَاۤ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ
یعنے ای وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم ڈرو اللہ سے اور ہوجاؤ سچّے لوگون کے ہمراہ اور
سچے لوگون سے مراد اولیاؤن کی ہی۔ اگرچہ تعلم عقاید حقہ اور توبہ عن المعاصی ہر ایک
مسلمان کو عند الشرع فرض ہی لیکن اس بیعت دخول طریقہ مین ایک امداد خاص اولیائے
سلسلہ کی ہوتی ہی اور برکات انکی شامل حال مرید کے ہر زمان و مکان مین بقدر اعتقاد
و یقین حاصل ہی خصوصًا حالت سکرات مین روحانیات اولیا واسطے سلامتی ایمان اپنے
مرید کے مدد پہنچاتے ہین کسی کو انکار کرنا اس امر کا ممکن نہین خود مولوی اسماعیل دہلوی
نے صراط المستقیم کے صفحہ ۹ مین اپنے پیر و مرشد سید احمد صاحب کی اوصاف مین
جو مرید و خلیفہ مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی کے تھے لکھا ہی بابد دانست کہ حضرت
ایشان از بدو فطرت بر کمالات طریق نبوت اجمالًا مجبول بودند اور یہہ بھی لکھا ہی
کہ انکو پیغمبر خدا نے تین کھجورین کھلائین اسی سبب سے ابتدای طریق نبوت حاصل ہوا اور
حضرت علی مرتضیٰ رضنے انکو نہلایا اور حضرت فاطمہ رضنے انکو لباس پہنایا اور صفحہ چار سو مین
ہی کہ روح مقدس جناب غوث الثقلین عبد القادر جیلانی و جناب خواجہ بہاؤ الدّین
نقشبندی متوجہ حلال ایشان گردیدہ و ہر یک میخواست کہ ایشانرا بطرف خود کشد
فی الجملہ تنازع مابین روحین مقدسین تا یکماہ درحق ایشان ماندہ تا آنکہ بعد انقراض زمانہ
تنازع بوقوع مصالحت بشراکت انجامید تا عرصہ یکپاس ہر دو روحین توجہ برتا ثیر

برنفس نفیس حضرت کردند تا اینکه در زمان یکپاس حصول نسبت ہردو طریقہ نصیب ایشان گردید ۔ روزی بر مرقد خواجہ قطب الدین بختیار کاکی چشتی دہلوی مراقب نشستند با روح ایشان ملاقات شد و نسبت چشتیہ بکمال رسید صفحہ ۲۹۹ سے میں لکھا ہے کہ حضرت ایشان بنا بر استفسار و استبداد ان بجناب حضرت حق متوجہ شدند و عرض نمودند کہ بندہ از بندگان تو استدعا می کند کہ بیعت من نماید و تو دست مرا گرفتہ و ہر کہ درین عالم دست کسی میگیرد پاس دستگیری ہمیشہ میکند و اوصاف ترا با خلاق مخلوقات ہیچ نسبتی نیست پس دران معاملہ چہ منظور ست از الطرف حکم شد کہ ہرکہ بر دست تو بیعت خواہد کرد کو لکہا باشند ہر یک را کفایت خواہم کرد القصہ امثال این وقایع و اشباہ این معاملات صدہا در پیش آمد تا اینکہ کمالات طریق نبوت بذروۂ علیای خود رسید و الہام و کشف بعلوم حکمت انجامید این است طریق استفادۂ کمالات راہ نبوت و دلایل مذکورہ سے اموات کو علم و شعور کلام سماعت سب کچھ حاصل ہے اور مریدون کو قبر میں سے تعلیم کرتے ہیں وارین میں انکی مدد و شفاعت ہوتی ہے یہہ ثابت ہوگیا اوہی عقاید حقہ ہے ۔ چون مراقبہ الوہیت بکمال رسید مرتبہ خلافت عن اللہ نصیب او کردید ۔ یہان سے معلوم ہوا طریقہ بیعت پیری مریدی کا سنت ہے بدعت نہیں چنانچہ سید احمد صاحب نے ایک اپنا خاص طریقہ احمدیہ نکالا اور سب اولیاؤن کے سلسلے و طریقے اسمین ملا دے انکے بعد انکے خلفاؤن نے مذاہب اربعہ کو باہم ملاکر مذہب محمدیہ نام رکھا اور غیر مقلد بن گئے اولیاؤن کے ساتھہ وہ اعتقاد اور علماؤن کے ساتھہ یہہ گستاخی اللّٰہمّ احفظنا من جمیع البلایا فی الدّین والدّنیا والاٰخرہ بجاہ سیّد المرسلین واٰلہ واصحابہ الطّیّبین الطّاہرین والتّابعین وتبع التّابعین اجمعین وارحمنا معہم واوصلنا من برکاتہم فی کلّ حین برحمتک یا ارحم الرّاحمین وصلّی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمّد واٰلہ واصحابہ اجمعین الیٰ یوم الدّین ۔ قول الجمیل تصنیف مولانا شاہ ولی اللہ

محدث دہلوی کی دیکھو تمام سلسلوں کے اذکار و اشغال اور بیعت کرنے کی ترکیب بتفصیل مرقوم ہے

استفتا ۴۳

سوال جب دین اسلام کتاب و سنّت سے کامل ہوگیا تو کمال کے بعد کشف والہام کی حاجت کیا تھی اور کون سا نقصان باقی رہا تھا کہ بسبب الہام کے کامل ہووے

الجواب الہام دین کے کمالات خفیہ کا مُظہر ہی نہ مُثبِت ہی کمالات زائدہ کا چنانچہ اجتہاد علما مُظہر احکام ہی والہام مظہر دقایق و اسرار ہی کہ فہم اکثر آدمیوں کا جسکے دریافت کرنے سے کوتاہ ہی ۔ فصل الخطاب میں مولانا محی الدّین الحنفی القادری ویلوری نے لکھا ہی کہ اجتہاد والہام میں فرق واضح موجود ہی کہ وہ مُستند ہی رای کی طرف اور یہہ مستند ہی خالق رای کی طرف جلّ سلطانہ وعظّم بُرہانہ تو الہام میں ایک قسم اصالت کی ہی جو اجتہاد میں نہین کیونکہ ولی کے الہام و کرامات سے نبی کا اعلام و معجزات فخر و اثبات پر پہنچتا ہی اگرچہ الہام ظنی ہی اور اعلام قطعی قولہ تعالیٰ رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۔ ترجمہ ای رب ہمارے دے ہمکو اپنے پاس سے رحمت اور تیار کر واسطے ہمارے بھلائی ہمارے کام سے ۔ صراط المستقیم کے باب اوّل میں لکھا ہی اعلیٰ وارفع ازین مقام مقام نیابت عن اللہ ست در ضرب تحدیدات شرعیہ و در اقامت اشباح و مظان حکم مقام حقایق آن و در تعیین ارکان و آداب و شروط و مفسدات تربیت نوع انسانی عموماً و این مقام بالذات مقام اصحاب شرایع ست از انبیا و مرسلین و بہ تبعیت ایشان ظلی از ان مقام نصیبہ بعضی عظام از اتباع انبیای کرام می شود و ایشان را در عرف مفہمین می نامند و این مقام را در اصطلاح حضرت پیشوای ارباب تعلیم و مقتدای اصحاب تفہیم اعنی الشیخ ولی اللہ قدّس سرہ بمقام قرب الفرایض تعبیر می فرمایند ۔ امّا طریق استفادہ کمالات راہ ولایت باید دانست کہ در ہر طریق از طریق اولیاء اللہ مجاہدات و ریاضات و اذکار و اشغال و مراقبات معین کردہ اند و فی الحقیقت تعین اذکار و اشغال و مجاہدات و مراقبات ظلّ تشریع است

وکسیکہ در مقام قرب الفرایض قایم می شود و تعین اوضاع طرق موصلہ الی اللہ از جذر طبیعت او
فوارہ صفت می جوشد و دران تعلیم و تعلم را گنجایش نیست انتہی۔ شرح مشکوٰۃ میں
شاہ عبدالحق دہلوی فرماتے ہیں کہ مراد علم دین سے جو متعلق کتاب و سنت سے ہے دو قسم پر ہے
قسم مبادی اور قسم مقاصد قسم مبادی مانند صرف و نحو لغت وغیرہ کہ سمجھنا کتاب و سنت کا
اسپر موقوف ہے اور قسم مقاصد وہ ہے جو متعلق ہے ساتھ اعمال و اخلاق و عقاید کے یعنے فقہ
تصوف و کلام لیکن علم مکاشفات ایک نور حقانی و علم وجدانی ہے کہ سلوک کرنے طریق
صدق سے دل میں حاصل ہوتا ہے اور اس کے سبب معرفت حقایق اشیا جسطرح پر ہے
اسطرح پر معلوم و مکشوف ہوجاتی ہے اور امتیاز شناسائی ذات و صفات ہر شی کی پیدا
ہوتی ہے اور اسکو علم حقیقت و علم وراثت انبیا کہتے ہیں حدیث شریف میں آیا ہے
مَنْ عَمِلَ بِمَا عَلِمَ وَرَّثَہُ اللّٰہُ عِلْمَ مَا لَمْ یَعْلَمْ یعنے جس نے عمل کیا اس پر جو کچھ
پڑھا اور سیکھا ہے علوم ظاہری سے تب حق تعالی اسکو بخشتا ہے وہ علم وراثت کا جو
اسنے نہ پڑھا ہے نہ سیکھا ہے اور علم ظاہری و علم باطنی اسی کا نام ہے ان دونوں میں
باہم نسبت ہے جیسے جسم و جان یا پوست و مغز کی باہم نسبت ہے اور جو آیات و احادیث
علم کی فضیلت اور علو درجت میں وارد ہیں سب باطن کی شان میں حقیقتاً ہیں اور
علم ظاہر کی شان میں مجازاً یا شامل ہیں دونوں کو باعتبار تفاوت مراتب و درجات
عالم و معلوم و علم کے انتہی۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے کتاب ما لا بد کے خاتمہ میں
لکھا ہے این ہمہ کہ گفتہ شد صورت ایمان و اسلام و شریعت است و مغز و حقیقت آن
در خدمت درویشان باید جست خیال نباید کرد کہ حقیقت خلاف شریعت است
کہ این سخن جہال و کفر است بلکہ ہمین شریعت است کہ در خدمت درویشان رنگ دیگر
پیدا می کند چون قلب از تعلق جسمی کہ بما سوا اللہ داشت پاک شود و رذایل نفس
برطرف گشتہ نفس مطمئنہ شود و اخلاص بہم رساند دو رکعت او بہتر از لک رکعت دیگران

باشد ہمچنین صوم او صدقہ او رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فرمود کہ اگر شما مثل کوہ احد
زر در راہ خدا خرچ کنید برابر یک سیر یا نیم سیر جو نباشد کہ صحابہ در راہ خدا دادہ اند
این از قوت ایمان و اخلاص شان است و نور باطن رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم را از
سینۂ درویشان باید طلبید و بدان نور سینہ خود را روشن باید کرد تا ہر خیر و شر ایمان است
صحیح دریافتہ شود و لی در قرآن شریف متقی را فرمودہ و در حدیث شریف علامت ولی اللہ
بیان نمودہ کہ از صحبت او خدا یاد آید یعنے محبت دنیا در صحبت او کم شود و محبت حق زیادہ
گردد۔ مقدمہ ایضاح الحق مین لکھتے ہین کہ امر دین وہ شی ہی کہ تمام قسم کے احکام شارع
اسسے متعلق ہین بحکم إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِ دِينِكُمْ فَخُذُوا بِهِ یعنے
جب مین نے تمکو حکم کیا کسی چیز کا امر دین مین سے تمہارے تو اسکو مضبوط پکڑو اور عمل کرو
اور امر دین مین عقاید حقہ اخلاق جمیلہ و مقامات و حالات قلبیہ اور اقوال لسانیہ و افعال
جسمانیہ جنس عبادات و عادات و معاملات کے سب کچھ داخل و شامل ہین جاننا چاہیئے
کہ احکام شرعیہ ادلہ اربعہ سے ثابت ہین اور الہام کو اسمین گنجایش نہین اور امور دینیہ
ماورای احکام شرعیہ بہت ہین کہ اصل خاص اسمین الہام ہی مقامات و حالات اخبار غیبیہ
کہ اولیای عظام اور وارثان انبیا کرام اُن مین ممتاز ہین سو الہام ہی امور دینیہ عقاید
حقہ و اعمال انسانیہ ہین عقاید حقہ علم کلام کو کہتے ہین اور اعمال انسانیہ اگر بدن سے
علاقہ رکھتے ہین جیسے اقوال لسانی و افعال جسمانی تو انکو علم فقہ کہتے ہین اگر طبیعت سے
علاقہ رکھتے ہین جیسا بخل سخاوت عدالت شجاعت امور فضایل و رذایل تو انکے پہچاننے
کو علم اخلاق کہتے ہین اور اگر انوار قلب اور مقامات عالیہ و واردات غیبیہ سے یا حالات
قدسیہ سے علاقہ رکھتے ہین تو انکو علم تصوّف و سلوک کہتے ہین انتہیٰ خدا تعالی نے
اپنے فضل و احسان سے بندون کی تعلیم ظاہری کے لئے علمای عاملین پیدا کئے اور تعلیم
باطنی کے واسطے اولیای صالحین بنائے اور یہہ حاکم ہین مسلمانون کے مذہب و ملّت پر

اور انکو فیضان سرچشمہ محمدی سے پہنچتا ہے علامہ میبذی نے فواتح میں لکھا ہے کہ بعضے افسار تقلید از سر برون انداختہ فطرۂ اصلی را سرنگون ساختہ اند لقی اولیا و درویشان و حقایق و معارف ایشان بسیار میکنند و ہرچہ در گوش ایشان رسد ازان انکار دارند و بظاہر نبوت و توابع آن نیز قانع نباشند و از خود سخنی چند بیہودہ تراشیدہ اند و طبع شان میگذارد کہ بسر حد تقلید روند و نہ توفیق شان باشد کہ بوی تحقیق بشنوند مُذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ لَاۤ اِلٰى هٰٓؤُلَاۤءِ وَلَاۤ اِلٰى هٰٓؤُلَاۤءِ

رباعی

از بہر فساد و جنگ جمعی مردم ؏ کردند بکوی گمرہی خود را گم ؏ در مدرسۂ علم عقل آموختہ اند ؏ فی القبر یضرہم ولا ینفعہم ؏

قول الجمیل میں مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں مِنْهَا لَا يَتَكَلَّمُ فِيْ تَرْجِيْحِ مَذَاهِبِ الْفُقَهَاۤءِ بَعْضِهَا عَلٰى بَعْضٍ بَلْ يَضَعُهَا كُلَّهَا عَلَى الْقَبُوْلِ مُجْمَلَةً شرح چونکہ جمہور اہل سنت وجماعت کے نزدیک مذاہب اربعہ میں حق دایر ہے لہذا سب کو مجملاً حق جاننے کو فرمایا ہے اور ترجیح مذہب کی گفتگو سے اسواسطے منع کیا کہ ایک مذہب کو ترجیح دینا اکثر اذہان میں مذاہب باقیہ کی تنقیص اور تذلیل کا باعث ہوجاتا ہے چنانچہ اسی سبب سے بعض حدیثون میں آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا مجھے یونس علیہ السلام سے افضل نکہو حال آنکہ آپ سب پیغمبرون کے سردار ہیں۔ اسی طرح اولیاؤن اور انکے طریقون کو ایک دوسرے پر ترجیح مت کرو مبادا دوسرون کی شان میں نقص معلوم ہو وَمِنْهَا لَا يَتَكَلَّمُ فِيْ تَرْجِيْحِ طُرُقِ الصُّوْفِيَّةِ بَعْضِهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا يُنْكِرُ عَلَى الْمَغْلُوْبِيْنَ ۵ از انجملہ یہہ ہے کہ گفتگو نکرے کوی مسلمان صوفیون کے طریقے میں بعض کو بعض پر ترجیح ندیوے اور جو اُن میں مغلوب الحال ہیں اُن پر انکار نکرنا چاہیئے کیونکہ تم کو انکے حالات کی خبر نہیں واللہ اعلم بالصواب ؏

استفتا ۲۴

سوال ندا کرنا نبی یا ولی کو قبرون کے نزدیک یا دور سے اور اپنی حاجت میں انھوں سے

مدد مانگنی مطلقًا جایز ہی یا نہین اور یارسول اغثنی یاعلی مدد یاشیخ عبدالقادر جیلانی شیئًا للہ مصیبت کے وقت یا اُٹھنے بیٹھنے مین پکارنا جایز ہی یا نہین بعضے لوگ ایسے ندا کو شرک و کفر کہتے ہین اسکی کیا وجہ ہی بیّنوا توجروا

الجواب ندا کرنا جایز ہی اِن صورتون مین جو بیان ہوتی ہین گاہی ندا بطریق تعبّد ہی مثلًا کوئی شخص سورۂ **یَا اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ** پڑھتا ہی تو کیا رسول اللہ کو غیب دان جانکر تہجد کی نماز پڑھنے کو اُٹھو ایسا حکم کہتا ہی معاذ اللہ من ذلک بلکہ بطریق تعبّد تلاوت قرآن کرتا ہی گاہی ندا بلفظ السّلام علیك اَیُّھا النّبی تشہد مین بطریق تعبّد پڑھتا ہی گاہی علم بدیع و فصاحت کے قاعدے سے متکلم شخص غایب کو حاضر دل مین لا کر مخاطب کرتا ہی سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین **ابیات** خدیو خردمند فرّخ نہاد ٭ کہ شاخ امیدش برومند باد ٭ درخت بہشتی تو ای بادشاہ ٭ کہ افگندہ سایہ یکسالہ راہ ٭ گاہی خایف یا بیمار اپنے ماں یا باپ کو ندا کرتا ہی پکارتا ہی اگرچہ وے غایب ہین گاہی مغموم جوش غم سے اپنے بزرگ مردہ یا زندہ کو ندا کرتا ہی گاہی محب اپنے محبوب کو اگرچہ غائب ہو دل مین تو حاضر ہی جوش محبت سے ندا کرتا ہی چنانچہ جامی علیہ الرحمہ فرماتے ہین اور مدد مانگتے ہین **ابیات** زمہجوری برآمد جان عالم ٭ ترحم یا نبی اللہ ترحم ٭ نہ آخر رحمۃً للعالمینی ٭ زمہجوران چرا فارغ نشینی ٭ گاہی استمداد و توسل کے طریق سے ندا کرتا ہی مثلًا ای نبی ای ولی تو اللہ کا دوست ہی اور بندہ مقرب ہی تیری دعا خدا کی درگاہ مین جلد قبول ہوگی مین تجکو اپنا وسیلہ کرتا ہون خدا کے نزدیک چنانچہ قصیدہ بردہ مین فرماتے ہین **یَا اَکْرَمَ الْخَلْقِ مَالِیْ مَنْ اَلُوْذُبِہٖ ٭ سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ** ٭ یعنے ای بہترین مخلوقات میرا کوئی وسیلہ نہین کہ مین اسکے پاس پناہ لون سوائے تیرے جسوقت کہ حادثے عام اور بلائین نازل ہوتی ہین مجھے بچائیو مدد کیجیو۔ کوئی مسلمان نہین ایسا سمجھتا یا اعتقاد کرتا ہی کہ ولی یا نبی بغیر خدا کے ساعت دینے کے خودبخود

سنتے ہین یا بغیر خدا کے جلائے جیتے ہین یا بغیر خدا کے بلائے دنیا سے گذر تے ہین یا خدا کے کارخانے مین شریک وسہیم ہین بغیر خدا کے حکم کے تصرّف یا عمل کرسکتے ہین بغیر خدا کے بنائے خود بخود مستقلًا بنے ہین وحدہ لاشریک لہ کہنے والے کا یہہ اعتقاد کبھی نہین ہی کیونکہ ایسا اعتقاد خود کفر ہی ندا کرنے کی حاجت نہین مگر مبتدع لوگ مسلمان پر بدگمانی سے بہتان لگاکر یارسول اللہ یا علی مدد یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئًا للہ المدد یا احمد کبیر الرفاعی وغیرہ ندا کرنے والے کو مشرک کافر کہتے ہین حالانکہ مسلمان انکو غیب دان حاجت روا مستقل سمجھکر ہرگز نہین پکارتے ہین - مولانا غیاث الدّین بن احمد کا قصیدہ وغیرہ بزرگون کے کلام مین موجود ہی

ابیات

شَیْئًا لِلّٰہِ یَاعَبْدَالْقَادِرْ ؛ مُحْیِ الدِّیْنِ فِی الْقَلْبِ حَاضِرْ ؛ جِیْلَانِیْ یَا لِلّٰہِ بَادِرْ ؛ اَلْمَدَدْ یَاعَبْدَالْقَادِرْ ؛ یا شیخ عبدالقادر جیلانی اعطنی شیئًا للہ یہان اعطنی کا لفظ محذوف ہی یعنے ای شیخ عبدالقادر جیلانی دو مجکو ایک چیز یعنے مدد خدا کے واسطے جلدی سے دو کہ تمھاری یاد میرے دل مین ہمیشہ حاضر ہی اور صحیح روایت مین عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے وارد ہی مَنْ کَانَ لَہٗ ضُرُوْرَۃٌ فَلْیَتَوَضَّأْ وَیُحْسِنُ وُضُوْئَہٗ وَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ یَدْعُوْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَامُحَمَّدُ اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ یعنے جسکو کچھ ضرور مشکل کام آوے پس وہ وضو کرے اچھا وضو اور دو رکعتین نفل نماز پڑھے پھر دعا مانگے یا الٰہی مین مانگتا ہون تجھسے اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہون وسیلے سے محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کے یا محمّد مین متوجّہ ہوا تمھاری طرف وسیلہ کرکے خدا کی جناب مین اس میری حاجت روائی کے باب مین تاکہ وہ حاجت روا ہووے میرے لئے ای خدا انکی شفاعت قبول کر انکی میرے باب مین جلد اسکی حاجت وسیلہ سے رسول مقبول کے برآویگی اور مشکل آسان ہوجاویگی تجربہ کیا ہی بزرگون نے اور امداد سے رسول مقبول کے اپنی مراد کو پہنچے

مرُ

مسلمان شخص کبھی اولیاء اللہ کو یا پیغمبر کو غیب داں اور مستقلاً متصرف نہیں سمجھتے ہیں پھر تو
ندا جائز ہے اگر غیب داں مستقلاً سمجھکر ندا کریں تو شرک و کفر ہوگا ہاں معتزلہ کا مذہب
یہ ہے کہ افعال و اعمال بندہ کو خدا کے پیدا کیے ہوئے نہیں سمجھتے بلکہ بندہ مستقلاً افعال و اعمال
اپنے کا پیدا کرنے والا ہے ایسا اعتقاد رکھتے ہیں اور اہل سنت و جماعت کا مذہب یہ ہے
کہ بحکم اللّٰہُ خَلَقَکُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ یعنے اللہ نے تمکو بھی پیدا کیا اور تمہارے عمل بھی اللہ نے
پیدا کیا ہے اسلیئے وہابیہ نے ندا کے باب میں معتزلہ کا طریقہ اختیار کیے ہے اور غیب
اضافی اور غیب مطلق کو نہیں سمجھتے ہیں اور آیت مرقومہ سے منکر ہیں اور عبث اہل سنت
و جماعت کے عامی مسلمانوں کو دھوکے میں ڈالتے ہیں کتاب تصحیح المسائل تصنیف
مولانا فضل رسول بدایونی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۱۴۲ میں فارسی عبارت کے اندر صریح لکھا
ہے کہ اعتقاد این فرقہ وہابیہ چنان ست کہ ندا کردن اموات از دور و نزدیک باعتقاد
استماع شان اعتقاد نمودن علم غیب است اموات را گویا سماع خدا اعتقاد کنند
و این امر صریح البطلان و ابطال آن معلوم ہر کہ و مہ گردیدہ است لہذا آنرا در پردہ ہ
وا نمودہ شد اول معنی علم غیب را باید فہمید بعد ازاں حکم باید کرد مولانا شاہ عبد العزیز
در تفسیر سورۂ جن می نویسند غیب نام چیزیست کہ از ادراک حواس ظاہرہ و باطنہ
غایب باشد نہ حاضر بالمشاہدہ و بوجدان دریافت شود و اسباب و علامات آن
نیز در عقل و فکر در نیامدہ تا ببداہت و استدلال دریافت شود و این غیب مختلف می باشد
پیش کور مادر زاد عالم الوان غیب است و پیش اصم مادر زاد عالم اصوات و نغمات و الحان غیب است و پیش فرشتہ
الم گرسنگی و تشنگی غیب است و دوزخ و بہشت و لذت سکرات موت و عذاب قبر پیش مردم زندہ غیب است و این
قسم را غیب اضافی گویند و آنچہ نسبت بہمہ مخلوقات غایب است آنرا غیب مطلق گویند
مثل وقت آمدن قیامت و احکام کونیہ کہ فردا چہ خواہد شد و شرعیہ در ہر روز در ہر شریعت
چہ می شود و مثل حقایق ذات و صفات او تعالیٰ است علی سبیل التفصیل و این قسم را غیب

خاص او تعالیٰ مانند قوله تعالیٰ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا یعنی پس مطلع نمیکند بر
غیب خاص خود هیچ کس را اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ مگر کسی را که پسند میکند و او رسول
می باشد یعنی اطلاع نمیدهد بوجهی که رفع تلبیس و اشتباه و خطا بکلی دران اطلاع حاصل شود و
احتمال خطا و اشتباه اصلاً نماند و همین اطلاع دادن کذائی ست که او را اظهار شخص بر غیب
توان گفت بخلاف اطلاع منجمین و اطبا و کاهنین و رمالان و جفریان و فال بینان که
علم ایشان ببعض حوادث کونیه از راه استدلال و علامات ظنیه یا اخبار محتملة الصدق و
الکذب جنیان و شیاطین تخمینی و وهمی میباشد نه یقینی و اولیا را هرچند علم الهامی یقینی
ببعض حقایق ذات و صفات یا وقایع کونیه حاصل می شود امّا تلبیس و اشتباه بجمیع الوجوه
ازان مرتفع نمی گردد تا اظهار ایشان بر غیب و استیلا بران متحقق گردد بلکه اظهار غیب
بر ایشان و انعکاس صور غیبیه در آئینهٔ وجدان قلب ایشان ست و لهذا تکلیف عام
بران متحقق نمی شود حاصل کلام اینکه اظهار بر غیب هیچ کس را نمیدهد مگر کسی را که پسند میکند
و آنکس رسول می باشد خواه از جنس ملک باشد خواه از جنس بشر تحقیق ہی کہ صاحب
تفسیر کشاف علامہ زمخشری چند مقام پر اپنی تفسیر مین مایل بمذہب اعتزال ہوا ہی
اور صاحب تفسیر بیضاوی اور دیگر محشی علمانے اسکی خطا کو اصلاح دیا ہی از انجملہ یہہ
بھی ایک مقام ہی کہ ابطال کرامات والہام اولیا کا کیا ہی اظہار شخص بر غیب جدی
چیز ہی اور اظہار غیب بر شخص جدی چیز ہی پہلی شان رسولون کی ہی کہ وہ دعوت خلق
کے لئے مبعوث ہوئے ہین اور دوسری شان یعنی اظہار غیب بر شخص یہہ اولیاؤن
کو خدا نے رتبہ الہام سے دیا ہی اور دعوت خلق پر مامور نہین کیا ہی معلوم ہوا کہ رسول
کے تابع ہی ہی انکو بالاصالت اطلاع بر غیب ہی اور ولی کو اصالتاً نہین بلکہ وراثتاً و
تبعاً جو الہام و کرامات ملی ہی وہ سب معجزات اسی رسول کے ہین جسکی امت ہین وہ ہی معلوم
ہوا کہ سماع موتیٰ ندای احیاء کو خدا کے سنانے سے سنتے ہین خود بخود مستقلاً وسے

تا سنتے نہین پھر علم غیب کہان رہا خدا نے تعلیم کی تب انکو معلوم ہوا حقیقتاً جب روح
سے جدا ہوئی قوای نباتی وعنصری اس سے جدا ہوگئے مگر قوای نفسانی وحیوانی قائم
و تبقی بَعْدَ الْمَوْتِ دَرَّاكَةً یعنے مرنے کے بعد درّاکہ باقی رہتا ہے کئی حدیثون مین
ہے کہ درخت وپتھر آنحضرت کو سلام کرتے اور اصحاب سنتے تھے اور آنحضرت انکو بلا
تے اور بلاتے تھے وہ برابر آپ پاس چلے آتے تھے اور اصحاب دیکھتے تھے پہر ساعت
کلام کرنے کی طاقت خدا نے انکو دی جب جمادات کو خدا تعالی کی طرف سے یہہ
تو مردون کو کہ قوای نفسانی وحیوانی روح مین موجود اور علم وشعور و ادراک روح
حاصل ہے اور خدا تعالی انکو سنواتا ہے اسمین شرک وکفر کہان سے آگیا تصحیح المسائل
صفحہ ۱۵۳ مین لکھا ہے تحقیق درین مقام آنست کہ افعال عباد ہمہ مخلوق خدا ہستند
درین حکم احیا و اموات آدم وملک وغیرہ ہمہ یکسان اگر کسی فرشتہ آدمی زندہ
مردہ را در کدام فعل مستقل وخالق افعال خود داند کفر ست کلام وسماع احیا ہم
وق او تعالی است نہ ہست اگر او تعالی خواہد آدمی کلام کند وبشنود واگر نخواہد نشنود
چہ صور اسرافیل در گوش او دمیدہ شود علی ہذا القیاس ارواح اموات ہم نمی شنوند
نکہ خدا شنواند وبا سماع خدا ندای نزدیک ودور می شنوند وہمچنین کلام میکنند
یگر افعال می سازند ودر خواب احیا می آیند وکلام میکنند چنانچہ جریان عادت الہی
عالم مادی سماع وکلام وصوت ہر یک متفاوت ساختہ است ہمچنان در عالم مجرد
ست وروحانی طرق بصارت وسماعت وحیات وعلم وادراک بطور خاص نہادہ
روح انسان وفرشتگان آدمی را می بینند وآدمی انہا را نمی بینند زیرا کہ ابدان
لم مجرد محتاج بطعام وشراب نیستند وندای نزدیک ودور بسمع انہا یکسان می ماند
س افعال آنعالم را با فعال این عالم ہیچ نسبتی نیست ۔ در شرح مسامرہ می نویسد کہ
در برزخ را امور دنیا ہرگز قیاس نباید کرد وتردد انکار ملاحدہ طبعیہ یعنے نیچرو

اہل اعتزال بخصوص در معجزات انبیا و کرامات اولیا آنچہ میدارند ہمہ ناشی از جہل و تاریکی عقل ایشان است و ایشان را مثل خود پنداشتہ اند فاما ملاحدہ نیچریہ کہ اعتقاد معاد و حشر و نشر و ثواب و عذاب ندارند کلام شان در باب برزخ اعتباری ندارد اما آنہا کہ بر قرآن و حدیث ایمان آوردہ اند انہا را امکان انکار نخواہد بود چنانچہ یہہ بیان مولانا شاہ ولی اللہ اور شاہ عبد العزیز اور شاہ عبد الحق دہلوی رحمہم اللہ کی کتابون سے ثابت ہوگیا انکے بعضے شاگرد و مرید کہتے ہین کہ بزرگون کو ایسا تصور کئے ہین کہ دور و نزدیک سے ہماری ندا برابر سنتے ہین یہہ شرک ہے اب انکار کرنا قرآن و حدیث سے یہہ کمال دیوانگی بیدینی اور مسلمانون کو گمراہ کرنا ہے۔ و نیز در تفسیر عزیزی نوشتہ است کہ حال ارواح بعد مفارقت از ابدان مثل ملائکہ میگردد و روح را قرب و بعد مکانی مانع این سمع و ادراک نمی شود و مثال آن در وجود انسانی روح بصری است کہ ستارہای ہفت آسمان را درون چاہ می تواند دید۔ ایک وہابی نے کہا کہ خدا غیب دان ہے جو کوئی انبیا یا اولیا کو غیب دان سمجھے وہ مشرک ہے جب معنی غیب دان اُس کو پوچھے تو بولا کہ جو چیز نامعلوم اور چھپی ہوتی ہے وہ غیب ہے اسکا جاننے والا خدا ہے انبیا و اولیا کو جتنا اسنے علم غیب سکھایا اتنا یہہ جاننے والے بنے جب پوچھا گیا کہ خدا سے کون چیز غیب تھی جسکا وہ جاننے والا ہوا اور غیب دان بنا ہمکو بتلا دو کچھ جواب نہ دیسکا مجلس سے اٹھکر چلا گیا جو شئ آدمی کی نسبت غیب ہے ہرگز وہ شئ خدا کی نسبت کرکے حاضر ہے یہان سے معلوم ہوا کہ غیب اضافی و غیب مطلق و غیب خاص کو بالکل وہ پہچانتے نہین ایک کتاب قول الجمیل یا تکمیل الایمان پڑھتے اور سمجھتے تو ایسا بد اعتقاد مسلمانون کو بہکانے اور دہوکا دینے کا نکرتے حصن حصین مین حدیث شریف ہے یا عباد اللہ اَعِیْنُوْنِیْ یا رجال الغیب اَعِیْنُوْنِیْ حق تعالیٰ اپنے نیک بندون کو خواہ دور ہون خواہ نزدیک پکارنے والے کا آواز سنوا دیتا ہے اور اپنی قدرت سے ولی کی مدد پکارنے والے کو پہنچاتا ہے عَنْ عبد اللہ ابن عمر رضی اَنَّہٗ خَدِرَتْ رِجْلُہٗ فَقِیْلَ لَہٗ اُذْکُرْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَیْکَ فَیَزِیْلُ عَنْکَ فَصَاحَ یَا مُحَمَّدَاہ

فَخَدِرَتْ مِنْ سَاعَتِهٖ یعنے عبد اللہ بن عمرؓ کا بیٹھے ہوئے پاؤن سست ہوا اور سو گیا کھڑے رہنے کی طاقت نہ رہی ایک اصحابی نے کہا جو آدمیون مین سے تمکو بہت پیارا محبت والا ہووے اسکو پکارو تب آپ نے یا محمد کرکے پکارا اسی وقت پاؤن کا درد جاتا رہا آپ کھڑے ہو گئے ۔ ابن الہمام نے فتح القدیر مین محمد بن حرب الہلالی کی روایت نقل کی ہے وہ حرمین شریفین کے فتوے مین سے یہان لکھی جاتی ہے عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ الْهِلَالِيِّ قَالَ اَتَيْتُ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزُرْتُهٗ وَجَلَسْتُ بِحِذَائِهٖ فَجَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَزَارَهٗ ثُمَّ قَالَ يَا خَيْرَ الرُّسُلِ اِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ عَلَيْكَ كِتَابًا صَادِقًا فَقَالَ فِيْهِ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ؕ یعنے اور اگرچہ یہہ لوگ جس وقت کہ ظلم کرتے ہین جانون پر اپنے آوین تمھارے پاس پس بخشش مانگین اللہ سے اور بخشش مانگے واسطے اُنکے رسول اللہ پاوین اللہ کو توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ۔ محمد بن حرب الہلالی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ مین گیا زیارت قبر نبی علیہ السلام کو اور زیارت کرکے قبر شریف کے سامنے بیٹھا پس آیا ایک اعرابی اور زیارت کی اُسنے اور کہا ای بہترین پیغمبران تحقیق خدا نے تمپر نازل کیا سچی کتاب قرآن مجید اور اُس کتاب مین ایسا فرمایا یہہ آیت مذکورہ پڑھی اور کہا کہ مین اپنے گناہون سے توبہ کرتا ہون اور تمھاری شفاعت چاہتا ہون خدا کے نزدیک پھر عاجزی کیا اور رویا اور یہہ بیتین پڑھین ابیات يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظُمُهٗ ؕ فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَكَمُ ؕ نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاكِنُهٗ ؕ فِيْهِ الْعَفَافُ وَفِيْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَمُ ؕ یعنے ای کہ بہتر زمین ہے وہ کہ جہان آپ مدفون ہوئے ہین اسکی خوشبوئی سے تمام زمین اور جنگل خوشبو ہو گیا میری جان قربان اس قبر کی کہ جہان تم رہتے ہو اسمین پاکی ہے اسمین بخشش ہے اور کرم ہے یہہ آیت حیات النبی پر دلیل قطعی ہے اور مدد مانگنا اور مدد کرنا دونون ثابت ہوتے ہین ۔ جب وہ اعرابی چلا گیا تو خواب مین محمد بن حرب الہلالی

عمرؓ

آنحضرت علیہ السّلام کو دیکھا فرماتے ہین کہ اس اعرابی کو بشارت سنا دو کہ میری شفاعت سے خدا نے اسکو بخشا سب گناہ معاف کردیا۔ امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ آنحضرت کی وفات کے بعد چند روز ہوئے تھے کہ ایک اعرابی آیا روتا ہوا قبر شریف کے نزدیک لوٹ گیا اور یہہ آیت مذکورہ پڑھی اپنے گناہون کی معافی مانگی اسی وقت قبر شریف سے آواز آئی قَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ یعنے اللہ نے تجکو بخشا اور سب تیرے گناہ معاف کیا اَللّٰھُمَّ صلّ علیٰ سیّدنا محمّد وعلیٰ اٰل سیّدنا محمّد وبارک وسلّم

استفتا ۲۵

سوال شفاعت کے معنی کیا ہین اور اسکے اقسام کتنے ہین بیان کیجیے خدا اجر دیویگا

الجواب سترہ اقسام شفاعت کا جو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اللہ نے اذن دیا ہے تفصیل وار لکھے ہین از انجملہ پہلی قسم عالم ارواح مین شفاعت مطلق تھی کہ آپ کے نام مبارک کے وسیلے سے آدم علیہ السّلام کی توبہ قبول ہوئی نوح علیہ السّلام کی کشتی سلامت جودی کے جبل کے کنارے پر پہنچی ابراہیم علیہ السّلام پر آتش گلزار ہوگئی رحمۃً للعالمین کی ذات پاک مظہر شفاعت ہی ہی دوسری قسم جب آپ دنیا مین پیدا ہوئے عربستان سے قحط کی بلا دفع ہوئی میوہ غلہ دس حصے پیدا ہوا سب حاملہ عورتون نے بیٹے جنے برکت تمام دنیا مین ہوئی تیسری قسم جب آپ مبعوث برسالت چالیس برس کی عمر مین ہوئے کفر کی تاریکی جاتی رہی نور اسلام نمودار ہوا جب بیمار کے واسطے دعا کرتے شفا ہوتی شب و روز بنی آدم کے واسطے خدا کے نزدیک دعائے خیر کرتے تھے دشمنون کی بھی خیر خواہی کی مظلوم کو ظالم سے چھڑایا شیاطین کا آسمان پر چڑھنا اور استراق اخبار کرنا موقوف ہوگیا کل مخلوقات پر رحمت خدا بقدر مراتب ظاہر ہوئی معصیت و نافرمانی کے باعث قہر خدا و غضب آسمانی و بلا اگلی پیغمبرون کی امت پر ہوا کرتی تھی سو بالکل بند توقف ہوگئی جیسے کہ طاعون خسف زمین مسخ صورت باران سنگ و آتش زلزلہ کے سبب زمین کا الٹ جانا ان سب عذابون سے رسول آخر الزمان

کا

کی امت مرحومہ محفوظ و مامون ہے چوتھی قسم عالم برزخ میں شفاعت کرتے ہیں اپنے زائرین قبر شریف کی خصوصًا ہر طرح اپنے امت کی حاجت روائی کرتے ہیں چنانچہ ابو امامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا حق تعالی کا وعدہ ہے کہ بعد وفات میرے تمام روی زمین کو مثل خاتم یعنے انگشتری کے مانند میری قبر میں رکھدیگا تمام ملک مشرق سے مغرب تک میرے سامنے رہیگا جو کوئی درود شریف پڑھیگا دعا مانگیگا میں اسکو دیکھونگا سنونگا گویا میرے سامنے بیٹھا ہوا درود پڑھتا ہے میں اسکے حق میں اللہ سے دعا کرونگا شفاعت کی کیونکہ دور و نزدیک کے مسلمان آپکی حضور میں برابر یکساں ہیں ۔ اسی طرح فرشتگان سیّاحین ہر وقت میری قبر کے نزدیک میری امتی کا درود پہنچا دینگے اور اول و آخر درود پڑھکر جو دعا کرینگے قبول ہوگی میں ہر امر میں انکی شفاعت کرونگا اگر دعا کا اثر دنیا میں ظاہر نہوگا تو آخرت میں اسکا ثواب اور ذخیرہ جمع ہوکر انکو صبر کے عوض میں ملیگا اسیطرح اعمال نامے ہمیشہ آپ کی امت کے ہر جمعہ و دوشنبہ کے روز آپکے حضور میں فرشتے رجوع کرتے ہیں آپ نیک اعمال اپنی امت کے دیکھکر خوش ہوتے ہیں ترقی ثواب و رحمت کی دعا مانگتے ہیں اور بد اعمال دیکھکر آپ ناخوش ہوتے ہیں استغفار کرتے ہیں انکے ہدایت کی اور طلب مغفرت کی دعا خدا سے چاہتے ہیں شب و روز علاوہ حضرت کی شفاعت اپنی امت کے حق میں جاری ہے ۔ بقیع میں جو مسلمان مدفون ہوئے اور قیامت تک جو مدفون ہونگے انکے حق میں آپکی شفاعت ہمیشہ ہوتی ہے پانچویں قسم آنحضرت کی دعا کی برکت سے خدا نے آپکی امت میں علمای ربّانی و اولیای حقّانی پیدا کئے ہیں کہ وہ امت رسول اللہ کے احوال کی نگرانی اور شفاعت کرتے ہیں اپنے شاگردوں مریدوں معتقدوں کی ہر وقت امورات دینی و دنیوی میں خدا کے حکم سے مدد کرتے ہیں سکرات کی حالت میں انکا فیض باطنی سلامتی ایمان کے واسطے شایع ہوتا ہے اور اس مسلمان کی روح کے استقبال کے لئے رحمت کے فرشتے نازل ہوتے ہیں ارواح بزرگوں کی آتی ہے کیونکہ ولایت بھی

صاحبِ رسالت کے معجزوں میں سے ایک بہت بڑا معجزہ قیامت تک قایم ہے۔ قاضی ثناء اللہ
پانی پتی نے کتاب تذکرۃ الموتیٰ میں لکھا ہے کہ حق تعالی ارواح شہید و ولی را قوت اجساد
می دہد ہر جا کہ خواہند سیر کنند و گاہی اجساد ایشان از نہایت لطافت برنگ ارواح می آیند
و در کعبۃ اللہ جمع می شوند و نماز می کنند و دوستان و معتقدان خود را در دنیا و آخرت مددگاری
می کنند و فیض اویسیہ زندگان را می رسانند۔ در سیف مسلول می نگارد کہ اولیاء اللہ
را کشف صحیح کہ یکی از اسباب علم است ظاہر گشتہ و در حالات ایشان مرقوم شدہ است
کہ فیوض و برکات کارخانہ ولایت کہ از جناب الٰہی بر اولیاء اللہ نازل می شود اول بر یک شخص
نازل می شود و او قطب الاقطاب باشد و ازان شخص قسمت شدہ بہریک از اولیاء عصر
موافق استعداد می رسد و کسی از مردان خدا بے وسیلہ او درجہ ولایت نمی یابد چنانچہ ابدال
و اوتاد و نجبا و نقبا و جمیع اولیا محتاج حکم او می باشند و این منصب عالی از وقت
ظہور آدم بروح پاک علی مرتضیٰ شاہ ولایت متعلق بود و بعدہ این منصب ولایت
با مام حسن مجتبیٰ رسید و بعدہ با مام حسین شہید کربلا پستر با مام زین العابدین پستر
با مام محمد باقر بعدازان با مام جعفر صادق بعدازان با مام موسیٰ کاظم بعدازان با مام علی موسیٰ
رضا بعدہ با مام محمد تقی بعدازان با مام علی النقی پس ازان با مام حسن عسکری علیٰ نبینا و علیہم السلام
آن منصب معلای ولایت باطنی مفوّض بود و بعد از وفات امام حسن عسکری تا وقت ظہور
غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی بروح امام حسن عسکری این منصب تعلق داشت
چون حضرت غوث الثقلین قطب الاقطاب پیدا شدند در سنہ ۴۷۱ ہجریہ مقدسہ آن
منصب ولایت عظمیٰ و نعمت کبریٰ بایشان متعلق گردید و تا ظہور امام مہدی آخر الزمان
بروح مبارک غوث الاعظم رضی اللہ عنہ مفوض می باشد لہذا حضرت فرمودہ اند قدمی
ہٰذہٖ علیٰ رقبۃ کلّ ولیّ اللہ یعنی میرا قدم سب اولیاؤں کی گردن پر ہے چنانچہ
یہہ بیت اسی باب میں فرمائے ہیں بیت افلت شموس الاوّلین وشمسنا

أَبَدًا عَلَى الْأُفُقِ الْعُلٰى لَا تَغْرُبُ یعنی غروب ہو گئے آفتاب ولایت اول کے لوگوں کے
اور ہمارا آفتاب ولایت بلندی پر ہمیشہ رہیگا غروب قیامت تک نہ ہوگا۔ اسی لئے
مشائخین یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ کی تسبیح بطور وظیفہ فتوحات ظاہری
و باطنی کے واسطے پڑھتے ہیں اور حضرت شاہ جیلانی کی مدد شفاعت امور دینی و دنیوی
میں معتقدین کو ہمیشہ ملتی رہتی ہے۔ چھٹی قسم شفاعت کی جب تک قبروں سے حشر کے
دن جمیع بنی آدم زندہ ہوکر اٹھینگے وہاں تک آنحضرت کی شفاعت تخفیف عذاب قبر میں
بھی ہوگی روشنی وسعت گور تا آغاز حساب قیامت سایۂ عرش برین آپکی دعا سے حاصل ہوگی
تمام انبیا آپکی شفاعت کے خواہان رہینگے لوائے حمد کے سائے میں آوینگے حوض کوثر میزان
پلصراط غرض ہر مقام پر آپکی شفاعت ہر ایک امتی کو ہوگی آپکی امت میں ستر ہزار اولیا
اور علما ایسے ہونگے کہ ہر ایک کی شفاعت سے ستر ہزار گناہگاران امت بخشائے
جاوینگے ساتویں شفاعت کبریٰ مقام محمود میں جب آپ سجدہ کرینگے پہلے سجدہ میں نصف امت بخشائی جائیگی
اور دوسرے سجدہ میں پھر نصف امت باقی کی مغفرت ہوگی حضرت سید المرسلین کا رتبہ اس دن سبکو معلوم ہوگا کہ خصوصیت آپکی
بزرگی میں کیا کیا ہے قاضی عیاض نے شفا میں لکھا ہے پہلے زمین شق ہوگی آپ قبر سے باہر
آوینگے براق سواری کی حاضر ہوگی نفخ صور کی بیہوشی آسان ہوگی ستر ہزار فرشتوں کی جماعت
آپکی جلو میں رہیگی آپ کا نام مبارک میدان عرصات میں پکارینگے بہشتی لباس اول آپکو پہنایا
جائیگا مقام محمود پر عرش کے سیدھے بازو نشان احمدی لیکر کھڑے ہونگے آدم صفی اللہ
اور سب پیغمبر آپکے نشان کے تلے آوینگے قبول شفاعت کے لئے آپ امتی امتی پکارینگے
اور سب نفسی نفسی کہینگے بہتوں کو بغیر حساب کے جنت کی طرف روانہ کرینگے اور
بہتوں کو جہنم کی آتش سے بچاوینگے بہتوں کے درجے جنت میں بڑھاوینگے جن گنہگاران
امت کو دوزخ میں داخل کردینگے اگر ذرہ برابر بھی ایمان انکے دل میں ہے تو آپ انکو
دوزخ سے نکالینگے ایک گنہگار امتی بھی آپکی شفاعت عظمیٰ کے باعث دوزخ میں رہنے

بنا ویگا حق تعالیٰ فرماویگا ای محمد سب لوگ میری رضامندی چاہتے ہیں اور میں تیری رضامندی چاہتا ہوں اللّٰہم صلّ علیٰ حبیبک ونبیّک محمد وآلہ واصحابہ واتباعہ وبارک وسلّم

استفتا ۲۶

کیا فرماتے ہیں علمای دین اس باب میں کہ بعد دفن میت کے قبرستان میں ایک شخص استادہ ہوکر اذان دیتا ہی بعد فاتحہ دعا پڑھکر لوگ گانؤن میں چلے آتے ہیں ابھی ایک شخص مسافر یہان آیا ہی اور اس رسم کو بدعت مذموم کہتا ہی کہ شروعیتہ اذان کی سوای نماز کے اور کہین جایز نہین تا لوگ آواز سنکر مسجد میں نماز کے لیئے جمع ہون قبرستان میں اذان دینا اور حافظون کو قرأت قرآن کے واسطے قبر کے پاس بٹھانا خوشبو جلانا پھول سبزہ ڈالنا قبر پر یہہ رسم بدعت تمھارے ملک کا ہی اس باب میں جو صحیح روایت ہو مرقوم فرمائیے اگر آپ کہین تو قبرستان میں بعد دفن میت خوشبو سبزہ اذان دینا ہم چھوڑ دیوین جیسا کہو ویسا کرین جزاکم اللہ تعالیٰ

الجواب تسبیح وتہلیل ذکر ودعا قبرستان میں اموات کو ثواب پہنچانے کیواسطے پڑھتے ہیں سو جایز ہی تصحیح المسایل میں فتح القدیر کی روایت منقول ہی اور مکروہ ہی قبر کے پاس سونا یا قضای حاجت کرنا یا خلاف سنت معہودہ کوئی عمل بجالانا مستحب زیارت اور دعا کرنا ہی جیسا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم جب بقیع میں جاتے آپ کہتے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاَنَا اِنْشَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَسْئَلُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ وَاخْتَلَفَ فِيْ اِجْلَاسِ الْقَارِيْ لِيَقْرَءَ عِنْدَ الْقَبْرِ وَالْمُخْتَارُ عَدَمُ الْكَرَاهَةِ یعنے سلام ہووے تم پر یہہ قوم مؤمنین کا گھر ہی اور ہم بھی خدا چاہے تو تم سے ملنے والے ہیں مانگتا ہون میں اللہ سے عافیت میرے اور تمھارے واسطے اور قرآن پڑھنے والے قبر کے پاس بٹھانا بعضون نے مکروہ کہا ہی اور مختار قول یہہ ہی کہ اسمین

کچھ کراہت نہیں ۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جب انتقال ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے جنازے کی نماز پڑھی جب قبر میں رکھے آنحضرت سُبْحَانَ اللّٰہ چند بار کہتے رہے ہمنے بھی کہے بعد اَللّٰہُ اَکْبَرُ چند بار کہتے رہے ہمنے بھی کہے بعد حضرت کو پوچھا کہ تسبیح و تکبیر کہنے کا کیا سبب تھا آنحضرت نے فرمایا کہ جب قبر کی تنگی سے قبر میں مردہ گھبراتا ہے تو تسبیح و ذکر کی آواز سننے سے خدا تعالی اسکو خوشی بخشتا ہے ۔ ملا علی قاری نے حصن حصین کی شرح میں لکھا ہے كُلُّ دُعَاءٍ ذِكْرٌ وَكُلُّ ذِكْرٍ مُتَضَمِّنٌ لِلدُّعَاءِ لِمَا فِيهِ مِنْ عَرْضِ الثَّنَاءِ وَتَعْرِيضٍ بِالْعَطَاءِ یعنے سب طرح کی دعا ذکر خدا ہے اور سب طرح کا ذکر دعا کو شامل ہے کہ اسمیں حق تعالی کی ثنا اور بخشش ظاہر ہوتی ہے ۔ اور تلقین پڑھنا سنت ہے ابو امامۃ الباہلی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی تمھارا بھائی مسلمان گذر گیا تو اسکو دفن کرنے کے بعد ایک تم میں سے کھڑا رہے قبر کے سرہانے تلقین پڑھنے کو اور یا فلان بن فلانہ کہے اگر ماں کا نام معلوم نہیں تو حوا کا نام لیوے وہ مردہ سنتا ہے پھر دوبارہ کہے وہ مردہ اٹھکر بیٹھتا ہے پھر تیسرے وقت کہے تب وہ مردہ کہتا ہے اَرْشِدْنَا رَحِمَكَ اللّٰهُ یعنے ارشاد کرو کیا کہتے ہو خدا تمکو رحمت کرے لیکن تم اس مردے کا کہنا نہیں سنتے ہو بعد تلقین پڑھنے والا ایسا کہے اُذْكُرْ مَا خَرَجْتَ عَلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا شَهَادَةَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِنَّكَ رَضِيْتَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَبِالْكَعْبَةِ قِبْلَةً وَبِالصَّلٰوةِ فَرِيْضَةً وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ اِخْوَانًا یعنے یاد کر ای بندے کہ تو دنیا سے باہر نکلا ہے اس کلمہ شہادت پر تحقیق نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ اور تحقیق محمد اسکے بندے ہیں اور رسول ہیں اور تو راضی ہوا ہے کہ اللہ تیرا رب ہے اور اسلام تیرا دین ہے اور محمد تیرا نبی ہے اور قرآن تیرا امام ہے اور کعبہ تیرا قبلہ ہے اور نماز فرض ہے اور سب مؤمنین تیرے

بھائی ہین جب مردہ یہہ تلقین سنتا ہی اللہ اسکے دل مین ہمت کہنے کی دیتا ہی منکر نکیر سوال کرنے والے فرشتے آپس مین کہتے ہین کہ چلو ہمکو اب سوال کرنے کی کچھہ حاجت نہین اللہ نے اسکو جواب تلقین کرا دیا اور یہہ بھی کہنا یُثَبِّتُہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ یعنے اللہ اسکو قول ثابت پر یعنے کلمہ شہادت پر ثابت رکھے — اور ایک روایت مین یہہ الفاظ بھی زیادہ تلقین مین کئے ہین اَنَّ الْجَنَّۃَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَا رَیْبَ فِیْہَا وَاَنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ یعنے تحقیق جنّت برحق ہی اور دوزخ برحق ہی اور بعث برحق ہی اور تحقیق قیامت کا دن آنیوالا ہی بیشک اور خدا تعالے اوٹھاویگا زندہ کرکے سبھون کو جو قبرون مین ہین بلکہ ڈوبے ہوے جلے ہوے شیر نے کھائے ہوے سب کے سب جی اوٹھینگے - بعضے رواتیون مین تخفیف عذاب اور تکثیر ثواب کے واسطے سورۂ تبارک سورۂ فاتحہ سورۂ اخلاص سات مرتبے سورۂ تکاثر پڑھنا قبر کے گرد بیٹھکر بعد پیچھے جاتا تو مردہ چلنے والون کے جوتون کی آواز بھی سنتا ہی اور کون لوگ دفن کرنے آئے ہے انکو پہچانتا ہی - اور پھول سبزہ خوشبو قبر پر رکھنے سے تخفیف عذاب اور زیادتی ثواب ہی جب تک برگ و گل تازہ ہی تسبیح خدا کی کرتا ہی وہ ثواب اس میّت کو ملتا ہی چنانچہ روایت ہی کہ آنحضرت نے قبرستان مین ایک شخص کی قبر مین مردے پر عذاب ہوتے ہوئے دیکھا وہان کھڑے رہے اور کھجور کے درخت کی سبز ڈالی منگوائی اور قبر پر رکھدی اور فرمایا جب تک یہہ شاخ درخت تازہ اور سبز ہی مردے کو اسکی ذکر و تسبیح سے انسیت و ثواب حاصل ہوتا ہی - ایک مسئلہ فقہ کا یا فرایض کا قبر کے نزدیک بیان کیا جاوے تو عذاب تخفیف ہوویگا - اسی طرح قرائت قرآن وعظ حکایات صالحین کے بیان کرنے سے خدا رحمت بھیجتا ہی - اور خوشبوئی صندل وغیرہ رکھنے سے قبر کے پاس فرشتے خوش ہوتے ہین - آگ قبر کے پاس رکھنا منع ہی اور ایک حدیث شریف مین ہی اِذَا رَاَیْتُمُ الْحَرِیْقَ فَکَبِّرُوْا یعنے جب تم دیکھو کہ کہین آگ لگی ہی اور تمھارا

ہاتھ نہین پہنچتا ہی تو تکبیر کہو یعنے اذان دو کہ اُسکی برکت سے آگ بجھکر ٹھنڈی ہوگی اور
عذاب قبر بھی آتش کا شعلہ ہی اور اذان عام ہی ذکر تکبیر دعا و تہلیل کو شامل ہی سوائے
نماز کے اور کہین اذان نہ دینا کسی سے منقول نہین خطبہ پڑھنے کیواسطے بھی خطیب کے
سامنے منبر کے پاس اذان کہتے ہین لیلۃ القدر کو رمضان مین سات بار اذان مسجد مین
کہتے ہین - بچہ پیدا ہوا تو سیدھے کان مین اذان کہنا اور بائین کان مین اقامت کہنا سنت
ہی اسی قیاس پر قبر کی آتش بجھانے کو ہاتھ نہین پہنچتا ہی تکبیر کہنا چاہیے تا قبرستان
کے مُردے آتش دوزخ سے خلاصی پا دین - اگر قبر کے سرہانے سورۂ بقر کا ابتدا
رکوع اور پائتی مین خاتمہ سورۂ بقر کا پڑھین عذاب قبر موقوف ہوجاویگا - معلوم
ہوا کہ جیسی مشروعیۃ اذان نماز ہی کے واسطے ہی اسی طرح اور مقام پر بھی برکت کے
واسطے جایز ہی مرقاۃ شرح مشکوۃ مین ہی کہ ایک روز علی مرتضیٰ رضی غمگین دل سے
رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے حضور مین گئے آپ نے فرمایا تم آج غمگین نظر آتے ہو
جاؤ اپنے دوستون مین اور کہو کہ تمہارے کان مین اذان کہدین یون غمگینی دل کی رفع
ہوجاویگی - اگر کوئی جنگل مین رستا بھولا یا خوف پیدا ہوا اذان پکار کر کہے اور
اب بھی کہے اَعِيْنُوْنِيْ يَارِجَالَ الْغَيْبِ یعنے یا رجال الغیب میری مدد کرو ضرور
کوئی شخص پیدا ہوگا تم کو رستہ بتاویگا - اب مشروعیۃ اذان کی مسلمانون کے
فایدے کے واسطے بیان کرتے ہین اذان کی معنی آگاہ خبردار کرنا ہی مدینہ شریف
مین جب حضرت ہجرت کرکے تشریف لائے وہان جبرئیل نے وحی کے طور سے الفاظ
اذان آپ کو سنائے اور اسی شب کو عمر بن الخطاب رضی نے خواب مین ہاتف کی زبانی
اذان سنی اور آنحضرت کو فجر مین آکر سنائے آپ نے فرمایا تمہارا خواب سچا موافق
وحی کے ہی ایسے الفاظ مخصوص ابھی مجکو جبرئیل نے سنائے تھے الغرض جو کچھ
نیک کام ذکر دعا قرات تسبیح اس زمانے مین جاری ہین سب حسنات ہین اذان دینا

میّت کو دفن کئے بعد قبرستان مین بدعت حسنہ ہی بنیت ثواب اور بخشایش کی ہی

واللہ اعلم بالصّواب

استفتا ۲۷

سوال مصافحہ کرنا بعد نماز فجر و عصر و جمعہ و عیدکے یا معانقہ کرنا جو مسلمانون مین رواج ہی شرع شریف مین جایز ہی یا نہین بینوا توجروا

الجواب جایز ہی تصحیح المسایل مین شرح مشکوٰۃ ملا علی قاری سے منقول ہی اِعْلَمْ اَنَّ الْمُصَافَحَةَ سُنَّةٌ مُسْتَحَبَّةٌ عِنْدَ كُلِّ لِقَاءٍ وَمَا اعْتَادَهُ النَّاسُ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ لَا اَصْلَ لَهُ فِي الشَّرْعِ عَلٰى هٰذَا الْوَجْهِ وَلٰكِنْ لَا بَاسَ بِهٖ فَاِنَّ اَصْلَ الْمُصَافَحَةِ سُنَّةٌ وَكَوْنُهُمْ مُحَافِظِيْنَ عَلَيْهَا فِي بَعْضٍ وَمُفَرِّطِيْنَ فِيْهَا فِي كَثِيْرٍ مِنَ الْاَحْوَالِ وَهِيَ الْبِدْعَةُ الْمُبَاحَةُ یعنے مصافحہ کرنا جانو تم تحقیق سنّت ہی و مستحب ہی جب ملین دو مسلمان بھائی اور جیساکہ عادت و رواج لوگون نے اختیار کیا ہی کہ فقط صبح کی اور عصر کی نماز کے بعد مصافحہ کرتے ہین اور بس اسطرح پر اصل شرع مین نہین آئی ہی لیکن اسمین کچھہ مضایقہ نہین کیونکہ اصل مصافحہ تو سنّت ہی جب چاہو تب کرو بعض نے اوقات ٹھہرالیا ہی مصافحہ کرنے کو اور کوئی افراط و تفریط ٹھہرانے مین اکثر تامل کرتے ہین سو بدعت مباحہ ہی۔ اسیطرح کا حکم ہی میت کے بعد فاتحہ کا کھانا دہم چہلم برسی وغیرہ ٹھہراکر دن مقرر کرلیا ہی حالانکہ فاتحہ صدقہ ایصال ثواب کے واسطے کرنا سنّت ہی مدعی عیب چین لوگونکو اعتراض کی جا ملتی ہی یہان تک کہ ایسے سنّت اور مستحب نیک کامون کو مکروہ و حرام کہدیتے ہین چنانچہ بزرگون کی نیاز کے کھانیکو بھی بعض جاہل وہابیہ حرام کہتے ہین کہ غیر کے نام سے یہہ نیاز کا کھانا پکارا گیا ہی انکے کہنے پر کچھہ اعتبار نہین قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَتَفَرَّقَا ۔ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے جب دو مسلمان شخص ملاقات کرتے ہین اور ہاتھہ سے ہاتھہ ملاتے ہین وے دونون مغفرت پاتے ہین جدا ہونے سے اوّل۔ مصافحہ کرنا دونون اپنے ہاتون کو دوسرے کے دونون ہاتھون سے باہم ملانا اور ابھی تو ہمارے

ملک کا

ملک کا مصافحہ بحکم اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِہِمْ سیدھا ہاتھ آپس میں ملاتے ہیں ایسا
ٹھہرا ہے ابدع البدعات کہیں تو بجا ہے لیکن از روی ادب کے کسی نے اپنا ہاتھ
مصافحہ کرنے کو دراز کیا تو لازم انسانیت ہے کہ ہم بھی اپنا ہاتھ دراز کرکے مصافحہ کرلیں
اگر ثواب نہ ملا تو گناہ بھی کچھ نہیں قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَافَحَ اَخَاہُ
الْمُسْلِمَ وَحَرَّکَ یَدَہٗ تَنَاثَرَتْ ذُنُوْبُہٗ یعنے جسنے مصافحہ کیا اپنے بھائی مسلمان
اور ہاتھ کو ہلایا تمام گناہ اسکے جھڑ جاتے ہیں جیسے جھاڑ کے پتے جھڑتے ہیں یہاں
معلوم ہوا کہ اگر بزرگ عالم مشایخ سے مصافحہ کریں دست بوسہ لیویں حسب تقاضای
ادب دونوں ہاتھوں سے اسکے ایک ہاتھ کو پکڑیں اور اگر مساوی العمر والرتبہ ہیں تو
ایک ہاتھ سے بھی جیسا کہ رسم ہے مصافحہ کریں اور امیدوار ثواب کے رہیں جایز ہے
معانقہ یعنے گلے ملنا عید کے روز تو حدیث شریف میں قدوم سفر سے آنے والے کا
معانقہ ثابت ہے یعنے کوئی سفر سے آیا ہے اسکو چھاتی سے لگانا گلے ملنا جایز ہے اور
شیخ عبدالحق رح نے لکھا ہے کہ معانقہ درحال غیر قدوم از سفر نیز آمدہ است از برای
اظہار محبت وعنایت ابویعلی سے روایت ہے اَنَّ حَسَنًا وَحُسَیْنًا اِسْتَبَقَا
عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضَمَّہُمَا اِلَیْہِ الحدیث یعنے تحقیق امام
حسن رض اور امام حسین رض دوڑ کر سامنے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ نے
اُن دونوں کو چھاتی سے لگایا اور پیار کیا اور پیشانی کے بوسے لئے الحاصل
برادران دینی باہم محبت دلی رکھکر جب ملیں مصافحہ کریں یا عید کے روز معانقہ کریں
شرع میں ممنوع نہیں ہے واللہ اعلم بالصواب

استفتا ۲۸

سوال زیارت میّت کی تین دن کے بعد کرنا ہفتم دہم سی ام چہلم کے روز کھانا پکانا
جو لوگ میّت یا زیارت میں شامل ہوتے ہیں انکو بلا کر کھلانا بدعت ہے یا نہیں اور

ایسے رسوم آنحضرت کے زمانے مین یا صحابہ وتابعین کے زمانے مین نہ تھے تب بدعت ضلالہ ہوتے ہین یا نہین اور فعل بدعت کبھی مستحب یا حسنہ نہین ہوتا پھر ان عملون سے ثواب کی توقع رکھنا جہالت ہے یا نہین طرفین کی کتابین اور مباحثے دیکھکر اسکا جواب لکھینگے تو موجب احسان ہوگا اس زمانے کے علما اکثر اپنی سخن پروری جانب داری کے لحاظ سے صاف صاف ہمکو نہین سمجھاتے اور رسالے چھپے ہوئے طرفین کے ہمنے دیکھے حق بات دریافت نہین ہوتی ہے آپ کو تحفۂ محمدیہ وتائید الحق واظہار الحق وغیرہ لکھنے کا اتفاق ہوا ہے اور مباحثے ومناظرے مسایل مختلفہ مین کئے ہین اس لئے بڑا بھروسا اور اعتبار آپکے مسئلے پر ہم رکھتے ہین کیونکہ ۱۲۶۵ھ ہجریہ مین تحفہ محمدیہ چھپا ہوا ہمنے دیکھا تھا اور اسمین پانچ مولویون کا حال جوکہ محترمہ سے اخراج پائے تھے بتفصیل مندرج ہے اور آپ انکے حالات سے خوب واقف ہین اسواسطے خالصًا مخلصًا عند اللہ اپنی مہر و دستخط سے جواب لکھنا تامین حیدرآباد دکن کو لیجاونگا وہان کے علماؤن کو دکھاؤنگا دو مہینے میری رخصت کے باقی ہین جلد لکھ بھیجئے جزاکم اللہ تعالیٰ

الجواب حَامِدًا وَمُصَلِّيًا وَمُسَلِّمًا رَبَّنَا لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ معلوم ہووے کہ جمہور علما کے نزدیک اصل بدعت کے دو قسم ہین ایک بدعت ہُدیٰ جسکو بدعتِ حسنہ کہتے ہین دوسری بدعتِ ضلالہ جسکو بدعتِ سیئہ بولتے ہین فصل الخطاب مین امام جزری سے منقول ہے قَالَ الْجَزْرِيُ فِي النِّهَايَةِ اَلْبِدْعَۃُ بِدْعَتَانِ بِدْعَۃُ هُدىً وَبِدْعَۃُ ضَلَالَۃٍ فَمَا كَانَ فِي خِلَافِ مَا اَمَرَ اللهُ بِهٖ وَرَسُوْلُهٗ فَهُوَ فِيْ حَيِّزِ الذَّمِّ وَمَا كَانَ وَاقِعًا تَحْتَ عُمُوْمِ مَا نَدَبَ اللهُ اِلَيْهِ وَحَضَّ عَلَيْهِ اَوْ رَسُوْلُهٗ فَهُوَ فِيْ حَيِّزِ الْمَدْحِ یعنے کہا جزری نے نہایہ مین بدعت دو قسم پر ہے بدعتِ ہُدیٰ اور بدعتِ ضلالہ جو خدا ورسول کے حکم سے خلاف ہے سو کام برائی مین داخل ہے اور جو واقع ہے عمومًا تحت مین اس حکم کے جو اللہ نے

فرمایا اور مخصوص کیا یا اسکے رسول نے فرمایا اور مخصوص کیا سو وہ کام بھلائی مین داخل
ہے - حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے مگر انکے درمیان مشتبہات اشیا ایسے
ہین کہ انکے لئے کوئی حکم بیان نہین ہوا الحکم اَلْاَصْلُ فِی الْاَشْیَاءِ اِبَاحَۃٌ عِنْدَ الْجُمْہُوْرِ
سب اہل سنّت وجماعت کے نزدیک ہمہ اشیاء جبتک حرام کا حکم نہ آوے اپنے اصلیت
اباحت پر ہین لیکن بعض علما نے اُن اشیا کو حرمت پر قرار دیا جبتک حلال کا حکم انکے لئے
نہ آوے بعض علما نے اُن اشیا کو توقف مین رکھا نہ حلال نہ حرام ہین کُلُّ بِدْعَۃٍ
ضَلَالَۃٌ مخصوص البعض ہے اس حدیث کے سبب کہ فرمایا نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے
مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ غَیْرِ اَنْ
یَنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْءٌ - وَمَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً سَیِّئَۃً کَانَ
عَلَیْہِ وِزْرُھَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا غَیْرَ اَنْ یَنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِھِمْ شَیْءٌ ۵
جس نے اسلام مین طریقہ نیک نکالا اسکو اسکا ثواب ہے اور جو کوئی اس طریقہ نیک
پر عمل کریگا اُسکا ثواب بھی لیکن پچھلے عمل کرنے والون کے ثواب مین سے کچھ کم نہوگا
اور جس نے اسلام مین طریقہ بد نکالا اسکو اسکا عذاب ہے اور جو کوئی اس طریقہ بد
پر عمل کریگا اُسکا عذاب بھی لیکن پچھلے عمل کرنے والون کے عذاب مین سے کچھ کم نہوگا
اور یہہ دوسری حدیث بھی اسی کے متعلق ہے مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ
مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ جس نے نو ایجاد کیا ہمارے اِس دین مین جو کچھ کہ اس دین سے علاقہ
نہین رکھتا ہے پس وہ رد ہے - سُنّت کا لفظ باعتبار معنی لغوی کے نیک وبد دونون
کو شامل ہے کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ عَامٌ مُخَصَّصٌ لِبَعْضٍ اس معنی مین ہوئی
کُلُّ بِدْعَۃٍ سَیِّئَۃٍ ضَلَالَۃٌ یعنے جو بدعت سیّئہ ہے وہ ضلالت ہے اور
جو بدعت حسنہ ہے وہ ہدایت ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے مَا
اُحْدِثَ وَخَالَفَ کِتَابًا اَوْ سُنَّۃً اَوْ اِجْمَاعًا اَوْ اَثَرًا فَھُوَ الْبِدْعَۃُ الضَّلَالَۃُ

وَمَا اُحْدِثَ مِنْ خَيْرٍ وَلَمْ يُخَالِفْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ الْبِدْعَةُ الْمَحْمُوْدَةُ ۔
جو فعل یا قول ایسا نکلا نیا کہ مخالف ہو کتاب سے یا سنّت سے یا اجماع سے یا اثر سے
سو وہ بدعت نیک محمود یعنے تعریف کے لایق ہے ۔ اور مطلق بدعت پانچ قسم کی ہے
بالاتفاق ایمہ اربعہ جمہور علما کے نزدیک اوّل[۱] واجبہ جیسا کہ تصنیفات تفاسیر و شرح
احادیث و کلام اسانید کتاب و سنّت و تدوین کتب تصوف و اصول و فروع فقہیہ و
نحو و صرف و لغت و معانی و بیان اور جو کچھ دین میں اصلاح معاش و معاد کے لئے ضرور
ہے علم طب و حساب و منطق و علوم رسم الخط و اعراب و نقاط قرآن مجید و تعلیم و تعلّم علوم
شریف و تالیفات ردّ فرق مبتدعہ جیسے نئے سوالات نکلتے گئے ویسے نئے جوابات
بنانا بھی علما پر واجب ہوا دویم[۲] مستحبہ جیسا کہ بنائی مدارس و خانقاہ و مسافرخانہ و
دارالشفا و سرور میلاد سرور انام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تمام نیکی اور ثواب کے
کام جو قرون ثلاثہ میں نہ تھے سیوم[۳] مباحہ جیسا کہ مصافحہ نماز کے بعد اور توسع طعام
لذیذہ و ملابس فاخرہ و عمارات جمیلہ بشرطیکہ مال حلال سے ہو اور باعث فخر و نخوت
کا نہو اور استعمال غربال و زیادتی اسباب خانہ چہارم[۴] مکروہہ جیسا کہ آرایش
مساجد و مصاحف سونے روپے کے نقش و نگار سے اور تجمّل فروش و سواری وغیرہ
پنجم[۵] محرّمہ جیسا کہ مذاہب روافض و خوارج و معتزلہ و جبریہ و قدریہ و مرجیہ و
مجسمیہ وغیرہ اسراف کے کام تفصیل اسکی سفینۃ النجاۃ میں مرقوم ہے ۔ روایت ہے
کہ تراویح کی نماز بیس رکعات روشنی و اہتمام کے ساتھ حضرت عمر بن الخطاب مزین
المسجد والمنبر والمحراب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں جاری ہوئی آپنے فرمایا نِعْمَۃُ الْبِدْعَۃُ
هٰذِهٖ یعنے یہہ کیا اچھی بدعت ہے اور حالانکہ آنحضرت صلعم نے چند روز پڑھی تھی وہ سنّت
ہے اور بحکم عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ یعنے تمکو میری سنّت پر عمل
کرنا لازم ہے اسی طرح جو کام خلفاء الراشدین نے نکالا اسپر بھی سنّت کے جیسا عمل کرو

اِس حدیث سے تو خلفای راشدین کے تمام افعال واقوال پر عمل کرنا سنت ہوا جو نیا کام
دین اسلام مین کسی نے ایجاد کیا اسکو شریعت کے قواعد اصول و فروع کے ساتھ ملا کر دیکھنا
اور خوب تحقیق کرنا اگر وہ کام محمود ہی اصلاح معاش و معاد مسلمین کے لایق ہی اسکو بدعت
حسنہ کہنا خواہ واجب خواہ مستحب ہو اگر ثواب آخرت اسمین مترتب ہوتا ہی خواہ مباح
ہووے جسمین نہ ثواب ہی نہ عذاب ہے لیکن اگر وہ کام محمود نہین بلکہ خلاف شرع مین
حکم آیا ہی اسکو بدعت سئیہ کہنا اگر بدی کم ہی تو مکروہ ہی اور اگر بدی زیادہ ہی تو
محرمہ ہی - معتزلہ کے علما نے حسن عقلی و قبح عقلی کا قاعدہ نکالا ہی بحکم وَلَکُمْ مَا فِی
الْاَرْضِ جَمِیْعًا یعنے خدا نے تمہارے واسطے تمام اشیا پیدا کیا جو کچھہ زمین مین ہی
بعضون نے لام کے معنے تملیک کے کئے ہین یعنے تمکو سب اشیا کا مالک خدا نے بنایا
حسن عقلی جس شی مین نظر آوے کھاؤ پیو اور قبح عقلی جس مین نظر آوے اُس سے
پرہیز کرو یہان سے اصل ہر شی مباح ہوئی جسکے لئے خدا اور رسول کا حکم حرمت کا آیا
ہی اسسے پرہیز کرنا فرض ہی اور جسکے لئے حکم حلّت کا وارد ہوا اسکا استعمال کرنا
لیکن بعض اشیا کا کچھہ حکم معلوم نہوا وہ اباحت پر اصلی ہین بعض نے کہا اصل اشیا حرمت
پر ہین اگرچہ ہمارے واسطے پیدا ہوئے جسکے لئے حلال کا حکم ہوا استعمال کرو نہین تو
حرمت اصلی سمجھو بعض نے توقف اسی لئے کیا کہ اگر عقلًا جایز ہووے تو حلال سمجھو اور
عقلًا جایز نہووے تو حرام سمجھو - تمام معتزلہ وغیرہ غیر مقلّد بن گئے عقل کے پیچھے پڑے
نقل کو ترک کر دئے اعتراض نقلی و تاویلات شیطانی بتلانے لگے بہتّر فرقے
ہو گئے فرقہ نیچر بھی معتزلہ کا بال گوپال نکلا مقلدین ایمۂ اربعہ اہل سنت وجماعت ہین
اصول عقاید مین متفق فقط مسایل اجتہادیہ مین اختلاف کیا ہی - عقاید کا حکم ہی
وَفِیْ دُعَاءِ الْاَحْیَاءِ لِلْاَمْوَاتِ وَصَدَقَاتِہِمْ نَفْعٌ لَّہُمْ یعنے مسلمان جو زندہ
ہین مردون کے واسطے مغفرت کی دعا کرتے ہین اور انکو ثواب پہچانے کے واسطے صدقات

خیرات دیتے ہین سو مردون کو ان کامون سے نفع پہنچتا ہی - عقیدہ آمالی مین ہی
وَ لِلدَّعَوَاتِ تَاثِیرٌ بَلِیغٌ ؛ وَقَدْ یَنْفِیہِ أَصْحَابُ الضَّلَالِ یعنے دعا فاتحہ
کرنے مین بڑی تاثیر ہی ولیکن اصحاب ضلال یعنے معتزلہ نفی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ
ثواب دعا وصدقات کا مردون کو نہین پہنچتا ہی اسلئے دربردہ زیارت دہم ہا چہلم
فاتحہ عرس اولیاؤن کا استمداد و زیارت قبور سے فیض حاصل کرنا غرض ان سب
باتون کا انکار کرتے ہین یہانتک کہ تقلید ائمہ اربعہ کی بھی چھوڑدی شتر بے مہار بنے -
مولانا خلیل الرحمان نے رسم الخیرات مین مرقوم فرمایا ہی اور عقلا و نقلا خوب ردّ یہ
وہابیہ لکھا ہی کہ بعضے وہابی لوگون نے میت کے دہم ہا چہلم برسی کی فاتحہ تعین یوم کرکے
عمل مین لانا بدعت کہا ہی جب چاہین دعا وصدقات کا ثواب پہنچانا جایز ہی ایسا
ظاہر کرکے روز ہشتم و پنجاہم کو فاتحہ میت کی کرنے لگے لوگون نے کہا یہہ تو زیادہ
بدعت بنی ہی آخر وہ بھی فاتحہ درود کرنا چھوڑدیا مرگئے مردود نہ فاتحہ نہ درود -
جب صدقہ اطعام فقرا و مساکین ثواب ہی جب کرو تب ثواب ہی کلّی بدون افراد
کے موجود نہین ہوسکتی اور فرد مخصّص کلّی کا وجود تعیین زمان و مکان اور وضع
کے مقتضی ہی پس جسوقت کہ تصدق خیرات میّت کے واسطے ثواب کے لئے کلّی ہوا تو جتنے
صدقات بہ تعیین زمان و مکان و اوضاع مانند دہم بستم چہلم افراد اسکا کلی کے ٹھہرے
ثواب حسنات کا نتیجہ تصدیق کو پہنچا جب سلب مطلق فرد کا بدعت کے نام سے کرتے
ہو تو یہہ سلب مطلق اُس کلی کا ہوا جو صدقہ خیرات ایصال ثواب کے لئے شارع سے ثابت
ہی پھر کھلے کھلے کہدو کہ ایصال ثواب کا وجود نہین جو اصل مذہب معتزلہ و ملاحدہ
طبعیہ کا ہی فرد کلی کو مانع ہونا اصل کلی کی ممانعت ہوجاتی ہی فعل سنّت کو بدعت ٹھہراکر
تارک السّنت مانع الخیر ہونا مبتدع کا کام ہی - اور یہہ جو سوال مین لکھا ہی کہ فعل بدعت
کبھی مستحب وحسنہ نہین ہوتا پھر ان عملون سے ثواب کی توقع رکھنا جہالت ہی -

بھائی یہہ تمھاری جہالت ہی غور کرو مثلاً ایک مسلمان شخص نے نماز ظہر جسکا وقت بارہ بجے کے بعد سے شروع ہوتا ہی اور تین چار بجے تک ختم ہوجاتا ہی دو بجے ہمیشہ پڑھنا تعیین کیا وہی فرد کلی تعیین زمان و مکان مین موجود ہوئی بدعت ضلالہ کیونکر ہوجائیگی اسی طرح ثواب صدقات جب کرو تب میت کو پہنچتا ہی پہلے اس اعتقاد کو ثابت کرلو اور جہالت چھوڑ دو اور ایصال ثواب کا ثبوت مسلمان کے دل کا اعتقاد ہی جسکے دل مین شک تقلید ... اعتقاد کا مرض پیدا ہوا خدا اسکو دفع کرے اب اچھی طرح سے تحفۂ محمدیہ کو اور اسکی شرح جو عمدۃ العلما مولوی عبدالقدوس بنگلوری نے لکھی اور چھپوائی ہی غور سے مطالعہ کرو البتہ یہہ وسواس شیطانی دل سے دفع ہوجائیگا جواہر اخلاطی مین لکھا ہی اَلْاَحْکَامُ یَتَغَیَّرُ بِتَغَیُّرِ الزَّمَانِ وَالْمَکَانِ یعنے احکام تغیر پاتے ہین زمان و مکان کے پھیر بدل ہونے سے جیسا کہ جب پانی نہ ملا تیمم قایم مقام وضو اور غسل کا ہوجاتا ہی جب آب آمد تیمم برخاست پانی کو دیکھنے سے تیمم شکست ہوتا ہی ہرگز آپ فلان و فلان کی بات مت سنو اور سنّت و جماعت کے اعتقاد سے سرکشی مت کرو تم ہمارے شاگرد ہو دو حرف ہم سے سیکھے ہو اسلئے رحم آتا ہی اگر فرصت چند روز کی ہو تو یہان اس خادم الشرع کے پاس تشریف لاؤ سب شبہ و شکوک بحکم خدا دور ہوجاوینگے انشاء اللہ تعالیٰ وما علی الرسول الاّ البلاغ وصلّی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمّد واٰلہ واصحابہ اجمعین ۃ

استفتا ۲۹

سوال استاد علم ظاہری لکھنا پڑھنا سکھانے والا اور پیر و مرشد علم باطنی اذکار و اشغال بتلانے والا ان دونون مین مرتبہ زیادہ کسکا ہی اکثر سادات پیر و مرشد مُرید کرتے ہین لیکن علماء کے انکے مرید کم ہوتے ہین عامی مسلمان اکثر مرید ہین جنکو شجرہ مرشدون کا پڑھنے بھی نہین آتا علما کا اعتقاد بے علم پیرون پر جمتا نہین

کیونکہ وہ راگ سنتے ہین اکثر لہو لعب مین مشغول رہتے ہین تب عالم سید متقی شیخ کی طلب مین تمام عمر گذر جاتی ہی آخر بے پیرے دنیا سے چلے جاتے ہین اس زمانے مین اس درد کا علاج کیا ہی عالم کے مرید ہونا اچھا ہی یا سادات جدّی پیرزادون کے اگرچہ بے علم ہون مرید ہونا اچھا ہی اسکا جواب باصواب جیسا آپ لکھو اس پر ہم عمل کرینگے خدا آپکو اجر دیوے

الجواب علم ظاہر بلکہ علم حیاکت وحجامت بے استاد نہین ملتا ہی پھر علم باطن بغیر شیخ کامل کے کیونکر بدرست ہوگا مولانا شاہ ولی اللہ رح انتباہ مین تاج الدّین سنبھلی سے جو خلیفہ خواجہ باقی باللہ رح کے تھے نقل روایت کرتے ہین قَالَ الشَّيْخُ اَبُوْعَلِيٍّ الدَّقَّاقُ قَدَّسَ سِرَّهٗ شَجَرَةٌ الَّتِيْ تَنْبُتُ بِنَفْسِهَا لَا ثَمَرَ لَهَا وَاِنْ كَانَ لَهٗ ثَمَرٌ يَكُوْنُ بِغَيْرِ لَذَّةٍ وَسُنَّةُ اللّٰهِ تَعَالٰى جَارِيَةٌ عَلٰى اِنَّهٗ لَابُدَّ مِنَ السَّبَبِ فَلَمَّا اَنَّ التَّوَالُدَ وَالتَّنَاسُلَ الصُّوْرِيَّ لَا يَحْصُلُ بِغَيْرِ الْوَالِدِ وَالْوَالِدَةِ كَذٰلِكَ التَّوَالُدُ الْمَعْنَوِيُّ حُصُوْلُهٗ بِغَيْرِ الْمُرْشِدِ مُتَعَذِّرٌ وَقَالَ فِي الرِّسَالَةِ الْمَكِّيَّةِ مَنْ لَا شَيْخَ لَهٗ فَالشَّيْطَانُ شَيْخُهٗ یعنی شیخ ابو علی دقاق فرماتے ہین جو درخت خود روئی ہوتا ہی اسکو پھل نہین اگر ہوا تو بے مزہ سُنّتُ اللہ اسطرح جاری ہی کہ ایک سبب سے دوسرا سبب پیدا ہوتا ہی اور مسبّب الاسباب خدا ہی جیسا کہ پیدایش ظاہری ماں اور باپ سے بطریق توالد آدمی کی ہوتی ہی اسی طرح پیدایش باطنی بغیر مرشد ہادی راہ کے کیونکر حاصل ہو رسالہ مکیّہ مین ہی جسکا کوئی پیر نہین اسکا پیر شیطان ہی سکندر ذو القرنین اپنے والد سے زیادہ اپنے استاد کی خدمت وادب کرتا تھا پوچھا لوگون نے اسکا سبب کیا ہی اسنے جواب دیا کہ باپ نے مجھکو آسمان سے نیچے زمین پر لایا یعنے باعث وجود جسمانی ہوا اور استاد نے مجھکو زمین سے آسمان پر لیگیا یعنے قوت روحانی بتایا عقل وادب سکھایا **ابیات** ہیچ چیزی خود بخود چیزی نشد ۰ ہیچ آہن خود بخود تیغی نشد ۰ مولوی ہرگز نشد مُلّای روم ۰ تا غلام شمس تبریزی نشد ۰

امام شعرانی کتاب الیواقیت والجواہر مین لکھتے ہین کَمَا اَعْطَی اللّٰہُ الْکَرَامَاتِ لِلْاَوْلِیَاءِ الَّتِیْ ھِیَ فَرْعُ الْمُعْجِزَاتِ فَلَا بِدْعَ اَنْ یُّعْطِیَھُمْ مِنَ الْعِبَارَاتِ مَا یَعْجِزُ عَنْ فَھْمِہٖ فُحُوْلُ الْعُلَمَاءِ وَکَانَ شَیْخُ الْاِسْلَامِ الْمَخْزُوْمِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ لَا یَجُوْزُ لِاَحَدٍ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْاِنْکَارُ عَلَی الصُّوْفِیَۃِ اِلَّا اَنْ سَلَکَ طَرِیْقَھُمْ وَرَاٰی اَفْعَالَھُمْ وَاَقْوَالَھُمْ مُخَالِفَۃً لِلْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ وَاَمَّا بِالْاِشَاعَۃِ عَنْھُمْ فَلَا یَجُوْزُ الْاِنْکَارُ عَلَیْھِمْ وَلَا سَبُّھُمْ؂ جیساکہ خدا تعالیٰ نے اولیاؤن کو کرامات دیا ہی جو فرع ہی معجزات نبی کی اسی طرح انکو تصنیف عبارات مین طاقت دیا ہی کہ بڑے علما اسکو سمجھ نہین سکتے اور شیخ الاسلام المخزومی فرماتے ہین کہ کسی عالم کو جایز نہین کہ انکار حضرات صوفیہ کا کرے مگر جبکہ انکا رستہ پیروی کا چلے اور افعال و اقوال انکے خلاف کتاب و سنت کے دیکھے لیکن فقط سنی سنائی انکے قول کا انکار کرنا اور اپنی نافہمی سے برا کہنا بیجا ہے شیخ عزالدین بن عبدالسلام فرماتے ہین مَا یَدُلُّکَ عَلٰی اَنَّ اَھْلَ الطَّرِیْقِ قَعَدُوْا عَلٰی قَوَاعِدِ الشَّرِیْعَۃِ دُوْنَ غَیْرِھِمْ مَا یَقَعُ عَلٰی اَیْدِیْھِمْ مِنَ الْکَرَامَاتِ وَالْخَوَارِقِ وَلَا یَقَعُ شَیْءٌ مِنْ ذٰلِکَ عَلٰی یَدِ اَحَدٍ وَلَوْ بَلَغَ فِی الْعِلْمِ مَا بَلَغَ فَاِنَّ عُلُوْمَ ھٰؤُلَاءِ فَوْقَ عُلُوْمِ اَھْلِ النَّظَرِ کیا تمکو معلوم ہوتا ہی تحقیق اہل طریق قواعد شریعت کو تھامے ہوئے بیٹھے ہین قوت باطنی سے ایسا درجہ کسی کا نہین جو کرامات وخرق عادات اُن سے ظاہر ہوئے ویسے کسی عالم ظاہری سے وجود مین نہین آئے اگرچہ مدارج علوم سے کمال کو پہنچے ہین پس تحقیق علوم اہل طریق کا فوقیت رکھتا ہی اہل نظر کے علوم پر امام غزالی نے احیاء العلوم مین لکھا ہی مَنْ لَّمْ یَکُنْ لَّہٗ نَصِیْبٌ مِّنْ عِلْمِ الْقَوْمِ یُخَافُ عَلَیْہِ سُوْءُ الْخَاتِمَۃِ وَاَدْنٰی نَصِیْبٍ مِّنْہُ التَّصْدِیْقُ وَالتَّسْلِیْمُ لِاَھْلِہٖ یعنے جسکو حصہ نہین ملا اہل طریقت کے علم سے تو خوف کیا جاتا ہی کہ اسکا خاتمہ بد ہووے اور ادنیٰ حصہ اہل طریق کے علم کا یہہ ہی کہ انکی تصدیق کرے اور انکا کہنا قبول رکھے بیت مبادا رو مرنج و ہیچ چیز را مشو منکر کہ ہر صورت سلیمان و ہر غلبت عنقا ہے

صاحب تنبیہ الضالین نے لکھا ہے کہ شرع محمدی میں تو متفق علیہ مسئلہ ہے کہ کسی مسلمان کی طرف گناہ کبیرہ کی نسبت کرنا بغیر پائے دلیل قطعی کے حرام ہے تکفیر کا تو کیا ذکر وہ تو ایک نہایت دشوار مقدمہ ہے کہ تکفیر ادنیٰ مؤمن کی کرنا کفر ہے چہ جای علمائے با عمل قاطع شرک و بدعت کی خصوص سادات جلیل القدر کی کہ اجزا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ہیں اشدّ کفر ہوگا کیونکہ اولاد بتول رضی اللہ عنہا بحکم آیت تطہیر مانند اہل بدر کے مغفور ہیں چنانچہ ابن حجر مکی شافعی نے صواعق محرقہ میں یہہ حدیث شریف لکھی ہے قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ یَعْرِفْ حَقَّ عِتْرَتِیْ فَلِاِحْدٰی ثَلٰثٍ اِمَّا مُنَافِقٌ وَاِمَّا وَلَدُ الزِّنَا وَاِمَّا حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ فِیْ غَیْرِ طُهْرٍ یعنے فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جو شخص کہ میری آل کا حق نہ پہچانا سو ان تین وجہوں سے ایک وجہ ہے یا وہ منافق ہے یا ولد الزّنا ہے یا اس کی ماں کو حیض کے وقت حمل رہا ہے۔ صاحب صراط المستقیم لکھتا ہے کہ ہر مسلمان را از دو چیز پرہیز واجتناب واجب است اوّل کبر یعنے تکبّر کردن کہ آدمی خود را بہتر و بلند شرداند و مدام تعلّی و بزرگی خود جوید چہ این خصلت قبیح انسان را بکفر میرساند ازین جہت اقبح ست از دیگر اعمال وخصائل در حدیث شریف است لَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ وَلَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَحَدٌ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ کِبْرٍ یعنے نہیں داخل ہوگا دوزخ میں کوئی کہ جسکے دل میں ایک رائی کے دانے برابر ایمان سے ہے اور نہیں داخل ہوگا جنت میں کوئی کہ جسکے دل میں ایک رائی کے دانے برابر تکبّر سے ہے دوم افساد وخرابی انداختن درمیان جماعتی از مسلمین واین مراتب بسیار دارد۔ مولانا شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوہ کے بعضے رسائل میں حضرات طریقہ چشتیہ اہل بہشت پر سماع کے باب میں اسکی حرمت ثابت کرکے بہت طعن وتشنیع کی ہے کہ اکثر مشائخ قادریہ راگ سے پرہیز رکھتے ہیں مگر طریقہ چشتیہ والعلائیہ میں بشروط

زنان ومکان واخوان وغیرہ کے جایز کیا ہی لیکن تعصّب کی نظر سے نہ دیکھنا بلکہ دلایل
طرفین کو ملحوظ کرنا اور شریعت کے سب احکام کو غور سے پڑھنا اتنا علم ہر مسلمان و مرید
وشاگرد نے حاصل کرنا کہ حق وباطل کی تمیز ہووے اور استاد و پیر و مرشد سمجھ بوجھ کر
کرے اور پیر و مرشد کو بھی علم شریعت اوّل لازم ہی تا مریدون کو گمراہی کے راستے سے
ازروی نصیحت وارشاد بچاوے اور ہدایت کرے عقاید حقّہ و پیروی رسول اللہ
صلّی اللہ علیہ وسلّم کے فرمان کی اور انصاف پر یقین لاوے مولانا شاہ عبد الحق دہلوی
محدث نے مدارج النبوہ کے باب دہم مین سماع کے باب مین خوب بیان کیا ہی چنانچہ
صاحب فصل الخطاب لکھتے ہین بدانکہ در سماع سہ قول را یعنے حرمت وکراہت واباحت
درانجا ذکر کردہ است ودلایل ہر مذہب را بیان نمودہ وترجیح کرد مذہب اباحت را
چنانکہ مدعای صاحب کتاب است وجواب داد از استدلالات وتمسّکات حرمت
وکراہت واطناب کردہ در مذہب اثبات اباحت وثابت نمود آنرا بکتاب وسنّت
واجماع وقیاس ونیز دروی می نگارد مقصود کاتب الحروف از نقل اقاویل اباحت
آنست کہ تا معلوم شود کہ مسئلہ مختلف فیہ است جزم کردن بیک جانب وترجیح
آن وتعصّب نمودن دران مناسب نیست اگر یکی را صلاح وقت دران نماید کہ توقف
کند وملاحظہ واحتیاط نماید ودر ورطۂ خلاف ونزاع نیفتد واحتیاط وتقوی وعزیمت
ورخصت را دران اندیشد مبارک باد اما باید کہ زبان قال وحال از طعن وتشنیع
بزرگان دین واہل طریق الیقین نگاہدارد بیت صحبت عافیتم گرچہ خوش افتاد ای دل ❋
جانب عشق عزیز است فرومگذارش ❋ وقایلان اباحت واہل طریقت را نیز مناسب نیست
کہ تعصّب ورزیدہ منکر اقوال علما شوند راہ فتوی وراہ تقوی ہر دو را بسلامت
نگاہ باید داشت شیخ مصلح الدّین سعدی رحمۃ اللہ علیہ شہاب الدّین سہروردی کے
مرید تھے انصافًا فرمایا ہی ابیات بگویم سماع ای برادر کہ چیست ❋

مگر مستمع را بدانم کہ کیست + اگر مرد لہوست و بازی و لاغ + قوی تر شود دیو اندر دماغ +
وگر سوی معنی بود طیر او + فرشتہ فرو ماند از سیر او + کسانیکہ یزدان پرستی کنند +
بآواز دولاب مستی کنند + اور اکثر مسلمان جو سادات پیرزادون کے خاندان کو دیکھکر
انکے مُرید ہوتے ہین خواہ وہ شجرۂ خلفائیہ یا شجرۂ جدّیہ رکھتے ہون اور عالم کے مرید نہین
ہوتے ہین اسکا سبب یہہ ہی کہ عالم کو استاد کے درجہ پر سمجھتے ہین کہ اہل شریعت ہین
اور سادات کو پیر و مرشد کے درجہ پر جانتے ہین کہ اہل طریقت ہین بحکم حدیث شریف
كُلُّ حَسَبٍ وَنَسَبٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا حَسَبِيْ وَنَسَبِيْ یعنے تمام حسب
و نسب قطع ہوجاوینگے قیامت کے روز مگر میرا حسب و نسب قایم رہیگا قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ
یعنے مین چھوڑ جاتا ہون تم مین دو بڑی بھاری چیزین ایک قرآن شریف اور دوسری
میری آل جب تک ان دونون کی پیروی کروگے خدا کے غضب سے محفوظ رہوگے
اور یہہ دونون چیزین تمکو کل قیامت کے روز رسول اللہ کے نزدیک پہنچاوینگی ۔
مَثَلُ اَهْلِ بَيْتِيْ كَسَفِيْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَكِبَ اَوْ تَشَبَّثَ بِهَا نَجٰى وَمَنْ تَخَلَّفَ
عَنْهَا هَلَكَ یعنے میری اہل بیت کی مثال نوح کی کشتی کے جیسی ہی اُنکا دامن
پکڑا جسنے وہ نجات پایا اور خلاف کیا جسنے انھون سے وہ ہلاک ہوا ۔ صاحب
صواعق محرقہ ابن حجر المکی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اہل بیت رسول کے مناقب مین
ستّر احادیث صحیحہ جمع کئے ہین زیادہ تحقیق منظور ہووے اس کتاب مین دیکھ لیوین
اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى بِجَاهِ نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ؕ

استفتا ۳۰

سوال ہمارے خاندیس کے تمام ملک کا رواج ہی کہ میت کے بعد تین روز تک

اس میت کے خویش واقارب اپنے گھرون سے کھچڑی پکواکر لاتے ہین اسکو بھاتی یا بھاجی کہتے ہین اور گوشت نہین پکاتے ہین زیارت کے بعد ہفتم دہم چہلم برسی کا کھانا اہل میت پکاتے ہین اور ہر سال برسی کرتے ہین اور عرس بزرگون کا انکے وفات کے روز بھی کرتے ہین اسکو نیاز کا کھانا کہتے ہین جیسے عاشورہ کو امام حسین رضی اللہ عنہ کی نیاز ربیع الاول کی بارہوین کو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی نیاز ربیع الثانی کی گیارہوین کو حضرت غوث الاعظم کی نیاز وغیرہ ہر سال روز معین مین کرتے ہین ایک شخص کہتا ہی کہ یہ شرک ہی اور طعام پر ہاتھ بلند کرکے فاتحہ درود پڑھنے سے وہ طعام حرام ہوجاتا ہی الغرض ان تمام کامون کو شرک اور کفر وحرام کہتے ہین ایسے شخصون کا کہنا صحیح ہی یا غلط ہی موافق مذہب اہل سنت وجماعت کے کتب دین کے حوالے داخلے سے لکھدینا آپ کو بڑا ثواب واجر ملے گا ٭

الجواب میت کے بعد گھر والون کے یا فقرا کے واسطے خویشون کا لایا ہوا جو کھانا کھچڑی یا گوشت وغیرہ ہووے جایز ہی صدقات مین داخل ہی ہاتھ بلند کرکے دعا کرنا فاتحہ درود پڑھنا مساکین ومحتاج کو بھی اسمین سے کھلانا جایز ہی اہل مصیبت کے گھر کا کھانا تین روز تک اہل تقوی کے نزدیک مکروہ ہی مولانا شاہ عبد الحق دہلوی نے مجمع البحار سے شرح مشکواۃ مین نقل کی ہی کہ ضیافت کا کھانا چند انواع کا ہی اول ولیمہ جو نکاح کے بعد عروس کے گھر لانے کی خوشی کا ہوتا ہی سو سنت ہی دوسرے عقیقہ مسنونہ کہ فرزند کے سات روز تولد کے بعد ابن کے لیے دو بکریان اور بنت کے واسطے ایک بکری بچے کے سر کے بال مونڈنے کے وقت ذبح کرتے ہین سیوم طعام خرس اسکو کہتے ہین کہ جب بچہ تولد ہوتا ہی اور خویش قوم کی عورت مرد جمع ہوتے ہین انکے لیئے ضیافت ہوتی ہی سو مستحب ہی چہارم طعام اعذار کہ جس روز بچے کی ختنہ کرتے ہین اور اقارب کے واسطے ضیافت ہوتی

ہی پنجم وکیرہ کہ جب نیا گھر کا پایہ ڈالتے ہین اور خویش قوم معمارون کو کھانا اس روز
کھلاتے ہین ششم نقیعہ جو طعام کہ قدوم مسافر کے لئے ہوتا ہی اور نقع بمعنی غبار
کے ہین ہفتم طعام ضمیمہ جو اہل مصیبت کے واسطے کہ میت ہوئی جس گھر مین وہان غسال
نبّاش مساکین وغیرہ کے لئے ہوتا ہی ہشتم طعام تسمیہ خوانی یعنے بسم اللہ یا مکتب
کے نام سے مشہور ہی نہم مأدبہ جو طعام کہ بے سبب متعارف ضیافت کے لئے
ہوتا ہی یہہ انواع مستحب لکھنے ہین دہم بزرگون کی نیاز کا کھانا یہہ بھی صدقات
مبرّات ثواب پہنچانے کی نیت سے ہوتا ہی سو بھی مستحب مین داخل ہی چنانچہ نیاز محرم
وربیع الاول مولد کا کھانا گیارہوین کا طعام عرس اولیا کا طعام سب تبرّک ہی و
جایز ہی نام الگ الگ ہونے سے یا قبل از طعام ہاتھ بلند کر کے فاتحہ پڑھنے سے
کچھہ حرام نہین ہوتا ہی کیونکہ طعام دستر خوان پر رکھا گیا کھانیکے اوّل فاتحہ دیوین سو
دعای قبول صدقات اموات کے حق مین ہی اور کھانے کے بعد جو فاتحہ دیوین سو
دعای شکرانہ طعام ہی سب طرح سے جایز ہی ط مولانا شاہ عبدالعزیز
دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے عرس کی باب مین استفتا پوچھا گیا تھا اور آپ نے جواب
لکھا تھا اسکی نقل بعینہ کتاب تصحیح المسایل صفحہ ۲۵۸ مین سے ذیل مین مرقوم ہوئی
ہی **سوال** تعین وتقرر یک روز بعد سال بنا بر زیارت قبور بزرگان جایز
است یا نہ **جواب** رفتن بر قبور بعد سال یک روز معین کردہ بر سہ صورت
است اوّل آنکہ یکروز معین کردہ ایک دو شخص بغیر ہیئت اجتماعیہ مردمان کثیرہ بر
قبور محض بنا بر زیارت و استغفار بروند این قدر از روی روایات ثابت است و
در تفسیر در منثور آمدہ کہ سر سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم بر مقابر می رفتند و
دعای مغفرت اہل قبور می نمودند اینقدر مستحب است دویم اینکہ بہیئت اجتماعیہ
مردمان کثیر جمع شوند و ختم کلام اللہ کنند و دعا و فاتحہ بر شیرینی یا طعام نمودہ تقسیم

درمیان حاضران نمایند این قسم معمول در زمانۂ آنحضرت وخلفای راشدین نبود اگر کسی اینطور بکند باک نیست زیراکہ دراین قسم فائدہ احیا واموات را حاصل است سیوم اینکہ مردمان جمع شدہ بکروز معین کردہ با لباس فاخرہ ورقص ومزامیر بر قبر کسی می آیند وممنوعات شرعیہ وبدعات میکنند حرام است اما اصل عرس وفاتحہ بے جنب است ملخصًا - اور اسی طرح مولوی رفیع الدین ابن شاہ ولی اللہ دہلوی سے بھی پوچھا گیا تھا کہ روز معین کرکے ہر سال اسی وفات کے روز عرس کی بنا نہ فاتحہ کرنا کیسا ہے انہوں نے بھی اپنے جواب میں صاف لکھا ہے چنانچہ زمان اگرچہ سیال غیر قار است اما آنچہ بآن تقدیر کردہ می شود زمان را از شب وروز وماہ وسال اینہا را شرعًا وعرفًا دورہ مقرر است چون یک دورہ تمام می شود باز از سر شروع می شود وبہمین حساب رمضان بشہر صوم وذو الحجہ بشہر حج وہمچنین شہور دیگر در دورہ حکم اتحاد یا نظیر او دادہ می شود وآن جائز است - استفتاء عربی از کتاب ما ثبت بالسنۃ فی الایام والسنۃ تصنیف مولانا شاہ عبد الحق دہلوی در جواز یازدہم ربیع الثانی فاتحہ غوث الاعظم سیدنا ومرشدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ استفتا هَلْ لِهٰذَا الْعُرْفِ الَّذِیْ شَاعَ فِیْ دِیَارِنَا فِیْ حِفْظِ اَعْرَاسِ الْمَشَایِخِ فِیْ اَیَّامِ وَفَاتِهِمْ اَصْلٌ فَاِنْ کَانَ عِنْدَکَ عِلْمٌ بِذٰلِکَ فَاذْکُرْهُ - قُلْتُ قَدْ سَأَلْتُ عَنْ ذٰلِکَ شَیْخَنَا الْاِمَامُ عَبْدُ الْوَهَّابِ الْمُتَّقِیُّ الْمَکِّیَّ فَاَجَابَ بِاَنَّ ذٰلِکَ مِنْ طُرُقِ الْمَشَایِخِ وَعَادَاتِهِمْ وَلَهُمْ فِیْ ذٰلِکَ نِیَّاتٌ قُلْتُ کَیْفَ تَعْیِیْنُ ذٰلِکَ الْیَوْمِ دُوْنَ سَائِرِ الْاَیَّامِ فَقَالَ الصَّبَاغَةُ مَسْنُوْنَةٌ عَلَی الْاِطْلَاقِ فَاقْطَعُوا النَّظْرَ عَنْ تَعْیِیْنِ الْیَوْمِ وَلَهُ نَظَائِرُ کَمُصَافَحَةِ بَعْضِ الْمَشَایِخِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَکَالْاِکْتِحَالِ یَوْمَ عَاشُوْرَا فَاِنَّهُ سُنَّةٌ عَلَی الْاِطْلَاقِ وَبِدْعَةٌ مِنْ جِهَةِ الْخُصُوْصِیَّةِ ثُمَّ قَالَ وَذَکَرَ بَعْضُ الْمُتَاَخِّرِیْنَ مِنْ مَشَایِخِ الْمَغْرِبِ اَنَّ الْیَوْمَ الَّذِیْ وَصَلُوْا اِلٰی جَنَابِ الْعِزَّةِ وَحَظَائِرِ الْقُدُسِ یُرْجٰی فِیْهِ مِنَ الْخَیْرَاتِ

وَالْبَرَكَةِ وَالنُّوْرَانِيَّةِ اَكْثَرُ وَاَوْفَرُ مِنْ سَائِرِ الْاَيَّامِ ثُمَّ اَطْرَقَ مَلِيًّا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ فِيْ زَمَنِ السَّلَفِ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ وَاِنَّمَا هُوَ مِنْ مُسْتَحْسَنَاتِ الْمُتَاَخِّرِيْنَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ انتہیٰ

استفتا کیا فرماتے ہیں اِس باب میں کہ جو ہمارے ملک میں مشہور ہے کہ مشایخ بزرگ جس روز وفات پائے ہیں اسی روز کو یاد رکھکر اُنکا عرس وفاتحہ کا دن مقرر تعئین کرتے ہیں اِس باب میں کچھ اصل شریعت میں ہے یا نہیں اگر آپ کو اس کا علم پہنچا ہے تو بیان کیجیئے۔ شیخ الہند مولانا شاہ عبدالحق دہلوی فرماتے ہیں جواب میں کہ مَیں نے یہہ مسئلہ میرے استاد و مرشد حضرت عبدالوہاب متقی المکی سے پوچھا انھوں نے فرمایا کہ یہہ مشایخین کا طریقہ اور انکی عادت ہے اور انکو اِس باب میں کئی قسم کی نیّات ہے تب میں نے عرض کی کہ اُسی روز وفات کی تعئین کرنا اور دوسرے دنوں میں عرس و فاتحہ نکرنا اسکا کیا باعث ہے حضرت نے فرمایا ضیافت کرنا سنّت علی الاطلاق ہے قطع نظر اِس سے لتعئین یوم کرتے ہیں اسکی نظیر شرع شریف میں جیسا کہ مصافحہ سنّت علی الاطلاق ہے اور بعض مشایخین نماز کے بعد کرتے ہیں۔ سرمہ پہنا سنّت علی الاطلاق ہے عاشورہ کے روز پہنتے ہیں تو سنّت مطلق ہے اور خصوصیت بدعت ہے پھر فرمایا حضرت نے کہ ذکر کیا ہے بعضے مشایخین نے بلاد مغرب کے کہ جس روز ولی اللہ کا وصال ہوتا ہے جناب حق عزّ وجل کے حضور رحمائے مقدس میں تو امیدواری کی گئی ہے خیرات و برکات سے کہ اُس روز کی نورانیت اور دنوں سے اکثر زیادہ حاصل ہوتی ہے پھر حضرت نے دیر تک سر جھکا یا بعد فرمایا کہ یہہ امر زمان سلف میں نہ تھا اس طرح پر ولیکن متاخرین علما و مشایخ نے استحسان کہا ہے واللہ اعلم

فصل الخطاب میں لکھا ہے کہ تعئین صدقہ سالیانہ میں اختلاف ہے بعضی از علما سند حدیث لاتے ہیں اَنَّهٗ يَأْتِيْ قُبُوْرَ الشُّهَدَاءِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ حَوْلٍ یعنے آتے تھے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم شہیدوں کے قبروں کے نزدیک زیارت کو ہر سال کے سر پر تعئین صدقہ سالیانہ یعنے عرس وبرسی کی فاتحہ اس سے ثابت ہوتی ہے اور ابن جبیر سے

ناہلہ حدیث

یہہ حدیث منقول ہی اسکے دو معنے ہین کہ ہر سال اول محرّم کو آپ زیارت قبور کو جاتے تھے اور
دوسرے معنے یہہ ہین کہ اول سال از موت مقبور یعنے جس تاریخ و مہینے مین وہ شہید ہوئے تھے
ہر سال اس تاریخ و مہینے مین جاتے تھے بعضون نے اس اجمال کے باعث ضعیف کہا ہی کہ
معلوم نہین معنی اولی مراد ہی یا معنے دویم بعض علما نے معنی دویم کو ترجیح دیا ہی لیکن فضایل
اعمال کے واسطے ضعیف حدیث پر بھی عمل کرنا معتبر ہی علما کے نزدیک چنانچہ شرح سفر السعادۃ
مین مذکور ہی ۔ زاد الآخرت مین کنز العباد سے نقل کیا ہی کہ فتنۂ قبر برای مؤمن ہفت روز
است و برای منافق چہل روز پس اولیای میّت را باید کہ بنیّت تبلیغ ثواب پیوستہ تا چہل روز
از رحلت برای او صدقہ دہند اگر استطاعت دارند و الّا ہفت روز و گرنہ سہ روز ۔ اہل
مصیبت را اتخاذ طعام برای فقرا تا سہ روز و خوردن ایشان ازان مکروہ نیست اتّخاذ
طعام برای اقربا و اغنیا و خوردن ایشان آن را تا سہ روز ایام مصیبت مکروہ ست و
بعد انقضای سہ روز عام ازین کہ برای ارواح موتی باشد یا بسبیل ضیافت غنی و فقیر
را خوردن جایز ست کہ دعوت کردہ شوند یا بایشان فرستادہ شود مکروہ نبود چرا کہ صدقات
کہ برای فاتحہ اموات باشد فقرا را خورانیدن ثواب بیشتر ست ازانکہ اغنیا را خورانیدن ۔
فائدہ حقوق اربعہ میّت کے مال متروکہ پر لازم آتے ہین اوّل تجہیز و تکفین کا خرچ
بغیر اسراف کے بلا تبذیر و تقتیر یعنے افراط و تفریط نکرنا چاہیئے بعضون نے لکھا ہی کہ سفید
پارچہ جو جمعے کے روز وہ شخص استعمال کرتا تھا ویسا کپڑا کفن مین کفایت کرتا ہی دوسرا
حق ادای قرض واجب ہی تا میت گرفتاری سے عذاب کے خلاص ہو تیسرا حق وصیت جو کیا ہو
اسکو جاری کرنا ثلث اموال مین سے چوتھا حق وارثون کا ہی موافق فرایض اللہ کے تقسیم
کر دینا چاہیئے اب اگر میت کے مال سے کھانا پکا وین زیارت دہم چہلم وغیرہ مین خرچ
کرین تو وارثون کی رضامندی پر موقوف ہی اگر کوئی چھوٹے نابالغ وارث ہین تو انکا
حق تلف کرنا جایز نہین اگر کوئی وارث بالغ عاقل ہی اسنے اپنے اختیار سے خرچ کیا بعد

نابالغ وارث جب بالغ ہوویں اور دعوی کریں تو شرعًا مقبول ہی جسنے اپنے اختیار سے
خرچ کیا ہو اسکے حصّے میں سے وضع کرینگے معلوم ہوا کہ یہہ رسم بدعت مذموم ہی کہ قرض
کرکے میت کے پیچھے خرچ کرتے ہیں اور غریب نابالغوں کا ورثہ تلف ہوتا ہی بلکہ
ادائی دین میں فاتحہ وضیافت کے املاک جاتی رہتی ہی اور برادری کا رسم پورا
کرنے کے سبب شرع کا عصیان سر پر پڑتا ہی اس سبب سے دہم چہلم وغیرہ رسوم اقربا
ادا کرنے میں کراہیت بلکہ گناہ ہوتا ہی اگر وارث سب عاقل بالغ ہیں اور اپنی رضامندی
سے مال میت تمام صدقے میں خیرات میں خرچ کردیں تو شرع کی ممانعت نہیں ہی
یا جو وارث تونگر ہیں انھوں نے اپنے حصّے میں سے خرچ کردیا اور جو وارث غریب
ہیں انکو پورا حصّہ انکا دینا بھی جایز اسکو تبرّع اور تطوّع کہتے ہیں ۵ کتاب کشف الغطا
میں فتاوی غرایب سے منقول ہی کہ ارواح مومنین می آیند خانہای خود را در جمعہ و روز
عید و روز عاشورا و شب برات پس استادہ می شوند بیرون خانہای خود وندا
میکنند ہر یکی ازان بآواز اندوہگین ای اہل من وا ولاد من ونزدیکان من مہربانی کنید
بر ما بصدقہ و یاد کنید و فراموش نسازید و رحم کنید ما را در غربت ما درین قبر تنگ
و بند محکم و سختی مدید و احتیاج شدید و تحقیق بود این مال کہ حالا در دست شما ست
در زمان پیشین در دست ما شما میخورید و می پوشید وما حساب و عذاب کردہ می شویم
اگر صرف می کردیم ما آنرا در طاعت خدا تا سوال کردہ نمی شدیم ما ازان پس اگر رحم نمیکنند
بصدقہ برمیگردد ہر یکی ازان ہا گریان و غمناک وندا میکند ہر واحد با واز اندوہ خداوندا
محروم گردان ایشان را از رحمت خود چنانکہ محروم کردند ایشان ما را از صدقہ و دعا
انتہی ۔ فصل الخطاب میں مولانا شاہ عبد العزیز کے فتوے سے منقول ہی کہ
طعامیکہ بران نیاز حضرت امامین رضی اللہ عنہما می کنند و بران فاتحہ و قل و درود
می خوانند تبرک می شود و خوردن آن بسیار خوب ست لیکن بسبب بردن آن طعام

پیش تعزیہ ہا ونہادن آن تمام شب بلکہ پیشی قبور حقیقتا شبیہ بکفارست پس ازین جہت کراہیت پیدا میکند واللہ اعلم بالصّواب۔ اس زمانے مین اور اس ملک مین جو کچھ فاتحہ و درود ہوتا ہے اور عبادت بدنی و مالی اموات کے حق مین بحکم شرع شریف بجالاتے ہین بہت غنیمت ثواب ہے بدعات و مکروہات جو مخالف شرع شریف صریحًا ہین اُن سے بچنا جہان تک ہوسکے نہایت ضرور ہے خصوصًا کھانے پینے مین احتیاط کرنا چاہیئے اگر حرام شی معدے مین گئی اسکا خون بنا اعضا مین پھیلا اسسے اعمال بد ظاہر ہووینگے اور اگر حلال پاک طعام شکم مین آیا اسکی تاثیر سے اعمال نیک ظاہر ہووینگے واللہ اعلم ۃ

استفتا ۱۳۱

سوال نذر نیاز اور منّت اولیاؤن کی کرنا کہ اگر مجھے خدا کوئی بیٹا دیوے تو سو مسکین کو کھانا کھلاؤنگا یا حضرت غوث الاعظم کی فاتحہ کرونگا جایز ہے یا نہین اگر کسی بزرگ ولی کی قبر کے پاس جاکر ایسا کہے کہ فلان کام میرا ہوجاوے تو سو روپیہ اس ولی کی قبر کے پاس کے فقیر کو دونگا یا اتنی شیرینی نیاز کرونگا جب مراد خدا نے بر لایا تو جو نذر کیا اسکو پورا کرنا لازم ہے یا نہین اور اگر پورا نکیا تو کچھ کفارہ دینا ہوگا یا نہین۔ اور نذر مخلوق کی کرنا عند الشرع جایز ہے یا نہین اور جو نقد و جنس قبر ولی پر جمع ہوتی ہے وہ حق اولاد مقبور کا ہے یا مجاور و خدام کا اور حکم میراث فرایض اسمین جاری ہوگا یا حکم وقف کا مفصّل بیان کرنا ۃ

الجواب اصل نذر اللہ کے واسطے ہے خاص مخلوق کے لئے حرام ہے چنانچہ فتاوی البحر مین مرقوم ہے اَجْمَعُوْا عَلٰی حُرْمَۃِ نَذْرِ الْمَخْلُوْقِ لِاَنَّ النَّذْرَ عِبَادَۃٌ وَالْعِبَادَۃُ لَا یَکُوْنُ لِلْمَخْلُوْقِ یعنے سب علما اہل سنّت و جماعت متفق ہین کہ نذر مخلوق کے لئے حرام ہے کیونکہ نذر عبادت ہے اور مخلوق کی عبادت کرنا جایز

نہیں ۔ نذر کے شرعی معنے یہہ ہیں کہ مباح چیز کو خود پر واجب کر لینا جیسا کہ اللہ کے واسطے تین روزے رکھونگا یا سو مسکین کو کھانا کھلاؤنگا یا پانچ سن طعام فاتحہ غوث الاعظم کی نیاز یا فلان ولی کی فاتحہ فقیرون کو کھلاؤنگا اسکا ثواب انکی روح کو بخشونگا اگر فلان کام میرا حسب دلخواہ خدا کر دیوے جب کام ہوا مراد بر آئی وفا کرنا شرط کا واجب ہوگیا اگر ادا نکیا گناہگار ہوگا کفارہ یمین ادا کرنا لازم پڑیگا یعنے قسم کھایا ایک چیز کے کرنے پر اور نکیا تو کفارہ لازم پڑیگا اور یمین کا کفارہ ایک غلام آزاد کرنا یا دس مسکین کو کھانا یا کپڑا دینا یا تین روزے رکھنا تب کفارہ ادا ہوگا بحکم لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ گناہ کے کام کی نذر کیا تو اسکی شرط بجالانا واجب نہیں ہوتا ہے ۔ اگر نذر کیا ولی کی کہ تم یہہ مراد میری دلوا دو یا دعا کرو تو اتنی نیاز تمہاری کرونگا اسمیں اختلاف ہے اگر مستقل ” حاجت روا اُس ولی کو سمجھتا ہے تو شرک ہے اور نذر باطل ہے اور مستقل نہ سمجھا تو مصرف اُس نذر کا فقرا جو اسکی قبر کے پاس مجاور ہیں انکو دینے کی نیت کیا ہے تو جائز ہے چنانچہ فتاوی عالمگیری میں مرقوم ہے اَلنَّذْرُ الَّذِي يَقَعُ مِنْ اَكْثَرِ الْعَوَامِ بِاَنْ يَاْتِيَ اِلٰى قَبْرِ بَعْضِ الصُّلَحَاءِ وَيَرْفَعَ سِتْرَهُ قَائِلًا يَا سَيِّدِيْ فُلَانُ اِنْ قُضِيَتْ حَاجَتِيْ فَلَكَ مِنِّيْ مِنَ الذَّهَبِ مَثَلًا كَذَا بَاطِلٌ اِجْمَاعًا نَعَمْ لَوْ قَالَ يَا اللّٰهُ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ اِنْ شَفَيْتَ مَرِيْضِيْ اَوْ نَحْوِهِ اَنْ اُطْعِمَ طَعَامًا لِلْفُقَرَاءِ الَّذِيْنَ بِبَابِ السَّيِّدَةِ نَفِيْسَةَ اَوْ نَحْوِهَا اَوْ اَشْتَرِيَ حَصِيْرًا لِمَسْجِدِهَا اَوْ زَيْتًا لِوُقُوْدِهَا اَوْ دَرَاهِمَ لِمَنْ يَقُوْمُ بِشَعَائِرِهَا مِمَّا يَكُوْنُ فِيْهِ نَفْعُ الْفُقَرَاءِ وَالنَّذْرُ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَذِكْرُ الشَّيْخِ اِنَّمَا هُوَ مَحَلُّ صَرْفِ النَّذْرِ لِمُسْتَحِقِّيْهِ يَجُوْزُ وَلٰكِنْ لَا يَحِلُّ صَرْفُهُ اِلَّا اِلَى الْفُقَرَاءِ وَلَا اِلٰى ذِيْ عِلْمٍ بِعِلْمِهِ وَلَا لِحَاضِرِي الشَّيْخِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ وَاحِدًا مِنَ الْفُقَرَاءِ وَاِذَا عُرِفَ هٰذَا فَمَا يُؤْخَذُ مِنَ الدَّرَاهِمِ وَنَحْوِهَا وَيُنْقَلُ اِلٰى ضَرَائِحِ الْاَوْلِيَاءِ تَقَرُّبًا اِلَيْهِمْ فَحَرَامٌ بِالْاِجْمَاعِ مَا لَمْ يَقْصِدْ بِصَرْفِهَا لِفُقَرَاءِ الْاَحْيَاءِ قَوْلًا وَاحِدًا

وَقَدِ ابْتَلَى النَّاسُ بِذٰلِكَ انتہی شرح جو نذر اکثر عوام لوگ کرتے ہین اور بعضی
صالحین کی قبر کے نزدیک آتے ہین اور غلاف قبر کا اٹھاتے ہین اور منّت مانتے ہین اسطرح
کہکر ای سید پیر فلان اگر یہہ میری حاجت روا ہوویگی تو تمھارے واسطے اتنا سونا مثلاً
مین دونگا یا اتنے روپئے نذرانہ کرونگا سو باطل ہی سبھونکے نزدیک مگر ہان اگر ایسا
کہا ای اللہ مین نذر کرتا ہون تیرے واسطے کہ اگر یہہ مریض شفا پاوے یا تو میری حاجت
روا کرے تب مین اتنا طعام فقیرون کو جو سیدہ نفیسہ کی درگاہ مین رہتے ہین کھلاؤنگا یا
اتنی نیاز فلان ولی کی کرونگا یا فلان مسجد مین حصیر بچھوا دونگا یا روشنی مسجد کیواسطے
اتنا تیل بھیجونگا یا اتنا روپیہ جو فلان درگاہ کے خادم مجاور فقرا ہین انکو دونگا یا اسی
طرح جو چیز کہ جس مین فقیرون کو نفع پہنچتا ہی سو ایسی نذر نیاز جایز ہی کیونکہ یہہ نذر
اللہ کے واسطے خاص ہوتی ہی اور نام پیر ولی کا تو اسکے مصرف کے واسطے ہوا جو نذر اللہ
کے حقدار ہین اور سوائے فقرا کے اورون کو کھانا حلال نہین ہی علما کو بھی کھانا جایز
نہین مگر جو فقرا مین کوئی ایک بھی اگر حاضر ہی یا خدمت مین درگاہ کے جو لوگ ہین انکو
ایسی نذر نیاز لینا جایز ہی جب یہہ ثابت ہوا تو جو روپئے اسباب نذرانہ اولیاؤن
کی قبرون کے پاس انکی تقرب کی نیت سے کیا جاتا ہی سو حرام ہی جب تک کہ فقیرون کو دینے
کی نیت نکرے صاحب قبر کو نفع مین فقط ثواب پہنچتا ہی اور جو زندہ ہین انکے نفع
کے واسطے کہدینا چاہیئے اور بہت سے لوگ اس بلا مین گرفتار اور بے علمی کے سبب
اس زمانے مین مبتلا ہین - یہان سے معلوم ہوا کہ نذر بالاستقلال ولی کے واسطے کرے
سو باطل ہی اور اگر نذر خدا کے واسطے کرے اور ذکر ولی کا واسطے بیان مصرف کے کرے
تو صحیح اور موجب ثواب ہی - مولانا شاہ عبدالعزیزؒ اپنے فتوے مین لکھتے ہین کہ
استعانت با رواح درین امت بسیار بوقوع آمدہ آنچہ جہال و عوام میکنند و ولی را
مستقل در ہر امر دانستہ اند بلاشبہ شرک جلی است و نذر اولیا کہ برای قضای حوایج معمول

ودرسوم ست اکثر فقہا بحقیقت آن پی نبردہ اند وآن را بر نذر خدا قیاس کردہ حکم برو
برآوردہ اند کہ اگر نذر بالاستقلال برای آن ولی ست باطل ست و اگر برای خدا ست
وذکر ولی برای بیان مصرف ست صحیح ست لیکن حقیقت این نذر آنست کہ اہدای ثواب
اطعام وانفاق وبذل مال بروح میت کہ امری ست مسنون وازروی احادیث صحیحہ مثل
حال اُمِّ سعد وغیرہ ثابت این نذر مستلزم می شود کہ اہدای ثواب اینقدر الی روح فلان
وذکر ولی برای تعیین عمل منذور ست ومصرف آن متوسلان ان ولی می باشند از اقارب
وخدمہ وہم طریقان وامثال ذٰلک وہمین ست مقصود نذر کنندگان بلاشبہ وَحُکْمُہٗ
اَنَّہٗ صَحِیْحٌ یَجِبُ الْوَفَاءُ لِاَنَّہٗ قُرْبَۃٌ وَمُعْتَبَرَۃٌ فِی الشَّرْعِ آری اگر آن ولی را
حلّال مشکلات بالاستقلال یا شفیع غالب اعتقاد میکنند این عقیدہ منجر بشرک
فا میگردد ولیکن این عقیدہ چیزی دیگرست واین نذر چیزی دیگر انتہٰی اور نذر
بمعنی ہدیہ بھی آتا ہے دوستوں کے واسطے اور نذر روزہ وصدقہ خدا کے واسطے اور
نذر طعام وشیرینی ونیاز فاتحہ ارواح بزرگان کے واسطے اور نذر نقد وجنس امیرو
سلاطین کے واسطے دیتے ہیں اور ملاقات کرتے ہیں کہ فلانے کی نذر قبول کیا بادشاہ
نے تو یہہ نذر حقیقی اور نذر لغیر اللہ کے معنے نہیں ہوئے کہ مفہوم نذر کا مختلف ہوتا ہے
اور اولیا کی نذر ونیاز میں کسی طرح کا شبہ باقی نہیں رہا اور نزاع لفظی کا بہانہ ہے اور منظور
ایصال ثواب عوام النّاس کا ہے مسلمانون کے کام میں حسن ظن رکھنا چاہیئے اور نذر
اولیاء اللہ کو نذر لغیر اللہ پر قیاس کرنا بدظنی سے خالی نہیں اللّٰہمّ احفظنا من سوء الظن
فی حق المسلمین - تصحیح المسایل صفحہ ۱۹۲ میں مولوی رفیع الدّین ابن شاہ ولی اللہ دہلوی
مرحوم کا فتوی تفصیل وار مشتمل برچند مسایل شرعیہ منقول ہے بعینہ بعبارت ذیل میں مرقوم
ہوتا ہے - بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم بعد حمد وشکر ربّ العزّت ودرود وسلام بر خاتم
النّبوّت ومتوسلان آنجناب از اہل بیت واہل صحبت میگوید بندہ مسکین محمد رفیع الدّین

الحقہ اللہ بالسلاف الصالحین این کلماتی ست درباب نذورکہ بمزار اولیا می آرند مشتمل بر چند مسایل **مسئلہ اوّل** آنکہ لفظ نذر کہ اینجا مستعمل می شود نہ بر معنی شرعی ست چہ عرف اینست کہ آنچہ پیش بزرگان می برند نذر ونیاز میگویند آری نذر شرعی قسمی ازان گاہی ہم باشد وحکم آن نذر شرعی این ست کہ اگر بتحقیق محض برای اولیا ست حرام ست کہ وارد شدہ است لَا نَذْرَ لِغَيْرِ اللّٰهِ ونیز قضای حاجات باستقلال ازکسی خواستن واورا مالک نفع وضرر خود اعتقاد کردن نوعی از شرک ست واگر بصورت ظاہر ست در واقع ہریکی از سہ وجہ مباح ست وجہ اول اینکہ خالص برای خدا تعالی ست وایشان یعنی بزرگان زندہ ومردہ مصرف محض اند گویا میگوید الٰہی این مرادمن حاصل شود نذر تو بمزار فلان خدام الصلحا برسانم وجہ دویم اینکہ ایشان را شفیع سازد گویا میگوید یا حضرت درجناب الٰہی برای این مشکل دعا کنید اگر این مراد حاصل شود پس از طرف شما درجناب الٰہی برای این مشکل اینقدر طعام یا نقد برسانم تا ثواب آن عاید بشما شود واین معنی جواز دارد چراکہ جناب نبوت صلّی اللہ علیہ وسلّم حضرت امیر المؤمنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ را وصیّت فرمودند کہ تا زندہ باشی از طرف من قربانی کردہ باشی وسعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ را فرمودند چاہی بنا کن وبگو هٰذِهٖ لِأُمِّ سَعْدٍ وجہ سیوم اینکہ آن بزرگ را درجناب الٰہی وسیلہ سازد گویا میگوید الٰہی ببرکت فلان بزرگ وبحق عنایات ومہربانی خود بروکہ عمر خود در بندگی ورضا جوئی تو گذرانیدہ اگر مشکل من آسان کنی اینقدر مال برای تو بدہم وثواب آن تنخواہ روح آن بزرگ سازم تا از بیّ واحسان بآن بزرگ خوشنود شوی واین ہم ہست کہ مذہب حنفیہ ست لِلْإِنْسَانِ أَنْ يَجْعَلَ ثَوَابَ نَافِلَتِهٖ لِمَنْ شَاءَ (یعنے انسان کو جایز ہے کہ اپنے عمل نافلہ کا ثواب جسکو چاہے بخشدے) **مسئلہ دویم** آنکہ دادن بنام اولیا ہرکدام یکی از عقود وازمرمّت زمین وروشنی ومصرف خدام وخدمت اضیاف

وسرانجام مجلس مقرر کند حکم این قسم آنکه وقف است برای مصارف مذکوره زیراکه اصل آن
محبوس از تصرف اهل استحقاق ومنافع آن مصروف بایشان لیکن نه وقف حقیقی است زیراکه آنچه
اصل محبوس است ملک رقبهٔ آن برای واقف نبود بلکه شبیه بوقف است درصورت واحکام پس
بر تقدیر فقد آن مصارف راجع بواقف شود یا به بیت المال ودیگر آنکه امرا وحکام غله وزر
نقد برای همین مصارف معین می کنند وزمینداران از آنچه لِلّٰه می برآرند وآنرا رسولی یا نذرانه
پیر می خوانند برای همین قسم امور به مزارات ایشان می فرستند دراین صورت شخصی که براو میرسانند
وکیل است برای صرف کردن دران مصارف که منظور است وآن مال یا صدقه خواهد بود یا
ثابت بر ملک واهب تازمان صرف کردن ومصارف آن همان مصارف وقف است
پس برای این کار متولی وقف لازم است وآن متولی را امانت وکفایت واجب ونصب این
متولی یا از طرف میت باشد که درحین حیات خود شخصی را معین کند که وصی او باشد یا نصب او
باتفاق اهل حل وعقد از اصحاب طریق وخلفای میت واقارب قبیله او باشد مانند آنچه
درحدیث شریف آمده است اِذَا کُنْتُمْ فِیْ سَفَرٍ فَاَمِّرُوْا اَحَدَکُمْ (یعنی جب وقت سفر کو
جاؤ تو کوئی ایک کو اس کام پر حکم دیکر جاؤ) یا آنکه لایق این امر کسی دران خاندان نمانده
باشد خواه بقربت صوری چون فرزند خواه بقربت معنوی چون خلیفه بخلافت سندی
پس مردم بالضرورت بدو رجوع نمایند وکار (تولیت درگاه ومزارات ومشاهد ومساجد)
دردست او نهند وخواه نصب او بتجویز وحکم سلطان باشد درسه صورت است
اوّل آن شخص را صاحب سجاده توان گفت ودرین صورت اخیر متولی محض خواهد بود وصورت
دوم اینکه حاکم یا زمیندار به صله یا بِرّ بارواح میت وبه نیت خوشنودی ورضای او یکی
علی التعیین بدهد ویا بطریق سالیانه وفصلانه بنام آن معین ومقرر سازد واین قسم
نیز جایز است بنابر حمل بر آنکه جناب صلّی الله علیه وسلّم از طعام ولحم نزد صدایق حضرت
خدیجه رضی الله عنها می فرستادند واین همه هدیه محض است دیگری را دران شرکتی نیست

ودر اینجا ابتداءً نیت ثوابی و عبادتی نیست بلکه بر و احسان با احباب است در شرع شریف مجوز و مسلّم است و حکم این قسم آنکه هدیه و تملیک محض است برای غنی و صدقه است برای فقیر بشرط ثبوت قبض خالص ملک موهوب له میگردد و دیگران را از اقارب و منتسبان او دران شرکتی نیست و اراضی ازین قسم حکم سایر اراضی دارند از عطایای سلطان اگر واهب تملیک رقبه کرده است حکم فرائض در ورثه آن شخص جاری خواهد شد و اگر نکرده است پس اگر قانون تقسیم معین کرده حکم عطای است بران عمل نمایند و اگر معین نکرده و مورث تقسیم آن معین کرده بر آن نیز عمل باید کرد و یا موافق فرائض باید کرد تا مطابق تقسیم خداوندی باشد مادامیکه صاحب عطا شرح نکرده و یا تجویز از خود ننموده این حکم جاری می توان شد و الّا در قسم سابق مندرج خواهد گشت **مسئله سوم** اینکه مردم بر مزارات اولیا چیز نهاده می روند و تعیین کسی منظور ندارند موافق اراده ایشان خواه یکی از منتسبان ایشان بگیرد خواه همه تقسیم کنند خواه اجنبی بگیرد حکم این قسم تحلیل و اباحت است مانند آنکه خم آب بر سر راه بنهند هر که خواهد بنوشد و یا خوشه خرما در مسجد می آویزند هر که خواهد بخورد **مسئله چهارم** آنکه کسی بطریق نذر چنانکه در مسئله اوّل گذشت چیزی بنام خدام مزار مقرّر نموده وقت ادا آنجا رساند و دیگر آنچه چیزی در غله اندازد چنانکه خدام مزار برای تقسیم جمع می سازند حکم این قسم آنکه در اصل ملک شخصی نیست هر که از ایشان خواهد تصرف نماید لیکن چون جمعی متوقع این قسم فتوحات نشسته اند و در خدمت مزار متساوی الاقدام اند و کاتم را نسبت بخیانت و حق تلفی میکنند و اخفای این فیما بین ایشان موجب منازعت و مخاصمت میگردد پس برای رعایت عدالت و برای رفع تهمت و خصومت در تقسیم قانون مصطلح می نهند درینصورت از روی شرع حکمی معین نیست بلکه محمول بر شرکت وجوه و شرکت تقبل است بر نوعیکه قرار دهند معتبر و معمول خواهد بود و این تقسیم نه از قسمت غنایم است و نه از قبیل قسمت مواریث و اگر درین باب شبهه دامنگیر شود که این از قبیل هبه مشاع میگردد باید فهمید که هبه مشاع

از قبیل محظورات و ممتنعات شرعی نیست بنوعیکه مخالف ادلهٔ قطعیه باشد و قضای قاضی
بآن رد نشود بلکه صاحبین و امام شافعی رحمهم الله حکم بجواز آن کرده اند اگر بنا بر ضرورت تجویز نمایند
و عمل بقول مجوّزان کنند دور از فقاهت نخواهد بود و اگر محمول بر تحلیل و اباحت دارند
هم بعید نیست **مسئله پنجم** آنکه بعضی از اغنیا مبلغ پیش امینی می فرستند که در خدام
فلان مزار تقسیم نماید درین صورت آن شخص امین وکیل است در اقباض از طرف واهب
و بعد تقسیم حق خاص هر یکی بحکم هبهٔ مبلغ و اقباض او تمام می‌شود و تقسیم آن باجازت مالک
باید کرد یا بتفویض برای وکیل امین و این تقسیم خواه بطریق فی نزد امام شافعی باشد یا
بطریق حاجت و مصارف نزد امام اعظم و این وجه ثالث در آنچه برای تعمیر مزار و غیر آن
ارسال کرده شود متعین است و اگر صاحب توفیقی مکان بر مزاری مرتب سازد و
از تصرف خود برآورده در تصرف خدام آنجا گذارد بعد مرمت و شکست و ریخت
و کهنگی حکم باشد که زمین و مرمت و مصالح همان مکان صرف نمایند و آنچه از مصارف
مستغنی عنه باشد بطریق امانت نگهدارند برای وقت حاجت و اگر حوایج مساکین
و خدام غالب بود در صورت استغنا از مرمت در ایشان تقسیم نمایند **مسئله ششم**
آنکه مستحق این نذر کیست چون ظاهر است که میت را ملک نیست پس اعتبار سنت
احکام میراث از حجب حرمان و حجب نقصان مرعی داشتن هم متعذر باشد و هم باطل
بلکه در لفظ واهب باید دید اگر نام اولاد است بر اولاد موجوده تقسیم نمایند و اگر بنام
خدام است در ایشان تقسیم نمایند و اگر بتعیین اسم نیست در خدام آنجا خواه اولاد
باشند خواه اجانب و اگر بر مزار هم نباشد اگر اولاد باشند احق اند و الّا
در متوسلان و اگر تعیین جماعت متعسر باشد بهر مسلمان که برسد موجب اجر است
مسئله هفتم آنکه آنچه رسم است که بعض حقداران حصهٔ خود را که معین باسم اسامی
باشد بدست کسی بیع یا رهن میگذارند و یا هبه میکنند و این عقد موافق قاعده

شرع

شرع باطل ست اوّل آنکہ مال موجود نیست و معلوم القدر ہم نیست پس تملیک بعوض
و غیر عوض نخواہد بود و اگر اینچنین عقد بجہالت واقع شود زیرکہ بایع گرفتہ است اگر زندہ است
از سہم او او را ست زیرکہ شبیہ بدین خواہد بود و اگر مردہ است و مال دیگر دارد از ان مال
ادا سازند والّا صیانۃً لمال المشتری تا مدت ادای آن اہمال کنند و بعد از ان بوجوہ مذکورہ تقسیم بینہم قسمت کنند واللہ اعلم حضرت مخدوم ہاشم
ٹھٹوی رحمۃ اللہ علیہ کی بیاض صفحہ ۲۲۵ میں دُرِ رشد سے منقول ہے نَذَرَ لِفُقَرَاءِ
مَكَّةَ جَازَ الصَّرْفُ اِلٰى فُقَرَاءِ غَيْرِهَا لِاَنَّ الْمَقْصُوْدَ التَّقَرُّبُ اِلَى اللهِ تَعَالٰى
بِدَفْعِ حَاجَةِ الْفَقِيْرِ وَلَا يَدْخُلُ فِيْهِ مَخْصُوْصُ الْمَكَانِ ۝ نذر کیا کسی شخص
کہ اتنا مال فقراء مکہ معظمہ کو اگر میری مراد خدا برلاوے تو دونگا جب مراد بر آئی تو
دوسرے شہر کے فقیروں کو دینا جایز ہے کیونکہ مقصود اسکا تقرب الی اللہ یعنے خدا
کے واسطے ثواب حاصل کرنے کے لیے ہے تو جہان کہین فقیر محتاج کو دیا ثواب ملا
خاص مکان اس نذر مین داخل نہین ہوویگا۔ عمدۃ الاحکام مین لکھا ہے اَلْمَنْذُوْرُ
الَّتِيْ يَاْتِيْ بِهَا النَّاسُ عَلٰى قُبُوْرِ الْمَشَايِخِ فَهُوَ حَقٌّ لِوَرَثَتِهِمْ يَجِبُ اَنْ يُصْرَفَ
عَلَيْهِمْ لَا عَلٰى غَيْرِهِمْ وَلَا يُفَضَّلُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا بِالْعِلْمِ وَالتَّقْوٰى فَاِنْ
لَمْ يُوْجَدْ مِنْ اَوْلَادِهِمْ اَحَدٌ يُصْرَفُ عَلٰى خَدَمَةِ قُبُوْرِهِمْ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ
عَلٰى قُبُوْرِهِمْ خَدَمَةٌ فَعَلٰى فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ جو نذر نیاز نقد جنس مشایخ
کی قبرون پر لوگ لاتے ہین سو حق انکے وارثون کا ہے انکو دینا غیر کام مین خرچ نہین
کرنا اور فقط علم و تقویٰ کے سبب اُن مین ایک کو دوسرے پر فضیلت دی جاتی ہے
پس اگر انکی اولاد مین کوئی نہین ہے تو قبر کے خدام و مجاور پر صرف ہوگا پس اگر
خدام بھی وہان نہین تو فقراء مسلمین پر صرف ہوگا ھٰذا اخر ما اوردناہ
والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین ۝

استفتا ۳۲

سوال اس زمانے مین بعضے نادان جاہل بغیر میت کے خالی قبر پر چبوترہ چلّا طاقچہ آستانہ کسی ولی بزرگ کے نام سے بناتے ہین اور زیارت گاہ مقرر کرتے ہین جیسا شاہ مدار کا چلّا شاہ دوال کا آستانہ اور سچی قبر کے جیسا ہر سال عرس کرتے تعظیما چراغان لگاتے فاتحہ پھول ریوڑی غلاف چڑھاتے ہین ایسی قبر کا ذبہ شریعت و طریقت مین جائز ہی یا نہین اور وہان زیارت کرنے والون کا کیا حکم ہی بیان فرماوین

الجواب جھوٹی قبر بنانا یا چبوترہ چلا طاقچہ آستانہ کی زیارت گاہ کسی بزرگ ولی اللہ کے نام سے مشہور کرنا وہان غلاف پھول وغیرہ ہر سال عرس مقرر کرکے چڑھانا حرام قطعی ہی جو اسکو حلال جانے کافر ہوگا اور اسکی عورت کا نکاح ٹوٹ جاتا ہی چنانچہ زاد الآخرہ مین نصاب الاحتساب سے منقول ہی مُنِعَ النَّاسُ عَنْ اِتِّخَاذِ الْقُبُوْرِ الْكَاذِبَةِ وَخُرُوْجِ النَّاسِ اِلٰى زِيَارَةِ قَبْرِ بَعْضِ الْمُتَبَرِّكِيْنَ اَوْ بَعْضِ الْمَسَاجِدِ عَلٰى مُشَابَهَةِ الْخُرُوْجِ اِلَى الْحَجِّ ٥ یعنے مسلمانون کو جھوٹی قبر بنانے سے منع کیا چاہیئے اور بعضی بزرگون کی قبر یا مساجد کے واسطے حج کی مشابہت کرکے جاہل لوگ جاتے ہین انکو ویسے کام سے منع کرنا لازم ہی لآلی فاخرہ فی تذکرۃ الآخرہ مین لکھا ہی کہ رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا مَنْ زَارَ قَبْرًا بِلَا مَزَارٍ فَقَدْ ضَلَّ وَاَضَلَّ یعنے جسنے بغیر میت کے خالی قبر کی زیارت کی پس وہ گمراہ ہوا اور دوسرون کو گمراہ کیا۔ شرح برزخ مین مرقوم ہی مَنْ زَارَ بِلَا مَزَارٍ فَهُوَ مَلْعُوْنٌ یعنے بغیر میت کی خالی قبر کی کوئی زیارت کرے پس وہ ملعون ہی ــ اور علامہ جلال الدّین سیوطی رح نے تفسیر مین لکھا ہی مَنْ زَارَ قَبْرًا بِلَا مَقْبُوْرٍ فَهُوَ مَلْعُوْنٌ یعنے جسنے خالی قبر کی زیارت کی وہ ملعون ہوا ــ اور حدیث صحیح مین وارد ہی کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ زَارَ بِلَا مَزَارٍ یعنے لعنت کرے خدا اُسپر کہ جسنے زیارت کیا ایسے قبر کی جسمین

میت

میت نہین یہان تمام چلّون آستانون اور جھوٹی قبرون کی زیارت کرنا منع ہوا شرح برزخ مین طبرانی اور بیہقی اور ترمذی سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مَنْ زَارَ قَبْرًا بِلَا مَقْبُوْرٍ فَكَاَنَّمَا عَبَدَ الصَّنَمَ یعنے جسنے بغیر میت کے خالی قبر کی زیارت کی گویا اُسنے بت کی پرستش کی - اشباہ والنظائر مین لکھا ہی کہ بت کی پرستش کرنا کفر ہی اور اسکی دل مین کچھ بھی ہو اُس پر اعتبار نہین اور درہم الکیس مین لکھا ہی مَنْ زَارَ قَبْرًا لَيْسَ فِيْهِ مَيِّتٌ فَهُوَ كَافِرٌ وَامْرَأَتُهُ بَائِنٌ یعنے جب قبر مین میت نہو ویسے جھوٹی قبر کی جو کوئی زیارت کرے پس وہ کافر ہوتا ہی اور اسکی عورت پر طلاق بائن واقع ہوتی ہی - شرح البرزخ مین لکھا ہی وَيَجْتَنِبُ عَلٰى مَنِ اتَّخَذَ قَبْرًا كَاذِبًا بِاِسْمِ بَعْضِ الْمُتَبَرِّكِيْنَ فَيَمْتَنِعُ الزَّائِرُ وَيُهْدَمُ الْقَبْرُ وَتُسَوّٰى الْاَرْضُ یعنے جھوٹی قبر کسی نے بزرگ ولی کے نام سے بنائی اسکی زیارت کرنے سے منع کیا چاہیے اور اُس قبر کو گرا کر زمین کے برابر کر دینا چاہیے - اور تحفہ مین صنوان الفتاوی سے منقول ہی مَنْ زَارَ قَبْرًا بِغَيْرِ مَيِّتٍ فَهُوَ كَافِرٌ وَامْرَأَتُهُ بَائِنٌ یعنے جسنے خالی بغیر میت کے قبر کی زیارت کی پس وہ کافر ہوا اور اسکی عورت پر طلاق بائن واقع ہوئی یعنے اسکا نکاح ٹوٹ گیا دوبارہ اسکا نکاح پڑھا وین - روایت ہی کہ بعضون نے مقتول شہیدون کا خون جمع کرکے قبر کے جیسی زیارت گاہ بنائی تھی سو حضرت نے انکو منع کیا اور فرمایا کہ یہہ بت پرستی ہی - جاننا چاہیے کہ قبرون کی زیارت عبرت پکڑنے کے واسطے یا میت کو ثواب پہنچانے کے واسطے یا اس بزرگ ولی کی روح سے فیض باطنی حاصل کرنے کے واسطے ہی چنانچہ اہل طریقت رحمہم اللہ ایسے فیضان کو اویسیہ طریقہ کہتے ہین مگر جھوٹی قبر کی زیارت کرنے مین اور خالی چلّے اور آستانون پر فاتحہ پڑھنے مین تو ان سببون مین سے ایک بھی سبب نہین اسلیئے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منع فرمایا اور شرع مین اسکی زیارت اور تعظیم کرنیوالا ملعون

اور کافر ہوتا ہی اور اسکی عورت کا نکاح ٹوٹ جاتا ہی نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْہَا —
اور یہہ بھی معلوم ہووے کہ ابتدا مین لوگون کا دل قبرون پر جانے اور اُن سے مرادین
مانگنے پر جاہلیت کے سبب سے بہت مایل تھا تب نبی علیہ السلام نے بالکل قبرون کی زیارت
کرنے سے منع کر دیا تھا کہ لوگ شرک مین نہ پڑین جب اسلام لوگون کے دل مین محکم اور ایمان
مضبوط ہوا اور شرک کا احتمال جاتا رہا تب آپنے قبرون کی زیارت کے لیے حکم دیا چنانچہ
مشارق الانوار مین صفحہ ۱۱۸ مین صحیح مسلم سے اس حدیث کی نقل کیا ہی م بریدہ
نَہَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْہَا وَنَہَیْتُکُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیِّ فَوْقَ
ثَلٰثٍ فَاَمْسِکُوْا مَا بَدَا لَکُمْ وَنَہَیْتُکُمْ عَنِ النَّبِیْذِ اِلَّا فِیْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا
فِی الْاَسْقِیَۃِ کُلِّہَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْکِرًا ۵ بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے تمکو منع کیا تھا قبرون کی زیارت سے سو اب زیارت
کیا کرو اور منع کیا تھا مین نے تمکو تین روز سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے کو
سو اب رکھا کرو جہانتک تمہارا دل چاہے اور منع کیا تھا مین نے تمکو چہارے کے
شیرے سے مگر چمڑے کے برتن مین سو اب سب برتنون مین پیو اور مت پیو نشہ والی
چیز **فائدہ** ابتدای اسلام مین لوگ بت پرستی چھوڑ کر مسلمان ہوئے تھے
اسواسطے حضرت نے زیارت قبور سے منع کیا تھا کہ مبادا شرک مین گرفتار ہو جاوین
جب لوگون کے دلون مین اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہو گیا تو اجازت دی
اور بعضے حدیث مین زیارت قبور کا فایدہ بتلایا کہ اس سے دنیا سرد ہوتی ہی موت آخر
یاد پڑتی ہی حضرت نے یہہ فایدہ اسواسطے بتلا دیا کہ تا لوگ اہل قبور سے اپنی حاجت روائی
نچاہین اور شرک مین گرفتار نہووین اور جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتنون کا
استعمال کرنا بھی منع ہوا تا کہ شراب نہ یاد پڑے جبکہ اُسکی برائی دلون مین بیٹھ گئی
اور عادت بالکل چھوٹ گئی تو اُن برتنون کے استعمال کی اجازت دی — کتاب

تائید الحق سے مرقوم ہوا معلوم ہووے کہ رسالہ تنبیہ المضلّین و ہدایۃ المؤمنین میں جو محمد حسین
ولد محمد سلیم مرحوم کے اہتمام سے سنہ ۱۲ ہجریہ میں یہاں مطبوع ہوا تھا علمای حیدرآباد
دکن و علمای معمورہ بمبی کے فتوے اسی بابت کے اُس میں چھپے ہیں انکی نقل ذیل میں
مرقوم ہوتی ہی **استفتا** چہ می فرمایند علمای دین متین زادہم اللہ شرفاً و تعظیما
درصورتیکہ شخصی از مسلمانان اتخاذ قبر کاذب بنام بزرگی نمودہ مانند قبر صیاد قبر گل
صندل و فاتحہ خوانی و نیاز وغیرہ بران جاری داشتہ آن قبر کاذب را زیارتگاہ خاص
و مانند چلہ و آستانہ وغیرہ قرار دادہ مسلمانان را بتعظیم و زیارت آن ترغیب داد دریں
صورت تعظیم آن قبر کاذب نمودن و فاتحہ و زیارت آن بجا آوردن جائزست یا نہ واگر
جائز نیست پس حکم آن شخص و دیگر زیارت کنندگان و سزا و تعزیرات ان بموجب
شرع شریف چیست **بینوا توجروا** **الجواب** اتخاذ قبر کاذب و چلہ و آستانہ
وغیرہ ازین قسم شرعاً ناجائزست و تعظیم و فاتحہ خوانی برین اوثان ناروا و زائر
ویانی را منع کردہ آید و قبر و چلہ را ہدم کردہ شود و برابر زمین کردہ آید عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ
بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْ زَارَ بِلَا اَثَرٍ فَقَدْ ضَلَّ وَاَضَلَّ۔ قَالَ مَوْلَانَا اَبُوْسَعِیْدٍ اَسْلَمِيْ فِيْ شَرْحِ
الْبَرْزَخِ دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّہٗ یُمْنَعُ مِنْ اِتِّخَاذِ الْقُبُوْرِ الْکَاذِبَۃِ وَزِیَارَتِہَا
وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ یَاْثَمُ اَخْرَجَ ابْنُ اَبِي الدُّنْیَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ زَارَ بِلَا اٰثَارٍ وَفِيْ رِوَایَۃٍ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ زَارَ سُوْحًا
بِلَا رُوْحٍ قَالَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّہٗ لَا یَجُوْزُ زِیَارَۃُ الْقُبُوْرِ
الْکَاذِبَۃِ وَلَا یَجُوْزُ اِتِّخَاذُہَا فَیُمْنَعُ مَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَاِنَّہٗ یُوْجِبُ اللَّعْنَ مِنَ
اللّٰہِ تَعَالٰی۔ اَخْرَجَ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَیْہَقِيُّ وَالْحَکِیْمُ التِّرْمِذِيُّ مَنْ زَارَ قَبْرًا بِلَا مَقْبُوْرٍ
فَکَاَنَّمَا عَبَدَ الصَّنَمَ۔ رُوِيَ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا یَرْفَعُوْنَ قُبُوْرًا فِيْ مَقْتَلِ الْقَتْلٰی

يجمع التراب ودمائهم ويزورونها فنهى عن ذلك وبين الوزر كانه عبادة الصنم
روى ان قوما خرجوا كالزائرين الى المقاتل بعض الصحابة فردهم عمر بن الخطاب رضي
الله عنه بالزجر وقال ان تريدون الزيارة فاذهبوا الى مقابرهم اتجعلون
المقاتل مقابرهم قال فيحتسب على من اتخذ قبرا كاذبا باسم بعض المشركين
فيمنع الزائر ويهدم القبر فيسوى بالارض قال ويمنع من القاء الورد والورق
الرطب على القبور الكاذبة وثبت ان من يلقي الورد على مغتسل الميتة
ويعظمه الى اربعين يوما يمنع من ذلك فانه ليس بشيء انتهى باحكامه -
وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من زار قبرا بلا مقبور فهو ملعون وعن علي
رضي الله عنه من جدد قبرا او مثل مثالا فقد خرج عن الاسلام - ودر
زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم حسدا و نفاقا مسجدی ساخته بودند آنحضرت علیه
الصلوة والسلام آنرا هدم فرمودند وسوختند وبزمین هموار نمودند پس این قبر کاذب راکه
هیچ یک دران فائده نیست بطریق اولی هدم باید کرد وتسویه با زمین باید نمود و اخرج
ابن اسحاق وابن مردويه عن كلثوم بن الحصين الغفاري رضي الله عنه قال
اقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى نزل بذي اوان بينه وبين المدينة
ساعة من نهار وكان من مسجد ضرار قد اتوه وهو يتجهز الى تبوك
فقالوا يا رسول الله صلى الله عليه وسلم انا بنينا مسجدا لذي العلة و
الحاجة والليلة الشاتية المطيرة وانا نحب ان تاتينا فتصلي لنا فيه قال
اني على جناح سفر ولو قدمنا ان شاء الله تعالى اتيناكم فصلينا لكم فيه
فلما نزل بذي اوان اتاه خبر المسجد فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم
مالك بن الدخشم ومعن بن عدي فقال انطلقا الى هذا المسجد الظالم
اهله فهدماه وحرقاه الى اخر الحديث ونزل فيهم من القرآن ما نزل

والذين

والذين اتخذوا مسجدا ضرارا وكفرا الى آخر الآية ٥ ودر حدیث شریف وارد
شده است که مردم در زمان خلافت عبد الله بن الزبیر رضی الله عنهما مقام ابراهیم را بوسیدند
حضرت ابن الزبیر مانع شده تهدید ساختند تا مردم ازین فعل باز مانند و امیر المؤمنین عمر بن الخطاب
رضی الله عنه درختی را که در حدیبیه بود و یکهزار و چهار صد صحابی زیر آن درخت بدست حضرت
رسالت مآب صلی الله علیه وسلم بیعت نموده بودند و ذکر آن شجره در قرآن مجید وارد شده است
هرگاه دیدند که مردم در آنجا میرسند و زیارت گاه قرار داده اند آنرا از بیخ بر کندند —
وفي دين الله الغالب على كل مبتدع وكاذب مجالس الأبرار إن الأنصاب
جمع نصب بضمتين أو بالفتح والسكون وهو كل ما نصب وعبد من دون الله
من شجر أو حجر أو قبر أو غير ذلك فالواجب محو أثره كما أن عمر رضي الله
عنه لما بلغه أن الناس يأتون الشجرة التي بويع النبي صلى الله عليه
وسلم تحتها أرسل إليها فقطعها وقد ذكرها الله تعالى في القرآن لقد رضي
الله عن المؤمنين إذ يبايعونك تحت الشجرة الآية ٥ قال الله تعالى حكاية
عن الكفار وقالوا لا تذرن آلهتكم ولا تذرن ودا ولا سواعا ولا يغوث ولا
يعوق ونسرا وقد أضلوا كثيرا الآية ٥ قال ابن عباس رضي الله عنه وغيره
من السلف هؤلاء كانوا قوما صالحين في قوم نوح عليه السلام فلما ماتوا
عكفوا على قبورهم ثم صوروا تماثيلهم فعبدوهم فكان هذا مبدأ
عبادة الأوثان فنهى النبي صلى الله عليه وسلم عن اتخاذ القبور مساجد
وسد باب الشرك - وثبت في الصحيحين عن النبي صلى الله عليه وسلم
لعن الله اليهود والنصارى اتخذوا قبور أنبيائهم مساجد وفي
المسند الصحيح قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن من شرار الناس
من تدركه الساعة وهم أحياء والذين اتخذوا القبور مساجد -

وَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُعْبَدُ غَضَبُ
اللّٰہِ عَلٰی قَوْمٍ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَاءِھِمْ مَسَاجِدًا ۃ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّمَا الْخَمْرُ
وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ
تُفْلِحُوْنَ ۃ فَاِنَّہٗ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی قَدْ حَصَرَ الرِّجْسَ فِیْ ھٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعَۃِ وَجَعَلَ
کُلَّھَا مِنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ وَاَمَرَ بِاجْتِنَابِھَا وَجَعَلَ الْفَلَاحَ بِاجْتِنَابِھَا
وَجَعَلَ الْاَنْصَابَ مِثْلَ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَالْاَزْلَامِ وَسَوّٰی بَیْنَھُمَا و این ہمہ احادیث
و آیات و آثار برای آن نوشتہ شد کہ بفہمند کہ اتخاذ قبر کاذب حرام است و گناہ کبیرہ بار
آن نیز ممنوع است فِیْ نِصَابِ الْاِحْتِسَابِ بِمَنْعِ النَّاسِ عَنْ اِتِّخَاذِ الْقُبُوْرِ الْکَاذِبَۃِ
وَالزِّیَارَۃِ وَالْخُرُوْجِ اِلَیْھَا و اما زیارت قبر صادق بموجب حدیث شریف اَلَا فَزُوْرُوْھَا
کَمَا وَرَدَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ درست است واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم

مولوی بستان ۱۲۶۰	مولوی محمد جار اللہ ۱۲۵۶	مولوی نیاز محمد ۱۲۵۶	عبد العلی ۱۲۵۵	محمد کرامۃ العلی ۱۲۵۳
جنگ قاسم یار بہادر ۱۲۵۶	میر سلطان خان علی ۱۲۳	حسن محمد علی ۱۲۴۴	محمد علی افضل ۱۲۴۳	محمد فضل اللہ ۱۲۴۴

یہ مہریں علمای کلکتہ کے ہاتھ سے ہوئی ہے

مسئلہ مذکور کا خلاصہ ترجمہ ہندی ہین — سوال کیا فرماتے
ہین علمای دین متین زیادہ کرے اللہ تعالیٰ انکی بزرگی اور تعظیم اس صورت مین کہ مسلمانون
سے کسی شخص نے ایک بزرگ کے نام سے جھوٹی قبر بنا کر اس پر سچی قبر کے جیسا پھول صندل
فاتحہ خوانی نیاز وغیرہ جاری کیا اور قبر کو زیارت گاہ بنایا اور چلا و آستانہ کے مانند
قرار دیا اور مسلمانون کو اسکی تعظیم اور زیارت کے واسطے ترغیب دینی شروع کی اس
صورت مین اس قبر کاذبہ کی زیارت و تعظیم کرنی اور وہان پر فاتحہ پڑھنی جایز ہے یا نہین

اگر جائز نہین تو اس شخص کا اور دوسرے زیارت کرنے والون کا کیا حکم ہی اور سزا اور تعزیر شرع شریف کے فرمان موافق ان پر کیا ہی بیان کیجیے اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر دیوے **الجواب** قبر کا ذبہ چلہ اور آستانہ وغیرہ اس قسم کا بنانا شرع شریف مین جائز نہین اور فاتحہ خوانی ایسے تھانے پر بھی درست نہین اوسکے بانی کو اور اسکی زیارت کرنے والے کو منع کیا جاوے اور اس قبر و چلے کو ڈھا کر زمین کے برابر کیا جاوے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے زیارت کی قبر کی کہ اسمین مقبور نہو پس تحقیق وہ گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہوا مولانا ابو سعید سلمی نے شرح برزخ مین لکھا ہی کہ یہہ حدیث شریف قبر کا ذبہ بنانے اور اسکے زیارت کرنے کی ممانعت پر دلالت کرتی ہی اور جسنے یہہ کام کیا وہ گنہگار ہوتا ہی ابی الدنیا سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا لعنت کرے اس پر کہ جسنے زیارت کیا بغیر میت کے قبر کی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ لعنت کرے خدا اسپر کہ جسنے زیارت کیا بغیر روح کے قبر کی فرمایا ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ نے کہ اس سے صاف معلوم ہوا کہ قبور کاذبہ بنانا اور اسکی زیارت کرنا جائز نہین جو کوئی ایسا کرے اسکو منع کیا جاوے نہین تو خدا کی لعنت مین گرفتار ہوگا روایت ہی طبرانی اور بیہقی اور حکیم ترمذی سے کہ جسنے زیارت کی ایسی قبر کی کہ اسمین میت نہو تو گویا اسنے بت کو پوجا اور یہہ بھی روایت ہی کہ بعضے آدمی شہیدون کے مقتل کی جاے پر انکا خون اور مٹی وغیرہ جمع کرکے قبرون کی شکل بناتے تھے اور اسکی زیارت کرنے جاتے تھے پس انکو حاکم اسلام نے منع کیا اور کہا کہ اسکا گناہ ایسا ہی جیسا کہ بت پرستی کا اور روایت ہی کہ ایک قوم بعضے اصحابون کی شہید ہونے کی جاے پر زیارت کے ارادے سے چلے تھے سو انکو جناب عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ نے بہت زجر کرکے پیچھے پھرایا ہی اور یون فرمایا کہ اگر تم کو زیارت کا ارادہ ہی تو انھون کی قبرون کی طرف جاؤ کیا تم انکے

مقاتل کو مقابر بناتے ہو اور فرمایا ہی کہ جو کوئی جھوٹی قبر بعضے بزرگونکے نام سے بناوے تو اُسپر
احتساب کیا چاہیئے اور لوگون کو اسکی زیارت سے منع کیا چاہیئے اور قبر کو منہدم کرکے
زمین کے برابر کر دینا چاہیئے اور فرمایا ہی کہ قبور کا ذ پر پھول سبزہ چڑھانا منع ہی اور جو کوئی
مغسل میت پر یعنے جس مقام پر میت کو غسل دیا ہو وہان پر چالیس دن تک پھول
سبزہ رکھے اور اس جای کی تعظیم کرے سو بھی منع ہی کیونکہ اس کا کچھ اصل نہین انتہی کلامہ
اور فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جسنے زیارت کی قبر کی کہ اسمین مقبور نہین ہی
تو وہ ملعون ہی اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سے کہ جسنے تجدید قبر کیا یا تشبیہ کسی کی
مثال بنایا تو وہ اسلام سے خارج ہوا اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے زمانے مین
از رہی حسد اور منافقت کے ایک مسجد بنائی تھی سو اسکو آنحضرت نے منہدم کیا اور جلوا دیا
اور زمین کے برابر ہموار کر دیا تو پھر اس جھوٹی قبر کو کہ جس مین کسی طرح کا فایدہ نہین
بطریق اولی منہدم کرنے کا حکم ہی اور زمین کے برابر کرنا ضرور ہی روایت کی ہی
ابن اسحاق اور مردویہ نے کلثوم بن الحصن الغفاری سے کہ فرمایا کہ جسوقت
رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم جنگ تبوک کو جاتے تھے ذی اوان کے مقام پر اُترے
جو مدینے شریف سے قریب ہی اور مسجد ضرار کی وہان بنا ہوئی تھی تب وہانکے کئی شخص
آئے اور آنحضرت کی خدمت مین عرض کی کہ اندھیری اور برسات کی راتون مین بیمار کمزور
والون کو وقت پر کام آوے اسلیئے ایک مسجد یہان بنائی ہی ہم چاہتے ہین کہ آپ وہان
تشریف لاوین اور وہان ہمارے ساتھ نماز پڑھین آنحضرت نے جواب دیا کہ ابھی مین
سفر مین ہون جب انشاء اللہ تعالیٰ ادھر سے پھرونگا تب تمھارے ساتھ نماز پڑھونگا جب
آنحضرت علیہ السلام جنگ تبوک سے مراجعت کیئے اور ذی اوان کے مقام پر پہنچے تو آپ کو
مسجد کے بنا کی خبر ہوئی اسی وقت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مالک بن الاخشم اور
معن بن عدی کو بلوایا اور فرمایا کہ تم دو نو ابھی ان ظالمون کی مسجد کی طرف جاؤ اور اسکو

گراد

گرادوا ورجلادوا الی آخر الحدیث اور اہنین کے باب مین قرآن شریف مین کئی آیتین نازل
ہوئین ہین قولہ تعالی والذین اتخذوا مسجدًا ضرارًا الی آخر الایۃ اور صحیح روایت
مین وارد ہی کہ عبد اللہ بن زبیر کے عہد خلافت مین لوگ مقام ابراہیم کو بوسہ دیتے تھے تو حضرت
ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے انکو منع کیا اور اس مقام پر ایک قبہ بنا دیا تا لوگ اس فعل سے باز آوین
روایت ہی کہ مقام حدیبیہ مین ایک درخت تھا کہ اسکے نیچے ایک ہزار چار سو اصحابون رضی اللہ عنہم
رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دست مبارک پر بیعت کی تھی اور اس درخت کا ذکر قرآن
شریف مین بھی آیا ہی الآیہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عہد خلافت مین یون معلوم ہوا
کہ لوگون نے اس درخت کو زیارت گاہ مقرر کیا ہی اور اسکی بہت تعظیم کرتے ہین تب
آپنے حکم کیا تا اس درخت کو جڑ سے اکھاڑ ڈالین کتاب دین اللہ الغالب علی کل مبتدع
وکاذب اور مجالس الابرار مین لکھا ہی کہ انصاب جمع نُصُب کی ہی اور جو چیز خدا کے
سوائے پوجی جاوے اسکو نصب کہتے ہین خواہ درخت اور پتھر ہو خواہ قبر وغیرہ ہو تو واجب
ہی حاکم اسلام پر اسکے اثر کو مٹانا جیسا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کیا جب آپکو خبر پہنچی کہ لوگ
اس درخت کی زیارت کرنے کو بہت ہجوم کرتے ہین کہ جسکے نیچے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم
کے ساتھ بیعت کی گئی تھی تب عمر رضی اللہ عنہ نے کسی کو بھجوا کر درخت کو کٹوا یا اور حق سبحانہ
وتعالی نے اس درخت کا ذکر قرآن شریف مین بھی فرمایا ہی قولہ تعالی لقد رضی اللہ
عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ الی آخرہ اور امتناع بت پرستی کے
صریح آیتین قرآن شریف مین بہت مقام پر موجود ہین فرمایا ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ
نے کہ نوح علیہ السلام کی قوم مین کئی نیک بندے صالحین تھے جب وے مر گئے تو انکی قبرونکو
دوسرے گمراہ پرستش کرنے لگے پھر انھون کی صورتون کی مثال بناسے اور انکو پوجنا شروع
کیا چنانچہ ودّا سواعا یغوث یعوق اور نسر یہہ سب انھین بتونکے نام ہین اور اسی
وقت سے دنیا مین بت پرستی آغاز ہوئی اسی لیے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے قبور کو

سجدہ گاہ بنانے کے واسطے منع فرمایا اور شرک کے دروازے کو بند کیا اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین وارد ہی کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ خدا نے لعنت کیا یہود اور نصارا پر کہ انھون نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو سجدہ گاہ بنایا تھا یعنے اسکو سجدہ کرتے تھے اور صحیح حدیث مین وارد ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ اللہ تعالی میری قبر کو بت پرستی کی جائے نکرے کیونکہ حق تعالی اس قوم پر غضب کرتا ہی کہ جو قوم اپنے پیغمبرون کی قبرون کو سجدہ گاہ بناوین اور حق تعالی نے قرآن شریف مین فرمایا ہی انّما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلّکم تفلحون یعنے شراب جوّا بُت اور پانسے گندے کام ہین شیطان کے سو ان سے بچے رہو شاید تمھارا بھلا ہو یہان حق تعالی نے سب رجس اور شیطانی بدکام انھین چار قسم مین حصر فرمایا اور اُنسے پرہیز کرنے کا حکم کیا اور رجوِ فلاحیت کو ان کامون سے بچنے والون کے واسطے مقرّر کیا اور انصاب کو بھی شراب اور جوّے اور ازلام کے برابر گنا۔ یہان پر یہہ سب آیات حدیثین اور روایات اسلیئے لکھی گئین تا سمجھین کہ قبر کاذب بنانا حرام ہی اور گناہ کبیرہ ہی اور جھوٹھی قبر کی زیارت کرنا بھی منع ہی نصاب الاحتساب مین لکھا ہی کہ جھوٹھی قبر بنانی اور اسپر فاتحہ پڑھنی حرام ہی اور اسکی زیارت کرنے سے آدمیون کو منع کرنا لازم ہی لیکن سچی قبر کی زیارت کرنیکے واسطے تو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حکم کیا ہی اَلَا فَزُوْرُوْھَا یعنے جاؤ اور قبرون کی زیارت کرو چنانچہ صحیح بخاری اور مسلم مین کئی حدیثین اس زیارت قبور کے باب مین موجود ہین واللہ تعالی اعلم وعلمہ اتم واحکم ؁

معمورۂ بمبئی کے علماؤن کا فتوی

ھو الھادی الی سبیل الرّشاد کیا فرماتے ہین علمای دیندار او مشائخ شریعت شعار کہ ایک جھوٹھی قبر بنانا اور اسکو کسی بزرگ کے نام سے مقرّر کرنا اور اس بزرگ کا چلہ مشہور

کرکے سچی قبر کے جیسی اس جھوٹھی قبر اور چلّے پر فاتحہ پڑھنا اور ناواقف مسلمانون کو اوس جھوٹھی
قبر کی تعظیم وتکریم وقدمبوسی کے واسطے بلانا اور اسپر پھول سہرہ چڑھانا ایسے کام شرع شریف
اور طریقت لطیف مین جایز ہین یا حرام ہین تو اسطرح کے حرام کام کرنے والونکو شریعت محمدی
علی صاحبہا افضل الصّلوٰۃ والتّحیّات کا کیا حکم ہی سو مہربانی کرکے اپنے لطف وکرم سے بیان
کیجیے کہ اللہ تعالیٰ تمکو اسکی جزائے خیر عنایت کرے آمین ثم آمین

الجواب اما بعد پس معلوم ہووے کہ جھوٹھی قبر بنانا اور اسپر سچی قبر کی جیسی فاتحہ پڑھنا اور
اسکی تعظیم وتکریم کرنا شرع شریف مین بالاتفاق حرام ہی جو شخص ایسا کریگا سو واجب التعزیر
ہوتا ہی اور مسلمان حاکم پر واجب ہے کہ اس شخص پر ایسی سخت تعزیر کرے کہ دوسرونکو عبرت
ودہشت ہووے کہ پھر کوئی ایسا نکرے بلکہ جو شخص اسکو جایز سمجھیگا سو معاذ اللہ مرتد اور کافر
ہو جائیگا اور اسکا ذبیحہ حرام ہوگا اور اسکی جورو نکاح مین سے جاتی رہیگی تب حاکم اسلام پر لازم
ہی کہ اس سے توبہ لیکر تجدید اسلام کرواوے اور اگر توبہ سے انکار کرے تو واجب القتل ہوگا
اس بابت فقہ کی معتبر کتابون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی حدیثین اور بڑے بڑے علماؤن
کی دلیلین بیان ہوئی ہین حق سبحانہ وتعالیٰ اپنے فضل وکرم سے سب مسلمانون کو خصوص
ناواقفون کو ایسے گمراہی سے بچاوے آمین ثم آمین الحمد للہ ربّ العالمین اللّٰہم صلّ وسلّم علی محمّد
وعلی آلہ واصحابہ اجمعین کتبہ العبد الراجی الی رحمۃ ربہ الغنی محمد علی ابن عبد القادر الحافظ عفی اللہ عنہ
وعن والدیہ وعن جمیع المسلمین آمین یا ربّ العالمین　　قد صحّ الجواب واللّٰہ اعلم بالصّواب کتبہ
خادم الطلاب محمد یونس الحافظ عفی عنہ وعن والدیہ الوہاب آمین یا ربّ الارباب　[مہر: محمد یونس الحافظ]
ہذا الجواب صحیح مطابق لقواعد الشرع المبین واللّٰہ تعالیٰ اعلم العالمین کتبہ الشیخ علی قاضی القضاۃ
عفی عنہ وعن والدیہ آمین یا ارحم الراحمین ۵　　وما اجاب المجیب فہو فیہ مصیب کتبہ حقیر
احقر مولوی محمد اکبر کشمیری عفی عنہ　[مہر: اللہ اکبر ۱۲۰۵ در رضوان بین]　　الجواب مطابق للسوال المجیب مصیب لما قال
کتبہ خادم الطلاب سید عبد الفتاح المدعو سید اشرف علی گلشن آبادی الحسینی القادری عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وعن جمیع المسلمین　[مہر: الراجی الی رحمۃ اللہ الباری مفتی عبد الفتاح الحسینی القادری]

الجواب صحیح و معتمد کتبہ خادم الطّلاب غلام محی الدّین الہندوستانی عفی اللہ عنہ　(غلام محی الدّین عفی عنہ)

و قد صح الجواب ما شرح فی السّوال واللہ اعلم بالصّواب کتبہ خادم العلما سید شاہ ولی عفی عنہ ۞ الجواب صحیح کتبہ قاضی عبد العلی الملقب فوقت عفی عنہ و عن والدیہ ۞ کل بدعۃ ضلالۃ بالی مبالی این امور قبیحہ ضال و مضل و سبب گمراہی عوام و لفظ کفر و شرک بران شخص مطلقا جایز قولہ تعالیٰ قل هل انبئكم بالاخسرين اعمالا الذين ضل سعيهم في الحيوة الدنيا وهم يحسبون انهم يحسنون صنعا اولئك الذين كفروا بايات ربهم ولقائه فحبطت اعمالهم فلا نقيم لهم يوم القيمة وزنا ذلك جزاؤهم جهنم بما كفروا　وانا العبد المذنب الرّاجی عفو ربہ الہادی السّید ابراہیم البغدادی　(سلام علی ابراہیم)　بنا نمودن قبر و روغ کردن ان میت نا شد حرام است چنانچہ بعض فقہا این را ذکر نمودہ اند　ابراہیم احمد بن محمّد باعکظ عفی عنہ　—　فقیر الحقیر صدر نشین سید حسام الدّین محمد امین اللہ الرّفاعی

(شاہ جہان الرفاعی ۱۲ حسام الدین بن سید)　فقیر الحقیر السّید عباس علی القادری العیدروس　(السّید عباس علی ابن محمد القادری العیدروس)

قد صح الجواب با شرع فی السّوال واللہ اعلم بالصّواب کتبہ تراب اقدام السالکان سید ابو الحسن ابن السّید احمد باشیبانی　(ابو بکر جعفر القادری سید ابو الحسن ابن احمد باشیبان)

صحیح امامی شاہ ☼ سرگروہ فقرای کوکن ۞ دلدار علی شاہ ۞ نعمت اللہ شاہی مکاندار — سید احمد علی شاہ قادری ۞ ثانی شاہ بادشاہ چشتی　مکاندار

تنبیہ　معلوم کیا چاہیئے کہ اس کتاب جامع الفتاوی میں ہر ایک استفتا اور مسایل کے اندر صحیح و سند کے ساتھہ نام کتاب منقول عنہ اور اسکی عبارت مع ترجمہ راقم الحروف نے لکھہ دیا ہے اگر کسی شخص کے دل میں شک یا شبہ آوے عبارت کو کتاب منقول عنہ سے ملا کر دیکھہ لیوے اور اپنی شبہ دور کرے اور راقم الحروف کو دعائے خیر سے یاد فرماوے حسبنا اللہ و نعم الوکیل ۞ ۞

استفتا (۳۴)

سوال بعضے واعظین قرآن شریف کی ایک آیت پڑھتے ہین اور دو گھڑی تک اسکی تفسیر بیان کرتے ہین کیا اتنے بہت معنی ایک آیت مین مندرج رہتے ہین یا اصول علم تفسیر سیکھنا ضرور ہی اور وہ بیان کس تفسیر مین مرقوم ہی اگر آپ علم تفسیر کا اصول یا اسکے اصطلاحی چند الفاظ کے معنے لکھدیوین تو مسلمانون کو زبانی یاد کرنے سے بڑا فایدہ ہوگا خدا آپکو جزائے خیر دیوے اور قرآن شریف کے حروف اور آیات کا شمار کتنا ہی ایک صحیح روایت ضرور لکھہ دینا

الجواب قرآن شریف دریای علوم شریعت وطریقت و بحر لطایف حقیقت ومعرفت ہی مولانا شاہ ولی اللہ نے فوز الکبیر فی اصول التفسیر مین لکھا ہی کہ نزول قرآن واسطے تعلیم وتعلّم بندون کے وتہذیب اخلاق انکے حق تعالی نے اپنے پیغمبر آخر الزّمان پر نازل کیا ہی ہرچند احکام توحید وشریعت توریت مین تھے مثلاً قصاص وبدلہ لینے کے واسطے بڑی تاکید تھی اگر کسی نے کسیکو مارا زخمی کیا تو واجب تھا کہ ظالم کو اتنا مارین یا زخمی کرین انگلی توڑا تو ظالم کی انگلی توڑین ہاتھہ توڑا تو ہاتھہ توڑین برابر بدلا لیوین جب لوگون کی سخت دلی اور ظلم کم ہوگیا بعد انجیل نازل ہوئی تو حکم ہوا کہ اگر کسی نے تم کو سیدھے طرف طمانچہ مارا تو صبر وتحمّل کرو اور کہو کہ بائین طرف بھی مارلے کہ ہمارے گناہ پاک ہوتے ہین جب آخر زمانہ خاتم نبوت کا آیا تو دونون حکم جاری فرمایا کہ اگر ظالم کی سختی پر صبر کروگے تو خدا اجر دیگا اور اگر نفس تحمّل نکرے تو حاکم کی طرف رجوع کرو تا موافق شرع تعزیر جاری کردیوے بہت سے احکام رہبانیت یا موافق طبع اگلے زمانے کے لوگون کے تھے منسوخ کردئے اور اس زمانے کے لوگون کی طبیعت ومزاج کو ہموار اور مہذّب کرنے کے لئے آسان اور پورے پورے احکام بھیجے کہ اسمین قیامت تک کسی طرح کی تبدیل وتغییر ہونے نپاویگی اور اذن شفاعت وانتہای رحمت وعرفان ذات وصفات ومدارج ولایت وادعیات واقفیات وآیات مفصّل ومجمل ومتشابہات اور اگلی امت کے

محاسن ومعائب ازروی کنایات واشارات انبیاً کا ظاہر کیئے تا عبرت حاصل کرین اسی لیئے
كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ کے خطاب سے سرافراز ہوئے ایک شب قدر کی عبادت کا مرتبہ ایسا
دیا کہ ہزار مہینون کی عبادت سے افضل ہوا خصوصیات اس امت مرحومہ کے بہت ہین تفسیر
عزیزیہ مین یا تفسیر حسینی مین دیکھو تفصیل بیان موجود ہے عبادات مین بھی بہت
سہولت کردی تا دنیاداری مین دینداری کرین ریاضت کا طریقہ فقر وزہد کا مرتبہ تعلیم فرمایا
کہ تمام آسمانون کے فرشتون کی عبادت بہیئت مجموعی قیام و رکوع و سجود و قعود مین
مندرج ہے اور ادعیات و تسبیحات سب پیغمبرون کی تعلیم دی گئی اور علم اولین و آخرین سب
خبر اسمین موجود ہے **مسئلہ** قرآن مجید مین پانچ قسم کا علم ہے قسم اوّل علم احکام واجب و
مندوب مباح مکروہ حرام خواہ عبادات ہو خواہ معاملات خواہ تدابیر منازل یا سیاست مدن
اور ان علمون کا ذمہ فقیہ قاضی ومفتی پر ہے قسم دوم علم مخاصمہ چار فرقون کے ساتھ
یہود نصاری مشرکین ومنافقین اور اسکا ذمہ دار عالم کلامیہ ومتکلم ہے قسم سوم تذکیر
اللہ کی نعمتون پر کہ جو صفات ظاہری وباطنی سے مظہر تجلیات جلالی وجمالی ہے مرشدین
عارفین اسکی ذمہ دار ہین قسم چہارم تذکیر بایام اللہ یعنے حوادث دوران اور وقایع ان
والنعام مطیعین وتعذیب مجرمین یعنے جس پیغمبر کی امت نے تابعداری کی انعام ملا اور جس
پیغمبر کی امت نے نافرمانی کی عذاب ہوا اس علم کے ذمہ دار واعظین ہین قسم پنجم حال موت
وقبور وحشر ونشر ویوم الحساب وجنت ونار وامور نیکی وبدی اس علم کا ذمہ دار
ہر ایک مسلمان ہے **مسئلہ** نظم قرآن شریف ایک بڑا معجزہ ہے چنانچہ موسیٰ علیہ السلام
کے زمانے مین ساحرین وکاہنون کا زور شور تھا تو حضرت موسیٰؑ کو عصا اور ید بیضا
کا معجزہ ملا کہ تمام سحر وجادو کا ایک لقمہ کرکے اس عصا نے نگلا عیسیٰ علیہ السلام کے
زمانے مین حکما واطبا کا دور دوران تھا تو انکو معجزہ مردہ زندہ کرنے کا خدا نے دیا
بیمارون کو فقط ہاتھ پھیرنے سے شفا ہوجاتی نبی آخر الزمان کے وقت مین شعر وشاعری

وفصاحت وبلاغت کا مشغلہ تھا تو قرآن شریف کلام نثر ہی لیکن منظومات شعرا سے فصیح تر
خدا نے بنادیا کہ ایک آیت کے مقابلے مین بھی کسی شاعر سے ایک سطر بھی نہ لکھی گئی مسئلہ
تمام مضمون اور احکام توریت انجیل وزبور کے اور صحایف کے احوال اور اسکے سوا بہت سے
علوم ومعارف ورحمت عام جو اوّل کسی کو معلوم نہ تھے قرآن شریف مین خدا نے جمع کردیا
اور فرمایا قولہ تعالیٰ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ
لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ط یعنے آج کے روز مین نے کامل کردیا تمھارے واسطے دین تمھارا اور تمام
کردیا تم پر نعمت میری اور راضی ہوا مین تمھارے دین اسلام سے ع یہہ آیت سب قرآن سے
آخر مین آئی ہی سب اصحاب خوش ہوئے کہ آج خدا نے ہمارا دین تمام پورا کردیا اور ہمارے
اسلام سے راضی ہوا مگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رونے تھے لوگون نے رونے کا سبب پوچھا
آپ نے فرمایا اب سے قرآن شریف کا نازل ہونا موقوف ہوگا کیونکہ اس آیت مین اتمام نعمت کا
اشارہ ہی اور جلد رسول خدا ہمکو چھوڑ کر خلد برین کو تشریف لیجاوینگے ویسا ہی ہوا۔
مسئلہ آیات والفاظ وحروف قرآن شریف کے علما نے لکھا ہی لیکن اسمین اختلاف
چار قسم کی روایتون سے ہی اور ابراہیم التیمی کے قول پر بعضون نے اختلاف کا سبب
ایسا لکھا ہی کہ الف ممدودہ کو کسی نے ایک اور کسی نے دو گنے ہین بلکہ بعضے الف کے مدہ پانچ
الف تک شمار کئے ہین اسیطرح الف مقصورہ مثلاً حرف ہی اگر اسپر الف کھڑا آگیا تو
دو حروف شمار کئے بعضون نے ایک گنے اسی طرح الفاظ مین حرف ہمزہ یا مکتوبی ہی
یا ملفوظی اسی طرح نون غنہ یا حرف مدغم مشدد کہ لکھنے مین ایک اور پڑھنے مین دو
آتے ہین بعضون نے ایک گنا اور بعضون نے دو الغرض قاریون نے بھی الفاظ و
آیات مین اختلاف کیا ہی چنانچہ مالک یوم الدین کو ملک یوم الدین پڑھا ہی ایک اصح روایت
کتاب بستان العارفین سے یہان مرقوم ہی اسکے سب حرفون کا شمار اور عدد معلوم ہوگا

الالف اڑتالیس ہزار آٹھ سو بہتّر ہین ۔		البا گیارہ ہزار چار سو اٹھائیس ہین

التا دس ہزار ایک سو نوا نوے ہین
الجیم تین ہزار دو سو ترانوے ہین
الخا دو ہزار چار سو سولہ ہین
الذال چار ہزار چھے سو ستانوے ہین
الزا ایک ہزار پانچ سو نو ہین
الشین دو ہزار دو سو ترپن ہین
الضاد ایک ہزار چھے سو سترہ ہین
الظا آٹھ سو بیتالیس ہین
الغین دو ہزار دو سو آٹھ ہین
القاف چھے ہزار آٹھ سو تیرہ ہین
اللام تیس ہزار چار سو بتیس ہین
النون چھبیس ہزار پانچ سو ساٹھ ہین
الھا دس ہزار ستّر ہین
الیا پچیس ہزار نو سو انیس ہین

الثا بیس ہزار نو سو چہتر ہین
الحا تین ہزار نو سو ترانوے ہین
الدال پانچ ہزار چھے سو بہتر ہین
الرا گیارہ ہزار سات سو ترانوے ہین
السین پانچ ہزار سات سو ایکانوے ہین
الصاد دو ہزار تیئیس ہین
الطا ایک ہزار دو سو چوہتر ہین
العین نو ہزار دو سو بیس ہین
الفا آٹھ ہزار چار سو نوانوے ہین
الکاف نو ہزار پانچ سو ہین
المیم چھبیس ہزار ایک سو پینتیس ہین
الواو پچیس ہزار پانچ سو چھتیس ہین
لام الف چار ہزار سات سو بیس ہین
جملہ تین لاکھ تیئیس ہزار پانچ سو اکتالیس

حروف قرآن مین ہین واللہ اعلمؕ اور کلمات چہتر ہزار چار سو تیئیس ہین اور آیات چھے ہزار چھے سو چھیاسٹھ ہین کسی بزرگ نے ابیات مین بیان فرمایا ہے

ابیات

آیت قرآن کہ خوب و دلکش است ٭ شش ہزار و شش صد و شصت و شش است
یکہزار ش امر و ہم نہی شد بہ ٭ یک ہزار ش وعد و ہم دیگر وعید
دو ہزار او مثال و اعتبار ٭ دو ہزار ش قصّہا و اختبار
پانصد ش بحث حلال است و حرام ٭ صد دعا تسبیح ورد صبح و شام
شصت و شش را ناسخ و منسوخ یاب ٭ فہم کن واللہ اعلم بالصّواب

مسئلہ علم تجوید وقرآت کے قاعدے سے چودہ حروف شمسی کہلاتے ہیں جن مین
لام ملفوظ نہیں ہوتا جیسا الشمس اُن مین دو قسم ہین قسم اوّل اسلیہ جتنے حرف ہین کہ
نوک زبان سے مخرج ہوتا ہی **بیت** حرف اسلیہ بود شش دا ریاد ＊ را و زا و سین و
شین و صاد و ضاد ＊ قسم دویم سنیہ آٹھ حرف ہین کہ بُن دندان سے مخرج ہوتا
ہی **رُباعی** حرف سنیہ بود ہشت ای نگار ＊ تا و ثا و دال و ذال ای مرو کار ＊ طا و
ظا و لام و نون ست بعد ازان ＊ یاد کن این ہتہا لیل و نہار ＊ دوسرے چودہ حروف
قمری کہلاتے ہین جن مین لام ملفوظ ہوتا ہی جیسا القمر انکی تین قسم ہین قسم اوّل شفویہ
کہ لبون سے انکا مخرج ہوتا ہی **بیت** حرف شفوی چار باشد یاد دار ＊ با و فا و میم و
واو ای ہوشیار ＊ قسم دویم لہویہ جن کا مخرج سقف دہان یعنے تالو سے ہوتا ہی
بیت حرف لہوی چار باشد یاد دار ＊ جیم و قاف و کاف و یا ای یار غار ＊ قسم
سیویم حروف حلقیہ کہ حلق مین سے انکا مخرج ہوتا ہی **بیت** حرف حلقی شش بود ای نور عین ＊
ہمزہ و ہا حا و خا و عین و غین ＊ کتاب شاطبیہ وغیرہ مین اسکا مفصّل حال موجود ہے فلیرجع الیہ ＊

استفتا (۴۳)

سوال مولوی حبیب اللہ مرحوم ساکن رنگا گیری ابن مولوی عبد القادر ویلکہ پوری مفتی عدالت
پونہ نے جو مسئلہ حیلہ اسقاط کا لکھا تھا اور آپکی تائید الحق کے آخر چھپا ہی بعضے حضرات کہتے
ہین کہ اسمین کچھ دلایل فقہیہ کے نہین ہین سو اس باب مین فدیہ مسلمان کے روزے نماز کا کس
دلیل سے ثابت ہوتا ہی حنفی مذہب کے مطابق کتابون کے حوالے داخلے سے لکھا جاوے تو معتبر ہوگا
الجواب اصل اسقاط شرع شریف سے ثابت قولہ تعالیٰ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ
فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ یعنے اور جو لوگ طاقت روزے رکھنے کی نہین رکھتے ہین تو فقیر
کو کھانا دے سکین اگرچہ یہہ آیت شیخ فانی کے حق مین نازل ہی کہ ایک روزے کے بدلے
مین ایک فقیر کو کھانا کھلاوین لیکن شیخ فانی کے روزے کا فدیہ عبارت النص سے ثابت ہے

اور میت کے روزے اور نماز کا فدیہ دلالۃ النص سے ثابت ہی کیونکہ علمای حنفیہ نے باستدلال
اس آیت قرآن کے چار قسم کی سند نکالے ہین چنانچہ نور الانوار مین مرقوم ہی اَلْاِسْتِدْلَالُ
بِعِبَارَةِ النَّصِّ وَبِاِشَارَتِهٖ وَبِدَلَالَتِهٖ وَبِاِقْتِضَائِهٖ یعنے ایک استدلال عبارت
النص سے ہی دوسرا اشارت النص سے تیسرا دلالت النص سے اور چوتھا اقتضاء النص سے
ہوتا ہی اور اسی کتاب مین لکھا ہی وَوُجُوبُ الْفِدْيَةِ فِي الصَّلٰوةِ لِلْاِحْتِيَاطِ فدیہ
واجب ہونا واسطے نماز کے از روی احتیاط ہی اور یہہ بھی اسمین لکھا ہی اِنَّ نَصَّ
الصَّوْمِ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ مَخْصُوْصًا بِالصَّوْمِ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ مَعْلُوْلًا بِعِلَّةٍ غَايِةٍ
تُوْجَدُ فِي الصَّلٰوةِ اَعْنِي الْعَجْزَ وَالصَّلٰوةُ نَظِيْرُ الصَّوْمِ بَلْ اَهَمُّ مِنْهُ فِي الشَّانِ وَالرِّفْعَةِ
فَاَمَرْنَا بِالْفِدْيَةِ عَنْ جَانِبِ الصَّلٰوةِ یعنے واجب ہونا فدیہ کا نماز مین احتیاطًا ہی
کیونکہ تحقیق نص روزے کی احتمال رکھتی ہی کہ مخصوص ہووے روزے سے اور احتمال یہہ بھی
رکھتی ہی کہ علّت غائی اسکی کہ عاجز ہونا عمل کرنے سے ہی سو نماز مین بھی پائی جاتی ہی اور
نماز روزے کی نظیر ہی بلکہ شان و رفعت مین روزے سے زیادہ ہی اسلیے نماز کے واسطے بھی
فدیہ دینا ہمنے حکم کیا ہی ۔ اور تفسیر احمدی مین ہی فَقَدْ ذَكَرَ اَئِمَّةُ الْاُصُوْلِ
اَنَّ النَّصَّ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ مَعْلُوْلًا وَالصَّلٰوةُ نَظِيْرُ الصَّوْمِ بَلْ اَهَمُّ مِنْهُ فَاَمَرْنَا
بِالْفِدْيَةِ اِحْتِيَاطًا وَرَجَوْنَا الْقَبُوْلَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَضْلًا یعنے تحقیق ذکر کیا ائمہ
علم اصول نے کہ یہہ آیت احتمال رکھتی ہی کہ معلول ہووے یعنے دلالت کرے علت غائی پر اور
نماز نظیر ہی صوم کی بلکہ اس سے زیادہ اسواسطے حکم کیا احتیاطًا فدیہ نماز کا دینے کے لیے اور
ہم حق تعالی سے امید رکھتے ہین کہ اپنے فضل و کرم سے اسکو قبول فرماوے ۔ معلوم ہووے
کہ علت چار قسم کی ہر شی مین ہوتی ہی پہلی علت مادّی جیسا کہ چوکی ایک شی ہی اسمین
علّت مادّی چوب ہی دوسری علّت فاعلی یعنے نجّار کی سعی اور ہنرمندی سے بنائی گئی
تیسری علت صوری یعنے صورت اُس شی کی مثلاً چوکی اصل لکڑا ہی سُتار نے اسکے

تختے تراشے مربع شکل بنایا اسکو چار پائے لگایا اسکی صورت اچھی بنی نام اس مجموع کا چوکی
رکھا گیا چوتھی علت غائی یعنے کس واسطے وہ بنائی گئی سو بیٹھنے کے واسطے اب لکڑی کا نام بھی
نکل گیا تختہ و پایہ و کیلے وغیرہ کا نام بھی نہ رہا اب ایسا ہوا کہ چوکی لاؤ بیٹھنے کیواسطے سو فدیہ
روزے کا کفارہ ٹھہرا کہ ترک فرض روزہ کا عذاب فدیہ دینے سے خدا معاف کرتا ہی تو
فرض نماز ترک کرنے کا عذاب بھی فدیہ دینے سے خدا معاف کرتا ہی ایسی امیدواری بندہ بیچارہ
کو اپنے مالک کی جانب دل میں ہی سو معاف ہونا عذاب ترک فرض کا علت غائی ہوئی
نماز میں بھی اور روزے میں بھی اور بحکم سبقت رحمتی علی غضبی فضل الہی ہمیشہ بندے کے
شامل حال ہی۔ کتاب ہدایہ میں حدیث شریف ہی قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَصُومُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ وَلَا يُصَلِّي اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ یعنے ایک کی طرف سے دوسرا کوئی
روزہ نرکھے اور ایک کی طرف سے دوسرا کوئی نماز نہ پڑھے یعنے جسکا فرض اسی کے سر پر
ہی وہی خود ادا کرے اور نماز و روزہ عبادت بدنی ہیں اور فرضیت دونوں کی ایکسان
ہی یہانسے صلوٰۃ نظیر صوم ثابت ہوئی مسئلہ مفتاح السعادہ میں مرقوم ہی وَمَا
رَوَاهُ قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ فَيَفْدِي عَنْهُ وَلِيُّهُ
مَحْمُولٌ عَلَى الْاِطْعَامِ۔ اور جو روایت ہی حدیث شریف کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص مرگیا اور اسپر خدا کا فرض روزہ باقی رہا ہی پس مرنے والے کا ولی یعنے
مختار وارث اسکے واسطے روزے کا بدلہ فدیہ ادا کرے یعنے مسکینوں کو کھانا کھلاوے
مسئلہ شرح وقایہ کے کتاب الصوم میں لکھا ہی وَفِدْيَةُ كُلِّ صَلٰوةٍ كَصَوْمِ
يَوْمٍ یعنے ہر نماز کا فدیہ ایک روزے کے فدیہ کے برابر ہی اور در المختار کے کتاب الصوم
میں لکھا ہی وَاِنْ صَامَ اَوْ صَلّٰى عَنْهُ الْوَلِيُّ لَا لِحَدِيْثِ النَّسَائِيِّ لَا يَصُوْمُ
اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ وَلَا يُصَلِّي اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ وَلٰكِنْ يُطْعِمُ عَنْهُ وَلِيُّهُ یعنے
اور اگر روزہ رکھا یا نماز پڑھا ولی نے اس میت کی طرف سے تو جایز نہیں بسبب حدیث

نسائی کی روایت سے کہ نہ روزہ رکھے کوئی دوسرے کی طرف سے اور نہ نماز پڑھے کوئی دوسرے کی طرف سے لیکن کھانا کھلا دے ولی اس میت کی طرف سے بطور فدیہ کے تو جائز ہے اور فتاویٰ عالمگیری مین کتاب الحیل مین لکھاہے مسئلہ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ یُؤَدِّیَ الْفِدْیَۃَ مِنْ صَوْمِ اَبِیْہِ اَوْصَلٰوتِہٖ وَھُوَفَقِیْرٌ فَاِنَّہٗ یُعْطِیْ مَنَوَیْنِ مِنَ الْحِنْطَۃِ فَقِیْرًا ثُمَّ یَسْتَوْھِبَہٗ ثُمَّ یُعْطِیْہٖ ھٰکَذَا اِلٰی اَنْ یَتِمَّ یعنے اگر ارادہ کیا ایک شخص نے کہ ادا کرے فدیہ اپنے باپ کے روزے کا یا نماز کا اور وہ شخص غریب ہے تو اُسنے دو من گندم ایک فقیر کو دینا اسنے دوسرے کو ہبہ کروا دینا اسی طرح جتنے مساکین فدیہ لینے کو بیٹھتے ہین یہان تک کہ دور پورا ہوجاوے اور اشباہ النظائر مین فن الحیل مین لکھا ہے مَنْ اَرَادَ الْفِدْیَۃَ عَنْ صَوْمِ اَبِیْہِ اَوْصَلٰوتِہٖ وَھُوَفَقِیْرٌ فَاِنَّہٗ یُعْطِیْ مَنَوَیْنِ مِنَ الْحِنْطَۃِ فَقِیْرًا ثُمَّ یَسْتَوْھِبُہٗ ثُمَّ یُعْطِیْہٖ ھٰکَذَا اِلٰی اَنْ یَتِمَّ یعنے جو کوئی ادا کرنا چاہے فدیہ اپنے باپ متوفی کے نماز روزے کا اور وہ فقیر غریب ہے پس وہ دو من گندم دیوے ایک فقیر کو وہ دوسرے کو بخشدے اور وہ تیسرے کو بخشدے تا پورا ہووے دور تو من گندم مین کئی نماز روزون کا فدیہ اس حیلہ شرعی سے اسقاط ہوسکتا ہے - اور یہان جو کلام شریف اسقاط کے واسطے گندم کے ساتھ دیتے ہین سو بھی معتبر ہے کیونکہ ہدیہ کلام شریف کا لاکھ ہا کروڑ بھی کہین تو کم ہے زاد الآخرت مین تفصیل وار اسکا بیان لکھا ہے - مختصر وقایہ کا فارسی منظوم مین بھی یہہ مسئلہ اسی طرح لکھا ہے —

مسئلہ منظوم

سال آن مردہ را حساب بساز
بزنان نُہ دوازدہ با مرد
سنگ مجموع چونکہ گشت عیان
کہ فروشی بکس زنا داری

آنچہ اسقاط دادہ اند قرار
پیشتر از بلوغ را انداز
بہر ہر سال آن دو صد شمار
فدیہ مردہ را بگیر ہمان
بفروشش بآن قدر گندم

احتیاط است شرع اہل کبار
اعتبار بلوغ باید کرد
من گندم دہند بسنگ بخار
مصحفی را کہ دست آن داری
بفقیری نہ با غنی مردم

غیر بیع سلم درست مدان
ہست این فدیہ عبادت آن
کرد اقبال چون فقیر آنرا
بیع مصحف چنین کنی مثلا
چون بگیرد فقیر مصحف را

ہشت شرط است تام سازیبان
اینقدر گندم کہ ہست بتو
می شود فدیہ اش بشرع ادا
کہ بود ادنیٰ یا بود اعلیٰ
گردد آن بیع نزد شرع روا

بعد از ان گو فلان ابن فلان
دادم آنرا برای فدیۂ او
تا شروط سلم شود پیدا
بعد یکمہ مین دہی اینجا
مسئلہ اسقاط کا خلاصہ

معلوم ہووے کہ وارثان میت کے جو حقوق خدا تعالی کے میت پر باقی رہگئے ہین اسکو ادا کرنے مین حسب الوصیت ذمہ دار ہین چنانچہ فرض نماز روزہ ماہ رمضان المبارک سجدۂ سہو سجدۂ تلاوت وغیرہ قرض کے مانند واجب الادا ہین جنکے سبب قبر کا عذاب آخرت کا حساب دوزخ کا عقاب ہونے والا ہی صدہا روپئے ریا اور نا مداری کے رسومات مین میت کے بہہ خرچ کرتے ہین لیکن اس میت کے حق مین جس سے اسکو فایدہ ہو خیال کمتر کیا جاتا ہی اسلئے مسایل حیلہ شرعی عام مسلمانون کے واسطے یہان مرقوم ہوتے ہین مسئلہ ایک شخص مسلمان مرگیا فرض نمازین روزے رمضان شریف کے اسکے ذمہ پر ہین ادا نکیئے ہون سہوًا خطاءً عمدًا یا ادا کیئے ہون نقصان کے ساتھ یا بسبب بیماری کے یا مسافرت کے یا غفلت نفسانی سے رہگئے ہون اور قضا کرنے یا کفارہ دینے کی بھی فرصت نہ ملی ہی اور اسنے وصیت کی ہی کہ خدا کے جو حقوق مجھپر باقی رہے ہین انکا فدیہ کفارہ میرے مال سے ادا کرو ایسی وصیت ثلث مال سے ادا کی جاتی ہی۔ فرض نماز پنجگانہ مع وتر اور رمضان کے روزے شمار کرکے ہر ایک نماز و روزے کا عوض آدھا صاع گیہون جو فطرے مین دیتے ہین اڈہائی سیر شہر گلشن آباد عرف ناسک کے مانپ سے صاف چنے ہوئے یا قیمت اسکی محتاجون مسکینون کو دینا اگر معلوم نہین کتنے نمازین یا روزے ہین ایک دو برس کے یا دس برس کے یا اگر ثلث مال کفایت کرے یا وارث اسکے اپنی طرف سے تبرعًا و احسانًا فدیہ کفارہ ادا کرین تو اسوقت چاہیے کہ فدیہ

اداکرنے مین حیلہ اسقاط کیا جاوے ساری عمر کا مسئلہ حیلہ اسقاط یہہ ہے کہ پہلے میت
کی عمر شمار کیجاوے اس مین سے ابتداء تولد سے بلوغ تک کے ایام نکال ڈالین مثلاً مرد
کے بارہ برس اور عورت کے نو برس وضع کرکے باقی برسون کے نماز روزے کا شمار کرنا یعنے
ہر روز کی پانچ فرض نماز اور واجب وتر ملکر چھے نمازین ہوتی ہین ایک نماز کا فدیہ نصف
صاع یعنے اڈھائی سیر گیہون سو ہر روز کے پندرہ سیر گیہون ہوے اس ملک مین
چار سیر کی ایک پائیلی ہے اور سولہ پائلی کا ایک من اور بیس من کی ایک کھنڈی اناج کا
مانپ ہے سو ایک مہینے کے سات من دو سیر گیہون ہوے اور ایک برس کے چار کھنڈی
چار من چھے پائیلی گیہون ہوے اور رمضان شریف کے تیس روزون کا فدیہ ہر روز
اڈھائی سیر کے حساب سے ایک من دو پائیلی تین سیر گیہون ہوے پس مجموعہ برس بھر
کی نماز روزون کا چار کھنڈی پانچ من آٹھ پائیلی تین سیر گیہون ہوتے ہین اگر عیدین
کی نماز و فطرہ کا فدیہ برس کے دو پائیلی اسمین ملاے تو دس پائیلی تین سیر ہووینگے
پانچ برس کے اکیس ۲۱ کھنڈی سات من دس پائیلی دو سیر ہوتے ہین - دس برس کے
بیتالیس ۴۲ کھنڈی پندرہ من پانچ پائیلی ہوتے ہین اسی حساب سے گیہون کا شمار
کرنا چاہیئے مسئلہ مثلاً ایک مرد پچاس برس کی عمر مین وفات پایا تو ابتدائی تولد
سے بلوغ تک کے بارہ برس وضع کئے تو اڑتیس ۳۸ سال باقی رہے اسکے نماز روزون کا فدیہ
ایک سو باسٹھ کھنڈی دس من بارہ پائیلی دو سیر گیہون ہوے اتنا مال دینے کی طاقت
نہین ہے تب میت کا وصی یا وارث یا ولی مقتدی نے ایک قرآن شریف اچھا صحیح الحروف
قابل تلاوت یا دوسری شی موتی مروارید ہیرا وغیرہ حاضران مجلس سے دو یا زیادہ مسلمانون
کے روبرو لانا اور جتنے گیہون فدیہ کے ہوے ہین اسکی عوض مین ایک مسکین کو فروخت
کردینا یعنے ایسا کہنا کہ ای فلان یہہ قرآن شریف یا یہہ فلانی شی مین فروخت کیا ہون
تجھکو فلان کھنڈی فلان من گیہون کے عوض پر جو فدیہ میت فلان ابن فلان کی نماز روزونکا

ہے وہ مسکین کہے میں نے قبول کیا بیع سلم کے طور پر یعنے جنس زمان مکان قیمت گیہون
دینے کا وقت وغیرہ شروط شرعیہ کے ساتھ میں نے خریدا اب یہہ قرآن شریف یا قیمتی شی اس
مسکین کی ملک ہوئی پھر اس مسکین کو میت کے جنازے کے پاس لاکر دو مسلمانوں کے حضور
مین ایسا کہے کہ یہہ قرآن شریف تمنے خریدا اور اسکی قیمت کے عوض اتنے کھنڈی گیہون تمہارے
ذمے ہیں یہ گیہون میت فلان بن فلان کے روزے نمازون کا فدیہ ہے مین نے تمکو
دیا پھر وہ مسکین کہے مین نے قبول کیا اسطرح تین مرتبے کہے تو وہ حیلہ اسقاط صحیح ثابت
موافق شرع شریف کے ہوا بعد دعا مانگے میت کے حق مین اس طرح سے الٰہی ہم بندے تیرے تمام حقوق
عبادات ادا کرنے سے عاجز و لاچار ہین اور یہہ حیلہ شرعی میت کی طرف سے وسیلہ بخشائش و
معافی کا تیری فضل و رحمت کی امید پر ہمنے کیا ہے اپنے فضل و کرم سے قبول کر اور اس میت
لاچار کے تمام گناہون سے درگذر فرماوے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ بِفَضْلِكَ
وَكَرَمِكَ دوسرے سب مسلمان آمین کہین اور یہی ترتیب کتاب عینی شرح
کنز الدقائق جامع الرموز کنز العباد شرح وقایہ مین مذکور ہے - مسئلہ صدقہ
دیوے ولی میت کے گذرنے کے بعد پہلی رات کو جو بہت بھاری ہے کھانا کپڑا مسکینونکو
کھلاوے جو کچھ میسر ہووے تین روز یا سات روز ضرور فاتحہ دلاوے یا چالیس روز تک
کرے اگر دو رکعت نماز نفل کی نیت سے کہ اسکو صَلٰوةُ الْهَوْلِ کہتے ہین اسکو ثواب
بخشنے کے واسطے پڑھے تو بڑا ثواب ہے اوّل رکعت مین سورہ فاتحہ ایکبار اور آیۃ الکرسی
ایکبار اور سورۂ تکاثر یعنے اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ دس بار پڑھے بعد رکوع و سجود کے
دوسری رکعت مین بھی ایسا ہی پڑھے اور ثواب اسکا میت کو بخشے مشایخ فرماتے ہین
کہ اگر زمین و آسمان بھر کر گناہ ہووینگے تو سب بخشائے جاوینگے اور سات روز تک
برابر بعد مغرب کے پڑھا کرے شرح عین العلم مین مرقوم ہے اگر دونون رکعت مین صلوٰۃ الہول
کے یکبار سورۂ فاتحہ اور اکیس بار سورۂ اخلاص پڑھے اسکا بھی ثواب بعید دلکھا ہے

کیونکہ تین مرتبے سورۂ اخلاص پڑھنے کا ثواب ایک ختم قرآن شریف کے برابر ملتا ہے اگر فرزند اپنی خاص حلال کی کمائی میں سے کچھ تھوڑا صدقہ یا خیرات فقرا کو دیوے تو اسکا ثواب عظیم میّت کو پہنچتا ہے اور اس فرزند کو بھی اُتنا ہی ثواب خدا کی جناب سے ملتا ہے ربّنا اٰتنا فی الدّنیا حسنة وفی الاٰخرة حسنة وقنا عذاب النّار وصلّی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمّد وّ علیٰ اٰلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین برحمتك یا ارحم الرّاحمین ٥ آمین یا ربّ العٰلمین ٥

استفتا (۳۵)

قال اللہ تعالیٰ عزّ وجلّ فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون ٥ وقال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم من سئل عن علم علمہ ثمّ کتمہ الجم یوم القیٰمة بلجام من النّار ٥

چہ میفرمایند علمای دین ومفتیان شرع متین زادہم اللہ تعالیٰ شرفًا وتعظیمًا . دریںصورت کہ شخصی جانوری حلال الاکل را بنام بزرگی یا برای فاتحہ موتیٰ خود یا برای تزویج نکاح خرید و بوقت ذبح بالتسمیہ ذبح کرد پس ازین مذبوحہ مسلمان کہ بالتسمیہ ذبح کردہ شدہ است خوردن ازان گوشت جایز است یا نہ ودر قبرستان رفتن برای فاتحہ وزیارت یا از برای زیارت اولیاء اللہ در جای رفتن واز برای موتیٰ خود دہم یا سیوم یا چہلم روزی معین کردن وطعام پختن وجانوری ذبح کردن و عزیز واقربا وفقرا ومساکین را خورانیدن جایز است یا نہ وحضرت مولوی خلیل الرّحمٰن صاحب رسالہ در تفسیر ما اہل بہ لغیر اللہ تصنیف کردہ اند ہمون رسالہ و روایات او درست وموافق شرع شریف اند یا نہ بیّنوا توجروا اجرًا جزیلًا ٥ المستفتی سیّد طاہر علی ساکن احمد نگر

الجواب وهو ملهم بالحقّ والصّواب والیہ المرجع والمآب

بر تقدیر صدق مستفتی مطلق خوردن گوشت جانوری کہ بالتسمیہ ذبح کردہ شدہ است برابر است کہ منذور بنام بزرگی باشد یا برای فاتحہ موتیٰ بود یا از برای تزویج نکاح باشد وغیر ذلک بایّ وجہ کان گوشت مذبوحہ حلال طیّب است لقولہ تعالیٰ فکلوا ممّا ذکر اسم اللہ علیہ ان کنتم

بآیاتہ مومنین وقد صرح فی التفسیر الاحمدی قولہ تعالیٰ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ
لِغَيْرِ اللّٰهِ معناہ ذُبِحَ لِاسْمِ غَيْرِ اللّٰهِ مثل لات وعزی واسماء الانبیاء وغیر ذلک
فان افرد باسم غیر اللہ او ذکر مع اسم اللہ عطفًا بان یقول باسم اللہ ومحمد رسول
اللہ بالجر حرم الذبیحۃ وان ذکر موصولًا لا معطوفًا بان یقول باسم اللہ محمد
رسول اللہ کرہ ولا یحرم وان ذکر مفصولًا بان یقول قبل التسمیۃ وقبل ان
یضطجع الذبیحۃ او بعدہ لا باس بہ ھکذا فی الھدایہ ومن ھٰھنا علم ان البقرۃ
المنذورۃ للاولیاء کما ھو الرسم فی زماننا حلال طیب لانہ لم یذکر اسم غیر اللہ
علیھا وقت الذبح وان کانوا ینذرونھا لہ انتھیٰ ۵ والجواب عن الثانی کہ در قبرستان
رفتن الخ قال اللہ تعالیٰ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۵
قال البیضاوی یعنی عامۃ الکفار او الیھود اذ روی انھا نزلت فی بعض فقراء المسلمین
کانوا یواصلون الیھود لیصیبوا من ثمارھم قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ لکفرھم بھا
او لعلمھم بانہ لا حظ لھم فیھا لعنادھم الرسول المنعوت فی التوراۃ المؤید بالآیات
كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ان یبعثوا او یثابوا او ینالھم خیر منھم
وعلی الاول وضع الظاھر فیہ موضع الضمیر للدلالۃ علی ان الکفر آیسھم انتھیٰ اھ
وقد صرح شیخ المشایخ مولانا عبد الحق دہلوی رحمہ اللہ در شرح مشکوٰۃ باینکہ زیارت قبور مستحب است
باتفاق زیرا کہ سبب رقت قلب و تذکر موت و پوسیدگی استخوان و فنای دنیا است و جز آن
از فواید و عمدہ دران دعا مر اموات را و استغفار برای ایشان است و باین وارد شدہ است
سنت و بود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ در بقیع میرفت وسلام میداد بر اہل آن و استغفار
میکرد برای ایشان واما استمداد باہل قبور در غیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا در غیر انبیا علیہم
السلام منکر شدہ اند انرا بعضی از فقہا ومیگویند نیست زیارت مگر از برای دعا میت و
استغفار برای ایشان ورسانیدن نفع بایشان بدعا واستغفار وتلاوت قرآن واثبات

کردہ اند از مشائخ صوفیہ قدس اللہ اسرارہم و حجۃ الاسلام امام محمد غزالی گفتہ است
ہر کہ استمداد کردہ شود بوی در حیات استمداد کردہ میشود بوی بعد از ممات انتہی ۵
و فی المشکوٰۃ عن عایشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کنت ادخل بیتی الذی فیہ
رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم وانی واضع ثوبی واقول انما ھو زوجی و
ابی فلما دفن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ معہم فواللہ ما دخلتہ الا وانا مشدودۃ
علی ثیابی حیاء من عمر رضی اللہ عنہ رواہ احمد وعن محمد بن النعمان یرفع
الحدیث الی النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم قال من زار قبر ابویہ او احدھما فی
کل جمعۃ غفر لہ وکتب برًا رواہ البیہقی فی شعب الایمان مرسلًا وعن ابن
مسعود رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم قال کنت نہیتکم عن
زیارۃ القبور فزوروھا فانہا تزھد فی الدنیا وتذکر الاٰخرۃ رواہ ابن ماجہ
انتہی وقال الشیخ الملا علی القاری رح فی شرح فقہ الاکبر انہ قد ورد فی
الاحادیث الصحیحۃ من الدعاء للاموات خصوصًا فی صلوٰۃ الجنازۃ وقد
توارثہ السلف واجمع علیہ الخلف فلو لم یکن للاموات فیہ نفع لکان عبثًا
بل جاء فی القراٰن اٰیات کثیرۃ متضمنۃ للدعوات للاموات کقولہ تعالیٰ
رب ارحمہما کما ربیانی صغیرا وقولہ تعالیٰ رب اغفر لی ولوالدیّ ولمن
دخل بیتی مؤمنا وللمؤمنین والمؤمنات وقولہ تعالیٰ ربنا اغفر لنا ولاخواننا
الذین سبقونا بالایمان ۵ وعن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ انہ قال یا
رسول اللہ ان ام سعد ماتت فای الصدقۃ افضل قال الماء فحفر بیرًا
وقال ھذہ لام سعد اخرجہ ابوداؤد والنسائی رضی اللہ عنہما اما ما ذکر
فی شرح العقاید من حدیث ان العالم او المتعلم اذا مر علی قریۃ فان اللہ تعالیٰ
یرفع العذاب عن مقبرۃ تلک القریۃ اربعین یومًا انتہی وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

اذا مات
۲۱

اذا مات ابن آدم انقطع عمله الا ثلثا ولد صالح یدعو الہ بالخیر وعلم علّمہ الناس
وصدقۃ جاریۃ قال اللہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ
غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ والنقل من مکان الیٰ مکان لزیارۃ قبور الاولیاء والعلماء
والصلحاء جائز مستحسن کما جاء فی الحدیث المؤمنون لا یموتون بل ینقلون
من دار الفناء الیٰ دار البقاء وتعیین الیوم للموتیٰ کالعاشر والثلثین و
الاربعین لایصال الثواب مثلا وغیر ذلک بای وجہ کان مما ینفع ثوابها الی الموتیٰ
جائز بل مستحسن واولیٰ کما صرّح بہ فی الفتاوی الرحمانی والجواہر الاخلاطی
وغیر ذلک واطعام الطعام لذوی القربیٰ والارحام والفقراء والمساکین بالمذبح
الحلال ان کان بالتسمیۃ عند الذبح فجائز بلا خلاف ولا ریب ولا شکّ وقال
فی القصیدۃ الامالی حیث قال وللدعوات تاثیر بلیغ وقد ینفیہ اصحاب الضلال
انتہیٰ وما قالہ مولانا الاجل والاستاذنا الاکمل المولوی خلیل الرحمٰن صاحب
فی رسالتہ فہو موافق ومطابق للشرع فمن انکرها فقد انکر الشرع ومن انکرہ
فقد کفر کما صرح بہ فی الدر المختار ان الفقہ ہو ثمرۃ الحدیث ولیس ثواب
الفقیہ اقل من ثواب المحدث فمنکر الفقہ منکر الحدیث ومنکر الحدیث
کافر مطلقًا انتہیٰ ہذا اٰخر ما اوردناہ والحمد للہ اوّلًا واٰخرًا وظاهرًا
وباطنًا واصلّی واسلّم علیٰ حبیبہ وشفیعہ وامینہ ورسولہ محمّد وعلیٰ اٰلہ
واصحابہ صلوٰۃً زاہرۃً وسلامًا فاخرًا الیٰ یوم الدّین واللہ اعلم وعلمہ اتم

کتبہ الفقیر الی اللہ المستعان (الحافظ عبد...) قد اصاب فیما اجاب کتبہ خویدم الطلاب القاضی عبد اللہ
نظام الدین ہندی الاَراکی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وجمیع المسلمین آمین یا ربّ العالمین ۝

الجواب صحیح کتبہ خادم الطلاب غلام محی الدین عفی اللہ عنہ وعن والدیہ آمین یا ربّ العٰلمین (غلام محی الدین عفی عنہ)

ما اجاب المجیب فہو فیہ مصیب کتبہ خادم الطلاب سیّد احمد کشمیری عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وعن المسلمین آمین (سیّد احمد)

هذا جواب صحیح کتبہ خادم الطّلاب سید عبد اللہ عفی اللہ عنہ (سید عبد اللہ)

قد صحّ الجواب کتبہ خادم الطّلبہ القاضی قاسم المہدی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ امین

ھذا الجواب صحیح کتبہ خویدم الطّالبین عبد القادر بن نظام الدّین کالوکھی عفی اللہ عنہما وعن والدیہما آمین

الجواب صحیح کتبہ خادم الطّلبہ القاضی سلطان عفی اللہ عنہ وعن والدیہ امین (قاضی مطلق سلطان جان)

الروایۃ المرقومۃ صحیحۃ والرّسالہ موافقۃ للسّنّۃ والکتاب کتبہ خادم الطّلاب غلام محمد ابن القاضی حیدر کان اللہ تعالیٰ لہ ولوالدیہ آمین یارب العالمین

الامر کما ذکر کتبہ خویدم الطّلبہ العبد الراجی الیٰ رحمۃ ربہ الغنی محمد علی ابن عبد القادر الحافظ عفی عنہ وعن والدیہ وعن جمیع المؤمنین امین یارب العالمین ؁

قد صحّ الجواب والمجیب مصیب فیما اجاب کتبہ احقر العباد القاضی حسین الکوفی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ امین

استفتا کا ترجمہ

فرمایا حق تعالیٰ نے پوچھو تم علمای کامل سے جو چیز اگر تم نہین جانتے ہو ؁ فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کسی عالم کو کوی شخص نے دین کا مسئلہ پوچھا اور وہ عالم جانتا ہے مگر اسکو چھپایا جواب ندیا تو کل قیامت کے روز آگ کی لگام اسکے منہہ مین دیوینگے —

کیا فرماتے ہین علمای دین اور مفتیان شرع متین زیادہ کرے اللہ تعالیٰ انکی بزرگی اور تعظیم اس صورت مین کہ ایک شخص مسلمان نے حلال جانور کوی بزرگ کی نیاز کے واسطے یا کسی میّت کی فاتحہ دینے کے واسطے یا نکاح کے لئے ولیمہ کرنے کھانا پکانے کے واسطے خرید کیا اور ذبح کے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہکر ذبح کیا پھر وہ جانور کا گوشت کھانا جایز ہے یا نہین — اور قبرستان مین فاتحہ پڑھنے اور زیارت قبور اولیا اللہ کے واسطے جانا جایز ہے یا نہین — میّت کے بعد سیوم دہم وچہلم کا دن معین کرکے کھانا پکانا جانور ذبح کرنا فقرا مساکین خویش اقربا کو کھلانا جایز ہے یا نہین — اور حضرت مولانا خلیل الرحمن نے جو رسالہ تفسیر ما اہل بہ لغیر اللہ کا بنایا اور چھاپا ہے وہ رسالہ اور اسکی روایتین موافق شرع شریف کے

درست ہین یا نہین بینوا توجروا المستفتی سید طاہر علی ساکن احمد نگر

الجواب واللہ ھو الملہم بالحق والصّواب

بر تقدیر صدق مستفتی و ثبوت ما فی السّوال مطلق کھانا حلال جانور کا جو اللہ کے نام سے ذبح کیا گیا ہی جایز ہی اگر کسی بزرگ کی نیاز کے واسطے یا میّت کی فاتحہ کے واسطے یا شادی نکاح کے کھانے کے واسطے ہو گوشت مذبوحہ حلال طیّب ہی - خدا فرماتا ہی کہ اگر تمکو قرآن پر ایمان ہی تو کھاؤ اس حلال جانور کو جسپر ذبح کے وقت اللہ تعالی کا نام لیا گیا ہی - اور تفسیر احمدیہ مین مَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ کے معنے ذُبِحَ بِهٖ لِاِسْمِ غَیْرِ اللّٰهِ کیا ہی یعنے ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو مثل لات و عزی و اسمائی انبیا وغیرہ وہ حرام ہوتا ہی اگر فقط ایک بُت کا نام سوائے نام اللہ کے لیا یا اللہ کے نام کے ساتھہ عطف کرکے کہا اسطرح باسم اللہ و محمدٍ رّسول اللہ دال کو زیر سے کہا تب ذبیحت حرام ہی اگر موصولاً کہا معطوفاً نہین اسطرح سے باسم اللہ محمدٌ رسول اللہ مکروہ ہوگا ذبیحہ حرام نہین ہوگا - اگر مفصولاً کہا اسطرح سے قبل تسمیہ کے یا قبل ذبیحہ لٹانے کے یا بعد لٹانے کے تو لاباس ہی کھانا اسکا یعنے کچھہ مضایقہ نہین اسطرح ہدایہ مین ہی - اور یہان سے معلوم ہوا کہ جو گائی یا بکرا وغیرہ کسی اولیا کے واسطے نذر کیا گیا اور انکے نام سے مشہور ہوا جیسا کہ ہمارے زمانے مین رسم ہی سو حلال طیّب ہی کیونکہ ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام اسپر نہین لیا گیا اگرچہ اُسے غیر خدا کے نام سے نذر رکھے تو کیا ہوا جب ذبح کے وقت بسم اللہ کہکر ذبح کئے تو پاک اور حلال ہی - اور جواب دوسرے مسئلے کا یعنے قبرستان مین جانا فاتحہ دینے کے واسطے سو جایز ہی خدا فرماتا ہی ای وہ لوگو جو ایمان لائے ہو پیروی مت کرو اس قوم کی جسپر خدا نے غضب کیا ہی تفسیر بیضاوی مین قوم سے مراد عامہ کفار و یہود کی ہی چنانچہ روایت ہی کہ یہہ آیت بعض فقرا مسلمین کے باب مین نازل ہوئی ہی کہ وے یہودون سے ملے رہتے تھے کہ انکے باغون سے پھل میوہ انکو ملا کرے آخر کو نا امید ہوئے

بسبب انکے کفر کے یا معلوم ہوا کہ اِن باغون سے انکو کچھہ حصّہ ملنے والا نہین کیونکہ جس رسول کی
تعریف توراۃ مین موجود ہی اور معجزے اسکے ظاہر ہین ایسے رسول سے عداوت دشمنی رکھتے
ہین جسطرح سے کہ کفار اصحاب قبور سے نا امید رہتے ہین یہہ کہ انکی روح کیواسطے کچھہ نیاز بھیجین
یا ثواب کے کام کرین یا انھون سے کچھہ خیر انکو پہنچے اور اوّل بات یہہ ہی کہ ضمیر کی جائے پر اسم
ظاہر رکھا گیا تا دلالت کرے کہ انکا کفر انکو نا امید کرنے والا ہی ۔ اور شیخ عبد الحق دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ نے مشکوٰۃ شریف مین تصریح کی ہی کہ زیارت قبور مستحب ہی باتفاق علما
کیونکہ رقت قلب اور موت کا یاد کرنا اور استخوان کی بوسیدگی اور فنائی دنیا کا سبب معلوم
ہوتا ہی اور اسکے سوائے بہت فائدے عمدہ ہین زیارت قبور مین کہ اموات کے حق مین دعا کی
جاتی ہی انکے واسطے مغفرت مانگی جاتی ہی اسلئے سنت ہی اور آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم
قبرستان بقیع مین جاتے تھے اور سلام بھیجتے تھے مُردون پر اور طلب مغفرت کرتے تھے
انکے واسطے اور استمداد اہل قبور سے سوائے نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے یا اور انبیا کے
تو بعض فقہا نے اس سے انکار کئے ہین اور کہتے ہین کہ زیارت قبور نہین ہی مگر مردون کے
واسطے دعا کرنا اور طلب مغفرت انکے حق مین مانگنا اور انکو نفع پہنچانا دعا و استغفار
وتلاوت قرآن سے اور ثابت کئے ہین استمداد کو مشائخ صوفیہ قدس اللہ اسرارہم نے
حجۃ الاسلام امام محمد غزالی نے فرماتے ہین کہ حیات کے وقت جس بزرگ سے دعا مدد کی
مانگتے ہین اس بزرگ سے بعد مرنے اسکے بھی مدد مانگنا جائز ہی ۔ مشکوٰۃ شریف مین حضرت
ام المؤمنین عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی فرماتی ہین کہ مین میرے حُجرہ مین
کہ جہان میرے خاوند رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اور میرے والد ابوبکر صدّیق مدفون ہین
جب جاتی تھی تو کپڑا الگ کرتی مُنہہ کھلا رکھتی تھی اور جانتی تھی کہ میرے خاوند اور میرے
والد یہان آسودہ ہین مگر جب عمر فاروق رضی اللہ عنہ وہان مدفون ہوے انکے پاس تو قسم
ہی خدا کی کہ اب مین جب جاتی ہون تو کپڑے سے بدن اور منہہ پوشیدہ کرکے جاتی ہون کہ

عمر فاروقؓ سے حیا کرتی ہون رواہ احمد ۔ محمد بن نعمان نے اس حدیث مرفوع کو رسول اللہ
صلّی اللہ علیہ وسلّم تک پہنچایا ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ جسنے اپنے ماںباپ کی قبرون کی یا
ایک اُن دونون مین سے ہر ایک جمعہ کے روز زیارت کی تو اس شخص کو مغفرت ملتی ہی اور
صالحین مین اسکا نام لکھا جاتا ہی بیہقی نے شعب الایمان مین اس حدیث کو مرسل کے درجے
پر لکھا ہی ۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ تحقیق رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے
فرمایا کہ مین نے تمکو زیارت قبور سے پہلے منع کیا تھا پھر اب زیارت کرو پس تحقیق کہ اس سے
دنیا سرد ہو جاتی ہی دل مین اور آخرت یاد آتی ہی ابن ماجہ نے روایت کی ہی انتہی ۔
شیخ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ اکبر کی شرح مین کہا ہی کہ صحیح حدیثون مین وارد ہی
مردون کے واسطے دعا کرنا خصوصًا نماز جنازہ مین اور علمای سلف و خلف نے یہہ کام
جاری رکھا اگر اموات کو اس مین نفع نہین پہنچتا تو یہہ کام عبث ہوتا بلکہ قرآن شریف
مین مردون کے حق مین دعا مانگنے کے واسطے بہت آیات نازل ہین چنانچہ قولہ تعالے
رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا یعنے ای خدا بخشدے میرے ماںباپ کو اور رحمت کر
اُن پر کہ انھون نے خورد سالی مین مجکو پرورش کیا ہی قولہ تعالیٰ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ
وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ یعنے ای خدا بخشش کر مجھے اور
میرے ماںباپ کو اور جو میرے گھر مین داخل ہوا درحالیکہ مومن ہی اور تمام مومنین و مومنات
کو قولہ تعالیٰ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ یعنے ای ہمارے
رب بخشدے ہمکو اور ہمارے بھائیونکو جو ہم سے اوّل ایمان لائے ہین ۔ اور سعد بن عبادہ سے
روایت ہی کہ اُسنے کہا یارسول اللہ ام سعد یعنے میری ماں وفات پائی تو کون سا
صدقہ اسکے لیے افضل ہی آنحضرت نے فرمایا پانی پھر سعد نے ایک کوان کھودا اور کہا
کہ یہہ ام سعد کے واسطے ہی یعنے جو اسکا پانی پیئے ثواب اسکا ام سعد کو ہمیشہ پہنچتا رہے
ابوداؤد اور نسائی نے اس حدیث کو روایت کی ہی ۔ شرح العقاید مین ذکر کیا ہی

اس حدیث شریف سے کہ اگر عالم یا طالب علم کسی گانون مین سے گذرا بیس تحقیق اللہ تعالی
اس گانون کے قبرستان مین سے چالیس روز تک عذاب اُٹھا دیتا ہی انتہی - ابوہریرہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ جب کوئی آدمی دنیا سے گذر گیا سب اسکے عمل منقطع ہوجاتے
ہین مگر تین باقیات الصالحات کا ثواب میت کو ہمیشہ پہنچتا ہی ایک فرزند صالح کہ باپ کے
حق مین دعاے خیر کرتا ہی دوسرا علم کہ جو اُسنے لوگون کو سکھایا ہی تیسرا صدقہ جاریہ چنانچہ پل
مسجد چاہ مہمان سرا وغیرہ قولہ تعالی إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ
غَيْرُ مَمْنُونٍ ؕ یعنے فرمایا حق تعالی نے تحقیق جو لوگ ایمان لائے اور عمل کیے نیک تو واسطے
انکے ثواب ہی ہمیشہ جاری - اور اولیا و علما و صلحا کی قبور کی زیارت کے واسطے ایک مکان سے
دوسرے مکان پر جانا جایز و مستحسن ہی چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہی کہ مؤمن ایماندار
مرتے نہین بلکہ ایک گھر سے فنا کے نکل کر دوسرے گھر بقا مین نقل کرتے ہین اور زائرون کو
اپنے دیکھتے و پہچانتے ہین - اور ایصال ثواب و اطعام طعام کے واسطے دہم سوم
چہلم کا روز وغیرہ معین کرنا کہ میت کو اُس روز مین ثواب پہنچایا جاوے سو بھی جایز و مستحسن
ہی چنانچہ فتاوی رحمانی اور جواہر اخلاطی مین اسکی تصریح موجود ہی - اور کھانا کھلانا فقرا
و مساکین و خویش و اقارب کو اور انکے واسطے بکری ذبح کرنا اللہ کا نام لیکر جایز ہی بلا خلاف
اور بے شک - قصیدہ امالی مین ہی کہ دعا اور صدقہ کو اموات کے ثواب پہنچانے مین
بڑی تاثیر ہی مگر فرقہ معتزلہ ایصال ثواب کا انکار کرتے ہین سو گمراہ ہین انتہی -
حضرت مولانا بزرگ افضل العلما المتاخرین مولوی خلیل الرحمن مصطفی آبادی نے ما اہل بہ
لغیر اللہ کی تفسیر اپنے رسالہ مین لکھی ہی سو سب صحیح اور مطابق شرع شریف سے ہی جس نے
اسکا انکار کیا تو گویا شرع سے انکار کیا اور جسنے شرع سے انکار کیا اسکے کفر مین کیا شک
ہی چنانچہ در المختار مین اسکی تصریح مرقوم ہی کہ تحقیق فقہ ثمرہ ہی حدیث شریف کا اور فقیہ
کا ثواب محدث سے کم نہین تو جو منکر فقہ سے ہوا گویا وہ منکر حدیث شریف سے ہوا اور جو منکر حدیث

شریف

شریف سے ہوا وہ کافر ہی مطلقًا انتہیٰ ہٰذا آخر ما اوردناہ الخ یہہ آخر ہے جو ہمنے بیان وارد کئے ہیں اور شکر ہی اللہ کا اولًا وآخرًا وظاہرًا وباطنًا اور درود وسلام ہووے اوپر حبیب اسکے اور رسول اسکے اور شفیع وامین اسکے محمدؐ اور اوپر آل انکے اور اصحاب انکے صلوٰۃً زاہرۃً وسلامًا فاخرًا قیامت کے دن تک واللہ اعلم وعلمہ اتم ۃ

بسم اللہ والحمد للہ والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ رسولہ محمّد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد قال فی الانوار قال الرویانی ولو ذبح للجن وقصد التقرب الی اللہ تعالیٰ لیصرف شرھم عنہ حلّ وان قصد الذبح لھم حرم قال الرافعی مستند ذکا ضابطہ اعلم ان الذبح للمعبود وباسمہ فانزل منزلۃ السّجود لہ وکلّ واحد منھما نوع تعظیم وعبادۃ فمن ذبح لغیرہ تعظیما وعبادۃ کفر وحرمت ذبیحتہ کمن سجد لغیرہ سجدۃ عبادۃ ومن ذبح لغیرہ لا علیٰ ھٰذا الوجہ کما اذا ذبح لرفق غیرہ اولرضاہ او للکعبۃ تعظیما لانّھا بیت اللہ او للرسول لانّہ رسول اللہ فلا یحرم ومن ھذا القبیل الذبح عند استقبال السّلطان لانہ استبشار بقدومہ نازلۃ منزلۃ ذبح العقیقۃ بولادۃ الولد وعلیٰ ھذا اذا قال بسم اللہ واسم محمّد واراد الذبح بسم اللہ والتبرّک باسم محمد ینبغی ان لا یحرم ھٰذا کلام الرافعی وصوّبہ النووی انتہیٰ ما فی الانوار وقد ورد فی الاخبار والاٰثار ترغیب فی زیارۃ الصّالحین احیاءً وامواتًا وفضلھا عظیم والدّعاء فی مجالسھم وعند قبورھم مستجاب والرّحمۃ تنزل علیھم ونعم الحاضر والزوار وھذہ الخصوصیۃ المحبّب لزایر وورد فی ذٰلک ادلۃ واضحۃ ونقلت عنھم فی اجابۃ الدعاء وقضاء الحاجات وتفریج الھموم بل وصفاء الاسرار وحصول العلوم الالھیّۃ وذٰلک الامور الغیبیۃ بالفتح علی الزایر بسببھم حکایات صالحۃ وروایات راجحۃ وذٰلک لقدر الصّدق وقوۃ العقیدہ وروی واشتہر عن فقیہہ الکبیر محمد بن حسین البجلی الیمنی رحمہ اللہ انہ رای النّبی صلّی اللہ علیہ وسلّم

فی منامہ وقال لہ یارسول اللہ ای الاعمال افضل فقال لہ وقوفک بین یدی
ولی اللہ تعالیٰ کحلبۃ شاۃ اوکشی بیضۃ افضل من ان تعبد اللہ حتی تنقطع اِربًا
اربًا فقال قلت یارسول اللہ حیًا کان اومیتا فقال حیًا کان اومیتا فینبغی لکل
عاقل ان یتبرک الزیارۃ خصوصا اذا خاف محذورًا او ھمہ امر یستغیث
بہم فی قضا حاجتہ وکفایۃ ھمہ یقال اذا تحیرتم فی الامور فاستعینوا باھل القبور
فقد رغب اھل العلم فی التصدق علی الاموات والدعا لہم فی سایر الاوقات
واھداء الثواب الیہم فیما یرید من اعمال البر المثوبۃ فقد دلت الاخبار الصحیحۃ
علی نفع الاموات بذالک ووصول الثواب الیہم ورفع درجاتہم ودخول المسرۃ
علیہم اعنی بھدیۃ الاحیاء الی الاموات فان الروح بعد الموت حیاتہ باقیۃ لاتفنی
وھی منعمۃ اومعذبۃ ذاھبۃ الی حیث یشاء اللہ قالہ اھل التحقیق ۃ کتبہ
خادم الطلبہ الراجی الی رحمۃ ربہ الابر عبدالقادر بن عبدالرحیم الجتیکر عفی اللہ عنہ
وعن والدیہ وعن استاذہ وعن سایر المسلمین امین یارب العالمین ۃ

ترجمہ

بسم اللہ والحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین ۃ امابعد حمد وصلوٰۃ کے
کتاب الانوار فقہ شافعیہ میں لکھا ہے کہا امام رویانی رحمۃ اللہ علیہ نے اگر کسی نے ذبح کیا ایک بکری جنّ کے
واسطے اور قصد کیا تقرّب الی اللہ کا تا جن کا شر اُس سے دفع کرے سو حلال ہے اور اگر قصد کیا
تقرّب جنّ کا سو حرام ہے ۔ امام رافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ضابطہ کلیہ بیان کیا ہے جاننا چاہیئے اگر ذبح
معبود کے واسطے اور اسکے نام سے ہے تو قایم مقام سجدے کے ہوا ذبح کرنے والے کیواسطے
اور سجدہ بھی دو طرح کا ہے عبادت اور تعظیم کے لئے ویسا ذبح بھی دو طرح کا ہے عبادت
اور تعظیم کے لئے پھر کسی نے غیر خدا کو عبادت و تعظیم کی راہ سے ذبح کیا تو کفر ہے اور ذبیحہ
حرام ہے جیسا کہ سجدہ غیر خدا کو عبادت کی راہ سے کفر ہے اور جس نے غیر خدا کے واسطے ذبح کیا

عبادت کی راہ سے نہین بلکہ اسکی مہربانی کے واسطے یا راضی کرنے کے واسطے یا کعبہ کے واسطے
از روی تعظیم کے کہ وہ بیت اللہ ہی یا رسول کے واسطے کہ وہ رسول اللہ ہی تو حرام نہین ہو ویگا
اور اسیطرح سے ہی ذبح کرنا استقبال سلطان کے واسطے کہ وہ اسکے آنے کی خوشی ہی چنانچہ
ذبح کیا عقیقہ کے واسطے کہ فرزند کے ولادت کی خوشی ہی سو جایز ہی اور اسی طرح کسی نے
کہا بسم اللہ واسم محمد اور ارادہ کیا بسم اللہ کا اور تبرک اسم محمد کا چاہیے کہ حرام نہوگا
اور اس رافعی کے کلام کو امام نووی رحمہ نے پسند کیا ہی انتہی کتاب الانوار کی عبارت تمت
جایز ہوا ۔ اخبار و آثار مین وارد ہی ترغیب دلانا زیارت صالحین کے واسطے خواہ
زندہ ہون خواہ مردہ ہون اور انکی بزرگی بہت بڑی ہی اور دعا انکی مجلس مین اور
انکی قبرون کے نزدیک مستجاب ہوتی ہی اور رحمت نازل ہوتی ہی انھون پر اور سب
حاضرین و زیارت کرنے والون پر اور یہہ خاص زایر کے واسطے ہی کہ محبت سے زیارت
کرے ۔ اس باب مین دلیلین واضح بہت احادیث وارد ہین اجابت دعا و قضائے
حاجات کے واسطے اور غم کا دور ہونا خوشی کا آنا صفائی باطن کی پیدا ہونا اور حصول
علوم الہام کا اور ادراک امور غیبیہ کا کہ زایرین کے دلون پر دروازہ اسرار کا مفتوح
ہوجاتا ہی اور اولیاؤن کی زیارت قبور کے سبب سے مشکلات حل ہوتے ہین اس باب
مین بہت حکایات صالحہ اور روایات راجحہ موجود کتابون مین مرقوم ہین اور یہہ فوائد
بقدر صدق نیّت و قوت عقیدہ حاصل ہوتے ہین ۔ فقیہ الکبیر محمد بن حسین البجلی
الیمنی رح سے روایت مشہور ہی کہ انھون نے خواب مین رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو
دیکھا اور آنحضرت کا خواب کبھی جھوٹھا نہین ہوتا عرض کیا یا رسول اللہ کون سا عمل
مقبول و افضل ہی آنحضرت نے انکو فرمایا ولی اللہ کے حضور مین تیرا کھڑا رہنا بکری کا
دودہ دھویا جاوے یا بیضہ اُبالا جاوے فقط اتنی دیر تک سو افضل ہی تجھکو اُس سے
کہ تو عبادت کرے اللہ کی اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوے تیرا جسم پھر فقیہ مذکور کہتا ہی کہ

ہین نے عرض کی یارسول اللہ وہ ولی اللہ زندہ ہووے یا مردہ آنحضرتؐ نے فرمایا خواہ زندہ ہووے خواہ مردہ ہووے پس لازم ہی ہر ایک عاقل شخص کو کہ زیارت سے تبرک حاصل کرے خصوصًا جب ڈرتا ہو کسی خطرسے یا مشکل کام درپیش آوے ضرور انھون سے استمداد و استغنا ثہ چاہے اپنی حاجت کفایت کرتے ہین تو انکی ہمت کی برکت سے اپنی مراد پاویگا۔ چنانچہ کہے ہین جب تم کسی امور ہین حیرت زدہ ہوجاؤ تو مدد مانگو اہل قبور سے اسی لیئے اہل علم نے رغبت کی ہی صدقہ دینے ہین اموات کے نام سے اور دعا انھون کے واسطے ہر وقت کرتے ہین اور ایصال ثواب ہین اور ہر ایک نیک عمل فاتحہ وغیرہ ثواب کے کام بجا لاتے ہین بہت سی حدیثین صریح وارد ہین کہ ایصال ثواب سے اموات کو نفع پہنچاتا تا انکے درجے بڑھین اور خوشحالی انکو ہووے زندون کے ہدیے اموات کو بیشک پہنچتے ہین کیونکہ روح کو بعد موت کے حیات جاودانی حاصل ہی اور وہ فنا نہین ہوتی ہمیشہ باقی ہی خواہ نعمت و آسایش ہین ہون خواہ عذاب و رنج ہین ہون جس مقام پر خدا نے انکو رکھا ہی وہان موجود ہین اہل تحقیق کا یہی عقیدہ اور فرمودہ ہی — کتبہ خادم الطلبہ الراجی الی رحمۃ اللہ ربہ الابر " عبدالقادر بن عبدالرحیم الجبنیکر عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وعن استاذہ وعن سایر المسلمین آمین یارب العلمین

الجواب مطابق للسؤل والمجیب مصیب فیما قال وما وقع فی تفسیر فتح العزیز کما فسر بہ علیہ مولانا واستاذنا خلیل الرحمٰن سلمہ اللہ المنان فی رسالتہ تحلیل ما احل اللہ فی تفسیر ما اھل بہ لغیر اللہ فھو حق وقد رجع عنہ مصنفہ رح کما قال فی رسالتہ المسماۃ بوارق المجھد یہ لمولانا واستادنا شیخ فضل رسول بدانوی سلمہ اللہ تعالیٰ وھذا عبادتہ بالفارسیۃ ہنگام شیوع تفسیر عزیزی کہ بیندگان بر غلطی این مقام مطلع گردیدہ صاحب تفسیر را بتقریر و تحریر تکلیف دادند تا دیر باز این مکاتبہ و مکالمہ درین خصوص جاری ماندہ ہم صاحب تفسیر چند نوبت بتحریر پرداختہ از آنچہ در تفسیر اتفاق تسطیر افتادہ بود رجوع فرمود و این امر از منقصت آن بزرگوار تصور نباید کرد

بلکہ

بلکہ در طریق انصاف کمال منقبت است عصمت از خطا خاصہ انبیا است و مذموم اصرار بر خطا است الخ صفحہ ۱۶۵ و ہذا ہو الاصح عند الجمہور وما اہل بہ لغیر اللہ معناہ ما اہل بہ لاسم غیر اللہ عند الذبح مثل اللات والعزیٰ واسماء الانبیاء وغیر ذلک کما فی فوز الکبیر فی اصول التفسیر لمولٰنا شاہ ولی اللہ دہلوی وغیرہ کتبہ خادم السادات والعلما الفقیر الحقیر سید عبد الفتاح المدعو سید اشرف علی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وعن سایر المسلمین آمین [illegible]

الراجی الی رحمۃ الباری
سید عبد الفتاح الحسینی

سنہ ۱۳۰۱ ہجریہ مقدسہ

ترجمہ

جواب مطابق سوال کے ہے اور جواب دینے والا صواب پر ہے جو کچھ کہ کہا ہے اور جو تفسیر عزیزی میں واقع ہوا ہے اسکی بابت مولانا واستادنا خلیل الرحمٰن مصطفیٰ آبادی مرحوم نے اپنے رسالے میں بنام تحلیل ما احل اللہ فی تفسیر ما اہل بہ لغیر اللہ لکھا ہے حق اور صحیح ہے چنانچہ کتاب بوارق المحمدیہ لرجم الشیاطین النجدیہ تصنیف مولانا شیخ الکامل سیف اللہ المسلول مولوی فضل رسول بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے اسکے صفحہ ۱۶۵ میں مرقوم ہے اور وہ فارسی عبارت کا ترجمہ یہہ ہے جس وقت تفسیر عزیزی مشہور و شایع ہوئی دیکھنے والے اس مقام کی غلطی پر مطلع ہوے اور صاحب تفسیر کو تقریر سے اور تحریر سے تکلیف دئے دیر تک باہمدیگر مکاتبہ اور مکالمہ رہا صاحب تفسیر نے اس باب میں چند بار لکھا آخر کو جو کچھ اسمین جمہور کے خلاف مرقوم ہوا تھا اس سے مصنف نے رجوع کیا ہے اور یہہ امر اس بزرگوار کی شان میں باعث نقصان نہین خیال کیا چاہیئے بلکہ انصاف کی راہ سے کمال تعریف و توصیف کے لایق ہے عصمت خطا سے مخصوص پیغمبرون کے واسطے ہے اور اپنی خطا پر سخن پروری کے طور اڑے رہنا برا ہے ۔ اور جمہور علما کے نزدیک وما اہل بہ لغیر اللہ کے معنی یہہ ہین ما اہل بہ لاسم غیر اللہ عند الذبح مثل اللات والعزیٰ واسماء الانبیاء یعنے حرام ہوتا ہے وہ جانور کہ جس پر ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام پکارا جاوے جیسا باسم اللات یا باسم العزیٰ یا کوئی پیغمبر کا نام

لیکر ذبح کرے فوز الکبیر فی اصول التفسیر مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی تصنیف میں یہی معنی مفصل مرقوم ہیں - واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب ؎

استفتا ۳۶

مخفی ومحتجب نہ رہے کہ سنہ ۱۲۸۳ ہجریہ مقدسہ میں حضرت سید علوی صاحب ساکن مراوہ متعلق بلاد عرب کلمہ شہادت کے معنے عربی میں لکھکر اپنے مریدین ومعتقدین کے لئے بمبئی میں چھپوائے تھے اسکا ترجمہ تحت اللفظی اردو میں اور سندھی میں بھی چھپا تھا ایک ہندی مولوی صاحب نے اسمیں اعتراض کیا کاتب کو کافر کہا آخرش وہ سید مظلوم اور شیخ محمد حسین سندھی مکہ معظمہ کو گئے اور وہ چھپا ہوا کاغذ معنی کلمہ شہادت مع ترجمہ اردو تحت اللفظی مکہ معظمہ کے مفتیوں کے حضور میں گذرانا کہ ہندوستان میں ایسی بے علمی اور بیدادی اور ہر شخص کو نفسانی آزادی ہوتی ہے کہ جو کلمہ شہادت بنای اسلام ہے اسکی معنی بھی درست نہیں جانتے اور جو شخص صحیح معنی کرتا ہے اسکی تکفیر کرتے ہیں - تب وہاں کے علما ومفالی اربعہ نے اصل معنی سید علوی کے مطبوعہ کو بغور دیکھا اور اسکی صحت پر فتوی دیا بار دیگر وہ اصل صحیح مع ترجمہ اردو وجوابہای مفالی اربعہ محمد حسین سندھی نے یہاں لائے اور چھپوا دئے اور معترض یہاں سے چلے گئے -

سید علوی کی اصل معنی عربی مع ترجمہ تحت اللفظ اردو میں النقل مطابق الاصل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ اَوَّلُ مَا يَجِبُ عَلَى الْاِنْسَانِ النَّاطِقِ اَلنُّطْقُ بِالشَّهَادَتَيْنِ

پس بوجھ تو کہ ہر آئینہ وہ جو واجب ہے اوپر انسان بولنے والے کے بولنا کلمہ شہادتین کا

مَعَ التَّصْدِيْقِ وَاَنْ يَّعْلَمَ مَعْنَاهَا وَهِيَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ

ساتھ سچ جاننے دل کے اور بوجھنے معنے اسکے اور وہ یہہ ہے کہ شاہدی دیتا ہوں میں کہ نہیں کوئی معبود ہے لائق عبادت کے مگر اللہ اور

اَعْلَمُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَعْنٰى اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

جانتا ہوں یہ ہین کہ معنے اشہدان لا الہ الا اللہ کے یہہ ہین اور معنے اشہدان محمد اً عبدہ ورسولہ کے یہہ ہین کہ شاہدی دیتا ہوں مین کہ حضرت محمد بندے اُسکے اور بھیجے ہوے اسکے ہین

وَاَعْتَقِدُ بِنَفْسِیْ وَاُبَیِّنُ لِغَیْرِیْ اَنْ لَّامَعْبُوْدَ بِحَقٍّ فِی الْوُجُوْدِ اِلَّا اللّٰهُ ، وَ

اور اعتقاد رکھتا ہون مین ساتھ نفس اپنے کے اور بیان کرتا ہون مین واسطے دوسرنکے کہ نہین کوئی معبود حق بیچ وجود کے مگر اللہ تعالیٰ اور

اَنَّهُ الْغَنِیُّ عَمَّا سِوَاهُ الْمُفْتَقِرُ اِلَیْهِ كُلُّ مَاعَدَاهُ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا

تحقیق اللہ تعالے بے پرواہی غیر اپنے سے محتاج ہی ہر کوئی اسکا وجود سوا اسکے ہی اور نہ رکھتا ہی عورت اور نہ فرزند

وَلَا یُمَاثِلُ فِیْ ذَاتِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَاَفْعَالِهٖ اَحَدًا مُّتَّصِفٌ بِكُلِّ كَمَالٍ مُّنَزَّهٌ

اور نہین مثل رکھتا درمیان ذات اپنی اور صفات اپنی اور افعال اپنے کے کوئی ایک صفت کیا گیا ہی ساتھ ہر کمال کے پاک ہے

عَنْ كُلِّ نَقْصٍ وَّمَاخَطَرَ بِالْبَالِ ، وَمَعْنٰى اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ہر نقصان اور ہر عیب سے . اور جو خطرہ ساتھ دل کے ہو اور معنے اشہدان محمدا رسول اللہ کی یون ہی کہ محمد بھیجا ہوا اللہ کا ہے

اَعْلَمُ وَاَعْتَقِدُ بِنَفْسِیْ وَاُبَیِّنُ لِغَیْرِیْ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَ بْنَ

بوجھتا ہون مین اور یقین لاتا ہون مین ساتھ ذات اپنی کے اور بیان کرتا ہون مین واسطے دوسرنکے کہ تحقیق سردار ہمارے محمد فرزند

عَبْدِ اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ اِلٰی كَافَّةِ الْخَلْقِ اَكْمَلُ النَّاسِ خَلْقًا

عبداللہ کے بندے خدا کے اور بھیجے ہوے اسکے ہین طرف تمام مخلوقات کے کامل ہی آدمیون مین کامل صورت مین

وَّخُلُقًا وُلِدَ بِمَكَّةَ وَبُعِثَ بِهَا وَهَاجَرَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ وَدُفِنَ بِهَا

اور کامل ہی سیرت مین اور پیدا ہوے مکے شریف مین اور نبی ہوے مکہ مین اور ہجرت کئے طرف مدینہ منورہ کے اور مدفون ہوے اُسمین

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا

درود بھیجے اللہ تعالےٰ اوپر اسکے اور اوپر آل اُسکے اور اوپر تمام اصحاب اوسکے اور سلامتی کرے سلامتی کرنی بہت

نقل استفتا دستخطے علما مکہ معظمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَا قَوْلُ سَادَاتُنَا الْعُلَمَاءِ الْمُعَظَّمِیْنَ الْمُفْتِیْنَ بِبَلَدِ اللّٰهِ الْاَمِیْنِ فِیْ رَجُلٍ مِّنَ السَّادَةِ

العلويين ومن اهل العلم المكرمين كتب كلمتى الشهادة واوضح من معناها
ما اراده وقصد بذالك تعليم العوام وتقريب المعنى للافهام وطبعها فى
اوراق وشهرها فى الآفاق وصورة ما حرره ولفظ ما سطره **هذا**
وصلّى الله علىٰ سيّدنا محمّد خاتم النبيّين وعلىٰ اٰله وصحبه اجمعين فاعلم انّه
اوّل ما يجب على الانسان النّاطق النّطقُ بالشهادتين مع التّصديق وان يعلم
معناها وهى اشهد ان لاّ اله الاّ الله واشهد انّ محمّدًا عبده ورسوله ومعنى
اشهد ان لا اله الاّ الله اَعلَمُ واعتقد بنفسى وابيّن لغيرى ان لا معبود
بحق فى الوجود الاّ الله وانّه الغنىّ عمّا سواه المفتقر اليه كل ما عداه لم يتخذ
صاحبة ولا ولدا ولا يماثل فى ذاته وصفاته وافعاله احد متصف بكل كمال
منزّه عن كل نقص وزوال وما خطر بالبال ومعنى اشهد ان محمّدا رسول
الله اعلم واعتقد بنفسى وابيّن لغيرى انّ سيّدنا محمد بن عبد الله عبد الله
ورسوله الى كافّة الخلق اكمل النّاس خَلقا وخُلقا وُلِد بمكّة وبُعث بها وهاجر
الى المدينة ودُفن بها صلّى الله عليه وعلىٰ اٰله وصحبه وسلّم تسليمًا كثيرًا فقام
بعض اهل الديار الهنديه منهم مولوى فلان واظهروا عليه العصبيّة وحكموا
بكفره وغيره وامن امره وحكموا على زوجته بالطّلاق وعلى من قراها بالكفر و
النّفاق واوقعوا فى هذا الشقاق وسلبوا عنه وصف الوفاق فهل كلامهم
مردود وقولهم لا يقبل وحقه الجحود وكلام السيّد العلوى مقبول ولا
يقابل بانكار بل يتلقى بالقبول وهل يلزم اعتقاد المعنى المذكور واللفظ المحرر
المسطور وما حكم من كفر المسلمين واذى سيّدا من اهل بيت سيّد المرسلين
افيدوا الجواب بالتفصيل والاطناب لانّه حصل امر عظيم وافتتان جسيم
وبجوابكم ينحسم وبكلامكم ينختم ۵

ترجمہ

ترجمہ استفتا کا یہہ ہے کیا فرماتے ہین سادات وعلما معظمین اور مفتیان بلد اللہ الامین کے بیچ اس صورت کے کہ ایک شخص سادات علوی عالم بزرگ اہل عرب کا تھا اسنے کلمہ شہادت کے معنی واضح عربی عبارت مین لکھا اور عام مسلمانون کو سیکھنے اور یاد کرنے کے واسطے دیا اور دوسرے طالب العلم ساکن ہندوستان نے اسکا ترجمہ ہندی وسندھی زبان مین تحت اللفظی کر کے معمورہ بمبئی مین چھپوا دیا جسکی نقل مطابق اصل اوپر مذکور ہوئی بعد اسکے ایک ہندی مولوی صاحب نے اسکو دیکھا تعصب اور حسد سے اسکے لکھنے والے پر حکم کفر کا دیکر لوگون کو اسکے پڑھنے سے منع کیا اور نفاق کی راہ سے اسکے پڑھنے والون کو بھی کافر کہہ دیا اور انکی زوجات کو مطلقہ کہا اب انکا کلام مردود ونامقبول ہے یا نہین اور کلام سید علوی کا مقبول اور منکرون کے مقابلہ مین صحیح ودرست ہے یا نہین اور جیسا معنی مذکور کاتب نے لکھا ہے ویسا اعتقاد کرنا لازم ہے یا نہین اور جنھون نے حکم کفر کا دیا اور سید اہل بیت سید المرسلین کو ایذا دی ہے ان پر کیا حکم ہے تفصیل وار جواب سے ہمکو مستفید کرو یہہ فتنہ عظیم دین مین یہان پڑا ہے تمھارے جواب کے ہم سب منتظر ہین ؎

الجواب الحمد للہ ربّ العالمین ربّ زدنی علمًا نسئلک اللّٰہمّ ھدایۃ للصّواب وارشادًا لصّحیح الجواب وتباعدًا عن طرق الخلل ومداحض الزلل ما اجاب بہ السّیّد الجلیل والکھف النّبیل ھو الحقّ الصّریح والنّصّ الفصیح واعلم انّ قولہ انّہ اوّل ما یجب علی الانسان النّاطق النّطق الخ کلامٌ لا اعتراض علیہ فیہ اذ لا یکون الاعتراض فی ذٰلک الّا من جھول سفیہ لانّ کثیرًا ما تقع الاوّلیّۃ نسبیہ من غیر تردّد فی ذٰلک ولا ریبۃ واما تفسیرہ کلمتی الشہادتین بکلّ ما سطر فھو حقّ بلا مین وما فسّر بہ الشّھادۃ ھو المطابق لما ذکرہ العلماء الاعلام فی مبحث علم الکلام وقولہ اعلم واعتقد ان لا معبود الخ ھو المعنی المطابق لھا وقولہ انّہ الغنی عمّا سواہ ھو الموافق لمعناہ الالتزامی

قال المولانا السيّد الصّاوی فی حواشیۃ علی جوهرۃ اللقانی فمعنی لا اله الّا اللّٰه
المطابقی لا معبود بحقّ الّا اللّٰه ومعناها الالتزامی المستغنی عن کلّ ماسواه
المفتقر الیه کل ماعداه الّا اللّٰه وقوله لم یتّخذ صاحبۃً ولا ولدا نطق به صریح
الکتاب الذی من وصف انّه لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه
قال اللّٰه تعالیٰ وهو اللّطیف الخبیر لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد لیس
کمثله شیٔ وهو السّمیع البصیر یجب اتصافه بکل کمال وتنزیهه عن کل نقص و
زوال وکل ماخطر ببالك فاللّٰه بخلاف ذٰلك وکذا کل ماشرح به الشق الثانی
لا مریّۃ فی حقیتہ اذ اعتقاد نبوته العامۃ لکافّۃ الخلق بشیرا ونذیرا واعتقاد
نسبه الشّریف وانّه ولد بمکّۃ من الواجبات الاسلامیّۃ باجماع المسلمین و
اتفاق المتکّلمین وعلی کلّ فکلّ ماذکره المجیب المذکور ضاعف اللّٰه له سوابغ
الاجور هو الحقّ الّذی یعضّ علیه بالنواجذ ویعجز عن تقریره کل جهل عاجز لعمرك
مایدری مادحاها ولا من این مجراها ومرساها فما صدر علیه من التعصب والحکم
بکفره وطلاق زوجته فکله کلام باطل مردود وقول زور لا یقبل وحقه الجحود وکلام
السّیّد المذکور هو المقبول ولا یسوغ لوحدٍ انکاره بل یجب علیه ان یتلقاه بالقبول
وحکم من کفر مسلمًا التعزیر الشّدید والحبس المدید اللائق به الزاجر له
ولامثاله عن اعتراف مثاله وخصوصًا التعرض لاهلبیت الرّسول سلالۃ الزّهراء
البتول فالواجب علی الحکّام الانام وقضاۃ الاسلام ردع هذا الضال المضل
المعاند المبطل الخارج عن جادۃ الصّواب والحقّ الثابت بنصّ الکتاب بل منکر ماذکر
من الاحکام هو الکافر الخارج عن محجۃ الاسلام اذ کما علمت لا اعتقاد سواه ولا یتحلی المتحلی
بوصف مغایر لمعناه فنسئل اللّٰه الهدایۃ وتجنب طرق الغوایۃ وهو الهادی النوّر
وعلیه اعتماد الجمیع فی جمیع الامور واللّٰه سبحانه تعالیٰ اعلم امر برقمه الرّاجی لطف ربّه

سراجحه

الحنفی جمال بن عبد اللہ شیخ عمر الحنفی مفتی مکۃ المکرمہ حالاً کان اللہ لہما حامداً مصلیاً مسلماً

مصلیاً مسلماً	ترجمہ جواب مفتی حنفی جمال مکہ معظمہ کا

جمیع حمد ثابت ہی واسطے اللہ تعالیٰ کے خدا ہمارا علم زیادہ کرے مانگتے ہین تجھسے ای خدا ہدایت واسطے صواب کے اور ارشاد واسطے صحیح جواب کے اور دور رکھ ہمکو خلل کے ستون سے اور شبہات کے مقامون سے۔ جو کچھ سید بزرگ اور جای پناہ عالی یعنے سید علوی نے جواب کلمہ شہادت کے معنی مین لکھے ہین سو صحیح برحق ہین اور فصاحت کی دلیل ہی — بوجہ تو تحقیق قولہ اَنَّہٗ اَوَّلُ مَا یَجِبُ عَلَی الْاِنْسَانِ النَّاطِقِ النُّطْقُ الخ ایسا کلام ہی کہ اسپر کچھ اعتراض نہین اور کسی طرح اسکے معنی مین خلل نہین مگر جاہل کمینہ شخص اعتراض کرتا ہی لفظ اوّل کا واسطے نسبت کے اکثر واقع ہوتا ہی اسمین کچھ تردد اور شک نہین اور تفسیر کلمہ شہادتین کی جو لکھی ہے بیشک سب درست اور حق ہی اور جیسا کہ علمای کرام نے علم کلام کی مبحث مین لکھا ہی اسکے مطابق ہی وَقَوْلُہٗ اَعْلَمُ وَاَعْتَقِدُ الخ یہہ معنی مطابقی ہی اس کلمہ کے واسطے اور قولہ اَنَّہُ الْغَنِیُّ عَمَّا سِوَاہُ یہہ معنی التزامی موافق ہین چنانچہ مولانا سید الصاوی نے جوہر اللقانی کے حواشی مین لکھے ہین لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے معنے مطابقی لامعبود بحق الا اللہ یعنے نہین ہی معبود برحق عبادت کے لایق مگر اللہ اور اسکے معنی التزامی یہہ ہین کہ وہ بے پروا ہی تمام مخلوق سے جو اسکے ماسوا ہی اور سب اسکی طرف محتاج ہین مگر اللہ کہ وہ کسی کا محتاج نہین ہی — قولہ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا یہہ تو قرآن شریف کا مضمون ہی کہ اسکے گرد و پیش کوئی باطل آنے نہین پاتا چنانچہ حق تعالیٰ لطیف وخبیر جو فرماتا ہی لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ یعنے نہین جنا اُسنے کسی کو اور نہ جنا گیا وہ کسی سے اور نہین ہی واسطے اسکے برابری کرنے والا کوئی خویش قبیلہ نہین ہی۔ نہین ہی اسکی مثال کوئی شئی اور وہ سنتا اور دیکھتا ہی۔ واجب ہے وصف کرنا اسکا ہر ایک کمال سے اور پاک سمجھنا ہر ایک نقصان و زوال سے اور جو کچھ تیرے خیال مین آوے سب سے وہ پاک ہی۔ اور اسطرح

صحیح و درست ہی شرح دوسرے فقرے کی بیشک سب عامۂ خلایق کو انکی یعنے سیّد المرسلین
صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نبوّت کا اعتقاد کرنا فرض ہی کہ وہ نبی خوش خبری سنانے والا جنّت
کی اور خوف بتانے والا دوزخ کا اور اعتقاد انکے نسب شریف کا بھی واجب ہے کہ وہ پیدا ہوئے
صلّی اللہ علیہ وسلّم مکہ معظمہ مین اجماع مسلمین اور اتفاق متکلمین سے یہہ سب واجبات اسلام کے
اعتقاد ہین اور جو کچھ کہ مجیب نے ذکر کیا یعنے سیّد علوی نے لکھا ہی سو سب برحق و صحیح ہے
خدا اسکو دونا اجر دیوے اور مسلمانون کا اعتقاد اسکے کہے پر مضبوط رکھے اور ہر ایک
جاہل کو اسکی تقریر سے عاجز کرے قسم ہی جان کی کہ وہ معترض جاہل نہین جانتا ہی کہ
اسکی مبتدا کہان سے ہی اور خبر کس طرف ہے جو کچھ تعصّب اور حسد کی راہ سے حکم کفر کا اور
طلاق زوجہ کا اسنے کیا سو سب باطل اور مردود ہی اور قول مکار نا مقبول لایق انکار
ہی اور سید مذکور کا قول مقبول ہی کسی مسلمان کو اس سے انکار نہین بلکہ واجب ہے کہ اس معنی
کلمۂ شہادتین کو دل سے قبول کرین ۔ اور جس شخص نے کہ مسلمان کو حکم تکفیر کا کیا اسکو
سخت تعزیر دینے کا شرع مین حکم ہے اور حاکم عصر نے اسکو قید مدید کرنا اور جیسا لایق
نظر آوے ویسا زجر کرنا تا اسکے جیسے دوسرے عبرت پکڑین اور اس طرح بے علمی سے کسی
مسلمان کو کافر نہ کہین ۔ اور خصوصًا اہل بیت رسول اللہ کو جو بنی فاطمہ اولاد زہرا بتول
سے ہین اس طرح تعرض کرنا نہایت شرع مین ممنوع ہی حکام انام اور قاضیان اسلام
پر واجب ہے نکال دینا خارج کرنا ایسے معاند گمراہ کو اور گمراہ کرنے والے کو جو صواب
و حق کی راہ سے خارج ہی اور جو کتاب و نص صریح سے ثابت ہے اسکا انکار کرتا ہی سو
کافر ہو گیا اور اسلام کی حد سے باہر نکل گیا ۔ ای سوال کرنے والے اب تو نے سمجھا
اسکے سواے کوئی اعتقاد نہین اور اوسکے معنی کے سواے کوئی وصف زینت دار نہین
۔ ہم اللہ سے ہدایت مانگتے ہین کہ ہمکو گمراہی کے طریق سے دور رکھے وہ ہادی و نور ہے
اسپر اعتماد جمیع امور ہی واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم امر برقمہ الراجی لطف ربہ

الحنفی

الحنفی جمال بن عبد اللہ شیخ عمر الحنفی۔ مفتی مکۃ المکرمہ

هذه التحریر لمفتی الشافعیۃ بمکۃ المشرفۃ

الحمد للہ وحده وصلی اللہ وسلم علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ السالکین نہجہ اما بعد اللہم اسئلك هدایۃ للصواب قد اطلعت علی هذا الجواب الذی اجاب بہ مولانا مفتی السادۃ الاحناف فوجدتہ هو الصواب الذی لامیل فیہ ولا انحراف بل هو المطابق لاهل السنۃ والجماعۃ ولمذاهب الائمۃ الاربعۃ اکمل اهل هذه الصناعۃ فالمعترض علی السید المذکور فی تفسیرہ کلمتی الشهادۃ علی ما هو اعلاه مسطور لاشك ان اعتراضہ غیر صحیح و فعلہ فعل قبیح یستحق علیہ الزجر واشد النکل وان ینادی علیہ بانہ ارتکب فی انکارہ اشنع الضلال خصوصا فی انکارہ علی من انتسب الی شفیع الخلایق فی العقبی الداخل فی عموم قولہ تعالی قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی فالسید قد دعی الی اللہ بنشر معنی کلمتی التوحید والمنکر علیہ قد استحق التنکیل و العذاب الشدید واللہ یعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور و یجزی کلا بما یستحق فی الدنیا و یوم النشور وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم امر برقمہ المرتجی من ربہ الغفران احمد بن السید زینی دحلان مفتی الشافعیہ بمکۃ المحمیۃ لازالت امنۃ رخیۃ ◆

ترجمہ جواب مفتی شافعی مکہ معظمہ کا

جمیع حمد ثابت ہی واسطے حق تعالی وحدہ لاشریک لہ کے اور درود اللہ کا اوپر سردار ہمارے محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور اوپر آل واصحاب انکے جو رسول مقبول کی پیروی کرنے والے ہین اما بعد یا اللہ مانگتا ہون تجھسے ہدایت واسطے صواب کے مین آگاہ ہوا اوپر اسی جواب کے جسکو مولانا مفتی سادات حنفیہ نے لکھا ہی مین نے اسکو بہت صواب پایا کسی طرح کا اسمین انحراف

نہین بلکہ وہ اہل سنّت وجماعت کے مطابق اور ائمہ اربعہ مذاہب کے موافق کا ملتر اس صنعت
کا ہی جسنے سید مذکور کی تفسیر کلمہ شہادتین پر جو نہایت عمدہ لکھا ہی اعتراض کیا ہی بیشک
اسکا اعتراض غیر صحیح ہی اور اسکا اعتراض کرنا تمام قبیح ہی وہ سخت سزا اور عذاب کا مستحق ہے
اور اسپر منادی کرنا چاہیے کہ سید کے لکھے سے انکار کرنے مین اسنے گمراہی شنیع اختیار
کی ہی خصوصًا انکار کرنا ایسے شخص پر جو نسبت رکھتا ہی شفیع الخلایق بروز آخرت
کے ساتھ اور عموم آیت مین داخل ہی قولہ تعالیٰ قُلْ لَّا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ
فِي الْقُرْبٰى یعنے کہو اے محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم مین تمہارے سے کچھ مزدوری نہین مانگتا ہون اس
قرآن شریف کے پہنچانے کے واسطے مگر میری اہل بیت سے محبت کرو اتنا چاہتا ہون - پھر سید
مذکور نے تو اللہ تعالیٰ کی دعوت ظاہر کی کلمہ شہادتین کے معنے اشتہار کرنے سے اور
کلمہ توحید کا اعلان کیا ہی اور منکر اسکا سخت عذاب و نکال کا مستحق اور سزا کا لایق ہے
خدا جانتا ہی خیانت آنکھون کی اور جو کچھ دلون مین مخفی ہی بدلا دیگا خدا انکو جسکے وہ سزاوار
ہین دنیا مین اور قیامت مین وصلّی اللہ علی سیّدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلّم امر برقمہ
المرتجی من ربہ الغفران احمد بن السید زینی دحلان

هذه التحرير لمفتي المالكية بمكة المشرفة

الحمد لله وحده والصّلوة والسّلام على من لا نبي بعده ربّ زدني علمًا
اللّٰهمّ اهدنا الى ما فيه الصّواب واهلك كل معاند كذاب وارزقنا دوام
محبة آل اهل البيت الهادين لسنّة سيّد المرسلين نعم ما اجاب به السّيّد
الجليل والحبر النّبيل لا يشك في صحته عاقل ولا يخالفه الا مبتدع جاهل
وما اجاب به مولنا مفتي الانام ومحقق الاحكام هو الحق والصّواب وبه زال
الاضطراب فعلى ولاة الامور زجر من خالف السّيّد المذكور وصلّى الله على
خاتم المرسلين وعلى آله وصحبه اجمعين - امر برقمه الرّاجي لطف ربّه

البریہ حسین بن ابراہیم مفتی المالکیہ ببلد اللہ المحمیہ حامداً مصلیاً مسلماً

ترجمہ جواب مفتی مالکیہ مکّہ معظمہ کا

جمیع حمد ثابت ہیں فقط واسطے اللہ تعالیٰ کے جو وحدہ لاشریک لہ ہے اور درود و سلام اوپر اوسکے جسکے بعد کوئی نبی نہیں ہیں اے خدا زیادہ کر ہمارے علم کو اے خدا ہدایت کر ہمکو طرف اُس کے جس میں کہ صواب ہے اور ہلاک کر ہر ایک معاند کذاب کو اور دے ہمکو محبت آل اہل بیت رسول کی جو ہدایت کرنے والے ہیں سنت سید المرسلین کی طرف نعم جو جواب دیا سید جلیل اور عالم بزرگ نے سو کوئی عاقل اسکے صحیح ہونے میں شک نہیں کریگا اور کوئی اسکی مخالفت نہیں کریگا مگر مبتدع جاہل اور جواب لکھا اسکا مفتی الانام اور محقق الاحکام نے سو حق و صواب ہے اور دل کا خطرہ اس سے دور ہوگیا حکام اسلام پر لازم ہے کہ جسنے سید مذکور کا خلاف کیا ہے اسکو تنبیہ و سزا لائق دیویں وصلی اللہ علی خاتم المرسلین و علی آلہ و صحبہ اجمعین امر برقمہ الراجی لطف رب البریہ حسین بن ابراہیم مفتی المالکیہ ببلد المحمیہ ۔

ھذہ التحریر لمفتی الحنابلۃ بمکۃ المشرفۃ

الحمد للہ الموفق للصواب والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا ومولٰنا محمد الناطق بالحکمۃ وفصل الخطاب وعلی کافۃ الآل والاتباع والاصحاب وبعد فانّ ما اجاب بہ شیخ الاسلام ومفتی بلد اللہ الحرام ادام اللہ النفع بعلومہ وقرن الصواب بمنطوقہ ومفہومہ وتبعہ علیہ المفتیان العالمان والمحققان الکاملان ھو الحق الصریح المطابق للنص الصحیح الذی لا یمتری فیہ مسلم ولا یشک فیہ الا زایغ قلبہ مظلم والمعترض علیہ ابان عن جھل فاضح وغلط بین واضح ولیت شعری ما الذی انکرہ من ھذا التفسیر المطابق والتقریر الموافق فالواجب علی من لہ قدرۃ ودع ھذا المعترض زجرہ لانّ فی انکارہ الحق یخشی کفرہ ومن لیس لہ قدرۃ فیجب علیہ الانکار بلسانہ وبغضہ بجنانہ

ویکله الیٰ قدرۃ اللہ تعالیٰ الباھرۃ وسطوتہ القاھرۃ واللہ الھادی الیٰ سواء السّبیل وھو حسبنا ونعم الوکیل والحمد للہ ربّ العالمین۔ امر برقمہ الراجی لطف ربّہ المجید محمد بن عبد اللہ بن حمید مفتی الحنابلۃ بمکۃ المشرفۃ کان اللہ لہ وختم بالصّالحات عملہ وصلّی اللہ علیٰ سیّدنا محمّد وآلہ وصحبہ وسلّم ۃ

ترجمہ جواب مفتی حنبلی مکّہ معظمہ کا

جمیع حمد ثابت ہی واسطے اللہ تعالیٰ کے جو توفیق دینے والا ہی طرف صواب کے اور درود و سلام نازل ہووے اوپر سیّدنا و مولانا محمد صلّی اللہ علیہ وسلم کے جو بولنے والے ہیں ساتھ حکمت کے اور ساتھ فیصلہ کرنے خطاب کے اور تمام آل و اتباع و اصحاب پر اور بعد اسکے تحقیق جو جواب دیا شیخ الاسلام مفتی بلدۃ الحرام نے ہمیشہ رکھے اللہ تعالیٰ نفع انکے علوم کا اور نیک قرینہ کا انکے کہنے اور سمجھنے کے ساتھ اور پیروی کی انکی دو مفتیون نے جو عالم اور محقق کامل ہیں سو بات حق صریح ہی اور نص صحیح کے مطابق ہی کوئی مسلمان اسمین شبہ نہین لاویگا اور شک نہین کریگا اسمین مگر وہ شخص کہ جسکے دل مین بدی اور اندھیرا بھرا ہووے اور اعتراض کرنے والا اسیر جہالت اور فضیحتی مین گرفتار اور صاف رستے مین غلطی کھانے والا ہی قسم ہے میرے سخن کی جو شخص کہ انکار کرتا ہی ایسے تفسیر مطابق اور تقریر موافق کی تو واجب ہے اسپر جو قدرت رکھتا ہی کہ اسکو نکال دیوے اور زجر کرے کیونکہ اسکا انکار کرنا حق سے خوف کفر کا ہی اور جسکو قدرت سزا کرنے کی نہین ہی اسپر واجب ہی کہ زبان سے ایسے جاہل پر انکار کرے اور دل سے بیزار ہووے اور خدا تعالیٰ کی قدرت ظاہرہ اور سطوت قاہرہ پہ سونپ دیوے وہ ہدایت کرنیوالا ہے راہ راست پر اور وہ بس ہی ہمکو اور بڑا وکیل ہی والحمد للہ ربّ العالمین۔ امر برقمہ الراجی الی لطف ربہ المجید محمد بن عبد اللہ بن حمید مفتی الحنابلہ بمکۃ المشرفہ کان اللہ لہ وختم بالصّالحات عملہ وصلّی اللہ علی سیّدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلّم ۃ

فایدہ مشایخین طریقت نے جیسے چار منازل سالکین کے اذکار و اشغال کے واسطے

اپنے اجتہاد و الہام سے معین فرماتے ہیں اسی طرح کلمہ کے معنی بھی ہنگام توجہ قلبی چار قسم کی بتلاتے ہیں معنی اول لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عموماً سب اہل اسلام کے واسطے قلب کے کھولنے کی کنجی ہی یعنے کوئی شی قایم دایم نہیں سو لایق عبادت کے نہیں مگر اللہ کہ وہ قایم دایم ہی اور عبادت کے لایق وہی سب عبد عابد ہیں اور وہ سب کا معبود ہے ۞ معنی دوم لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللّٰهُ کہ عبد کو عبادت کے طریق سے تعبداً قربت معبود سے ملاتا ہی۔ معنی سیوم لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰهُ کہ بندے کا قصد دل کی کشش سے محبت میں خدا کے محو ہوجاتا ہی اور سوای اسکے کوئی مقصود باقی دل میں نہیں رہتا۔ معنی چہارم لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰهُ کہ ماسوا اللہ کے کوئی شی کے خطرے کا وجود دل میں باقی نہیں رہتا اور اسکو صلوٰۃ حضور قلب کہتے ہیں۔ اور اس اذکار و اشغال کی برکت سے مرید کے دل میں سے نفسانی جھگڑے اور سخن پروری و تعصب و حسد و بغض کینہ پاک و صاف ہوجاتے ہیں اور محبت دنیا و مافیہا کا خیال سرد ہوجاتا ہی اور حالت سکرات آسان ہوتی ہی اور سلامتی ایمان اسی ذکر کا نتیجہ ہی اسکے ورد رکھنے سے خاتمہ بالخیر ہوتا ہی ایسا یقین کرنا چاہیے بحکم اِنَّ اللّٰهَ يَنْظُرُ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَلَا يَنْظُرُ عَلٰى اَعْمَالِكُمْ یعنے اللہ تعالیٰ تمھارے دلوں پر نظر رکھتا ہی ذاکر ہی یا غافل سفید ہے یا سیاہ روشنی ہی یا اندھیرا ہی اور ظاہر اعمال سے توبہ کرنا سوجھتا نہیں جب تک کہ دل پاک اور نیت خالص نہو اگر دنیا کے خیالات و افکار میں دم نکل گیا تو ساری عمر کی عبادت علم و عمل برباد ہوگئے آج کلمہ زبان سے پڑھتے ہیں مگر موت کے وقت دل سے جاری ہونا چاہیے اَلْاِعْتِبَارُ بِالْخَوَاتِيْمِ یعنے خاتمہ بخیر ہونے پر سارا اعتبار ہی اور اس نعمت کی لذت مرشد طریقت سے حاصل ہوتی چالیس برس تک علوم ظاہری سیکھتے ہیں بعد فقیر کی حضوری ڈھونڈھتے ہیں تا باطنی توجہ قلبی کرسے اور روشنی دل کی یقین کے ساتھ حاصل ہووے

اللّٰهم وفقنا لما تحب وترضى واختم لنا بالخير بحرمة حبيبك محمد وآله واصحابه واتباعه اجمعين وصلى وسلم عليه وعلى آله واصحابه المهتدين برحمتك يا ارحم الراحمين ۞

استفتا (۳۷)

سوال مولوی عبد القدوس صاحب ساکن بنگلور علاقہ مدراس نے جو شرح کتاب تحفہ محمدیہ کی چھاپی ہے سو اسمین حقیقت تمام مولویان فخرجین مکہ مشرّفہ کی موجود ہے لیکن تاریخ ۱۸ ماہ جمادی الآخر سنہ ۱۲۶۵ ہجریّہ کو پانچ مولوی وہابیہ مذہب کو حضرت حبیب باشا حاکم السلاطین نے دین محمدّی مین فتنہ و فساد کرنے کے سبب سے و انکار شفاعت سید الانبیاء وکرامات الاولیا و تقلید ائمہ اربعہ وغیرہ کے باعث سے تعزیرًا اخراج کیا تھا بعد جب عمدۃ العلما قاضی الملک صبغۃ اللہ صاحب مفتی سرکار والاجاہ نواب مدراس دوسرے سال حج کے واسطے مکّہ مشرفہ کو تشریف لے گئے اور حبیب باشاہ کے محکمہ دار القضا سے نقل محضر مولویان فخرجین کی طلب کر کے ہندوستان مین لائے تھے اُسمین انکار شفاعت خیر البریہ وعدم تقلید ائمہ اربعہ وغیرہ کا الزام اُنھون پر ثابت ہوا ہے یا نہین اور پچاس برس پیشتر بعضے اس مذہب وہابیہ کے مولویون نے توبہ کر کے مکہ معظمہ کے حاکم السلاطین کی سزا و سیاست سے بچکر ہندوستان کو واپس آئے ویسا جیلہ انھون نے بھی کیا تھا یا اُنکی توبہ وہان قبول نہوئی اگر وہان توبہ قبول نہوئی تو پھر کہان توبہ قبول ہوگی مفصّل حال خالصًا لوجہ اللہ بیان فرمائیے جزاکم اللہ تعالیٰ فی الدّارین ؁

الجواب جو محضر قاضی الملک مفتی صبغۃ اللہ صاحب نے مکہ معظّمہ سے حضرت حبیب باشاہ کے محکمہ دفترخانہ سے اور علمای مکّہ کے مہر و دستخط سے یہان لائے تھے اور جناب حامی دین سیّد المرسلین قاضی شہاب الدّین المہری مرحوم نے اسکو نقل مطابق اصل کر کے سب علمای بمبئی کے حضور مین دکھلایا سبھون نے اصل کو دیکھا اور نقل پر اپنے دستخط و مہرین کردین ہین وہی محضر رسالہ اظہار الحق مین بتاریخ پچیس ۲۵ رمضان المبارک سنہ ۱۲۶۷ ہجریّہ کو چھاپا گیا اسکی نقل بجنسہ یہہ ہے اور توبہ کرنیکا حال مفصّل تحفہ محمدّیہ صفحہ ۱۱۷ مین مرقوم ہے ؁

بر رسالہ اظہار الحق

رسالہ اظہار الحق

جس مین حضرت سید محمد حبیب باشا والی ریاست جدہ دام اقبالہ کا شقہ خاص مع ترجمہ ہندی اور جمیع علمائے مکہ و مدرسین اور چارون مذہب کے مفتیون کے مُہر و دستخط سے مُزیّن وہابیہ بدعتی کے اخراج پانے کے باب مین ایک محضر تاریخ ۲۵ رمضان المبارک ۱۲۶۵ھ ہجریہ مقدسہ کو بمعمورہ بمبئی مین فقیر حقیر مفتی سید عبدالفتاح المدعو سید اشرف علی گلشن آبادی بانی مجمع الاخبار کے اہتمام سے چھاپا گیا ۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵ قولہ تعالےٰ

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین بعد حمد وصلوٰۃ کے سب مومنان دیندار اور پیروان حضرت نبی مختار صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ الاطہار واصحابہ الاخیار پر ظاہر ہووے کہ جو کچھ ۱۲۶۵ھ ہجریہ کے شعبان کی بارہوین تاریخ کے مجمع الاخبار بمبئی مین چھاپا گیا تھا کہ اٹھارہوین تاریخ جمادی الآخری ۱۲۶۵ھ ہجریہ کو پانچ نفر وہابیونکے پیشوا سزاے سخت پاکر مکہ معظمہ سے اخراج پائے اور یہہ تعزیر و اخراج موافق احکام شرع مبین کے ہوا تھا لیکن بعضے اس زمرے کے لوگ ہندوستان مین خصوص اس شہر مین انکو مظلوم سمجھتے تھے اور مکے کے علما اور حکام پر طعن کرتے تھے اور یہہ کہتے تھے کہ انکو بے حجت شرعی اخراج کیا ہے اور اسی طرح مدراس مین بھی ان لوگون نے بہت سر اُٹھایا تھا یہان تک کہ وہان کے نواب مستطاب اعظم جاہ بہادر دام اقبالہ نے سب علماے دیندار کے اتفاق سے اس فرقے کے لوگون کو اہل سنّت وجماعت کی مسجدون مین آنے اور مسلمانون کے مقبرون مین اُنکے مُردے مدفون کرنے کے لئے منع کر دیا تھا اور جب جناب قاضی الملک صبغۃ اللہ صاحب سال گذشتہ کو حرمین الشریفین کی زیارت کو گئے تھے تب حضرت حبیب باشا حاکم مکہ معظمہ کے دار القضا کے دفترخانے سے اُن پانچون مخرجین کی اخراج کی حقیقت حضور باشاہ سے

طلب کئے تھے چنانچہ بہہ سب احوال جمادی الاولی کی چھبیسوین ۲۶ ۱۲۶۶ ہجریہ کی چھپی ہوئی مجمع الاخبار
مین داخلے دستاویزون کے ساتھہ مندرج ہی بلکہ جلد سابع مجمع الاخبار مین اور تحفہ محمدیہ کے اکیسوین
صفحے پر تمام اُنھیکی حقیقت اور دستاویزا ور علمائے ہند و عرب کے فتوے لکھے ہین اور مولوی
محمود علی بریلوی نے جواُن مخرجین مین سے پانچوان شخص تھا اور بعد محاکمہ کے گرفتار ہوا تھا ایک جھوٹا
محضر اس ملک کے لوگون کو ٹھگنے کے لئے بنایا تھا اور اُسکے ساتھہ جو جواب و سوال شہود و حکام کے
باب مین ہمارے ساتھہ ہوئے تھے سب کے سب مجمع الاخبار سے ظاہر ہین اور اس نقل محضر مین چار
شخصون کے نام اسی واسطے لکھے ہین کہ اس وقت محاکمے کی مجلس مین چار ہی شخص گرفتار ہوئے تھے
اور محمود علی بریلوی اُنکے بعد مبتلا ہوا چنانچہ حضرت حبیب باشا کے رقعے مین پانچ نفر مذکور ہین
اور مولوی رجب علی لکھنوی مہتمم سابق سلطان الاخبار کی انکار اور زبان درازیون کا جواب
شافی بتوضیح تمام مجمع الاخبار کی جلد سابع مین مذکور ہو چکے ہین لیکن ان دونون مین مجدداً
واسطے دفع اوہام مفسدین کے (جن سے دیندار لوگون کے دلون مین خلجان سا باقی رہگیا ہے)
ایک فرمان واجب الاطاعت والاذعان جو حضرت حبیب باشا نے اپنی مہر خاص سے جناب
قاضی الملک صبغۃ اللہ صاحب مفتی سرکار نواب صاحب کرناٹک کے نام سے مورخہ پندرہوین
شوال ۱۲۶۵ ہجریہ کو بھیجا تھا اور اسکے ساتھہ ایک محضر نقل دفتر خاص شریف مکہ معظمہ مسجل
بمہر جمیع علما و عظمائے مکہ معظمہ اور چارون مذہبون کے مفتیون اور مدرسون کی مہرون کے
ساتھہ مزین ہوا تھا یہہ دونون دستاویز معتبر اصل صحیح مہرون کے جناب حاجی الحرمین الشریفین
میرزا احسین بخش شہزادہ دہلی تاریخ ۱۷ شعبان ۱۲۶۶ ہجریہ مقدسہ کو مکہ معظمہ سے اس معمورہ مدراس
مین لائے اور جناب شریعت پناہ فضیلت دستگاہ حامی دین سید المرسلین حضرت قاضی شہاب الدین
صاحب مہری کی حسن سعی سے وہ اصل محضر مع نقل یہانکے سب علمائے دیندار کی نظر سے گذرا
چنانچہ سب یہان کے علما اور طلبا نے اسے دیکھکر اس نقل کی صحت پر اپنی مہرین اور دستخط
کردئے اور جناب حضرت شیخ صالح مرداد نے (کہ جنکے فرزند عبداللہ بن شیخ صالح میرداد "

شیخ الخطباء اور حنفی مذہب کے بڑے مفتی مکے مین ہین اور سب کے اوّل اصل محضر مین انھین کی مُہر ہے
اُنھون نے بھی اپنی مہر و دستخط اس نقل مطابق اصل پر کر دئے ہین چنانچہ اصل محضر پر بندرہ مہرین
اور دستخط مکے کے علماؤن کے ہین اور اس نقل مطابق اصل پر بھی یہان کے گیارہ علما و طلبا نے
اصل کے ساتھ مقابلہ کر کے اپنی مہر و دستخط کر دیے ہین اب ہم نے اپنی سعادت دارین
سمجھ کے اسکو چھپوا دیے اور ہماری مجمع الاخبار کے ساتھ سب مسلمانون کو ہندو دکھن وغیرہ کے
بھجوا دیے تا فایدہ عام ہووے اور جسکے دل مین کچھ شک و شبہ باقی ہو سو بھی رفع ہو جاوے وباللہ التوفیق

الّا باللہ	نقل مطابق اصل	

الیٰ حضرت فخر العلماء العاملین وعمدۃ اھل الاحادیث والمفسرین الشیخ
صبغۃ اللہ مفتی مدراس سلمہ اللہ تعالیٰ آمین بعد السلام لا یخفاکم
ان جنابکم سالتونا عن اسباب تسفیر ونفی الخمسۃ انفار العلماء الھنود من مکۃ
المکرمۃ فالسبب فی ذلک الامور المخالفۃ الی الشریعۃ المطہرۃ المحمدیۃ و
مخالفۃ الاحادیث الشریفۃ النبویۃ واثباۃ ذلک علیہم بحضور کافۃ العلماء
والمفالی بمکۃ المشرفۃ ومن حیث ان جنابکم علی الاسباب الموجبۃ فالقادم
لکم اعلام بما سار من طرف جمھور العلماء بمکۃ المکرمۃ وممھور بامہارھم
اطلاعکم علیہ کفایۃ ومنہ یتضح لکم کامل ما صار منہم وواجب الحال
الی نفیہم وتسفیرہم یکون معلومکم ودمتم بخیر والسلام فی ۱۵ شوال سنہ ۱۲۸۰
والی ریاست جدہ (مہر: محمد الحبیب سید) قد قوبل باصلہ فالنقل صحیح کتبہ
خادم الطلبۃ القاضی شہاب الدین المھری عفی عنہ (مہر: خادم العلماء قاضی شہاب الدین)
بسم اللہ والحمد للہ وصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سیدنا محمد والہ وصحبہ اجمعین وبعد
فالنقل المصدر مطابق لاصلہ وممن قابلہ ووجدہ مطابقا لہ لفظا بلفظ وحرفا
بحرف خویدم الطلبۃ محمد یونس الحافظ عفی عنہ وعن والدیہ الوھاب آمین یارب العلمین (مہر: الحافظ محمد یونس)

ھذا النقل مطابق لاصلہ کتبہ شیخ علی پٹیل قاضی الصدر عفی عنہٗ

ابراہیم سلام علی

قد تقابل بالاصل وھذا النقل طابق للاصل وانا الاقل ابراہیم البغدادی

حامدًا ومصلیًا ومسلمًا ھذا النقل مطابق لاصلہ کتبہ خادم الطلاب سید عبد الفتاح

الراجی الی رحمۃ اللہ الباری مفتی سید عبد الفتاح الحسینی القادری

الحسینی القادری المدعو سید اشرف علی گلشن آبادی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ

الحمد للہ اظہر الحق وابطل الباطل والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ وصحبہ اجمعین

ھذا النقل وجدتہ مطابقا لاصلہ کتبہ خادم الطلبہ عبد القادر جینیکر عفی اللہ عنہ وعن

والدیہ آمین ٥ الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین اما بعد

فقد قابلت ھذا النقل مع اصلہ فوجدتہ مطابقا لاصلہ کتبہ خادم الطلبۃ العبد الراجی

الی رحمۃ ربہ الغنی محمد علی الحافظ عفی اللہ عنہ وعن والدیہ آمین ٥

حضرت سید حبیب پاشا کے رقعے کا ترجمہ

حضرت فخر العلماء العاملین وعمدۃ اہل الاحادیث والمفسرین الشیخ صبغۃ اللہ مفتی مدراس سلمہ اللہ تعالیٰ

آمین بعد سلام کے ظاہر ہووے کہ آپنے مکہ معظمہ سے پانچ نفر ہندی علماؤں کے اخراج کرنے اور

نکال دینے کا سبب ہم سے پوچھا تھا سو پوچھا تھا سو نکر ہی کہ ان پر تمام علما کے اور خصوص چاروں مذہبوں کے

مفتیوں کے حضور میں ثابت ہو چکا کہ وے شریعت مطہرہ محمدیہ سے پھر گئے ہیں اور اکثر احادیث

شریفہ نبویہ کی مخالفت کرتے ہیں اور چونکہ آپ کو انکے نکال دینے کا سبب دریافت کرنا منظور رہے

اسلئے یہہ محضر جو آپکے پاس آتا ہی کہ جس پر مکہ معظمہ کے جمہور علما کی دستخط اور مہریں ہیں اس سے

جو کچھ احوال انکے روبرو گذرا ہی سو سب کا سب آپ کو روشن ہوگا اور اس سے آپکے دل کی

تشفی ہو جائیگی اور جو جو حرکتیں انکے ظہور میں آئیں ہیں سو سب کی سب آپکو کا العیان ہو جائینگی

والسلام خیر ختام تاریخ پندرہویں شوال سنہ ۱۲۴۶ ہجریہ السید محمد حبیب والی ریاست جدہ

نقل مطابق اصل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥ حمدًا لمن جعل العلماء لاہل الضلالۃ قامعین وطہر البلد

المکرمۃ

المكرّمة منهم بسعادة صدر الوزراء الكاملين وصلوٰة وسلاماً على من وضح الشّريعة
والطّريقة القاتل اهل البدع شرّ الخلق والخليقة وبعد فهذه مضبطة مرضية
محررة مرعية مضمونها انّه لما كان يوم الثلاثا المبارك فى شهر جمادى الاولىٰ
سنة ١٢٤٥ المعد لحل المشكلات وكشف المعضلات ادام ذالك المولىٰ تعالىٰ و
تبارك بمجلس سعادة حضرت الوزير المعظّم والمشير الفخم شيخ الحرم المحترم والحدة
العامر وايالتها افندينا الحاج السيّد محمّد حسيب باشا بلغه الله تعالىٰ من الخيرات
ما شا امين بجاه سيّد المرسلين صلى الله عليه وعلىٰ اله وصحبه اجمعين وبحضرة
العلماء الفخام ذوى المجد والاحترام الواضعين اسماءهم واختامهم فيه فعقب ان احتفل
المجلس بمن ذكر لسماع ما سيرد من الدعاوى فى ذٰلك اليوم على ما اقتضته ارادة الوزير
المشار اليه فيما سطر لاجل اظهار العدل والانصاف وازالة الجور والاعتساف
حضر الشّيخ عبد القادر الهندى النقشبندى وانهى الى سعادة الوزير والمشار اليه
بان بمكة المشرفة جماعة من الهنود ممن راموا العلم وتعليمه على مدى الايام وتصدروا
فى المسجد الحرام وظنوا انهم تعلقوا بسعد السعود وهم الشيخ محمّد مراد مفتى بنقا له
سابقًا والشيخ عبد اللّطيف الكهنوى والشيخ محمد دهلوى والشيخ عبد الرّحمٰن
البنارسى وليسوا فى الحقيقة على شىء من العلم النافع حيث انهم ضلوا واضلّوا
واوصلوا الى طريق الخذلان لان الشايع فمن ضلالهم واضلالهم انهم ينكرون صحّة
الاربعة المذاهب ويحثون العامة على عدم تقليد احد منهم ويردونهم الى الطرق
المتاعب وينكرون شفاعة النّبى صلى الله عليه وسلّم والتوسّل به وينكرون
ايضًا كرامات الاولياء ويمنعون العامة عن القراءة والنّظر فى كتب علماء المذاهب
الاربعة حتى ان المبتدعين المذكورين تركوا كتب المذاهب ونصبوا انفسهم لقراءة
الحديث فى المسجد الحرام الشريف مع جهلهم بالاصول ومصطلح الحديث ولم يزالوا

يلحنون في اللفظ ويصرفون المعنى الى ما تقتضي اراءهم الفاسدة وبدعهم الكاسدة
فاوقعوا كثيرا من العامة في هذه الضلال وتمكنت البدع في نفوسهم من غير
شك ولا جدال فعقب الانهاء المذكور احضر المبتدعون المذكورون بامر من
سعادة المشير المشار اليه وفوض امرهم لحاكم الشرع الشريف والعلماء الحاضرين
بالمجلس اللطيف فطلب الحاكم الشرعي من المنهي المذكور اعادة ما انهاه بحضرتهم وتصدير
دعواه عليهم على طبق الوجه الشرعي المرضي فبعد ايرادها واتفاق العلماء المذكورين على
قبولها وتوجهها على المبتدعين الحاضرين سئل منهم الجواب فحين علموا ان القول قد حق
عليهم وليس لهم منه فرار فما وسعهم سوى الانكار فعقب انكارهم طلبت البينة من المنهي
المدعي المذكور فاحضر المكرمين السيد حسن الهندي النقشبندي والشيخ عبد الرحمن
الكشميري تلامذة مولانا العارف بالله تعالى والدال عليه الشيخ محمد جان النقشبندي
فشهد عليهم كل واحد منهم بمفرده طبق الدعوى المذكورة مع اعتبار ما يجب
اعتباره ثم زكى الشاهدان وعدلا وظهر لاهل المجلس صيانتهما وتمسكهما
بطريق اهل الله وانهما ليسا من اهل الاغراض ولا ممن تاخذهم الحمية الجاهلية
برزت الفتوى الشريفة بتعزير المبتدعين المذكورين بما يليق بهم الزاجر لهم ولا
مثالهم عن ارتكاب مثل حالهم وراوا ان حبسهم ثم نفيهم عن بلاد ادعى لازالة
هذا الفساد وراحة العباد خصوصا في حرم الله اشرف بلاد وحكم الحاكم الشرعي عليهم
بذلك ونفذه مولانا الوزير المشار اليه بعد ان ايده العلماء الحاضرين المذكورين
وارتضوه حيث كان موافقا للوجه الشرعي وطريق المرعي وقد جاء اولا في نظر
سعادة افندينا المشار اليه قتلهم سياسة من حيث انهم سعوا في الارض
بالفساد ولا شك ان فساد الدين اعظم من فساد الدنيا لا سيما وقد تكرر هذا
الامر من بعضهم مرارا ووصلوا الى حضرة سعادة امير مكة المشرفة والى حضرة

القاضي

القاضي في المحكمة في السنين الماضية وانكروا وثبت ذلك عليهم واستتابهم
حضرت سعادة الامير والقاضي لما رفع ذلك اليهما وتابوا لاجل ان لا يعاقبوا ولم يرجعوا
في الحقيقة عن شيء مما هم عليه من هذا الضلال واضلال لكن حضرت سعادة
افندينا المشار اليه صرف نظره عن قتلهم لئلا يظن مقلدوهم انهم على حق و
انهم ثبتوا عليه حتى قتلوا انما هم على الدين الحق كما ثبت التابعون رضي الله
عنهم في زمرة السابق فحبسهم مدة ثم نفاهم الى ديارهم وبحلول هذه العقوبة بهم نرجو
انطفاء نار الفتنة وخمدت بعد ان كانت في هذه البلدة المطهرة قد انتشرت
والحمد لله على كل حال ونعوذ بالله من احوال اهل الضلال وصلى الله على خير خلقه
محمد وعلى آله واصحابه اجمعين ٥

شيخ الخطباء والائمة عبد الله بن محمد صالح مرداد

الفقير الى رب العباد محمد بن يحيى الحنبلي مفتي الحنابلة بمكة

الفقير الى الله تعالى احمد بن محمد الدمياطي مفتي الشافعية بمكة المجيد

الواثق برب الكريم حسين بن ابراهيم مفتي المالكية بالبلد الله الحرام

الواثق بربه المتعال صديق بن عبد الرحمن كمال الحنفي المدرس بالمسجد الحرام

الحاضر في المجلس المذكور الشيخ الحسن المدرس في الحرم الشريف المهاجر كاشانى النقشبندي

الواثق بحبل الله الغني عبد الرحمن بن ابو بكر عبد الغني المدرس بالحرم الشريف المكي

عبد ربه المجيد ابراهيم بن محمد سعيد قد حضر مجلس هذا المرقوم شيخ
المدرسين بالمسجد الحرام جمال ابن عبد الله شيخ عمر المكي الحاضر في المجلس
المذكور علي بن عبد الله نائب الحرم الشريف صدق بما فيه محل
مهر طاهر بن الخضر الحاضر في المجلس المذكور الواثق بحبل الله السيد
محمد حسين الحنفي المدرس حرم شريف الواثق بحبل الله

عبده عبد المجيد (علی شکری) المدرس فی الحرم الشّریف علی بن محمد من علماء الحنفی
الحاضر فی المجلس (عبده سعید) سعید بن حسین قاضی زاده من علماء الشّافعیه
المدکور المدرس فی الحرم الشّریفین علماء الاحناف (السید محمد امام مفتی زاده) لقد قابلنا هذا النقل المصدر باصله
فوجدناه مطابقًا له فکتبنا اسماءنا شاهدین علی صحة هذا النّقل ومطابقته للاصل
وکفیٰ بالله شهیدا حرر فی السابع والعشرین من شهر شعبان المعظم سنة ۱۲۷۴ه من الهجرة النبویة
علی صاحبها افضل الصّلوٰة والتحیة بجزیرہ ملیبٰی قابلت هذا باصله وانا خادم الطلبة القاضی
شهاب الدّین المهری عفی الله عنه (خادم العلماء قاضی شهاب الدین) هذا النقل مطابق لاصله کتبه خادم
الطلبا شیخ علی پیل قاضی الصدر عفی الله عنه
(الله اکبر رضوان من) هذا النقل مطابق لاصله کتبه خادم الطلاب مولوی محمد اکبر کشمیری عفی عنه
الحمد لله عز شانه النقل مطابق للاصل من غیر شک ولا اقرّ قابله بفهم وکتبه بقلمه محمد صالح بن
سلیمان میرداد عفی الله عنهما والمسلمین امین (المفتقر بخیر العباد محمد صالح بن سلیمان میرداد) الحمد لله
عز شانه وجدناه مقابلا ومطابقا للاصل کتبه غلام محی الدین الهندوستانی (عفی عنه غلام محی الدین)
بسم الله والحمد لله والصّلوٰة والسّلام علی سیدنا محمد واٰله وصحبه اجمعین ممن قابل النقل
المصدر باصله ووجده مطابقا له خویدم الطلاب محمد یونس الحافظ عفی عنه وعن والدیه
الوهاب امین یارب الارباب (محمد یونس حافظ) الحمد لله والصّلوٰة والسّلام
علی رسوله محمد واٰله واصحابه اجمعین اما بعد فقد قابلت هذا النقل مع اصله فوجدته
مطابقا له کتبه خادم الطلبه العبد الراجی الی رحمة الله الغنی محمد علی الحافظ عفی الله
عنه وعن والدیه امین ۵ الحمد لله اظهر الحق وابطل الباطل والصّلوٰة والسّلام
علی رسوله محمد واٰله وصحبه اجمعین هذا النقل وجدته مطابقًا لاصله کتبه خادم الطلاب عبد القادر
جینبیکر عفی الله عنه وعن والدیه هذا النقل مطابق الاصل کتبه خادم العلماء
ابراهیم البغدادی القادری (سلام علی ابراهیم) هذا النقل طبق اصله

المنقول منہ کتبہ الحقر عبد اللطیف بن ابراہیم (عبد اللطیف بن ابراہیم عبد الرزاق) حامداً ومصلیاً ومسلماً

ھذا النقل مطابق لاصلہ کتبہ خادم الطلاب سید عبد الفتاح الحسینی القادری

المدعو سید اشرف علی گلشن آبادی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ

(الراجی الی رحمۃ اللہ الباری مفتی عبد الفتاح الحسینی القادری)

محضر کا ہندی خلاصہ ترجمہ ۱۸

بعد حمد وصلوٰۃ کے یہہ محضر ہے یہہ اس بات کا کہ منگل کے دن ماہ جمادی الاولی ۱۳۲۳ ہجری [illegible] جو مقدمے فیصل کرنے کے لئے مقرر تھا اُس دن حضرت وزیر معظم شیخ الحرم المحترم جدہ کی ریاست کے حاکم افندینا حاجی سید محمد حبیب پاشا مدظلہ العالی کی مجلس بڑے بڑے علما کے حضور میں کہ جنکے نام اور مہریں اس محضر کے دامن میں مرقوم ہیں منعقد ہوئی تھی تاکہ وزیر معظم الیہ کی خواہش اور ارادے موجب جو جو مقدمے اُس دن وارد ہوں سو اظہار عدل وانصاف اور دفع جور واعتساف کے لئے سُنے جاویں اور فیصلہ پاویں غرض جب ایسی مجلس جمی تب شیخ عبد القادر نقشبندی نے وزیر معظم الیہ کی خدمت میں آکے عرض کی کہ مکہ معظمہ میں ہندوستانیوں کی ایک جماعت ہی کہ جنھوں نے علم و تعلیم کے جاری کرنیکا شیوہ اختیار کرلیاہی اور مسجد حرام میں آکر صدر نشین بنتے ہیں اور اُنکا گمان یہہ ہے کہ ہم نے طریق حق کو پکڑ لیاہی اُنکے نام یہہ ہیں محمد مراد جو سابق میں بنکالیکا مفتی تھا اور عبد اللطیف لکھنوی اور شیخ محمد دہلوی اور عبد الرحمن بنارسی اور حالانکہ حقیقت میں اُنمیں سے کسی کو ایسا علم نہیں کہ جس سے مسلمانوں کو فیض حاصل ہو چونکہ وہ آپہی گمراہ ہیں اور اُنھوں نے کئی اوروں کو بھی بدراہ کردیا ہے سو اُنکی گمراہیوں سے ایک تو یہہ ہی کہ وے اہل سنّت وجماعت کے چاروں مذہب کی صحت کا انکار کرتے ہیں اور عوام کو رغبت دیتے ہیں کہ اُن چاروں میں سے کسیکی تقلید نکریں بلکہ جو لوگ اُن مذہبوں پر ہیں اُنکو پھیر کر بدراہ کردیتے ہیں اور نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شفاعت کا اور اُن سے وسیلہ پکڑنیکا انکار کرتے ہیں اور اولیاء اللہ قدس سرہم العزیز کی کراماتکا بھی انکار کرتے ہیں اور چاروں مذہب کے علما کی کتابیں پڑھنے اور دیکھنے سے عوام کو منع کرتے ہیں یہانتک کہ ان بدعتیوں نے چاروں مذہب کی کتابیں چھوڑ دیں اور مسجد حرام میں اپنے واسطے علم حدیث پڑھنے کا

منصب اختیار کر لیا باوجود اسکے اصول اور اصطلاحات حدیث سے بالکل جاہل ہین اور ہمیشہ
حدیث کے لفظ اور معنی کو اپنی اغراض فاسدہ بموجب پھیر لیتے ہین اور اس سبب بہت سے عوام کو اس گمراہی
کے دام مین گرفتار کر دیا ہی اور یہہ عقاید فاسدہ انکے دلون مین نہایت مضبوط بیٹھ گئے ہین
جب شیخ عبدالقادر ہندی نقشبندی نے وزیر معظم الیہ کی خدمت مین یہہ گذارش کی تب انکے
امر عالی بموجب ان بدعتیونکو حاضر کیا اور انکا مقدمہ حاکم شرع شریف اور علمائے حاضرین مجلس
لطیف کی طرف سونپا گیا تب حاکم شرعی نے مدعی مذکور کو حکم کیا کہ اپنے دعویکو ان بدعتیون کے
حضور پھر کہے چنانچہ وہی دعوی شرع شریف کے موافق انپر پھر کیا گیا غرض جب دعوی
پورا ہوا اور سب علمائے حاضرین کے اتفاق سے ثابت ہوا کہ یہہ دعوی شرعا قبول ہی اور
ان حاضر بدعتیون پر متوجہ ہوتا ہی تب انسے جواب مانگا گیا جب ان بدعتیون نے دیکھا
کہ اب تو ہمپر بپتی آئی ہی کہ جسمین سے بھاگ نکلنے کو رستہ نہین تب سوائے انکار کے انکو کوئی
راہ نہ سوجھی تب بعد انکے انکار کے مدعی مذکور سے گواہ مانگے گئے تب اسنے سید حسن ہندی نقشبندی
اور عبدالرحمن کشمیری جو عارف باللہ تعالی مولینا شیخ محمد جان نقشبندی کے مرید ہین انکو حاضر کیا
اور انہین سے ہر ایک نے جمیع شرایط شرعیہ کی رعایت کر کے مطابق دعوی مذکورہ کے گواہی دی اسکے پیچھے
ان دونون گواہونکا تزکیہ کر کے انکی عدالت ثابت کی گئی اور اہل مجلس پر ظاہر ہوا کہ یہ دونون
پرہیزگار آدمی ہین اور نیک لوگون کے طریقے پر قایم ہین اور اس بات مین انکو کوئی غرض دنیوی
نہین ہی اور کسیسے کوئی کینہ عداوت نہین تب علمائے حاضرین کے اتفاق سے یون فتوی
صادر ہوا کہ انپر ایسی تعزیر جاری کیا چاہیے کہ جو ان بدعتیونکے لایق ہو اور اس سے انکو اور انکے
ہم مذہب کے لوگون کو اتنی عبرت ہو کہ پھر انکی چال نہ چلین تب ان علمائے مذکور کو یون نظر آیا کہ انکو
ایک مدت تک قید رکھکے اس بلاد مکرمہ سے نکال دینا اس فساد کے دفع کرنیکے لئے اور اللہ کے
بندون کو انکے دام فریب سے چھڑانیکے لئے خصوصا حرم محترم مین سے بہت مناسب ہی تب اسی موجب
حاکم شرع نے انپر حکم کیا اور جب علمائے حاضرین نے دیکھا کہ وہ شرع شریف کے مطابق ہی تب

اُسکو پسند کیا اُس بعد مولینا وزیر معظم الیہ نے اسکو قایم اور بحال رکھکے جاری فرمایا بلکہ پہلے تو وزیر معظم الیہ کی نظر فیض اثر مین یون آیا تھا کہ انکو سیاستہ قتل کیا چاہئے کیونکہ انکے ہونے سے دنیا مین فساد دینی برپا ہی اور بیشک فساد دینی فساد دنیوی سے بہت بڑا ہی خصوصًا ان بدعتیون مین سے بعضون نے کئی بار آگے بھی ایسی ہی حرکتین کی تھین اور جناب امیر مکہ مشرفہ کی مجلس اور حضرت قاضی شریعت غرا کی محکمے مین گذرے ہوئے برسونمین بارہا آچکے تھے اور انکے انکار کے بعد گواہون سے یہہ باتین انپر ثابت ہوچکی تھین اور جناب امیر اور قاضی نے یہہ باتین سنکر انسے توبہ لے لی تھی اِن بدعتیون نے اپنے تئین تعزیر شرعی سے بچانے کے لئے ظاہرا توبہ کی تھی اور حقیقت مین تو اپنے عقاید فاسدہ سے کچھہ بھی رجوع نہ کیا تھا تو بھی جناب وزیر معظم الیہ نے انکے قتل کرنے سے درگذر کیا تاکہ انکے پیروی کرنے والے یون نہ گمان کرین کہ وے حق پر تھے اور ایسے ثابت قدم رہے کہ بزرگان تابعین کے جیسے اپنی جان تک بھی دریغ نہ کیا اسلئے وزیر معظم الیہ نے انکو مدت تک قید رکھا اور پھر انکو اخراج کرکے انکے ملک کو بھجوا بھیجا اور اس سیاست و تعزیر کے سبب سے جو آتش فتنہ و فساد کی اس بلدہ مطہرہ مین بھڑک گئی تھی سو بالکل بجھہ گئی والحمد للہ علی کل حال ونعوذ باللہ من احوال اہل الضلال وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ واصحابہ خیر صحب وآل ؛ تمام شد

استفتا ۳۸

سوال پندرہ آداب حصول فیضان ربانی کے جو استاد کو شاگرد سے یا مرشد کو مرید سے نسبت رکھتے ہین سو کیا ہین

الجواب شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب عوارف المعارف مین اسطرح خلاصہ بیان کیا ہی کہ نبوت کے درجے کے بعد فاضلتر مرتبہ شیخ کا ہی یعنے وہ پیر مرد عالم اور مرشد ہی گویا نائب رسول اللہ کا ہی مخلوق کو خالق کی طرف محبت کی راہ سے بلاتا ہی اور متابعت نبی کی ظاہرا و باطنًا سکھاتا ہی حدیث شریف مین وارد ہی

وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَئِنْ شِئْتُمْ لَاُقْسِمَنَّ لَکُمْ اِنَّ اَحَبَّ عِبَادَ اللّٰہِ اِلَی اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُحَبِّبُوْنَ اللّٰہَ اِلٰی عِبَادِہٖ وَیُحَبِّبُوْنَ عِبَادَ اللّٰہِ اِلَی اللّٰہِ وَیَمْشُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِالنَّصِیْحَۃِ یعنے قسم ہی اسکی کہ جان محمدؐ کی اسکے قبضے مین ہی مین قسم کے ساتھہ تمکو کہتا ہون کہ اللہ کے نزدیک بندون مین سے زیادہ دوست وہ ہین جو اللہ کو دوست رکھتے ہین بندون کی طرف اور بندون کو دوست رکھتے ہین اللہ کی طرف اور زمین پر چلتے ہین نصیحت کرتے ہوئے یہہ شیخ کے کمال مرتبے کی دلیل ہی اور حضرات صوفیہ جو علم رکھتے ہین ان کی شان ہی کہ مرید کے دل کو نصیحت سے نیک اعتقاد صاحب اخلاق بناوین اور توجہ باطنی سے مانند آئینہ کے روشن کردین کہ تجلیات جمال احدیت وجلال صمدیت اسمین منعکس ہووے اور محبت مین اپنے مالک کے زندگانی کا مزہ پاوے اور راضیہ مرضیہ کی صفات ظاہر ہووے ادب اوّل بندہ کے دل مین خدا کی محبت کا تخم بونا اور خدا کو بندہ کی جانب مہربان و رضامند کرنا قولہ تعالی قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنے کہو ای محمد اگر تم خدا کی محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو تا خدا تمھاری محبت کرے نفس ہمیشہ اپنی خواہشون کی ولذت دنیا کی محبت اتنی دل مین بھردیتا ہی کہ خدا ورسول اللہ کی محبت کی جگہہ دل مین باقی نہین رہتی جب دنیا کی محبت دل مین سے نکالڈالے تب جگہہ خدا و رسول اللہ کے محبت کی ہوویگی اور شیخ اپنی قوم مین جیسا کہ نبی اپنی امت مین ہے چنانچہ بکراون کا چروہا گرگ و درندون سے بکریان اپنی بچاتا ہی اور سبز چارہ اور شیرین پانی کی طرف ہانک کرلیجاتا ہی ادب دویم استعداد عطا کرنے کا شیخ کو اور اخذ کرنے کا مرید کو چاہئے پھول کو کپڑون مین رکھو تو خوشبو پھول کی کپڑے اخذ کرینگے مگر پتون مین رکھو تو پھول کی صحبت سے پتے خوشبودار نہین ہونگے ۔ موت کا خوف دوزخ کا عذاب سناوے تا بد کامون کو ترک کرین بہشت کی خوبی اور رزق دینے والیکا حق سمجھاوین تا نیک کامون کی رغبت دل مین پیدا ہووے اپنی محنت مزدوری کے کسب سے حلال روزی پیدا کرکے کھاوین تا دل کی روشنی بڑھے ہدایت کارستہ دکھے ۔ جب مرید نے سمجھا کہ میری کمائی سے شیخ کی

خدمت کرتا ہون انکو آرام سے بٹھا کر اُن پر احسان کرتا ہون اور شیخ نے سمجھا کہ مجھے آسودگی مفت میسّر ہے نصیحت کرنے سے مرید خفا ہو جاویگا جیسا چلتا ہی ویسا چلنے دو اپنا کام کرو یہہ شیطانی سمجھ دونون کو نقصان مین ڈالتی ہے۔ **ادب سیوم** مرید کے مال مین طمع نکرے اور توقع خدمت کی نرکھے پھر مرید خود اپنے دل مین جھکیگا اور بقدر اعتقاد خدمت کرنے مین اپنی سعادت دوجہانی سمجھیگا ایک روز آنحضرتؐ نے وعظ مین اصحابون کو فرمایا کہ اپنے مال مین سے بقدر طاقت آدھا یا پاؤ یا کمتر عیال و اطفال کا حق بچا کر لے آؤ اور غریب مسلمانون کی خوراک و لباس وغیرہ کی صورت انتظام کرو اسی روز بعضون نے آدھا بعضون نے پاو حصہ کل مال کا بعضون نے کم بیش سونا روپا وغیرہ لاکر حاضر کیا مگر ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سب مال اپنا لا دیا ایکدن کی خوراک بھی عیال و اطفال کے واسطے نرکھے یہان تک کہ عبا کی گھنڈی چاندی کی تھی اسکو بھی مال مین رکھکر لا دیے اور گھنڈی کی جا پر عبا مین ببول کے درخت کا کانٹا لگا دیے جب رسول اللہ نے انکو پوچھا کہ اپنی گھر کے عیال و اطفال کا خرچ کیا رکھے ہو کہا کہ خدا اور اسکا رسول بس ہے مجکو مَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ یعنے جسنے خدا پر توکل کیا بس وہ بس کرتا ہی اس دل کے یقین پر درجہ افضل البشر بعد النبی کا حاصل کئے ہین **ادب چہارم** شیخ کو ترک تعلقات و کثرت عبادات کا خیال ہمیشہ رہے تا مرید کا اعتقاد صادق بڑھے اور شیخ کی پیروی حتی الامکان کرے اور دل کی ہمت سے فیض حاصل کرنے کا رستہ کھلے اور جو فتوحات شیخ کو ملے بقدر حاجت رکھکر باقی فقرا و مساکین پر صرف کردیوے فقرا و اغنیا دونون شیخ کی نظر مین یکسان ہو جاوین بلکہ تونگر سے زیادہ فقیر مسکین کی تعظیم کرتا رہے **ادب پنجم** جو کچھ جذبہ غیبی و سرور باطنی اذکار و اشغال سے دل مین پیدا ہووے اسکو مریدون پر بخشش توجہ قلبی سے کرتا جاوے اس امر مین تفاوت امیر و فقیر کا خویش و بیگانہ کا نرکھے چنانچہ سبق پڑھانے مین بھی غریب و تونگر استاد کے نزدیک برابر ہین شَرَفُ الْاِنْسَانِ بِالْعِلْمِ وَالْاَدَبِ

لا بالمال والنسب یعنے آدمی کی شرافت علم وادب سے ہی مال اور نسب سے نہین ہے

ادب ششم اگر کسی مرید کے دل مین ضعف عزیمت وارادت پاوے کہ وہ خانقاہ وحلقہ اذکار و اشغال کا چھوڑ کر دنیا کی طرف جھکتا ہی تو اسکو اپنے نزدیک لطف و مدارا سے بٹھاوے اور جو فتوحات آوے سو اسکو اسمین زیادہ حصّہ دیوے اور کہے کہ مال دنیا کی رغبت تیرے نفس نے زیادہ کی تھی سو خدا نے بھیجدیا اور مدرسہ مین جیسا کہ استاد درجہ بدرجہ پہلے چھوٹی کتابین بعد بڑی کتابین بقدر استعداد وشوق شاگردون کو پڑھاتے ہین کہ چند سال مین اعلیٰ درجے کی تعلیم پاتے ہین اسیطرح مرشد بھی مریدون کو درجہ بدرجہ ریاضت وعبادت ومراقبات کی تعلیم دیا کرین ایکدم بڑی ریاضت کشی نفس پر نہایت سخت ہوتی ہی **ادب ہفتم** مرید کو جو سخن کہے بغیر ضمانہ کہے اسمین اپنی نفس کی خواہش داخل نکرے جب تخم پاک و پختہ ہوتا ہے تو کشت کاری مین جلد سرسبز ہوجاتا ہی اگر کچھ خامی ہے تو تلف ہوتا ہی اگر اوگا بھی تو پھل اچھا نہوگا اور مرید کو تاکید کرے کہ ہمیشہ متوجہ قلب کے رہے خطرات نفسانی کے جانور چڑیان کھیت کو کھاجاوینگے اُنکی نگہبانی شب وروز رکھنا ضرور ہے **ادب ہشتم** جو سخن مریدون کی مجلس مین کہے تو اوّل خدا سے مدد مانگے تا سامعین کے دل مین اسکا اثر پیدا ہووے بات بات ہوا کے مانند ہی ایک طرف سے آئی دوسری طرف چلی گئی واعظ مدرّس کو بھی اسی طرح لازم ہی مولانا ابو علی دقاق وعظ فرماتے تھے درمیان مین یہہ سخن کہا کہ مین سماعت مین اس سخن کے تمہارے ساتھ برابر ہون بعضے سامعین فہمیدہ کو اس سخن پر خطرہ اعتراض کا پیدا ہوا کہ متکلم بات کرنے کے اوّل جانتا ہی کہ کیا کہیگا پھر سننے والون کے ساتھ برابر کیا ہوا اسی شب کو خواب مین ہاتف غیبی نے اس معترض کو سُنایا کہ متکلم مانند غواص کے ہی دل کے دریای عمیق مین سے غوطہ مارکر صدفہای مروارید بہت سی دامن مین بھرکر کنارے پر سامعین کے واسطے لاتا ہی انکے سامنے کھولتا ہے کسی مین باریک موتی کسی مین گوہر آبدار بعض مین دریکتا ستارہ بھی شکل آتا ہی جسکے دل مین اعتراض کا خطرہ تھا سو مٹ گیا۔ خداوند عالمیان ہمارے دلون کے

خطرون کو جو بزرگون کے کلام پر معترضانہ آتے ہین اپنے فضل وکرم سے صاف کردیوے آمین
ادب نہم کسی شاگرد یا مرید کے دل مین اپنے علم وفضل کی نخوت یا دوسرے شخص کی طرف
سے ملال آوے اور اسکی گرہ بنکر حسد یا کینہ پیدا ہونے کا خوف ہووے تو مجلس مین شیخ دوسرون
کی طرف مخاطب ہوکر ایسی حدیث حکایت بیان کرے جس مین اشارت کنایت اور تنبیہ اس کی
پائی جاوے تاسننے والے مستفید ہون اور وہ شخص بھی سمجھ لیوے کہ شیخ نے مجھکو سبق پڑھایا
اَلْکِنَایَۃُ اَبْلَغُ مِنَ الصَّرَاحَۃِ یعنے صریح ظاہر جتانے سے کنایت واشارت کا سخن زیادہ
تاثیر مند ہی نصیحت کڑوی دوا ہی دل کی چالیس قسم کی بیماریون کے واسطے بزرگون نے جدی
جدی ادویہ لکھی ہے کھانا اور ہضم کرنا دشوار ہوتا ہی مگر جب اسکو شہد شیرین سخن کے ساتھ
ملاکر دیوین تو بیمار کو تلخی معلوم نہین ہوتی کھالیتا ہی اور تندرست ہشیار بن جاتا ہی بیت
کفراست درطریقت ماکینہ داشتن ✣ آئین ماست سینہ چو آئینہ داشتن ✣ ادب
دہم دنیا کی قدر ومنزلت ومکنت مسلمان کی آنکھ مین کمتر نظر آوے اس طرح سے
مال فانیہ کی حقارت ظاہر کرے اور دولت آخرت باقیہ ہی اسکی بزرگی اور حاصل کرنیکی
راہ بتاوے اکثر مرید کے راز واسرار کو چھپا رکھے اسکے عیب وہنر غیر کو نکہے اگر دل کی روشنی
یا انوار جمالی یا کرامات ظاہر ہووین اس مرید کو خلوت مین سمجھا دیوے کہ اس پر اپنا دل مت لگا
آگے بڑھتا چل بیت ای برادر بے نہایت درگہیست ✣ ہرچہ بروی میرسی بروی مایست ✣ سالکون کے واسطے ایسی چیزین راہ سلوک مین اٹک جانے کا سبب ہوتا
ہی بلکہ شیطان روشنی سرخ وسفید دکھاکر دل لبھاتا ہی اور ترقی سے باز رکھتا ہی اکثر
لوگ تھوڑے سے مکاشفات پر بس کرکے رستہ گم کئے ہین جیسے اس زمانے مین ذرا سا
ہندی ترجمہ پڑھنے کا ربط آگیا تو مولوی صاحب اور واعظی صاحب شملہ دراز بن گئے زیادہ
علم سیکھنے سے باز رہے عقاید انکا دنیا کمانیکا ہی ہزار دم کوسے بیچارے عیالدار آتے ہین
اگر علم بھی سیکھتے ہین تو فقط جاہلون کو سمجھا دینے کے موافق اور مریدون کو جمع کرتے ہین تو

گویا ہر سال کی کھینی کے مانند وصولات کے لئے یہہ اگلے زمانیکا حال تھا روز بروز بدتر ہوتا چلا
اب چودہوین صدی کے تین برس گذرے یہان کا کیا احوال ہوتا ہی یہان تک جہل کو علم سمجھہ لیا یہ
تقلید ائمہ اربعہ کی چھوڑ دی شفاعت سے انکار کیا تمام اصحابون کے زمانے تک کے مسلمانون کو
مشرک کافر کہدیا اور خود کفر مین گرے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر بہتان اور بے ادبی اپنی کتابون
مین لکھی اور چھاپ دی ہم کیا کہین انکا کہا اور لکھا اُن پر عود کرتا ہی فقط ۔ حضرت شمس الدین
حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے چھے سو برس پیشتر خود کے زمانیکا حال لکھا ہی **بیت**
این چہ شوریست کہ در دور قمر می بینم ؏ ہمہ آفاق پر از فتنہ و شر می بینم ؏ ہیچ مہری نہ
برادر بہ برادر دارد ؏ ہیچ شفقت نہ پدر را بہ پسر می بینم ؏ دختران را ہمہ جنگست وجدل
با مادر ؏ پسران راہمہ بدخواہ پدر می بینم ؏ ابلہان راہمہ شربت زگلاب و قندست ؏
قوت دانا ہمہ از خون جگر می بینم ؏ اسپ تازی شدہ مجروح بزیر پالان ؏ طوق زرّین
ہمہ در گردن خر می بینم ؏ اللّٰھم احفظنا من جمیع بلآء الدّنیا وعذاب الاٰخرۃ ۃ
ادب یازدہم مرید و شاگرد کی خطا کو دامن عطا سے پوشیدہ رکھے نوکر خادم
کا قصور معاف کرے عیب کا پردہ کسی کا نکھولے ۔ عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے سوال کیا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
کَمْ اَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ قَالَ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً یعنے مین اپنے خادم کی خطا کہان تک
معاف کرون آنحضرت نے فرمایا ہر روز ستر بار یہہ مقام ایثار و تحمل ہی ۔ حضرت خواجہ
بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ عید کے روز غسل کر کے کپڑے بدل کے عید کی نماز کے لئے
جاتے تھے کسی نے بام پر سے راکھہ بھرا ہوا طشت آپکے سر پر پھینک دیا رستے کے
لوگ آپکی طرف سے صاحب خانہ کو دہمکانے لگے آپنے منع کیا اور فرمایا میرا نفس آتش کے
لائق ہی اگر خاکستر سر پڑ الی گئی تو کیا مضایقہ ہی **ادب دوازدہم** کسی مرید
یا خادم سے امید تکریم و تعظیم کی نرکھے اور توقع ادب بجالانے کی نکرے ۔ حضرت وقی رحمۃ اللہ

علیہ فرماتے ہین کہ ایک روز مین چند فقرا کے ساتھ بلدہ مصر مین مسجد کے کونے مین بیٹھا تھا دیکھا کہ جناب ابوبکر وراق رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور ستون کے پاس کھڑے ہوکر نماز مین مشغول ہوئے ہمنے خیال کیا کہ جب نماز سے فارغ ہوجاینگے ہم تعظیم کے واسطے آگے جاکر سلام کرینگے جب آپ فارغ ہوئے سلام پھیرے جلد ہماری طرف چل کر آئے اور اسوقت سلام مین کہے اور کہے فقیر کو کسی کی تعظیم دینے پر توقع رکھنا لازم نہین ہے **قطعہ** گر گزندت رسد تحمل کن * کہ بعفو از گناہ پاک شوی * ای برادر چو عاقبت خاک ست * خاک شو پیش ازان کہ خاک شوی * **ادب سیزدہم** جب تک شیخ سخن کرتا رہے مرید و شاگرد خاموش ہوکر دل لگا کر سنا کرین ہرگز کلام تمام ہونے تک کچھ نہ کہین اگر اعتراض بھی دل مین آیا ہو یا سخن کامل فہم مین نگذرا تو بھی پوچھنا بے ادبی ہے بالمشافہ بلند آواز کرنا بھی بے ادبی ہے اگر ذکر مین حکایت مین نام نبی کا آیا علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھتے ہین اور کہتے ہین اصحابون کے نام پر رضی اللہ عنہ اور اولیا کے نام پر رحمۃ اللہ علیہ قدس اللہ سرہ سیدنا مولانا وغیرہ ضرور لکھنا یا کہنا چاہئیے اسی طرح ہر ایک مسلمان متوفی کو خیر سے یاد کرنا اور دعا نیک مغفرت کی اسکے حق مین کہنا خواہ زندگی مین وہ تمھارا دشمن تھا کینہ بدی کسی سے دل مین نہین رکھنا کہ وہ کدورت وسیاہی دل مین پیدا کرتا ہے دشنام گالی ہرگز زبان سے نہ نکالنا کہ وہ حجاب قلب کا ہوتا ہے **ادب چہاردہم** عوام سے خصوص بالو نگرون کی صحبت سے دور رہنا و پرہیز کرنا بہتر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی وقت دعوت خلق مین مشغول رہتے اکثر ساکین کے ساتھ بیٹھتے اور کسی وقت خلوت مین تنہا رہتے اور خالق سے متوجہ ہوتے ابتدای سلوک مین خلوت ضرور ہے جب انتہای مقام پر پہنچے اسکے لئے خلوت اور جلوت دونون برابر ہین خلوت در انجمن اس مقام کا نام ہے بندگان قادریہ بین بین المغرب والعشا حلقہ اذکار علانیہ کرتے ہین ذکر جہریہ سے اور نقشبندیہ طریق مین ذکر سریہ سے اشتغال رہتا ہے کیونکہ تشویش وازدحام مردم سے باطن مین خلل واقع

ہوتا ہے مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے قول الجمیل مین مفصل بیان چارون طریقون کا لکھا ہے - **ادب پانزدہم** خاکساری اختیار کرنا پہلا مقام اہل طریقت ہے مصلح الدین شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب گلستان مین یہہ بندرہ آداب طریقت بخوبی بیان کئے ہین **رباعی** شیرین زبان سے کہنا تسخیر ہی تو یہہ ہے ✦ خاک اپنے تین سمجھنا اکسیر ہی تو یہہ ہے ✦ سب کام اپنے کرنا تقدیر کے حوالے ✦ نزدیک عارفون کے تدبیر ہی تو یہہ ہے ✦

استفتا (۳۹)

سوال حدیث شریف مین آیا ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میری امت مین تہتر فرقے ہونگے انمین سے بہتر ناری اور ایک ناجی اور سب قرآن و حدیث کی دلیل اپنے حسب مدعا لاتے ہین اب ہم مسلمانون نے کس چیز کی پیروی کرنا صحیح اور خطا مین تمیز کرنے کا علم نہین اب جیسا آپ لکھیں ہم عمل کرین حنفی مذہب پر ہمارا عقیدہ ہے

الجواب جس طرف بہت اولیا اور علما چلے ہین اور اہل بیت و اصحاب کا اجماع ہوا ہے وہی رستہ حق ہے آنحضرت نے فرمایا **اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّهٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ** یعنے پیروی کرو تم بڑی جماعت کی پس تحقیق جو جدا ہوا جماعت سے وہ گر پڑا آگ مین اور وہ بڑی جماعت اہل سنت و جماعت ہین امکنہ متبرکہ و عتبات عالیات یعنے مکہ معظمہ جو سب مسلمانون کا قبلہ ہے مدینہ منورہ جو سب مسلمانون کے پیغمبر آخر الزمان کا آخری مکان ہے بغداد شریف نجف اشرف کربلای معلیٰ جہان بارہ امام آل اطہار اصحاب اخیار غوث الاعظم کی زیارتگاہ ہے بیت المقدس جو اگلے پیغمبرون کا قبلہ ہے ان سب جای اہل سنت و جماعت کا عمل اور مذہب ابتدا سے آج تک آفتاب کے مانند روشن ہے بہتر فرقون مین سے ایک کا بھی نشان وہان نظر نہین آتا یہہ دلیل سچائی مذہب اہل سنت و جماعت کی کافی ہے - دوسری دلیل یہہ ہے کہ قرآن شریف آنحضرت کے حکم سے آپ کے حضور مین اصحاب لکھتے تھے اور خلفای راشدین کے وقت مین ایک نسخہ جیسا لوح محفوظ پر ہے ویسا جمع ہو گیا اسکی نقلین مطابق اصل آج تک قائم ہین

اسمین اختلاف نرہا اگر حدیث شریف کہ جسکے لکھنے کو حضرت نے حکم نہ کیا تھا خلفای راشدین کے
وقت مین بھی جمع ہوسکین جس اصحاب کو جو سنا اور دیکھا اسی پر عبادات و معاملات مین عمل آور
جاری تھا تابعین نے وہی اصحابون سے حدیثین سیکھین اختلاف راویون کا الفاظ کا باقی رہا
تبع تابعین نے لکھنا شروع کیا صحیح و غلط حسن و ضعیف کی تمیز پیدا ہوئی اسکے اصول اور قاعدے
منضبط ہوئے جنکو جو حدیث صحت کے درجے پہنچی کتاب مین داخل کیا قابل عمل سمجھا کسی کو
وہی حدیث دوسرے طریق سے راوی نامعتبر سے پہنچی اسنے اسکو قابل عمل نرکھا اسی لیئے
اختلاف چار مذہبون مین فروعات کے مسایل مین پڑ گیا باقی اصول سب چارون کا ایک
ہی بعضے لوگون نے اصول مین اختلاف کیا اپنی خواہش کے موافق جس بات کو نفس نے مانا قبولا
اگر نہ مانا اسے چھوڑ دیا انکو اہل ہوا کہتے ہین سو بہتر فرقے ہین قرآن و پیغمبر ایک ہی مگر سنت
حدیث مین فرق کیا اور جماعت کی پیروی چھوڑ دی گمراہ ہوگئے عن ابی ذر غفاري قال
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ
الْاِسْلَامِ عَنْ عُنُقِهٖ یعنے فرمایا آنحضرت علیہ الصلوٰة والسلام نے جس نے جدا کیا
جماعت کو ایک بالشت بے شک نکالا اسنے ڈوری اسلام کی اپنی گردن سے حرمین شریفین
کے فتوے مین کتاب تجنیس سے نقل کی ہی فَاَبُوْحَنِيْفَةَ وَمَالِكٌ وَشَافِعِيٌّ وَاَحْمَدُ كُلُّ
وَاحِدٍ مِّنْهُمْ مِنْ اَهْلِ الذِّكْرِ الَّذِيْنَ وَاجِبٌ سُؤَالُهُمْ وَاتِّبَاعُهُمْ لِمَنْ لَمْ يَصِلْ دَرَجَةَ النَّظْرِ
وَالْاِسْتِدْلَالِ فَاِذَا عَمِلَ اَحَدٌ مِّنَ الْمُقَلِّدِيْنَ فِيْ طَهَارَتِهٖ اَوْ صَلٰوتِهٖ اَوْ فِيْ شَيْءٍ
مِّمَّا جَرٰى بِهِ التَّكْلِيْفُ بِقَوْلِ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ مُقَلِّدًا لَهٗ فَقَدْ اَدّٰى مَا عَلَيْهِ وَلَيْسَ
لِاَحَدٍ مِمَّنْ هُوَ فِيْ دَرَجَةِ التَّقْلِيْدِ وَلَا الْمُجْتَهِدِ الْاِنْكَارُ عَلَيْهِ یعنے امام ابوحنیفہ
اور مالک و شافعی و احمد حنبل ہر ایک انمین سے ایسے عالم تھے کہ جنسے دین کی باتین سوال کرنا
اور انکی پیروی کرنا واجب ہی اُس شخص کے حق مین کہ جو اجتہاد کے مرتبے کو نہین پہنچا ہی پھر جب
کوئی مقلدین سے پیروی کرے انمین سے ایک کی اپنی طہارت مین یا نماز مین یا اور کسی

امر شرعی مین تو ادا کیا اُسنے جو واجب تھا اسپر اور نہین پہنچتا ہی کسی کو مقلد ہو یا مجتہد انکار کرنا
ویسے شخص پر - مولوی اسحٰق دہلوی نے مائۃ مسایل مین لکھا ہی چارون مذہب بدعت
نہین نہ سیئہ نہ حسنہ بلکہ پیروی اُن مذہبون کی عین پیروی سنّت رسول اللہ کی ہی کیونکہ
اختلاف ان چارون مذہب کا اختلاف اصحاب کی جہت سے ہی اور صحابہ کی پیروی کرنے مین
حدیث شریف وارد ہی اَصْحَابِی کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّہِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ ۵ یعنے
صحابہ میرے ستارے کے مانند ہین تم جنکی اقتدا کروگے ہدایت پاوٴگے - دلیل سیوم
یا اختلاف سبب قیاس کا ہی قرآن وحدیث کے معنون مین ازروی لغت کے اور اصطلاح
کے یا کنایات واشارات کے اور قیاس کا صحیح ہونا نصون سے ثابت ہی معاذ بن جبل
رضی اللہ عنہ سے روایت ہی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ اَنْ
یَّبْعَثَ مَعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ قَالَ کَیْفَ تَقْضِیْ اِذَا عَرَضَ لَکَ قَضَاءٌ قَالَ اَقْضِیْ
بِکِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ فَبِسُنَّۃِ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِیْ سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَلَا فِیْ کِتَابِ
اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ اَجْتَہِدُ بِرَاْئِیْ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
صَدْرَہٗ وَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَوْفَقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ بِمَا یَرْضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ
رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیْ یعنے جب ارادہ کیا رسول اللہ نے کہ معاذ بن جبل کو یمن
کی طرف حاکم بناکر بھیجین پھر فرمایا کہ اگر کوئی قضیہ تمہارے پاس آویگا تو کسطرح فیصلہ کروگے
معاذ نے کہا کتاب اللہ کے موجب فیصلہ کرونگا اور حکم دونگا پھر فرمایا اگر تمکو کتاب اللہ مین
اس بابت کا حکم نملا کیا سنت رسول اللہ کے موافق فیصلہ اور عمل چلاونگا پھر فرمایا کہ اگر
قرآن وحدیث مین تم نے اس بابت حکم نپایئے پھر کہا مین اپنی رای سے عمل کرونگا پھر خوشی سے
آنحضرت نے اُنکی چھاتی ٹھوکی اور فرمایا شکر ہی خدا کا جسنے اپنے رسول کے رسول کو نیک توفیق
دی کہ جسمین رسول اللہ کا راضی ہوا - دلیل چہارم صحیح بخاری سے منقول ہی کہ جب حضرت

پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے لوگون کو بنی قریظہ کی طرف بھیجا فرمایا کہ نہ پڑھے کوئی تم مین نماز
عصر کی مگر بنی قریظہ مین پھر بعضون نے اُن مین سے راہ مین عصر کی نماز پڑھ لی یہہ قیاس سمجھکر کہ حضرت
کو اس فرمانے سے منظور یہی تھا کہ کہین راہ مین توقف نکرین نہ یہہ کہ وقت آنے پر بھی نماز نہ پڑھین
اور بعضون نے حدیث کے ظاہر لفظون پر لحاظ کر کے راہ مین نماز نہ پڑھی یہان تک کہ بنی قریظہ
مین پہنچ گئے پھر جب حضرت نے یہہ بات سنی دونون قسم کے لوگون پر اعتراض نفرمایا اسی سبب سے
عمل دونون طور پر جائز ہوا اور یہی طور ہے چارون مذہب کے اختلاف کا پس کیونکر بدعت
ہوگی مسلم الثبوت مین لکھا ہے اَجْمَعَ الْمُحَقِّقُوْنَ عَلٰى مَنْعِ الْعَوَامِ مِنْ تَقْلِيْدِ اَعْيَانِ
الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَلْ عَلَيْهِمْ اِتِّبَاعُ الَّذِيْنَ بَوَّبُوْا فَهَذَّبُوْا وَنَقَّحُوْا وَجَمَعُوْا
وَعَلَيْهِ بَنٰى اِبْنُ الصَّلَاحِ مَنْعَ تَقْلِيْدِ غَيْرِ الْاَرْبَعَةِ لِاَنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَدْرِ فِيْ
غَيْرِهِمْ یعنے سب علما اہل تحقیق جمع ہوئے اور اتفاق کئے انھون نے منع کرنے پر عوام کو
تقلید کرنے سے صحابہ کے بلکہ اُن عوام پر واجب ہے پیروی کرنی اُن مجتہدون کی جنھون نے
علم فقہ کو اصحابون اور تابعین سے حاصل کر کے جمع اور تفصیل کیا اور آراستہ اور خلاصہ کیا اور
اسی پر ابن صلاح نے بنا کیا کہ سوائے ان چار امامون کے اور کسی دوسرے کی تقلید منع کی
جاویگی اسواسطے کہ یہہ سب باتین اور کسی مجتہد مین معلوم نہین ہوئین اشباہ النظایر مین ہے
وَمَا خَالَفَ الْاَئِمَّةَ الْاَرْبَعَةَ مُخَالِفٌ لِلْاِجْمَاعِ وَقَدْ صَرَّحَ فِي التَّحْرِيْرِ اَنَّ الْاِجْمَاعَ
اِنْعَقَدَ عَلٰى عَدَمِ الْعَمَلِ بِمَذْهَبٍ مُخَالِفٍ لِلْاَرْبَعَةِ لِاِنْضِبَاطِ مَذَاهِبِهِمْ وَ
كَثْرَةِ اَتْبَاعِهِمْ یعنے اور جو حکم مخالف ہو اُن چارون امامون کے قول کا سو وہ اجماع
کا مخالف ہے اور تصریح کیا ہے امام ابن ہمام نے تحریر مین کہ تمام علما کا اجماع ہوا ہے عمل نکرنے
پر اُس مذہب کے جو مخالف ہے اُن چار امامون کے اسواسطے کہ اُن امامون کا مذہب
ضبط اور آراستہ ہوا ہے اور انکی پیروی کرنے والے بڑی بڑی جماعت ہین یعنے اُن چارون
امامون کے مقلدین سواد اعظم اور بہت علما و اولیا لوگ ہوئے ہین - معلوم ہوا کہ سواد اعظم

یعنے بڑی جماعت جو سنّت وجماعت کہلاتے ہین ناجی ہین عقلاً ونقلاً تفسیر احمدیہ مین مرقوم ہی وَالْاِنْصَافُ اَنَّ الْاِنْحِصَارَ الْمَذَاهِبِ فِي الْاَرْبَعَةِ وَاتِّبَاعِهِمْ فَضْلٌ اِلٰهِيٌّ وَقَبُوْلِيَّةٌ عِنْدَ اللهِ تَعَالٰى لَا مَجَالَ فِيْهِ لِلتَّوْجِيْهَاتِ وَالْاَدِلَّةِ ۵ اور انصاف یہہ ہی کہ منحصر ہونا مذہبون کا ان چار مذہب مین اور منحصر ہونی پیروی انھین چار مذہب مین سے ایک مذہب کی فضل ہی اللہ تعالیٰ کا اور مقبولیت ہی اسکی پھر اس بات مین دلیل اور توجیہہ کو کچھہ دخل نہین ہی ۵

استفتا (۴۱)

سوال ہمارے بستی کا رسم ہی کہ ضیافت کی مجلس مین اوّل سب سے سیّد صاحب جو درگاہ شریف کے پیرزادے ہین انکا ہاتھہ دھلاتے ہین اور بعد کھانے کے پان گلاب بھی اول انکے روبرو لاتے ہین ابھی ایک دلی کے مولوی صاحب نے بیان کیا کہ فضیلت علم ہی ہی پہلے ہمارے ہاتھہ دھلاؤ غرض مجلس مین ایک شور پیدا ہوا آخر لوگون نے سیّد صاحب سے عرض کی کہ مولوی صاحب مسافر اور مہمان ہین انکی خاطرداری لازم ہی اگر اجازت ہووے تو ابتدا دست شوئی کا ادھر سے کرین آپنے اجازت دی بعض لوگون نے صاحب خانہ پر طعن کیا کہ تم نے بدعت کا کام کیا اور قدیم کام کا رواج توڑ کر ہتک عزت سیّد صاحب کی کی سیّد صاحب سادے اور بھولے آدمی ہین انکے اجداد صاحب کشف وکرامات تھے شریعت محمدی مین اس بابت کچھہ حکم آیا ہووے تو ضرور لکھہ کر دینا خدا سلامت رکھے ✦

الجواب معلوم ہووے کہ سادات اہل بیت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ہین انکی تعظیم وخدمت کرنا گویا انکے جد امجد کی تعظیم ہی عین ایمان ومحبت رسول مقبول کی اظہار کرنا ہی قولہ تعالیٰ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا یعنے نہین ارادہ کرتا ہی اللہ تعالیٰ مگر یہہ کہ لیجاوے ناپاکی گناہ اہل بیت سے اور پاک کرے انکو پاک کرنا ظاہرا وباطنا صواعق محرقہ مین لکھا ہی اَنَّ اَوْلَادَ فَاطِمَةَ

وَذُرِّيَاتُهُمْ يُسَمُّوْنَ اَبْنَاءَهُ وَيُنْسَبُوْنَ اِلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسْبَةً صَحِيْحَةً نَافِعَةً فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ یعنے تحقیق حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد اور انھون کی اولاد فرزندان رسول کہلاتے ہین اور نسبت انھون کی آنحضرت کی طرف صحیح ہے نفع دینے والی دنیا اور آخرت مین کئی آیات قرآن شریف مین اہل بیت کی فضیلت مین وارد ہین اور حدیث شریف مواہب السّادات مین منقول ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُ رَبِّيْ اَنْ لَا يُدْخِلَ اَحَدًا مِنْ اَهْلِ بَيْتِيَ النَّارَ فَاَعْطَانِيْهَا اَخْرَجَهُ ابْنُ سَعْدٍ فِيْ طَبَقَاتِهِ یعنے فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ مین اللہ سے میرے مانگا کہ کوئی ایک میری اولاد مین سے آگ مین دوزخ کے داخل نکرے پس عطا کیا مجکو خدا نے میرا مدّعا ابن سعد نے طبقات مین اس حدیث کو روایت کیا ہے - سرّ الشہادتین کی شرح مین کئی حدیثین اس بابت کی موجود ہین اور بلاد مسلمین مین رواج عام ہے تقدیم سادات کا مجالس ضیافت مین - مُلّا علی قاری حنفی اور مناوی شافعی نے لکھا ہے رَشَّ الْمَاءَ عَلٰى ظَهْرِ الْمُرْتَضٰى وَالزَّهْرَاءِ وَبَيْنَ كَتِفَيْهِمَا وَعَلٰى رَاْسِهِمَا بَعْدَ اِنْكَاحِهِمَا وَاَعَاذَهُمَا وَذُرِّيَّتَهُمَا مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَيَقُوْلُ اِنَّمَا يَظْهَرُ فَائِدَةُ ذٰلِكَ لِلسَّادَاةِ الْعَامَّةِ فِيْ وَقْتِ الْوَفَاتِ فَيُقْبَضُوْنَ تَائِبِيْنَ اٰمِنِيْنَ ۵ یعنے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے پانی چھڑکا اوپر پشت اور کاندھے اور سر حضرت مرتضیٰ علی اور فاطمہ زہرا کے انکے نکاح کر دینے کے بعد اور پناہ مانگی اُن دونون کے واسطے اور اُنکی اولاد کے واسطے شر شیطان سے اور صاحب کتاب فرماتے ہین کہ ظاہر ہوگا فایدہ اسکا عام تمام سادات کے واسطے وفات کے وقت کہ اول انکو مغفرت اور توبہ نصیب ہوگی بعد اونکی روح قبض کی جائیگی - اور ابن العربی کی فتوحات المکّیہ سے منقول ہے لَا يَظْهَرُ حُكْمُ هٰذَا الشَّرَفِ لِاَهْلِ الْبَيْتِ اِلَّا فِيْ دَارِ الْاٰخِرَةِ فَاِنَّهُمْ يُحْشَرُوْنَ مَغْفُوْرًا لَهُمْ وَيَنْبَغِيْ لِكُلِّ مُسْلِمٍ مُؤْمِنٍ بِاللّٰهِ وَبِمَا اَنْزَلَ اَنْ يُصَدِّقَ

اللہ تعالیٰ فی قولہ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا
یعنے نہین ظاہر ہوگا یہہ حکم بزرگی کا اہل بیت کے واسطے مگر دار آخرت مین پس تحقیق وے آوینگے قیامت کے دن حشر کے میدان مین مغفرت پائے ہوئے اور ہر مسلمان کو لازم جو خدا پر اور قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہی کہ سچا وے حق تعالیٰ کو بیچ اس قول اسکے کہ اہل بیت سے اللہ نے گناہ کی ناپاکی دور کر دیا اور پاک کیا ہی پاک کرنا ۃ فاضل جمیل کی عقاید سے یہہ منظوم مرقوم ہی ابیات آنانکہ زنسل چار یار اند ✣ بشنو کہ زہم چہ فضل دارند ✣ بر قول اصح ز فضل آبا ✣ مفتی طریق دادہ فتوی ✣ از فضل پدر شد آنچہ معلوم ✣ فضل پسران از دست مفہوم ✣ پس آنکہ بود زنسل شیخین ✣ افضل باشد زنسل ختنین ✣ الا ثمرات گلشن جود ✣ کز فاطمہ بودہ اند مولود ✣ چون از نسب اند جملہ افضل ✣ ز اولاد سہ یار باشد اکمل ✣
لیکن سادات کو لازم ہی کہ علم و عمل شریعت محمدی پر ثابت قدم رہین اور افضلیت نسب پر مغرور ہوکر عمل کرنا شریعت و طریقت کا نچھوڑین ۔ طحطاوی مین برجندی سے منقول ہی قَالَ الْإِمَامُ الرَّازِي فِي التَّشْرِيحِ لَا يَجُوزُ لِلْعَالِمِ وَالْمُتَّقِي أَنْ يَصْدُرَ أَيْ أَنْ يَجْلِسَ مُتَقَدِّمًا عَلَى السَّيِّدِ الْأُمِّيِّ وَالْأَبِ الْأُمِّيِّ لِأَنَّهُ إِسَاءَةٌ فِي الدِّينِ امام الرازی نے تشریح مین لکھا ہی کہ عالم اور متقی کو جایز نہین کہ مجلس مین سید امّی کے بالادست صدر مین بیٹھے یا اپنے والد امّی کے بالادست بیٹھے کہ یہہ بے ادبی دین مین گناہ ہی ۵ قولہ تعالیٰ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ یعنے کہو ای محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم نہین مانگتا ہون مین تم سے کچھ مزدوری اس قرآن شریف کے پہنچانے پر مگر میرے خویش اہل بیت سے محبت رکھوانا چاہتا ہون ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے صواعق مین منقول ہی قال النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم أَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ أَهْلُ بَيْتِي ثُمَّ الْأَقْرَبُ فَالْأَقْرَبُ مِنْ قُرَيْشٍ ثُمَّ الْأَنْصَارُ ثُمَّ مَنْ آمَنَ بِي وَاتَّبَعَنِي مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ ثُمَّ مِنْ سَائِرِ الْعَرَبِ ثُمَّ الْأَعَاجِمِ وَمَنْ أَشْفَعُ لَهُ أَوَّلًا فَهُوَ أَفْضَلُ یعنے فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ

وسلّم نے اوّل سب سے مین شفاعت کرونگا میری اہل بیت کی پھر قریب کے خویشون کی جو قریش ہین پھر انکے بعد شفاعت کرونگا انصار کی یعنے اہل مدینہ کی بعد ہین انکے لوگون مین سے جنھون نے ایمان لایا اور میری تابعداری کی پھر تمام اہل عرب کی پھر تمام اہل عجم کی اور جنکی شفاعت اوّل کرونگا وہ سب افضل ہین۔ یہان سے ظاہر ہوا کہ تقدیم سادات ہر امر مین اور انکی تعظیم و تکریم و خدمت بجا لانا خدا و رسول کی خوشنودی کا سبب ہے سادات و علما کی جو تعظیم کریگا گویا اسنے خدا و رسول کی فرمان کی تعظیم کی اور ایسا کرنے مین دنیا و آخرت کی برکت و نجات ہے ؛

استفتا (۴۱)

سوال اکثر ہمارے بھائی مسلمان سادات و مشایخ طریق کے مرید ہوتے ہین انکی توجہ لیتے ہین ذکر کے حلقے مین بیٹھتے شجرہ طیبہ اسامی مرشدون کا جو آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم تک پہنچتا ہے یاد کرتے ہین مگر بعضے طریق مین توجہ قلبی یعنے سینے سے سینہ قلب سے قلب ملاکر بحالت معانقہ توجہ دیتے ہین بعضے آنکھون سے آنکھین ملاکر اپنے قلب کی حرارت از راہ چشم مرید کے دل مین القا کرتے ہین بعضے فقط مراقبہ مین بٹھاکر توجہ کرتے ہین علمائے زمان بھی ایسی توجہ کے قایل ہین یا نہین قرآن شریف مین اسکا ذکر کہین آیا ہے یا نہین خالصًا للہ بیان فرمائیے ؟

الجواب توجہ قلبی بحالت معانقہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو جبرئیل علیہ السّلام نے ابتدای وحی مین توجہ دی تھی چنانچہ چھے مہینے قبل از نبوت آنحضرت تنہا غار حرا مین شب و روز جاکر بیٹھا کرتے تھے چنانچہ مولانا شاہ عبدالعزیز نے تفسیر عم مین مفصل لکھا ہے کہ اوّل توفیق الٰہی سے آنحضرت کو سچے خواب ہونے لگے دل مین ایک ایک چیز کا علم خود بخود پیدا ہونے لگا خلوت تنہائی کی پسند خاطر ہوئی تا آہستہ آہستہ عادت علم سیکھنے کی عالم غیب سے پیدا ہو اور رفتہ رفتہ انس تعلیم غیبی کے خوگر ہو جاوین بعد اسکے چاہا کہ انکی بیداری اور ہوشیاری مین انقطاع اور بے پروائی عیال و اطفال اور گھر بار سے حاصل ہو تا کہ بالکل غیب کے عالم کی طرف متوجہ ہو جاوین تو اس وقت انکو محبت خلوت نشینی اور گوشہ گیری

کی دل مین پیدا ہوئی اور ایک ایسا مکان انکو بتا دیا کہ وہان کوئی آدم زاد نتھا تا کہ وحی اترنے کے
وقت کسی کے دل مین شبہہ سیکھنے پڑھنے کا نہ گذرے پھر وحی نازل ہونے کے وقت ایک بڑا صدمہ
اور خوف آپکے دل مین ڈالا تا کہ کسی کو خیال بناوٹ اور ملاوٹ کا نہ آوے دوسرے یہہ کہ حضرت جبرئیل
علیہ السلام کی تاثیر کو آپکی روح مین بھیجنے اور گلے لگانے کے سبب سے پرلے درجے پر کمال کے ثابت
اور قایم کردی اسواسطے کہ کاملون کی تاثیر جو دوسرے کے اندر اثر پیدا کرتی ہے جسکو اہل طریقت کے عرف
مین توجہ کہتے ہین چار طرح سے ہوتی ہے اوّل تو تاثیر انعکاسی وہ ایسی ہے جیسے کوئی شخص
خوب عطر لگا کر مجلس مین آوے اور عطر کی خوشبو سب ہمنشینون کے دماغ کو معطر کردے بس یہہ
قسم سب قسمون مین توجہ کے ضعیف ہے کیونکہ اسکا اثر تب ہی تک ہے جب تک اسکی صحبت ہے بعد
اسکے کچھ باقی نہین رہتا۔ دوسری تاثیر القائی وہ اس قسم کی ہے جیسے کوئی شخص بتی اور تیل سکوری
مین ڈال کر لایا اور دوسرے شخص کے پاس آگ تھی اسنے اسکو روشن کردیا بس چراغ تیار ہوگیا اس
قسم کی تاثیر البتہ کچھہ قوت رکھتی ہے کہ سیکھنے سکھانے کی صحبت کے بعد بھی اسکا اثر باقی رہتا ہے لیکن
جب کوئی صدمہ پہنچا جیسے آندھی یا مینہہ یا کوئی اور آفت تو اس کا اثر جاتا رہتا ہے اسواسطے کہ یہہ
تاثیر نفس اور لطیفون کو درست نہین کر سکتی ہے جیسے ناکارے مین تیل اور بتی اور سکوری کو فقط
شعلہ چراغ سنوار نہین سکتا تیسری قسم تاثیر اصلاحی ہے وہ اس طور کی ہے جیسے پانی کو دریا سے
یا کوئے سے لاکر خزانے مین جمع کرین اور خزانے کی راہ کو حوض کے فوّارے تک کوڑے کرکٹ سے
صاف کردین پھر خوب زور سے اسمین پانی چھوڑ دین کہ فوارہ خوب جوش وخروش سے چھوٹنے لگے
اس قسم کی تاثیر اُن اگلی تاثیرون سے بہت قوی ہے کہ نفس کی اصلاح اور ستھرای لطیفون کی
بھی اسمین ہوتی ہے لیکن خزانے کی استعداد اور راہ کی مسافت کے موافق فیضان جاری ہوتا ہے
نہ کوئے اور دریا کے برابر اور ان سب باتون کے ساتھہ بھی اگر خزانے مین کچھہ آفت یا فتور
واقع ہو جاوے تو البتہ نقصان پڑجاتا ہے چوتھی تاثیر اتحادی کہ شیخ اپنی روح باکمال کو طالب کی
روح کے ساتھہ خوب زور سے ملاوے کہ شیخ کی روح کا کمال طالب کی روح مین اثر کر جاوے اور

یہہ مرتبہ سب قسم کی تاثیرون سے زیادہ تر قوت رکھتا ہی کیونکہ صاف معلوم ہوتا ہی کہ ایک ہوجا نیسے
دونون روحون کے جو کچھ کہ شیخ کی روح مین ہی طالب کی روح مین سما جاتا ہی اور بار بار حاجت فایدہ
لینے کی نہین رہتی سوا اولیاء اللہ مین اس قسم کی تاثیر بہت پائی گئی چنانچہ حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ سے
منقول ہی کہ ایک روز آپکے مکان مین کئی مہمان آگئے اور اس روز آپکے یہان کچھ کھانے کی قسم سے
موجود نہ تھا اس واسطے انکو کمال تشویش ہوئی اور انکے کھانے کی تلاش کرنے لگے اتفاقاً ایک
نان وائی کی دوکان آپکے مکان کے متصل تھی اسبات کی خبر پاکے ایک خوان بھرا ہوا روٹیونکا
خوب مکلف مرغن نہاری کے ساتھ آپکے سامنے لاکر حاضر کیا آپ اسکو دیکھکر نہایت خوش ہوئے اور
فرمایا کہ مانگ کیا مانگتا ہی اسنے عرض کی کہ مجھکو اپنا سا کر دیجئے فرمایا کہ تو اس حالت کا تحمل نکر سکیگا
کچھ اور مانگ وہ اسی بات کا سوال کیا جاتا ہی اور خواجہ انکار کرتے تھے جب وہ بہت سی عاجزی
کرنے لگا تو ناچار ہو کر اسکو اپنے ساتھ حجرے مین لے گئے اور تاثیر توجہ اتحادی کی اسپر کی جب
حجرے سے باہر نکلے تو خواجہ مین اور اس نانوائی مین صورت شکل مین کچھ فرق باقی نرہا تھا
لوگون کو پہچاننا مشکل پڑا لیکن اس قدر تھا کہ خواجہ ہوشیار تھے اور وہ نانوائی بے ہوش اور
سرشار تھا القصہ نانوائی نے تین روز کے بعد اسی سکر اور بے ہوشی کی حالت مین وفات کی رحمۃ اللہ علیہ
روایت ہی کہ ایک روز آنحضرت اس غار مین سے باہر نکلے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام نے سر اوپر سے آواز دی ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم
آپنے اوپر دیکھا کوئی نظر نہ آیا پھر دوسرے وقت آواز دی پھر آپ گھبرا کر ادھر ادھر دیکھنے لگے کوئی نظر نہ آیا یکایک
ایک انسان افتاب کے چہرے کا سر پر نورانی تاج سامنے آکر کھڑا ہو گیا اور آنحضرت سے کہا اقرا یعنے
پڑھ آپنے فرمایا مجھے پڑھنا نہین آتا ایک روایت مین ہی کہ اُس فرشتے کے ہاتھ مین ریشمی کپڑا
تھا اسمین سورہ اقراء مالم یعلم تک لکھی ہوئی تھی پھر کہا اقراء آپنے فرمایا مجھے پڑھنا نہین
آتا تب اسنے آپ کو گلے لگا کر سینے سے سینہ ملا کر خوب دبایا کہ آپ کو عرق آگیا اس طرح
تین مرتبے دبایا بعد خود پڑھکر سنایا حضرت کو یاد ہو گئی بعد اپنا پانون زمین پر مارا وہان سے
ایک چشمہ پانی کا جاری ہو گیا پھر حضرت کو طریقہ وضو اور غسل کا سکھایا اور سورہ فاتحہ بھی تعلیم

کردیا اور دو رکعتین نماز کی پڑھائین سب آپکو یاد ہوگئین اس فرشتے کی توجہ کی تاثیر قلب اور بدن مین اور تمام رگون مین ایسی ہوگئی کہ وہ کیفیت تحریر و تقریر سے باہر ہے توجہ کی تاثیر مرشد کی مرید کے دل پر اس طرح سے ہونی چاہیے اور یہہ تاثیر توجہ حضرت نے علی مرتضیٰ کو اور چند خاص اصحاب کو سکھایا ہے اور نعمت باطنی عطا فرمایا ہے اور علی مرتضیٰ نے وفات کے وقت امام حسن و امام حسین کو چھاتی سے لگا کر وہ نعمت سینہ بسینہ عطا کی ہے اور آجتک رسول اللہ کی امت مین وہ بیعت طریقت اور نعمت باطنی موجود ہے۔ اور تا قیامت قایم دایم رہے گی ۵

استفتا (۴۲)

سوال قصیدہ عقاید امالی مین یہہ بیت ہے یَنسَوْنَ النَّعِیمَ اِذَا رَأَوْہُ ٭ فَیَا خُسْرَانَ اَھْلَ الْاِعْتِزَالِ ٭ اسکے معنی کیا ہین اور لفظ اعتزال کا فرقہ معتزلہ پر کیس لئے کہا جاتا ہے یہان شہر نذر بار ضلع خاندیس مین اس بابت بڑی بحث و تکرار ہوئی ہے اور طرفین راضی ہین کہ جو عدالت سرکار کے مفتی صاحب لکھینگے سو سبکو قبول ہے بینوا توجروا

الجواب مخفی نرہے کہ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسے مین عقاید کا مسئلہ بیان ہوا کہ اگر مسلمان نے گناہ کبیرہ کیا اور بغیر توبہ کئے وفات پایا تو اسکی تجہیز و تکفین بطریقہ اسلام کرنا و نماز جنازہ پڑھنا اور اسکو اہل سنت و جماعت کے قبرستان مین دفن کرنا کہ وہ ایمان سے خارج نہین ہوتا ہے بعضون نے کہا کہ وہ ایمان سے خارج اور کفر مین داخل ہوتا ہے تب اہل سنت و جماعت کے علما نے ایسا اعتقاد کرنے والون کا نام خارجیہ رکھا انہین بارہ فرقہ ہوگئے ہین لیکن واصل بن عطا جبائی جو حضرت کا شاگرد رشید تھا اسنے کہا کہ وہ اسلام سے خارج ہوتا ہے مگر کفر مین داخل نہین اسکو مبتدع فاسق کہنا نہ وہ مسلمان ہے نہ کافر مذبذبین بین ذٰلک ہے تب حضرت نے فرمایا قَدِ اعْتَزَلَ مِنَّا یعنے یہہ شخص ہم سے جدا ہوگیا تب واصل بن عطا کو اپنی مجلس درس سے موقوف کردیا اسنے اول علم عقاید مین کتاب تالیف کیا فلاسفہ کے علم مین اسکو دخل تھا چند باتین سنت و جماعت کے خلاف اپنے شاگردون کو سکھایا چنانچہ در دنیا و آخرت دیدن خدا تعالی ممکن نیست

و مرتکب کبیره نه مومن است و نه کافر و در محسوسات و مشاہدات ماندن و منکر عالم باطن شدن و قایل بقدم عرش اعظم و جلوس او تعالیٰ بودن و عباد را خالق افعال خود ها خیر او شر انید پنداشتن و نفی ایصال ثواب احیا مر اموات را نمودن و انکار از کرامات اولیا و فیضان ارواح کردن و اصلاح در حق عباد از طرف خدا تعالیٰ واجب دانستن وغیره عقاید فاسده غرض اسکا نام معتزلہ رکھا گیا انہین بھی بارہ فرقہ پیدا ہوئے ہین عبدالوہاب نجدی جو ہیں عقاید ہین ایجاد کیا اور اسکے فرزند ابو سعود نجدی ظالم نے در سنہ ۱۲۱۱ کتاب التوحید ہین اُن باتون کی شرح لکھی ہے اور اسکا ترجمہ تقویۃ الایمان ہین موجود ہی سو سب معتزلہ کے اصول و فروع ہین خلاصہ اسکا حفظ الایمان و تصحیح المسایل ہین بتفصیل ہی ۵ اب معنی اس بیت کے یہہ ہین کہ جب دیدار خدا کا بہشت ہین مومنین کو بغیر کیف و مثال کے ہوگا تو اس نعمت اعلیٰ کو پاکر تمام نعمتین جنت کی مومنین بھول جاوینگے مگر افسوس بڑا نقصان اہل اعتزال کا ہوا کہ وہ دیدار خدا کے قایل نہین انکو یہہ نعمت عظمیٰ ہرگز نہ ملیگی انکو نہ دیدار خدا ہی نہ رسول اللہ کی شفاعت دونون نعمتون سے منکر ہین۔ اِن دنون ہین راقم ضعیف نے ترجمہ فارسی منظوم اور شرح منظوم ہندی عقاید امالی کی اپنے مدرسہ اسلام کے خاص تلامذہ کے لئے لکھا ہی اسکی نقل بھیجتا ہی سب مسلمانون کو زبانی اسکے ابیات یاد کروا دینا تا عقاید محکم ہووے اور راقم کو دعای خیر سے یاد کرنا والسلام

نقل عقاید منظوم

بنام مالک ملک خدائی
که وصفش رحم و قدس و کبریائی
همی گوید فقیر ذو المعالی
بتوحید خدا نظم لآلی
خدای خلق مولانا قدیم است
صفاتش کامل و لطفش عمیم است
مدبر زندہ و خلاق عالم
مقدر دایم و حق است و قایم
بدو نیک از مشیت گشته پیدا
ولی راضی نباشد از بدیها
صفاتش غیر ذات و عین او نیست
ولی در انفصالش گفتگو نیست
صفات و فعل او جمله قدیم است
همیشه بی زوال و مستقیم است
خدا اشیٔ هست و ثابت در وجودش
ولی از شش جهت پاک است بودش
بود الله اسم ذات اعلیٰ
نباشد غیر و نی عین مسمّیٰ
وجودش جسم و جوهر نیست بنگر
نه بعض و کل بود جزو و سراسر
نباشد عرض و صورت جزو موهوم

نیاید در خیال و عقل و مفهوم
کلام الله غیر مخلوق است دانی
قصور فهم باشد ار ندانی
ز تشبیه است ذات حق مبرا
از و پیدا زمان و وقت مطلق
نه کس یار و مدد گار است او را
کند رزنده جزا بخشد بهر کس
بود نار و جنان موجود دایم
مثال و کیف نبود آشکارا
نه بر حق فرض شد اصلاح فعلی
ملایک را بدانی پاک تحقیق
امام انبیا بی اختلاف است
که شر عش را خدا دار و حفاظت
بود سر دار اهل خیر احمد
ز عمدا هم ز سهوا دان مبرا
چو ذو القرنین و لقمان را بخواند
کشد دجال را سازد هوا سا
ولی را از نبی افضل بهر حال
ز هر اصحاب در دین اکمل
ازان پس حضرت عثمان بهتر
بر اصحاب نبی شاه و ولی بود

بدانی جزو در اذهان ناید
کلام حق بود از دل بخوانی
بود حکمش بعرش و فرش جاری
یقین دان و نگهدار اهل خود را
مبرا از زن و فرزند خوانی
که واحد فرد باشد او تعالی
باهل دین دهد جنات و نعمت
همیشه اهل آن باشند قایم
کنند از دیدنش نعمت فراموش
که او پاک است از هر وصف سفلی
نبوت ختم بر صدر رسالت
شه رسل نبی ذی عفاف است
بدان معراج او گشت صادق
شفیع عاصیان در حشر باشد
نبی هرگز نباشد زن بعالم
کسی از انبیا شان راندانند
کرامات ولی را حق بدانی
بدان کایشان نبی را رفته دنبال
بود فاروق را جان بهر باب
بعالم بود بر اصحاب سرور
همین ترتیب را در دل نگهدار

که در قسمت تجزی را نشاید
تمامی علم در قرآن بدانی
تمکن متصل جائز نداری
زمان و وقت جاری نیست بر حق
ز نزباده و لد پاکش بدانی
بمیراند خلایق را ازان پس
بدارد کافران را در عقوبت
به بینند اهل ایمان خدا را
به اهل اعتزال ای وای بخبر وش
همه پیغمبران را دار تصدیق
محمد هاشمی پیغمبر ماست
بود باقی شریعت تا قیامت
بروح و جسم اخبارش موافق
امان باشد ز عصیان انبیا را
نه عبد و مرد فاسق دار لازم
بیاید حضرت عیسیٰ بدنیا
ولی را و اصلان حق بخوانی
بود بعد نبی صدیق افضل
بذی النورین هم بر جمله اصحاب
ازان پس افضل دوران علی بود
فدا کن جان خود را بهر چار

. بودن

بود دین نبی را چار ارکان
ز حضرت فاطمه هم بود افضل
بر ایمان مقلّد اعتبار است
شناس حق را که هستی بالغ هشیار
عمل داخل در ایمان نیست هشدار
نباشد از کبیره نقص ایمان
اگر یک کلمهٔ کفر از زبانی
بعمداً گفت کافر گشت جاهل
بدان معدوم را شیئی و چیز است
که موجود است در اینجا و موقن
ببعضی فاسقان و کافران هست
ز توحید خدا پرسند در گور
حرام و حل بود رزق مقدّر
حساب نیک و بد توزین میزان
بدان را دست چپ آید بدان حال
گذر کردن بر آن از احتیاط است
دعا را هست تاثیر یقینی
دعای شان اجابت نا وردار
برای وقت اسباب است بسیار
نداری قول گمراهان تو مقبول
ز فضل حق رود مومن به جنّت

ابوبکر و عمر عثمان علی دان
مکن لعن یزید از بعد موتش
که تقلید شریعت را بکار است
بود ایمان یاس شخص مردود
ز ترک فرض ایمان را نگهدار
کسی مرتد شدن را نیتی کرد
بر آمد گشت کافر در زمانی
اگر اکراه و سکرست حال گفتن
خلاف گمرهان و فی تمیز است
بروز حشر از توحید خالق
عذاب قبر چون افعال بعید است
برای کافران و فاسقان شد
خلاف اعتزالی ست مقدّر
به نیکان نامهٔ اعمال آید
ببعضی از قضا با سوئی اعمال
شفاعت نیکوان خواهند آنجا
بجوان از حق که برکاتش ببینی
بود حادث هیولا جمله عالم
مکان و هم زمان حادث نمودار
بود نار و جنان مخلوق سبحان
که رحمت شد قوی‌تر از عقوبت

بدان صدّیقه در بعضی خصایل
که باشد عایشه پیش اهل بینش
نباشد جهل تو عذری بگفتار
ندارد حال خوف آوردنش سود
نگویند مسلمان را بعصیان
ز ایمان رفت و کافر گشت آن مرد
اگرچه اعتقادش نیست در دل
نگو کافر بهذیانش شنفتن
بدان تکوین را غیر از مکوّن
بهر شخصی سوالش هست سابق
بدان منکر نکیر آیند در گور
عذاب گور بر حق در بیان شد
بود بر حق بحشر جمع انسان
بدست راست شان فرحت فزاید
به متن نار بر حق پل صراط است
بدان را مغفرت گردد سراپا
ز اهل اعتزال اینجاست انکار
تغیر هست در ذاتش بهر دم
نباشد از اجل مقطوع مقتول
ولی جنت مقام نیکوان دان
بجنب معصیت مومن بنیران

بماند پس خلاصی می شود زان
اصول علم توحید است برخوان
که در جنت بود فردات منزل
بکن این بنده را هم از دعا یاد
مقام رحمت عقبی ببخشد
بود بد واما لی نظم مشهور
نمودم شایقان این زبان را
چو اشرف زین جہان گردد روانہ
خدا در جنت اورا شاد دارد
درود حق بر احمد جاودان باد

اصول اعتقادی گشت منظوم
بمانی معتقد از اہل ایمان
برای یاد کردن نظم شد خوب
بذکر خیر تا مانی تو دل شاد
خدا اورا ہمیشہ شاد دارد
مثال سلک دُر ہر شعر پُر نور
خدا رحمت کند بر ناظم آن
بماند یادگارش در زمانہ
عقاید دار محکم ای مسلمان
بر آل و اصحاب او دایم چنان باد
زہجرت سال کین منظوم بنمود

برای طالبان چون سحر مفہوم
بداری این عقاید حفظ در دل
کہ ضبط این مسایل ہست مرغوب
خدا از فضل خود اورا ببخشد
کہ بہر من دعای خیر خواند
لباس فارسی پوشاندم آنرا
مترجم را بیامرز دگناہان
کسی آنرا نویسد یاد دارد
کہ تا یابی نجات از سوز نیران
ہزار و دو صد و ہفتاد و نہ بود

تمام شد اللّٰہم صل علی محمد وال محمد واصحاب محمد واتباع محمد وبارک وسلّم　بتاریخ بست وپنجم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۷۹ ہجریہ مقدسہ بمقام دھولیہ تحریر یافت　کتبہ عاصی خادم السّادات والعلما عبد الفتاح عرف سید اشرف علی گلشن آبادی ابن عبد اللّٰہ پیرزادہ قصبہ گلشن آباد عرف ناسک اللّٰہم اغفر لنا ولجمیع المؤمنین آمین ۃ

استفتا (۱۴۳)

سوال عمدۃ العلمای بمبئی قاضی شہاب الدین المہری مرحوم نے ایک رسالہ بنام ہدایۃ المسلمین متضمن اسولۂ عشرہ کہ دسوان سوال وجواب اس مین تقبیل ابہامین کے مستحب ہونے کے باب مین ہی یا نہین وہ مسایل ورسالہ بمبئی سے جناب قاضی القضاۃ مولوی ارتضا علی خان صاحب مفتی صدر عدالت سرکار مدراس کے حضور مین بھیجا تھا انھون نے تصحیح اجوبہ کرکے اپنی صحیح ومہر سے مزین کیا اور علمای مدراس نے بھی اسپر دستخط کردیا تھا اور اصل مین وہ رسالہ ہدایۃ المسلمین قاضی حسین کوفی مرحوم نے لکھا تھا اور ترجمہ

ہندی مین کرکے چھپوایا تھا بندے کے دیکھنے مین آیاہی ابھی یہان ایک مدراسی مولوی صاحب
آئے ہین وہ کہتے ہین کہ مین اسکی عربی عبارت اور مضامین کے اندر چند غلطی نکال کر بتلادونگا
تب بندے نے کہاکہ قاضی شہاب الدّین مہری بمبی کے علماؤن مین مشہور و معروف تھے
اور مدراس کے مولویون کی صحیح اور ہمارے خاندیس والت کے مفتی صاحب کی صحیح بھی اس مسئلے پر ہے
سوائے وہابی حاسدین کے اور کوئی سنّت وجماعت کا عالم اسمین اعتراض نہین کریگا لہذا
اسکی نقل مطبوعہ حامل رقیمہ ہذا کے ہمراہ بھجوادینگے تو مولوی صاحب مذکور کو دکھا کر واپس
کردونگا اور آپکی رای اس رسالہ کی بابت کیاہی سو بھی لکھنا ۔ **الجواب** رسالۂ
ہدایت المسلمین یعنے اسولہ عشرہ مطبوعہ مطلوبہ موجود ہی اس راقم ہیچمدان کی اور چند علمائی بمبی
کی بھی اسپر صحیح و دستخط ہین اور مدراس کو بھجواکر وہان کے علما کے بھی دستخط اسپر منگوائے گئے
ہین محض چند علمای عربی خوان کا عقیدہ دریافت کرنے کے واسطے قاضی صاحب مرحوم نے
بغیر دلایل وحوالات کتب قدیمہ دینیہ رسالہ مذکورہ لکھائے تھے وہ دسون مسایل مطابق
عقیدۂ اہل سنّت وجماعت کے ہین اور دسوان سوال اسمین تفضیل ابہامین کی بابت کا
ہی جسکے باب مین حضرت مولانا زبدۃ العلماء العالمین مرحوم معلم ابراہیم خطیب مسجد جامع بمبی
نے ایک رسالہ بنام نعم الانتباہ لکھاہی اور عمدۃ الفضلا مولوی محمد یونس حافظ نے اسکا ترجمہ
ہندی بنام تائید الالہ کیاہی اور دونون رسالے کتاب تائید الحق مین حضرت شریعت پناہ فضایل
دستگاہ شریف قاضی عبد اللطیف سلّمہ اللہ تعالیٰ قاضی شہر بمبی کی مدد سے مطبوع ہوئے ہین تفصیل
موجود ہی ۔ اگر مولوی صاحب مدراسی کو اسمین کسی مقام پر شبہہ یا اعتراض ہووے اپنے دستخط
کے ساتھ لکھ بھیجین بندہ ضعیف بحسب فرصت دلایل وحوالات کتب ہر ایک جواب کے واسطے
ارقام کرکے معترض کی تشفی کردیگا فقط اور اس رسالے کی بابت قاضی مرحوم کی طرف سے
جواب منصفانہ دے سکیگا چونکہ یہہ کتاب جامع الفتاوی کسی خاص شخص کو منی طلب کرنے
کے واسطے نہین لکھی گئی بلکہ ہر ایک مسایل ورسایل مرقومہ ومطبوعہ کی نقل مطابق اصل

اہل اسلام کے افادہ و استفادہ کی نظر سے داخل و شامل ہوئی تا علمای ہمعصر کی سعی و کوشش کی یادگاری قایم رہے اور مسلمانون کو اس کتاب سے خدا تعالی فائدہ مند کرے اس نیّت سے جمع کی گئی ہے اور اکثر ہمعصر علماؤن کے نام خیر کے ساتھ یاد کئے ہین فقط اور دوسرے معاملات کے مسایل سرکاری محکمات کے دفترخانون مین اور اصل مسودون مین تاریخ اور اسامی نمبروار مقدمون کے ساتھ موجود ہین اسلئے ظاہر نام مستفتی وغیرہ کے ترک کردیا اور سب مطالب سوال و جواب کے جامع الفتاوی ہذا مین داخل کیا وما توفیقی الا باللہ القوی العزیز

نقل رسالہ ہدایۃ المسلمین الی طریق الحق والیقین

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ حامداً للہ تعالی شانہ حمدا یوافی نعمہ ویکافی مزیدہ ومصلیا علی افضل رسلہ سیّدنا محمّد شفیع المذنبین وختم المرسلین والہ وصحبہ الکرام البررۃ اجمعین الی یوم الدّین فہذہ رسالۃ مسماۃ بہدایۃ المسلمین الی طریق الحق والیقین ؕ مشتملۃ علی الاسؤلۃ والاجوبۃ الدینیۃ مصحّحۃ بتصحیح علماء اہل السُنّۃ والجماعۃ من المذاہب الاربعۃ السّنیۃ فما وجدت فیہا فاعتمدہ لانّہ من اہمّ الامور وضروریات الدّین ولا تغترّ بالمخالفین المنکرین لاحکام الشّرع المبین ہدہم وایانا الی الصّوب والحقّ اجمعین امین یا ربّ العالمین ؕ بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

الحمد للہ الذی جعل العلماء والفقہاء فی الامۃ المحمّدیۃ نوراً وضیاء فی الدّین واعلامہم معالم الشّرع حیث اخلصوا فی بذل جہدہم لتاسیس مبانی الہدایۃ والایمان والیقین وصلّی اللہ علی سیّدنا ورسولنا وشفیعنا محمّد سیّد الاوّلین والاخرین وعلی الہ واصحابہ الکرام البررۃ اجمعین الی یوم الدّین امّا بعد فیا سادات الحنفیۃ والشافعیۃ نفعنا اللہ بعلومکم والمسلمین والمؤمنین اجمعین ما قولکم علی ما ہو حکم الکتاب والسنّۃ والمسائل الفقہیۃ من المذاہب الاربعۃ الصّحیحۃ المستقیمۃ فی الصّور والحوادث الواقعۃ المفصّلۃ فی الذّیل ونرجوا منکم ان تفتونا وترشدونا بالجواب الشّافی لکلّ منہا علی احسن بیان وتفصیل حتّی یکون مرضاۃ لربّنا الرحمن الذی قال عز قائلا فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم

لا تعلمون وامتثالا لامرہ تعالیٰ شانہ واذا قلتم فاعدلوا وقد اثنی اللہ علیکم بقولہ جل جلالہ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء جزاکم اللہ خیر جزاء **السؤال الاول** ان الانبیاء علیہم السلام بعد موتہم ودفنہم احیاء فی قبورہم بحیات حقیقی ام لا وفی ان نبینا ورسولنا محمدا صلی اللہ علیہ وسلم حی فی قبرہ یسمع الصلوٰۃ والسلام من یصلی ویسلم علیہ عن قرب وبعد الاماکن والا فما فائدۃ الامر لنا فی قراءۃ التحیات فی قعدتنا فی الصلوٰۃ وھی الواردۃ الماثورۃ بل المجمع علیھا واقصرھا السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فان لم یکن لہ صلی اللہ علیہ وسلم حیوٰۃ فی قبرہ فلا یخلو ھذا عن تلاعب وکذب فی الصلوٰۃ واتیان ما لیس من جنس الصلوٰۃ فی الصلوٰۃ اعاذنا اللہ والمسلمین من ذالک امین **السؤال الثانی** ما تقولون فی ان رسولنا محمدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم مخصوص بعطاء الشفاعۃ فی الازل من ربہ وعلی ذلک ھو یشفع عصاۃ امتہ یوم القیمۃ عن غیر استیذان جدید ام یحتاج لاذن جدید کما یحتاج سائر الانبیاء علیہم السلام وھل ھو صلی اللہ علیہ وسلم مقدم علی جمیع الانبیاء واولھم فی فتح باب الشفاعۃ ای یکون اول من یبدئ بشفاعۃ امتہ اذا تحیر الانبیاء فی نزلاتہم علیہم الصلوٰۃ والسلام **السؤال الثالث** الیس نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جاء بالمعجزات الظاھرات وکل ما کان لہ من التصرفات فی حیاتہ ثابت لہ فی قبرہ المکرم وکل ما شوھد من کرامات اولیاء امتہ من السلف الی الخلف فی حیاتہم وبعد وفاتہم کرامات حق منہم فضیلۃ وکرامۃ لنبیہم سید الاولین والآخرین وھل الاولیاء الصالحون احیاء فی قبورہم بحیات حقیقی او معنوی وھل یجوز التوسل والاستمداد لنا الی اللہ سبحانہ وتعالیٰ بنبینا والاولیاء الصالحین لکشف کروبنا وقضاء حاجاتنا **السؤال الرابع** ھل یجب علی المسلمین والمسلمات الذین یسیرون من دیار بعیدۃ لاداء الحج ان یزوروا قبر نبیہم سید المرسلین محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ولا يحرموا انفسهم من ادراك ذلك الشرف والسّعادة وايضًا اليس حرم المدينة النبوية فى الشرف والاحترام كحرم المكّة المعظّمة زادهما الله شرفا وتعظيما ومن ترك زيارة قبر النّبىّ صلّى الله عليه وسلّم عامدا من غير سبب او عذر افليس هو متهاون فى الدّين وداخل فى ملامة ما ورد عنه صلّى الله عليه وسلّم فقد جفانى السؤال الخامس هل يسن فى شهر ربيع الاوّل احياء اللّيالى بقراءة المولود الشّريف وطبخ الطّعام واطعام المسلمين من الاغنياء والفقراء فضيلة ونذرًا لسيّد الانام ليكون ثواب ذلك واصلا اليه صلّى الله عليه وسلّم ومثله اطعام الطّعام بالفاتحات الى ارواح الصّحابة والعلماء والاولياء والصّالحين والى ارواح موتى المسلمين ونية ايصال الثّواب اليهم وهل يصل الى موتى المسلمين والمسلمات من اهلهم ثواب قراءة القرآن واطعام الطّعام ودعوات الغفران والصّدقات والخيرات بنيّتهم بان يقول الفاعل اللهم اجعل واوصل ثواب ذلك الى فلان بن فلان وهل يكون له نفع بذلك؟ السؤال السادس ما تقولون فى رجل نقص الانبياء او نبيّنا عليه وعليهم الصّلوة والسّلام بحيث اذلهم بالاحتقار فى قوله بان خلق النّبى وخلق الوثن وبهوت وچمار وشيطان ودجال عند الله فى منزلة واحدة ومراده من هذا التسوية بين المذكورين والانبياء عليهم الصّلوة والسّلام فاذا ساويهم مع كونهم اشرف خلق الله مع الاخسّ وافجر مخلوقا تر فهل بقى لهذا القايل من دين وايمان وهل مثل هذا القائل المعتقد تذليل وتحقير الانبياء بهل ويستتاب ام يقتل من غير استتابه ويعزى عليه الكلاب لانّ مراده بتدوين مثل هذه الكلمات والمقالات الخبيثة بين الناس تضليل الامّة وجعل اعتقادهم فى الانبياء المعصومين فاسدًا حتى لايكون للانبياء قدر وعزة فى قلوب النّاس وهذا من عمل الشيطان اذا لم يقتدر على المسلمين بظاهر الكفر والشرك ياتى لهم

بمثل هذه الابواب لتفسد عقائدهم بان الانبیاء لیسوا الا بشرا مثلهم امروا بتبلیغ
الرّسالة وماتوا وهم جماد الان ولم یبق لهم ماکان فی حیاتهم واللہ قادر علی خلق مثلهم
ومثل الوثن والصّنم والشّیطان والدجّال وکلّ من ذلک وسیلة للشّیطان الٰی میل
النّاس فی احتقار الانبیاء وتذلیلهم ویفوز بذلک بمراده الّذی هو تضلیل المسلمین
بایّ سبب کان وشرّ مثل هذا القائل اذا کان فی زی علماء المسلمین اخوف من شرّ الف
شیطان کافر۔ **السّؤال السّابع** قد اخترع النّاس الاٰن فی طبع المصاحف والقراٰن
العظیم فی المطابع وعملتها متدینون بالنجاسات المغلظة ای اکثرهم من الکفرین واذا
رایت حالهم فی وقت الطّبع من امتهان واحتقار الاوراق وقت الطّبع وبعده لاخذتک
حمیة الاسلام وجانب رعایة عظمة القراٰن بعد ما شاهدت من حقارتهم ان تحمل علیهم
وتکفی شرّهم حتّی لا یفعلوا بمثل هذه الحقارة ولا یرتکبوها ابدا لانّهم اذا ما یطرحون الاوراق
المطبوعة علی الارض لایبالون بالمشی علیها وفی ذلک الطّبع لاشکّ اعراض او تعریض
للقراٰن الشّریف فی معرض التّذلیل والامتهان واذا سئل بانهم من ارتکابهم لمثل
هذا الامتهان یقولون بانا نرید منه نشر الدّین والتوسعة علی عباد اللہ باشتراء
القراٰن المطبوع بما قل قیمته وفیه نفع للمسلمین فقیل لهم اثمه اکبر من نفعه فیجیبون
وسمعنا من رجل صالح متدین بانه مر یوما فی السّوق وراٰی اوراقا کثیرة مطبوعة فی جنب
العطار او البقال فاخذ منه الورقة فاذا هی مطبوعة بالقراٰن فسئله ما تفعل بهذه
الاوراق فقال اربط فیها للمشتری الاشیاء والاجناس ما یشترون منی وادفع الیهم
فقال له الرّجل المذکور لا تخاف من اللہ العظیم القهّار فان هذه الاوراق مکتوبة فیها
القراٰن وفیما تفعل بها غایة الاحتقار فاجاب انا لست بمسلم ولا ملامة علیّ انّی اشتریتها
من مطبع مسلم فلانی فسئله بکم اشتریتها فقال بکذا وکذا فقال هل تعطینها اذا
اعطیتک ما قام علیک فقال لا الا بالنّفع فلمّا تنبه الرّجل حمایة الدین فسلّم له

زيادةً مما قام عليه واخذ منه تلك الاوراق الشريفة تخليصاً لها من الذل والاحتقار وهي الان موجودة عنده افليس قد تبين من ذلك ان اثم طبع القران اكبر من نفع تخيل ببالهم بوساوس الشيطان وقد ظفر بهم في تضليلهم عن طريق الحق والايمان يلبنوا لنا بياناً شافياً حتى يسد باب هذه البدعة القبيحة ١٢ السؤال الثامن وقد شاع في زماننا ان كثيراً من المسلمين اذا قاموا او جلسوا او اخذوا في الاستراحة يقولون يا رسول الله ويا حبيب الله وكذلك يقولون يا شيخ عبد القادر جيلاني شيئاً لله فهل يجوز مثل هذا القول والنداء في الشرع ام لا ١٢ السؤال التاسع ولقد شاع بين الناس ايضاً انهم قد ينذرون للنبي صلى الله عليه وسلم وللاولياء والصالحين بقولهم ان شفى الله مريضي او رد الله علي غائبي او قضى حاجتي الفلانية فلله علي ان اتصرف كذا على الحجرة الشريفة النبوية او على ضريح الشيخ الفلاني او على مولد رسولنا في شهر ربيع الاول فهل يجوز هذا في الدين ام لا المستفتي الفقير الى الله عبد الله عفي عنه ؛ وايضاً في ما اعتاد الناس من تقبيل ظفري ابهامهم اذا قال المؤذن اشهد ان محمداً رسول الله وشاع هذا العمل من قديم الزمان وقد حدث من بعض الانكار عليه في هذا العصر والاوان ؛ بسم الله حامداً ومصلياً ومسلماً

الجواب والله الملهم بالحق والصواب

اللّهم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابه اعلم ايها السائل وفقك الله وايانا والمسلمين لفهم احكام الدين والمسائل بانك قد القيت الينا تسعة اسولة في سوالك من امور الدين وحياك الله وقومك على اقامة واطاعة احكام الشرع المبين وجعلك والمسلمين من المهتدين الذين انعم عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين آمين وفقني الله سبحانه وتعالى حيث كتبت جواب كل عليحدة من سوالك بعد كمال التحقيق والتفحص في الكتب الدينية من المذاهب الاربعة فكلها تجد

فی الجواب فاعتمدہ ولا تغتر بمن خالفہ او یخالفہ واللہ الہادی وکفٰی بہ شہیدا وحسیبا
جواب السؤال الاوّل ان عامۃ الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وان نبیّنا محمّدا صلّی اللہ علیہ
وسلّم احیاء فی قبورہم بحیاۃ حقیقی لا شکّ فیہ وکلّ من صلّی وسلّم علیہ من بعد تبلغہ
تلک الصلوٰۃ والسلام واما من حضر قبرہ وصلّی وسلّم علیہ فہو حیّ یسمع صلوٰتہ وسلامہ
ویجیبہ من قبرہ من غیر سمع للثقلین وقراءۃ التحیّات فی قعدۃ الصلوٰۃ وان کانت مامورۃ
بالفاظہا لانہا وردت ووجبت فی حیاتہ الا انہا استصحبت بعد مماتہ ایضا علی
الصیغۃ الاصلیّۃ لانہ غیر میّت فی قبرہ صلّی اللہ علیہ وسلّم جواب السؤال الثانی
انّ الآیات القرآنیۃ والاحادیث النبویۃ دالّۃ وناصۃ بثبوت الشفاعۃ لنبیّنا ورسولنا
محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم واختصّ اللہ سبحانہ وتعالٰی لہ بعطیۃ الشفاعۃ ووعدہا لہ
فی الازل کیف ما یشاء فی القیمۃ لعصاۃ امتہ ای کلّ من کان فی قلبہ من امتہ ذرّۃ
من الایمان ولم یکن حاجۃ الی استیذان جدید لکنّہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اداءً
لمراسم العبودیۃ ولوازم الشکر علی تلک العطیۃ یسجد یوم القیمۃ فی المقام المحمود
مستاذنا ربّہ فی شفاعۃ امّتہ فیاتی النداء من قبل اللہ سبحانہ وتعالٰی ارفع
راسک اشفع تشفّع سل تعط وفاءً لوعدہ سبحانہ وتعالٰی ولسوف یعطیک ربّک
فترضٰی (ای حتی ترضی) جواب السؤال الثالث ولقد جاء رسولنا صلّی اللہ علیہ وسلّم بالمعجزات
الظاہرات وما کان من تصرفاتہ فی حیاتہ ثابت لہ فی قبرہ وبعد ذلک بعد مماتہ من
الکرامات لانہ لا تحدی الآن والمشاہد من السلف الی الخلف من کرامات اولیاء
امتہ فی حیاتہم وبعد مماتہم کرامات متحققۃ لہم وانما ہو فضیلۃ وکرامۃ لنبیّنا محمّد
صلّی اللہ علیہ وسلّم وفی کون الاولیاء الصالحین احیاء فی قبورہم بحیاۃ حقیقی لم یرد
الاتفاق بین العلماء لکن الحقیقۃ انّ الاولیاء احیاء فی قبورہم ولہم من التصرفات
بعد موتہم اکثر ممّا کان فی حیاتہم کما ثبت فی قبر الامام البخاری ومعروف الکرخی

اولشیخ عبد القادر الجیلانی قدّس اللہ اسرارہم ان تربتہ قبورہم تریاق مجرب لکلّ سقم وداء ویجوز للمؤمنین التوسّل بالنبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم والصّحابۃ والاولیاء والصّالحین لکشف کربتہم وقضاء حاجاتہم ولاستسقاء مطروغیرہ کما ثبت عن روایۃ البخاری رضی اللہ عنہ عن انس رضی اللہ عنہ ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اذا قحطوا استسقی بالعبّاس ابن عبد المطلب رضی اللہ عنہ فقال اللّٰہم انّا کنّا نتوسل الیک بنبیّنا فتسقینا وانّما نتوسل الیک بعم نبیّنا فاسقنا قال انس رض فیسقون ولقد ثبت بالآیات والاحادیث ان الارواح باقیۃ ولہا علم وشعور بزوارہا وللارواح الکاملین مزید قرب ومکان عندحضرت الرّحمٰن وللاولیاء کرامات وتصرف فی الاکوان بعد مماتہم وھی لارواحہم والمتصرف الحقیقی ھو اللہ سبحانہ وتعالیٰ فذالک من فیضان اللہ تعالیٰ الیہم لاقدرۃ لہم علیہ من قبل انفسہم وکلّ ما یظہر للمتوسّلین من قضاء حوائجہم فہو بفضل اللہ وکرمہ کرامۃ لہم کما بسطہ الشیخ المحدث المعروف فی لمعات فی شرحہ للمشکوٰۃ الشریف وقد اشتہر ایضًا القول بین المشایخ بانہ اذا تحیّرتم فی الامور فاستعینوا من اہل القبور لانہم فی حضرۃ القدس محظوظون بمزید الزلفی والدّرجات وقد نطقت الآیۃ الشّریفۃ ولا تحسبنّ الّذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربّہم یرزقون بما اتٰہم اللہ من فضلہ ویستبشرون بالّذین لم یلحقوا بہم من خلفہم ان لا خوف علیہم ولا ھم یحزنون والاولیاء الّذین لم یقتلوا فی حرب الکفار ظاہرًا لکنّہم ماتوا فی الحرب والجہاد مع النّفس والشّیطان فہم احری فی ہذہ الفضیلۃ۔

جواب السؤال الرّابع ویسن للمسلمین والمسلمات اذا صار والنجح من الدّیار البعیدۃ ان یتشرفوا ویستسعدوا بزیارۃ قبر نبیّنا سیّد المرسلین محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم ومن حرم من ادراک ہذہ السّعادۃ او ترک عمدًا زیارۃ قبرہ صلّی اللہ علیہ وسلّم من غیر عذر فہو فاسق وخائب متہاون فی الدّین واثم فی الشّرع المبین وداخل فی ملامۃ

فقد جفا لی کما ورد عن سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم وحرم المدینۃ النبویۃ فی
الشرف والاحترام کحرم المکۃ المعظمۃ زادہما اللہ شرفا وتعظیما وتکریما فلا یقطع من شجرہا
لا وطب ولا یابس لکن الفرق ان مثل ہذا العمل فی حرم مکۃ یوجب الفدیۃ علی الجانی
ولا فدیۃ علی جانی حرم مدینۃ لکنہما فی الاثم والذنب ان لم یکن الصادر منہما اتفاقیا سواء
والاداب لازمۃ فی زیارۃ قبرہ المکرم صلی اللہ علیہ وسلم مشروحۃ فی الکتب فی محلہا
وبقعۃ قبرہ صلی اللہ علیہ وسلم اشرف حتی علی العرش العظیم کما صرح بہ العلماء رحمہم اللہ
جواب السوال الخامس واحیاء لیالی شہر ربیع الاول من اللیلۃ الاولی الی الثانیۃ عشر بقراءۃ
المولود الشریف وختم القرآن من عین المستحبات والمرغبات واطعام الطعام للمسلمین
من الاغنیاء والفقراء فی ہذا الشہر والتوسعۃ علیہم فی الماکل والمشارب لمن انعم
اللہ علیہ فضیلۃ ونذر السید الانام لیکون ثواب ذلک واصلا الیہ صلی اللہ علیہ و
سلم من السعادۃ والکرامۃ لامتہ ولا یفعل مثل ذلک الا من حبہ صلی اللہ علیہ وسلم مستول
فی قلبہ واطعام الطعام بالفاتحات الی ارواح الصحابۃ والعلماء والاولیاء الصالحین والی
ارواح موتی المسلمین بنیۃ ایصال الثواب الیہم جائز وسایغ فی الشرع وکل ما یفعلہ
اہل المیت من ایصال ثواب قراءۃ القرآن واطعام الطعام وادعیۃ المغفرۃ والصدقات
والخیرات بنیتہم یصل الیہم ثواب ذلک بفضل اللہ وکرمہ ورحمتہ مع عدم التنقیص
من ثواب العامل وفضل اللہ واسع یجازی العامل والمعمول لہ علی السواء وشرعیۃ
الولایم والوضایم ثابتۃ بالسنۃ فراجع الکتب المطولۃ ۱۲ جواب السوال السادس
وکل من انتقص نبینا ورسولنا محمدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم والانبیاء علیہم السلام
او عابہم او عاب نبینا بحیث ارادوا تذلیلہم بالاحتقار من نوع فی الذات او النسب او
فی فعلہم وعملہم او تقول علیہم بان خلق النبی وخلق الخلق والوثن او الصنم او
بہوت وچمار وشیطان ودجال عند اللہ فی منزلۃ واحدۃ یخلق کلا منہم کما یشاء

وليس مراده بيان قدرة الله بل ارادته من هذا القول القبيح جعل التسوية بين المذكورين
الاخبثين والانبياء عليهم الصلوٰة والسّلام استخفافا بعلو شانهم من غير نظر الى شرفهم
وفضيلة خلقهم واصطفائهم وكمالة منصبهم ودرجاتهم صلّى الله عليه وعليهم وسلم فاذا
ساويهم مع كونهم اشرف خلق مع من ليس الامن افجر مخلوقاته فلم يبق لهذا القائل الخبيث
رجاء وامل من دينه وايمانه كما دلت عليه الادلة السّاطعة من الكتاب والسّنّة و
اجماع الامة فليراجعها من شكّ فيها فهو ضال مضل بتدوين مثل هذه الكلمات
الخبيثة بين النّاس فيستتاب ان ثبت عليه ذلك فان لم يتب فحاله حال الكفرين
بل يخاف عليه تأثر لساننا اعاذنا الله والمسلمين من ذلك ‡ جواب السّوال السّابع
وطبع المصاحف والقرأن العظيم فى المطابع لاشك فى تحريمه لما فيه من تعريض القرأن
صريحا معرض الامتهان والاحتقار وقد امر المسلمون بان لايمسوه الا المطهّرون
فكيف الامر اذا وضع كتاب الله المطبع بيد الكفرين وهم يفعلون ما يفعلون حين
الطّبع من احتقار وتذليل وسوء ادب بكتاب الله جل جلاله وبعد الطبع ايضا
غاية احتقار اوراق القرأن مشاهدة كما هو المذكور فى السّوال فى قصة رجل اشترى
الاوراق المطبوعة من البقال حفاظة لعظمة القرأن والدّين والايمان فيجب على المسلمين
ان يسدّوا باب طبع القرأن بالكلية ولايضلوا بمكائد الشّيطان من حيث لاينالنّفع
فى الطّبع لان اثم الطّبع كما ذكروا اكبر من نفعه فكن للدّين حفيظا ومعظما ولاتجعله حقيرا
صاغرا ممتهنا محقرا كما تدين تدان ومد الرّجل الى جانب فيه القرأن ممنوع بل محرم
شرعا فكيف بمثل هذا التّذليل صريحا جواب السّوال الثامن ما ورد وشاع من
السّلف الى الخلف انّ المسلمين عوامهم وخواصهم علمائهم وصلحاءهم قد تعارف
بينهم انّ يقولوا فى اكثر الاحيان يارسول الله وياحبيب الله فى قيامهم وقعودهم واذا
اخذتهم شدة ونقمة وداء ولايريدون بهذا النّداء كونه صلّى الله عليه وسلم قادرا

بنفسہ التفلیس علی الاشیاء من غیر فیضان لہ من اللہ سبحانہ وتعالیٰ کما یرید ون تبقولہم
یا اللہ المستعان ویعلمون انہ سبحانہ وتعالیٰ ہو الاحد القادر الحق علی جمیع الاشیاء ایجادا
وعدمًا وانما مرادہم بمثل ہذا النّداء ذکر الرّسول وتذکرہ مع الاستمداد بہ صلی اللہ
علیہ وسلّم فی ان یتوجہ الیٰ ربہ جلّ جلالہ لکشف کربتہم وعسیٰ اللہ سبحانہ وتعالیٰ
الذی ہو الکاشف الحقیقی یرحمہم ویکشف عنہم کربتہم بشفاعتہ وسیلتہ
فاذا کان اعتقادہم کذلک فلا باس بندائہم المذکور ولیس ذلک بنداء الغائب
لانّہ صلی اللہ علیہ وسلم حیّ فی قبرہ یبلغ الیہ الصّلوٰۃ والسّلام من امتہ فلا منع من
تبلیغ مثل ہذا النّداء ایضًا لہ لانّ قدرۃ اللہ واسعۃ وان قیل بمنعہ فلا بد علیہ
ان یمنع للسلمین باجراء اسم الرسول علی لسانہم وان یذکروہ بذکرہما او یبین لہم
کیف او علی ایّ اسلوب یذکرونہ ان منعوا بان یقولوا یا رسول اللہ وزعمہ ہذا
بان فی ہذا النداء شرک مردود وعلیہ ما رایت فی الکتب المعتبرۃ تعرضا لہذا النّداء
الاستمدادی ومن تعرض لمثلہ فالحق انّ فی قلبہ مرضًا وبغضًا من سیّدنا ورسولنا
وہادینا الّذی بکرمہ وجودہ عرفنا اللہ سبحانہ وتعالیٰ ووحدانیتہ والوہیتہ
وشریعتہ فکل ذلک من فیض رسالتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلّم فعلی المتعرض المذکور
ان یداوی مرضہ بالنّداء والتوجہ والرجوع الیہ صلی اللہ علیہ وسلّم بحسن اعتقادہ حتی
یشفیہ اللہ من سقمہ المزمن المہلک وما سئلت عن قول اشتہر بین المشایخ والنّاس
وہو یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئًا للہ فلا منع فیہ ایضًا وان ما ہو بمثل ما ورد ارشادًا
للمتحیر فی الصّحراء والبوادی ان یقول یا رجال الغیب اعینونی وفیہ ایضًا نداء الغائب
والمراد منہ الاستمداد بہم فی الشّدۃ واختلال الحال لانہ توسل منہ وتصرفاتہ رضی
اللہ عنہ فی قبرہ وکراماتہ مشہورۃ فی الآفاق کالشمس فی نصف النہار وہو من
عباد اللہ الصّالحین الذین لاخوف علیہم ولا ہم یحزنون حبّہم تریاق فاروق وبغضہم

ثمّ قال: جواب السّؤال التّاسع والنّذر لنبيّنا صلّى الله عليه وسلّم للصّحابة رضي الله عنهم والاولياء الصّالحين رحمة الله عليهم اجمعين بان يقول النّاذر ان شفى الله مريضي او رد الله عليّ غائبي او رزقني الله ولدا او قضى لي حاجتي الفلانية عليّ ان اتصرف كذا على مصارف الحجرة النبويّة او على ضريح الشيخ الفلاني فاذا حصل مراد الناذر بفضل الله وكرمه سبحانه وتعالى يجب عليه وفاء نذره على ما هو المحقق في الكتب الدينية ١٢ هذا ما كتبت من الاجوبة لاسولة تلك التسعة من غير ايراد ادلة ومسائل فقهية نظرا للاختصار ولان العلماء يعرفون حقيقة الجواب بالنظر والتامل فيها والعوام لا يحتاج المجيب الى ان يبين الادلة لهم ولمن له دراية وهداية في الدّين فمطالعة كتاب تكميل الايمان للشيخ الاجل عبد الحق الدّهلوي رحمة الله كاف في استحكام العقائد الشرعية الدينية فضلا من المراجعة الى المطولات والمبسوطات من كتب علم الدّين ففي هذه الاجوبة حققت الاحكام المرقومة فيها غاية التحقيق من التّفاسير وكتب الاحاديث وكتب الائمة المعتبرين فمن لم يتيسر له اليقين بها فليأخذها وليراجعها على كتب الدّين فما وجد فيها موافقا لها فليستمسك عليها والا فليردها لكن هذا مرجو معتبر من العالم صحيح الاعتقاد لا ممن في قلبه زيغ وفساد وبغض وعناد من الانبياء والاولياء عافانا الله والمسلمين من هذا الداء والبلاء والحمد لله رب العالمين والصّلوة والسّلام على سيد المرسلين محمّد وآله واصحابه وعلى جميع الانبياء والمرسلين والملائكة المقرّبين بعدد قطرات الامطار واوراق الاشجار صباحا ومساءً الى يوم الدّين ٥

لقد كتب الاجوبة المصدرة واملاها خادم الطلبة القاضي حسين الكوفي عفى الله عنه وعن والديه آمين يا ربّ العالمين

نعم السائل والمجيب (مهر: سلام علي ابراهيم)

الاجوبة المسطورة صحيحة (مهر)

الاجوبة صحيحة كتبه خادم الطلبة القاضي شهاب الدّين المهري عفى الله عنه آمين (مهر: خادم العلماء شهاب الدين)

الحمد لله ما ذكروا صحيح لا شك فيه كتبه خادم الطلاب غلام محي الدّين الهندي عفى عنه وعن والديه آمين (مهر: عفي عنه غلام محي الدين)

ماجاب

ما اجاب المجيب فهو فيه مصيب كتبه خادم الطلاب قاضي محمود ابن قاضي شهاب الدين سنگميري
عفى الله عنه وعن والديه امين ثم امين — اين مسايل صحيح است كاتب سيد يعقوب ١٢

قد اصاب من اجاب بلا ريب وارتياب كتبه خادم الطلبه سيد وحيد الدين القادري عفي عنه
من اجاب فقد اصاب كتبه خادم الطلبه غلام قادر عفي عنه
قد اصاب من اجاب بلا ريب وارتياب كتبه خادم الطلبه غلام ضامن عفي عنه ١٢
ما اجاب المجيب فهو فيه مصيب كتبه افقر عباد الله الصمد السيد احمد الله الرّبّاني
عفى الله عنه وعن والديه امين ٥ — المجيب مصيب كتبه خادم الطلاب سيد عبد الفتاح
المدعو سيد اشرف على گلشن ابادي عفي عنه وعن والديه وعن ساير المسلمين امين ٥

بسم الله ايضًا

وما اعتاده المسلمون من وضع ظفري ابهامهم على عيونهم وتقبيلها عند قول المؤذن اشهد ان محمّدا رسول الله عسى ان يكون له اثر صحيح فهو من المستحبات او المرغبات فيه ولانه معتضد بحكاية طويلة وهي ان ابانا نبي الله ادم عليه السّلام لما راى على ابواب الجنة مكتوبا لا اله الا الله محمد رسول الله سئل ربه من هذا الذى قرنت اسمه باسمك فقال هو رسولي وحبيبي من ولدك لولاه لما خلقتك فقال هل ربه فقال هو ختم المرسلين لا يكون وجوده الا في اخر الزمان فازداد شوقه الى رويته جما له صلى الله عليه وسلم فامر بان ينظر الى ظفري ابهاميه فتجلّى له جمال صاحب المعجزات فنظر فلما راى جماله صلى الله عليه وسلم قبل ظفري ابهاميه واضعا لهما على عينيه وقال مستبشرا اقرة عيني يا رسول الله يا حبيب الله وقد صحت هذه الحكاية عند كثير من العلماء وشاعت بين الناس وليس للشرع على ذلك انكار فصار العمل بها من فضايل الاعمال وان قيل بما روى انه صلى الله عليه وسلم قال من وضع ابهاميه على عينيه حين قال المؤذن اشهد ان محمدا رسول الله انا قائد له في الجنة

فان صح الحدیث فالحکایۃ المذکورۃ متعضد ایضًا و یحمل عمل النّاس علیہ ولا تغتر بمن
یری خلافہ حتی یاتی بدلیل صحیح شرعی بخلافہ واللہ اعلم بالصّواب هذا الجواب صحیح
ھو تعالیٰ اعلم بالحق والصّواب محمد ابی بکر السّندی عفی عنہ ۱۲

الحمد للہ والصّلوۃ والسّلام علی رسول اللہ الّذی ارسلہ بالھدیٰ ودین الحق : وبعد یہ
عبارت مختصرہ ہندیہ نوشتہ ذیل خلاصہ ہی احکام دینیہ کا یعنے نو اسولہ واجوبہ کا جو صدر میں
تصحیح علماء دینی سے مرقوم ہوئی اسکو حقتعالی اپنے فضل وکرم سے سبب نفع عباد اللہ کرے آمین
بسم اللہ الرحمن الرّحیم حمد بعید خدای متعال کو شایاں ہی کہ جسنے آفتاب دین محمدی کے انوار بے
اجلال سے پیروان راہ شریعت کے دلونکو بنور ایمان منوّر کیاہی اور اسکی نسیم گلشن عنایت نے مشام
اہل ہدایت کا شمیم بشارت جنّات نعیم وفردوس برین سے معطّر کر رکھاہی الحق اسکی بارگاہ افضال
مین واسطے تابعان دین مبین کے خلعتین مغفرت کی موجود ہین اور لاشک اسکی نہانخانہ قہر و
اجلال مین برائے منکران فضایل وشفاعت سیّد المرسلین درکات جحیم وعذاب الیم موعود ہین
درود نامحدود اُس خلاصہ بشر پر کہ تارک اقبال پر جسکے تاج شفاعت عظمی کا درخشان ہی
اور مقام محمود اسکے اقلیم رسالت کا ایوان ذی شان ہی اور وہی ہی باعث ایجاد خلقت
ہژدہ ہزار عالم ومصدر شفاعت سایر عصات امم وہو سیّدنا ورسولنا وشفیعنا محمد سیّد الاوّلین
والآخرین صلّی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدّین امابعد طالبان راہ دین ومسلمانان صادق
الیقین کی ضمیر ہدایت پذیر پر پوشیدہ نہ ہے کہ اس زمان مفاسد توامان مین بعضے منکران دینکے
بہکانے سے کئی جہلاء عوام کی عقاید مین فساد عظیم پڑا ہی اور بسبب اغوائی قاطعان طریق
صراط المستقیم اس دین متین مین ہر نوبت نیا فساد بپا ہو رہا ہی اسلیئے شہر بمبئی کے بعضے
اشخاص اہل اسلام چند سوال علمائے دین کی خدمت مین نگارش کرکے طالب جواب دینی ہوئے
چند علمائے ذی اقتدار وفضلای نامدار نے عامۂ اہل اسلام کی ہدایت اور دین متین کی حمایت
پر نظر کرکے اسکے جواب مین حکم کتاب کا ہر یک صورت مسئلہ مین مرقوم کرکے ان جوابونکو سا تھہ

انھین سوالون کے عامۂ علمائے بمبئی کی خدمت مین گذرا یا بعضون نے فوراً جواب کو تصحیح کیا بعضون نے مطالعہ فرمانیکے بعد بسبب خسارہ بعضے امورات دنیوی دین کی نصرت وحمایت سے پہلو تہی کرکے بلا مہر تصحیح واپس دیدیا اسلئے انھین جوابونکو کرامت بنیان قدوۂ فضلای زمان ملک العلما مولینا ارتضا علیخان صاحب کی خدمت فیض موہبت مین کہ جو مدراس مین قاضی القضاۃ و مشہور آفاق ہین ارسال کرکے انکی نظر کرامت اثر تک پہنچایا بابت آپنے بکمال تحقیق ان جوابون کو بعد دینا ثبت مہر تصحیح کرکے اور وہانکے علماکی تصحیح لیکے واپس بھجوایا فی الحقیقت آپکی ذات بابرکات نے جسطرح آیت قرآن شریف مین انما یخشی اللہ من عبادہ العلما وارد ہے حمایت دین متین کی کی اور جسطرح چاہئے احکام شریعت کی داد دی اور علاوہ بران اجلہ علمای کرام حیدرآباد مولوی افندی سید ابراہیم صاحب بغدادی جو یہان چندروز سے تشریف لائے ہین انہون نے بھی اپنی مہر تصحیح سے مزین فرمایا حق تعالی سایہ علمای حقگو وحق بین کا مفارق اہل اسلام پر قایم رکھے اور حامیان دین متین کو اس دنیا وآخرت مین جزائے خیر بخشے وذلک ہو الفوز العظیم لیکن یہہ اسولہ واجوبہ زبان عربی مین ہین اسلئے کئی دینداروںکی حسب فرمایش بنظر بنفع عوام الناس اس فقیر سراپا التقصیر قاضی حسین کوفی نے ترجمہ اسکا سلیس ہندی مین محاورےکے مطابق کیا ہے اسولہ واجوبہ بتفصیل ذیل مرقوم ہین -

پہلا سوال ابنیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وفات پانے اور دفنا ئیکے بعد اپنی قبور مین بحیات حقیقی زندہ اور حیات ہین یا نہین اور ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم اپنی قبر شریف مین حیات ہین یا نہین کوئی امتی دور ونزدیک سے آپ پر صلوٰۃ وسلام پڑھتا ہے آپ سنتے ہین یا نہین اور دور والونکی سلام فرشتے تبلیغ کرتے اور آپ رد سلام کرتے ہین یا نہین اور جو ہماری نماز مین در اثنای قعود یعنے تشہد مین ندا ایہا النبی اور درود پڑھنے کا حکم وارد ہوا بلکہ مجمع علیہ ہے بعبارت السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وارد ہے اگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مین بحیات حقیقی زندہ نہون پس اسطور سے نماز مین واسطے آپکے ندا کرنا اور درود پڑھنا کیا فائدہ رکھتا ہے بلکہ یون بے محل حرکت کرنے سے نماز مین کھیل کھیلتے اور جھوٹھ

سے بکنے کا طور پیش آتا ہی نعوذ باللہ من ذلک ۔ سوال دوسرا کیا فرماتے ہو ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے خاص ازل سے منصب شفاعت کا پایا ہی یا نہین اور آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم قیامت کے روز بغیر استیذان اپنی گنہگاران اُمّت کو شفاعت کرینگے یا سب انبیا علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کی طرح اذن جدید کے محتاج ہورینگے اور ہمارے پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم سب انبیا سے پہلے شفاعت کا دروازہ کھلانہین پیشتر و پیش دست ہونگے یا نہین یعنے جب انبیا اپنی اپنی زلات کی شرمساری مین ہونگے تب آپ اُن سب سے پہلے اپنی اُمّت کو شفاعت کرینگے یا نہین ۔ سوال تیسرا ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے معجزات ظاہر و باہر ہین یا نہین جو تصرّف آپکا حالت حیات مین تھا وہی قبر شریف مین اسیطور سے ہی یا نہین کرامات آپکے اولیائے امت کی ہر سلسلے و طریقے مین اہل ارشاد سے خلفا تک ان سب کے جیتے جی اور مرنے کے بعد ظہور و نمود جنکا جاری ہی وے سب کرامات حق ہین یا نہین پیغمبر علیہ السّلام کے بزرگی اور اجلال کی سبب سے کرامات انکا ظہور و وجود آپ کے صالحین امت مین پایا جاتا ہی یا نہین اولیائے صالحین اپنی اپنی قبرون مین بحیات حقیقی یا معنوی حیات ہین یا نہین وسیلہ ڈھونڈھنا پیغمبر ونکا اور اولیا صالحین کا اور مدد مانگنا اُن سے حق تعالیٰ کے جناب اقدس مین واسطے مشکل کشائی کے و حاجت روائی کے درست ہی یا نہین ۔ سوال چوتھا واجب ہی یا نہین سب مسلمانون پرکہ پیچھے یا آگے حج گذارنیکے پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے قبر مکرم کی زیارت کرین اور اس سعادت ابدیکے حاصل کرنے سے محروم نرہین کیا مدینہ منورہ نبویہ بزرگی اور حرمت مین حرم مکہ معظّمہ زادہما اللہ تعالیٰ شرفًا و تعظیمًا کی ہمسر و برابر ہی یا نہین کوئی بغیر عذر کے زیارت پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی قبر مکرم کی ترک کرے اور اس دولت و سعادت سے محروم ہورہے اس پر حدیث شریف نبوی کی مضمون سے کہ فقد جفانی وارد ہی اس پر ملامت اور پھٹکار ثابت ہوتی ہی یا نہین اور اُسے بے درد و سست دین مین کہنا لازم ہی یا نہین ۔ سوال پانچوان سنّت ہی یا نہین ربیع الاوّل کے مہینے مین جاگنا راتونکو مولود شریف کے پڑھنے پڑھانے مین یا اس مہینے مین کھانا پکاکے مسلمان اغنیا سے یعنے دنیادار و فقرا کو کھلانا پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نذر و فضیلت سمجھکے اس نیت سے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ

ثواب اُسکا پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی روح پر فتوح تک واصل کرے و پہنچاوے اسیطور سے صحابہ کرام و علماء عظام و اولیاء صالحین کی فاتحہ کا کھانا پکا کے مسلمانون کو کھلا دینا اسی نیت سے کہ ثواب اسکا انکی ارواح کو پہنچے درست ہی یا نہین جتنے اموات المسلمین و مسلمات کے اہل و قبایل ہین اس نیت سے کہ ثواب اسکا انکی ارواحونکو پہنچے قرآن شریف پڑھا کرتے ہین اور فاتحات کے کھانے کھلایا کرتے ہین اور مغفرت کی دعائین کیا کرتے ہین اور صدقہ و خیرات دیا کرتے ہین چنانچہ انہین اعمال کا کرنیوالا یون کہتا ہی کہ الٰہی ثواب اسکا فلان بن فلان کی روح کو پہنچا پس ثواب ان عملون کا انکی ارواحکو پہنچتا ہی یا نہین اور اموات کو اس سے نفع حاصل ہوتی ہی یا نہین سوال چہٹا سوال اگر کسی نے نقص و عیب جوئی انبیا یا ہمارے نبی علیہ و علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کی کی اور انکو نکمّا و عیب دار سمجھکے حقارت دی اور یون کہا کہ نزدیک اللہ کے پیدا کرنا نبی کا اور بت کا اور دیو بھوت چمار شیطان دجّال کا برابر و یکسان ہی مراد کہنے والیکی یہہ کہ انبیا علیہم الصّلوٰۃ والسّلام جو اشرف و بہترین مخلوقات ہین پیدایش و خلقت مین ان سب پلید و ناپاک و اخس موجودات کے برابر ہین نعوذ باللہ من ذٰلک پس جو انبیاء علیہم السّلام کو کہ بہترین مخلوقات ہین دیو بت وغیرہ سے نسبت دے اور ان سب کے برابر ہمسر سمجھے وہ بے ایمان و بیدین ہوتا ہی یا نہین کیا حکم ہی اس عقیدے والیکو کہ نیّت اسکی انبیا علیہم السّلام کو ذلیل و حقیر و سبکسار کرنے پر اور انکی عزت و بزرگی بگاڑنے پر ہی چھوڑین یا توبہ پڑھاوین یا بغیر توبہ پڑھانیکے قتل کرکے کتّون کے آگے ڈالین کیونکہ ایسے کلمات بکنے سے اسکی مراد یہہ ہی کہ عالم کو گمراہ کرے اور سب کے اعتقاد بگاڑے و باطل کرے تا کوئی انبیا علیہم السّلام کی قدر و منزلت نہ سمجھے اور اُن سب سے بدگمان ہو وے یہہ کام شیطان کا ہی جب وہ مردود کسی مسلمان کو ظاہر کفر و شرک مین نہ ڈال سکتا ہی اسطور انکے عقیدے بدلانے سے انپر ہاتھ چلاتا ہی یعنے جب انھون نے یہہ سمجھ لیا کہ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسّلام ہمارے جیسے بشر تھے مگر اللہ تعالی نے انکو خلق کیطرف پیغام پہنچانیکا حکم دیا ہے کہ ہوئے ہین اور پتھر کیطرح ناچیز ہوئے ہین جو اپنی حیات مین نبوت و رسالت کے سبب سے

بزرگی رکھتے تھے اب وہ بزرگی جاتی رہی اللہ قادر ہی ایسے اور انبیا اور جو چاہے بت و شیطان
و دجال وغیرہ پیدا کرسکتا ہی نعوذ باللہ من ذلک ایسی بری باتین کرنے سے بڑا وسیلہ شیطان کے
ہاتھ لگا ہی کہ اُسنے انبیا علیہم السّلام کو سب کے دلون مین خوار و بیمقدار کرے تا سب انکو ذلیل و حقیر
سمجھین شیطان کی مراد انسانون کو گمراہ کرنیکی ہی سواس وسیلے سے حاصل ہوتی ہی ایس شر و
فساد ایسے کہنے والیکا کہ مسلمان کے لباس مین ہوکے گمراہ ہوا ہی ہزار شیطان و کافر سے بدتر
ہی سوال ساتوان اب لوگون نے اختراع کیا ہی کہ قرآن شریف کا چھپوانا چھاپے خانون مین
حالانکہ چھاپے خانیکے چھاپنے والے اور کام کرنیوالے اکثر کافر بے دین ڈوبے ہوئے نجاست و
غلاظت مین لوگ و پیش کار ہین اگر کوئی قرآن کے چھاپتے وقت حقارت و بے ادبی جو قرآن کے
اوراق سے ہوا کرتی ہی نظر کرے تو غیرت اسلام کی پاسداری عظمت قرآن شریف کی ان بے ادبیون
کے دیکھنے سے اس قدر ہوتی ہی کہ انکو اس کام سے مار کے منع کرین تا قرآن کی اس سر تک بے ادبی
نہو کسواسطے کہ اوراق چھپے ہوئے زمین پر پڑے ہوئے رہتے ہین اور بے ادبی سے اُسپر پانون
دیا کرتے ہین اگر انسے پوچھئے کہ یون قرآن کی چھپوا کے بے ادبی کیون کرتے ہو وے اسطرح
بولتے ہین کہ ہم دین کو نشر کرتے ہین اور خدا کے بندون پر آسان کرتے ہین کہ انکو چھپے ہوئے قرآن
تھوڑی قیمت سے میسّر ہون اسمین مسلمانون کو نفع و فایدہ ہی اگر کہو کہ اس نفع سے اسمین بہت
بڑی گناہ ہی تب وے لاجواب ہوکے چپ رہتے ہین ہمنے ایک نیکبخت دیندار سے سنا ہی کہ اُسنے چھپے ہوئے
اوراق بقال کی دوکان مین دیکھے جب اوسنے غور کیا تو قرآن کے اوراق نظر آئے تب اوسنے
دوکاندار سے پوچھا کہ یہہ اوراق تیرے کسکام آوینگے اُسنے کہا کہ اسمین اجناس کی پوڑیان باندھکے
خریدارون کو دیا کرتا ہون اس شخص نے کہا کہ یہہ قرآن کے اوراق ہین اسمین بے ادبی کیون
کرتا ہی تجھکو خدا کا خوف نہین ہی اسنے کہا مین مسلمان نہین ہون مجھے ملامت کیون کرتا ہی
مین نے فلانے مسلمان کے چھاپے خانے سے پوڑیان باندھنے کے واسطے بکاتے
لئے ہین تب اس نے کہا جو قیمت تو نے دی ہی مجھسے پھیر لے اور یہہ اوراق دے بقال نے کہا

//

اگر دی ہولی قیمت سے زیادہ اور نفع دو گے تو مین دیتا ہون اس بدبخت نے دین کی پاس رکھکے اور اس قیمت سے زیادہ دیکے وسے اوراق لے لئے اب وے اوراق اس شخصکے پاس موجود ہین پس ان باتون سے معلوم ہوا کہ قرآن شریف چھاپنے کی بہت بڑی گناہ ہی اس چھاپنے سے بے ادبی وسکساری قرآن شریف کی نہایت درجے تک ہوتی ہی **سوال اٹھوان** اکثر مسلمانون کی یہہ عادت ہی کہ اٹھتے یا بیٹھتے یا سوتے وقت یا رسول اللہ و یا حبیب اللہ کہا کرتے ہین اور کبھی یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ ذکر کیا کرتے ہین پس اسطرح کہنا یا پکارنا یا ندا کرنا شرع مین جایز ہی یا نہین **سوال نوان** مسلمانون مین یہہ معمول ہی کہ اکثر پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی یا اولیای صالحین کی نذر و منّت کیا کرتے ہین اور یون کہتے ہین کہ اگر اللہ میرے مریض کو شفا دے یا میرا غایب سلامت آوے یا میری فلانی حاجت برآوے تو مین واسطے اللہ کے حجرہ نبویہ پر اتنا خرچ کرونگا یا فلانے شیخ کے مزار پر یا ربیع الاوّل مین رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا مولود پڑھاونگا پس ایسی نذرین و منّتین کرنا شرع مین جایز ہی یا نہین **تتمہ** اکثر عادت مسلمانون کی یہہ ہے کہ جب موذن اشہد انّ محمدا رسول اللہ کہتا ہی سننے والے اسی وقت اپنے انگوٹھے کے ناخن آنکھون پر رکھکر بعد چومتے ہین اس عمل کا کوئی اصل دین مین پایا جاتا ہی یا نہین اب کئی لوگون کو اس عمل کے کرنے سے انکار پیدا ہوا ہی

عربی مین جواب مصدّق ہوئے اونکا ترجمہ

بوجھہ ای سوال کرنیوالے توفیق دے اللہ تعالی تجھکو اور ہمکو اور سب مسلمانون کو احکام و مسایل دینکے سمجھنے اور بوجھنے کی تو نے ہمسے نو سوال احکام دین کے کئے حقتعالی تجھکو جیتا رکھے اور شرع مبین کی فرمان برداری کی قوت دے اور کردانے ان لوگون سے جنکو نعمت ہدایت کی بخشی ہی اور نہ کرے اس گروہ سے جنپر غضب کرکے گمراہ کیا ہی آمین اللہ کے توفیق دینے سے تیرے نو سوالون کا جواب ہر یک سوال کا علیحدہ جواب کمال تفحص اور تحقیقات سے چارون مذہب کی کتابون سے انتخاب کرکے لکھا ہی پس چاہیئے ان جوابون پر اعتماد کرے اور جو ان جوابون سے مخالف ہو کے برخلاف اسکے حکم کرے اسپر بھروسا و اعتبار نہ کرے واللہ الہادی وکفی بہ حسیباً **پہلے سوال کا جواب** انبیا علیہم الصّلوٰۃ

والسّلام اور ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر ون مین بہ حیات حقیقی زندہ و حیات ہین
اس مین کچھ شک و شبہ نہین ہی جو کوئی اُمّتی صلوٰۃ و سلام اپنپر پڑھتا ہی اگرچہ پڑھنے والا اسکا بہت
دور و بعید کی مسافت پر ہووے وہ صلوٰۃ و سلام آپکو پہنچتے ہین پر کوئی قبر مکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر حاضر
ہوکے صلوٰۃ و سلام پڑھتا ہی تو آپ قبر شریف سے صلوٰۃ و سلام سُنا کرتے ہین اور اس حاضر کو اپنی قبر اشرف
سے من حیث السمیع الثقّلین جواب دیا کرتے ہین پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کی حالت حیات مین تحیات کا
پڑھنا ساتھہ جن الفاظ و کلمات کے واجب تھا آپکے بعد رحلت بھی اس لئے کہ آپ اپنی قبر شریف مین
حیات ہین تحیات کا پڑھنا اِسی صیغہ ماثورہ اصلیہ پر مستحب اور ثابت رہا ہی **دوسرے سوال کا جواب**
قرآن کی آیتین اور احادیث نبویہ سے ہمارے پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شفاعت امت کی باب مین ثابت ہے
حق سبحانہ و تعالی نے آپکو مختص بعطیۂ شفاعت کرکے روز ازل سے آپسے وعدہ کیا ہی کہ جسقدر چاہین قیامت
مین اپنی امّت کے گنہگارون کو شفاعت کرین اللہ تعالی آپکو اس باب مین مختار مطلق کیا ہی اگرچہ اللہ
تعالی سے واسطے شفاعت کے نیا حکم لینے کی حاجت نہین ہی مگر آن سرور قیامت کے روز محشر مین عرش
معلّی کے پاس یعنے مقام محمود مین اس عطیہ عظمی کی شکرگذاری مین کہ اللہ تعالی نے آپکو بخشا ہی خالص براسم
عبودیت جتانے کے لئے اپنا سر مبارک سجدہ مین رکھکے اللہ تعالی سے واسطے اپنی امت کے اذن شفاعت
کا چاہین تب اللہ کیطرف سے ندا ہوگی ارفع راسك اشفع تشفع سل تعط جو ہمنے آپسے وعدہ
کیا ہی ولسوف یعطیك ربك فترضیٰ وہ وعدہ آج پورا کرینگے اور جسطرح تو راضی ہو شفاعت
مین ماذون ہی **تیسرے سوال کا جواب** ہمارے پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کے معجزات روشن تر و من الشمس
اظہر ہین جو تصرف اللہ نے آپکی ذات مبارک کو حالت حیات مین بخشا ہی وہی تصرف آپکے بعد ممات
بھی حشر تک قبر شریف مین ثابت و جاری ہی آپکے اولیای امت کی کرامات انکے حیات مین سلف و خلف
سے مشاہدہ و معاینہ ہین سو آپکے فیض و برکت سے جاری و مشہور و حق ہین اولیا و صالحین قبور مین بحیات
حقیقی یا معنوی زندہ ہین اگرچہ علمای دین اس قول مین مختلف ہین اما اصح یہہ ہے کہ اولیا اپنی قبور مین
بحیات معنوی زندہ ہین جو تصرف اپنی حیات مین رکھتے تھے وہی بعد ممات بھی اکثروں سے جاری ہی

چنانچہ

چنانچہ امام بخاری و معروف کرخی و شیخ عبد القادر جیلانی قدس اللہ اسرارہم کی قبور سے ثابت ہو چکا ہی کہ
مٹی انکی قبروں کی واسطے ہر درد کے تریاق مجرب ہے جایز ہر مومن کو وسیلہ لینا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا
اور اصحاب و اولیاء صالحین کا مصیبت دفع ہونے اور قضا حاجت بر آنے اور برسات مانگنے کے واسطے
چنانچہ روایت کی ہی امام بخاری رضی اللہ عنہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
نے جب اپنی خلافت میں بسبب قحط سالی کے برسات مانگا تب آپنے عباس بن المطلب رضی اللہ عنہ کا وسیلہ
لیکے دعا مانگی کہ ای بار خدایا جب ہم وسیلہ لے آتے تجھے پاس تیرے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا تو پانی
دیا کرتا تھا اب وسیلہ لے آئے ہم طرف تیرے ہمارے نبی کے چچا کا پس تو پانی دے ہمکو لوگ کہتے ہیں کہ اس توسل کی
دعا کے بعد فی الفور افضال الٰہی سے بارش برسا تحقیق آیات اور احادیث سے ثابت ہے کہ ارواح
باقی ہیں اور انکو زوّار کا شعور بھی ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک کاملوں کی ارواحکو زیادہ قرب اور مکان
ہی کرامات و تصرف جو اولیا کے حالت حیات میں تھے وہی بعد ممات بھی ثابت ہیں پر اللہ متصرف حقیقی
ہی یہہ تصرف اولیا کا انکے فیضان سے جاری ہی کوئی اہل ولایت اپنی ذات سے ان تصرفات پر قادر نہیں
ہی الّا من فیضان اللہ تعالیٰ جو چیز وسیلہ لینے والیکو بسبب دعا کے ملتی ہی اور حصول مراد وغیرہ ہوتی
ہی وہ سب اللہ کے فضل و کرم سے ہی اور خاص اسی واحد لاشریک کے دینے سے ہی وسیلہ اولیا کا
سبب پڑتا ہی حصول مرادات میں چنانچہ یہہ شیخ محدّث رحمۃ اللہ جو معروف ہند میں ہیں انھوں نے اپنی شرح
مشکوٰۃ شریف میں لکھا ہی اور یہہ قول مشایخوں میں بھی مشہور تر ہے إِذَا تَحَيَّرْتُمْ فِي الْأُمُورِ فَاسْتَعِينُوا
مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ + اس لئے کہ اہل قبور اللہ جلشانہ کے حضور اقدس میں مزید درجات و مقامات سے محظوظ
و مکرم ہیں اسپر آیت شریفہ قرآنیہ ناطق ہی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا
بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ
لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ؕ اگرچہ اولیا ظاہرا کافروں کے
ساتھ حرب کر کے مقتول نہوے لیکن تا عمر بھر اپنے نفس اور شیطان سے انکو جہاد اور حرب رہا ہی
بنا برآں آیت کے سیاق سے اگر حق تعالیٰ چاہے تو مجاہدوں کی فضیلت میں انکا داخل ہونا متصور ہے +

چوتھے سوال کا جواب ان مسلمانون پر جو حجکو جائینگے سنّت بلکہ قریب وجوب ہے کہ ہمارے پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت سے مشرّف ومستفید ہورہین کہ اگر کوئی اس سعادت ابدی حاصل کرنے سے محروم ہورہے اور عمدًا بغیر عذر کے پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کے قبر انور کی زیارت ترک کرے تو وہ فاسق وخاطی ومتہاون بدین وگنہگار شرع مبین ہی اسپر اس حدیث نبوی سے کہ فقد جفانی وارد ہی ملامت ثابت ہوتی ہی حرمین شریفین یعنے مدینہ نبویہ ومکہ معظمہ زادہما اللہ تعالی شرفًا وتعظیمًا وتکریمًا بزرگی وحرمت مین بلاشک برابر ہین مدینہ منورہ ومکہ معظمہ کی حرم سے گیلا وسوکھا جھاڑ پات توڑنا اُکھاڑنا منع ہی مگر اتنا فرق ہی اس عمل کرنے سے مکہ کے حرم مین فدیہ واجب ہوتا ہی اور مدینہ کے حرم مین فدیہ واجب نہین ہوتا ہی لیکن جھاڑ پیڑ اُکھاڑنے والے ان دو مکانون کے آثم اور گنہگار رہتے ہین پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی قبر مکرّم کی زیارت کے آداب لازمہ مشروحًا کتابون مین لکھے ہوئے ہین شمہ اسکا جذب القلوب مین مرقوم ہی دیکھنے سے معلوم ہوگا علماء رحمہم اللہ نے بیان کیا ہی کہ آپکی قبر مکرّم کی جگہہ عرش اعظم پر شرافت رکھتی ہی **پانچوین سوال کا جواب** ربیع الاوّل مین بارہ راتین چاند سے بارھوین تک پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کے مولود پڑھانیمین خواہ عربی ہو یا ہندی کہ جس مین احوال ولادت وبعثت ووفات پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم ہوجگا نا کمال مستحسن ومرغبات سے ہی اگر جسکو اللہ نے دولت ومال دیا ہوا سنے اس ماہ مبارک مین اپنی ہمّت موافق مسلمان اغنیاء وفقراء کو کھانے کھلاکے فقیرون غریبون پر وسعت کرین اور اسکا ثواب جناب رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وسلّم کی روح پرفتوح پر بخشین اس عمل کے کرنیوالے اور اس راہ مین جان ومال صرف وایثار کرنیوالے وہی مؤمن ہین کہ جنکے دلون مین حُبّ ودوستی پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی کامل وغالب ہے۔ اَللّٰھُمَّ اُرْزُقْنَا حُبَّہٗ وَاِتِّبَاعَہٗ اسی طرح اصحاب پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم وخلفای راشدین وعلمائے واولیاء صالحین واموات المسلمین کی فاتحات کے کھانے کھلانا بہ نیّت ایصال ثواب لاروحہم جایز اور شرع مین درست ہی جو اہل میّت اپنے اموات کے واسطے قرآن پڑھاتے ہین اور کھانا کھلایا کرتے ہین اور صدقہ وخیرات دیا کرتے ہین اور دعائین مغفرت کی کیا کرتے اللہ سبحانہ وتعالی ثواب اسکا

اپنے فضل وکرم سے انکی ارواحکو پہنچاتا ہی اور کرنیوالیکو بھی ثواب پورا ملتا ہی فضل اللہ واسع عامل و
معمول لہ کو ثواب برابر و پوری جزا ملتی ہی ومشروعیہ وسنیت ولایم وضیائم یعنے شادی و میت کے
کھانے کا حکم کتب مطولہ مین رجوع کرنے سے معلوم ہوگا۔ **چھٹے سوال کا جواب** اگر کسی نوع سے
کوئی نقص وعیب جولی ہمارے پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم یا انبیا علیہم السّلام کسی ایک کی کرے یا ہمارے
پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کو ذلیل وحقیر تصوّر کرکے کسی صورت سے خواہ آپکی ذات یا نسب یا فعل یا عمل
کی خفت وسبکساری وحقارت کرے یا یون کہے کہ نزدیک اللہ کے پیدا کرنا نبی کا اور وثن وصنم
و دیو وشیطان و دجّال وغیرہ کا برابر ویکسان بمنزل واحد ہی چنانچہ اللہ تعالی ان سبکو
جب چاہے پیدا کرسکتا ہی اس کہنے والیکا نہ یہہ ارادہ ہی کہ اللہ کی قدرت بیان ہو بلکہ مراد اسکی
اس اقول قبیحہ سے یہہ ہے کہ افجر واخس موجودات کو ساتھہ اشرف وبہترین مخلوقات کے
انبیا علیہم السّلام ہین برابر وہمسر کرے اور وے انبیا علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کہ اللہ نے انکی علو
شانکو شرافت وفضیلت وبرگزیدگی بخشی ہی اور ساتھہ منصب شفاعت ومزاید درجات کے
ممتازی دی ہی ازروی استخفاف ذلیل وحقیر کرے تا رتبہ مین اُن سب اخس موجودات کی برابر
وہمسر ہو جاوین پس جس شخص نے یون کہا اور انبیا علیہم السّلام کو کہ بہترین مخلوقات ہین ان
خبائث موجودات کی برابر وہمسر سمجھا وہ لاشک بے دین وبے ایمان ہی اس بات کے دلایل
اہل سنّت وجماعت کے کتابون مین موجود ہین اگر کسیکو اس بات مین شک ہو وہ کتب دینیہ
مین دیکھہ لیوے جس سے ایسے اقوال خبیثہ صادر ہووین تو حاکم اسلام کو قتل اسکا واجب ہے
واحتیاطًا اسے استتابہ کرین توبہ کرنے سے انکار کرے تو حال اسکا بطور کافرون کے ہی بلکہ
زیادہ خوف اسکی تنافر لسان کا ہی اعاذنا اللہ والمسلمین من ذالک ؛ **ساتوین سوال کا**
جواب چھاپنا مصاحف وقرآن مجید وفرقان حمید کا چھاپہ خانون مین حرام ہی اسلئے
کہ چھاپے خانہ مین قرآن کی بہت بےحرمتی وبے ادبی ہوتی ہی قرآن کو مس کرنا اور ہاتھہ لگانا مسلمانونکو
بیوضو درست نہین پھر کافرون کے ہاتھون سے اس نوع سے ذلیل وحقیر کرنا نہایت حرام ہے

اور جو سوال مین حکایت خریدنے اوراق وغیرہ کی لکھی ہی اگر فی الواقع ہو تو ثبوت بے ادبی و بیحرمتی مین کچھ شک نہ رہا اسواسطے سد باب چھاپنیکا کرنا مسلمانون پر لازم ہی اور قرآن کے چھاپنے کی گناہ اُسکے منافع سے جو عوام کے خیال مین متخیل ہی بس زیادہ ہی فلکن الذین حفیظا ومعظما ولا تجعلہ حقیرا صاغرا کما تدین تدان ٭ جسطرف قرآن شریف ہو اُس رُخ پانون پھیلانا ممنوع ہی بلکہ شرعاً حرام ہی

آٹھوین سوال کا جواب

عوام مین سلف سے خلف تک یون شایع و مروج ہی کہ اہل اسلام کیا خواص کیا عوام علماء و صلحاء اکثر اوقات قیام و قعود یا شدّت وبلا و مرض مین یا رسول اللہ و یا حبیب اللہ کہا کرتے ہین اس پکارنے سے و ندا کرنے سے انکا ارادہ و اعتقاد یہہ نہین ہی کہ پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنے نفس نفیس سے بغیر فیضان اللہ کے بندونکے حصول مقاصد و مراد پر قادر ہین جسطرح یا اللہ المستعان کے کہنے سے عقیدہ انکا اللہ کے جناب اقدس مین رہتا ہی یہہ سبھی جانتے ہین کہ اللہ سبحانہ و تعالی سب چیز پر کیا عدداً کیا ایجاداً قادر ہی بلکہ ان لوگون کی مراد اس ندا کرنے سے یہہ ہی کہ رسولخدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کو یاد کرین اور آپکی ذات پاک سے مدد چاہین تا آپ توجہ فرما کے اُنکے کشف کروب کے واسطے اللہ کے جناب مین شفیع اور فریادرس ہون امید قوی ہی کہ وہ کاشف حقیقی اپنے حبیب کی شفاعت کے وسیلے سے اُنپر نظر رحمت کرکے بلائین و مصیبتین انکی دفع کرے پس جن لوگونکا یہہ اعتقاد ہی اُنپر ندا کرنے سے کیا باس و قباحت ہی یہہ ندا غایب کے واسطے نہین ہی اسلیے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنی قبر مین بحیات حقیقی حیات ہین آپکی امت کے صلوٰۃ و سلام آپ پر عرض ہوا کرتی ہین پس ندا کرنے مین کیا منع ہی اسکا بھی تبلیغ ہو لانّ قدرۃ اللہ واسعۃ اگر کوئی اس ندا کرنے سے منع کرے پھر اسے لازم یہہ ہے کہ بیان کرے کہ یا رسول اللہ کی عوض کیا کہین اور کس اسلوب پر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو یاد کرین یا آپکا ذکر و نام لینے کو بالکل چھوڑ دین ہم نے اس استمدادی ندا کرنے سے کتب معتبرہ مین کچھ تعرض و اعتراض نہین دیکھا جو اعتراض کرتا ہو الحق اُسکے دل مین ہمارے پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم سے شاید بغض و مرض ہی کہ جنکے طفیل و کرم وجود سے ہمنے اللہ سبحانہ و تعالی کی ذات اقدس کو

ستر پہچانا ۱۳۱

پہچانا اور اسکی وحدانیت والوہیت وشریعت سے ہم واقف ہورہے یہہ سب فیض آپکی رسالت کا ہی
چاہیئے اس مرض کی دوا وعلاج رسول مقبول کو ندا کرنے سے اور توجہ لینے سے کمال خاکساری
کریں تا اللہ سبحانہ وتعالی اس مرض سے انکو شفا بخشے اس سوال میں یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئا للہ
کا ذکر ہی یہہ بھی کسی نوع سے منع نہیں ہی چنانچہ جنگل وصحرا میں متحیر ونکو یا رجال الغیب اعینونی
کہنا ارشاد ہوا ہی یہہ ندا غایب کے واسطے ہی لیکن مراد اس ندا کرنے سے شدت وملال
واختلال میں اُنسے استمداد مانگنا ہی تصرفات حضرت غوث الاعظم قدس اللہ سرہ کے انکی
قبر میں معروف وجہان میں کالشمس فی نصف النہار مشہور ہیں وہ اللہ سبحانہ وتعالی کے
صالحین بندون میں داخل ہیں جنکے شان میں الذین لاخوف علیہم ولاہم یحزنون وارد ہے
محبت انکی تریاق فاروق ہی اور بغض انسے سم قاتل ہی نوین سوال کا جواب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کی ویا صحابہ رضی اللہ عنہم یا اولیائی صالحین رحمہم اللہ کی نذر ومنتین کرنا اس صورت
سے کہ اگر اللہ میرے مریض کو شفا بخشے یا میرا غایب حاضر ہو یا مجھکو فرزند نصیب کرے یا میری
فلانی حاجت برآوے تو میں نذر کرتا ہون کہ واسطے اللہ کے حجرہ نبویہ پر یا فلان مشایخ کے
ضریح پر غلاف چڑھاونگا یا اتنا خرچ کرونگا یہہ کچھہ منع نہیں ہی ایسی نذریں اور منتین کرنا شرعًا
جایز ودرست ہی جب ناذر کی مراد اللہ پوری کرے اپنے فضل وکرم سے تب اس شخص پر
واجب ہوا کہ فورًا وفائی نذر کرے علی ما ہو المتحقق فی الکتب الدینیہ — ہمنے تمہارے نو سوالونکا
جواب مختصر لکھا ہی وبخوف اطالت وملال ناظرین بیان دلایل ومسایل فقہیہ کے ایرادون کا
نہ کیا اہل علم خود حقیقت جواب شرعی کی نظر تامل وانصاف سے ان اجوبہ کو دیکھکے معلوم کرسکتے
ہیں عوام کو دلایل بیان کرنے سے حاجت نہیں جسکو اللہ نے ہدایت دی ہو اور علم دین
میں درک رکھتا ہو چاہیئے واسطے اسکے مطالعہ کرنا کتاب تکمیل الایمان کا جو مولنا شیخ عبد الحق
دہلوی رحمہ اللہ سے تصنیف ہی اور یہہ کتاب اوایل تعلیم میں لڑکونکو پڑھایا کرتے ہیں
اور دیکھنا شرح عقاید کا جو امام نسفی رحمۃ اللہ علیہ سے تالیف ہی اپنا عقاید درست کرنیکیلئے

بس کافی و مستحکم ہی بمبسوطات و مطولات کی طرف مراجعت کرنا ضرور نہین ہی مینے اُن جوابون کو
تفاسیر و کتب احادیث و کتب ایمہ معتبرین سے بغایت تحقیق و تحقیقات سے لکھا ہی جسکو یقین
نہو ان کتب مرقومہ سے مقابلہ کرے جو جواب کتابکی موجب ہو اُسپر عمل کرے اور جو جواب کتاب کے
مخالف ہو رد کرے لیکن مجھکو یہہ بات عالم صحیح الاعتقاد سے مرجو و معتبر ہے جاہل اور اس شخص سے
کہ دل مین جسکے انبیا و اولیا سے بغض و فساد و عناد بھرا ہوا نسے جوابون کا رد کرنا یا اسپر حرف
رکھنا قبول و منظور نہین ہی عافانا اللہ والمسلمین من ھذا الدّاء والبلاء والحمد للہ علی
السّرّاء والضّرّاء والصّلوٰۃ والسّلام علی سید الانبیاء وعلی آلہ واصحابہ مصابیح النور والضّیاء
وعلی جمیع المرسلین والانبیاء وعلی الملٰئکۃ المقرّبین والصلحاء والاتقیاء بعدد
قطرات المطر وذرۃ الاشیاء فی الصّباح والمسا اٰمین یارب العالمین ۵

یا اللہ یا ملہم بالصّواب جو عادت مسلمانون نے موذن کے اشہد انّ محمدا رسول اللہ کہنے پر
کیا ہی کہ اپنے ہاتھ کے انگوٹھے اٹھا کر اُنکے ناخن آنکھون پر رکھتے ہین اور چومتے ہین شاید کہ حدیث
نبوی اگرچہ ضعیف ہو اسباب مین وارد ہوا اور بہر صورت یہہ عمل ترغیبات فیہ سے خالی نہین ہی اور اس عمل کو
حکایت وارده طویلہ اعتضاد و بازو کرتی ہی کہ ہمارے اصل باپ یعنے نبی اللہ آدم علیہ السّلام نے جب
ابواب جنّت پر لکھا دیکھا کہ لا الٰہ الّا اللہ محمّد رّسول اللہ جناب کبریا جلشانہ مین عرض کیا کہ
یہہ کون شخص ہی کہ جنکا نام تو اپنے نام پاک کے ساتھ لکھا ہی ندا ہوئی کہ یہہ میرا خاص رسول اور حبیب
تیرے اولاد سے ہی اگر یہہ نہوتا تو تجھے پیدا نہ کرتا یہہ سبب ظہور کائنات ہی آدم علیہ السّلام نے عرض کیا کہ
شاید میرے دیکھنے مین آویگا اور مین اپنی حیاتی مین اسکو دیکھونگا حکم ہوا کہ وہ ختم المرسلین ہی آخر
زمانہ مین متولد ہوگا یہہ سنکر حضرت آدم علیہ السّلام پر شوق نے غلبہ کیا اور اُس جمال جہان آرا کے
دیکھنے کا نہایت مشتاق ہوا اُسپر حکم ہوا کہ اپنے ابہام کے ناخون کو دیکھ اسکا جمال باکمال نظر
آویگا آدم علیہ السّلام دیکھتے ہی ان ناخون کو چوم کے اپنے آنکھون پر رکھکر کمال خوشی سے کہا
قرّۃ عینی یا رسول اللہ و یا حبیب اللہ یعنے تو میرے آنکھون کی ٹھنڈک و خنکی اور بصارت ہے اور اکثر

علما کے

علما کے پاس یہہ حکایت ثابت و خلق اللہ مین مشہور نہی ہی اور شرع مین بہی کچھہ اسپر انکار نہین گویا فضایل اعمال مین محسوب ہے اور جو حدیث بعضون نے روایت کی ہی کہ آنسرور صلّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم نے فرمایا کہ جو اپنے انگوٹھونکو اپنے آنکھون پر موذن سے اشہد ان محمداً رسول اللہ سنتے رکھیگا مین اسکا جنّت مین لیجانے ہارا ہونگا اگر یہہ حدیث ثابت ہو تو حکایت مذکورہ کو کمال اعتضاد حاصل اور گویا عمل ناس سابقاً وحالاً اسی حدیث پر جاری ہی اور جو کوئی اس عمل مشہور و معروف کے خلاف کہتا ہو جب لگ اپنے قول پر دلیل صحیح و قوی برپا نہ کرے تب لگ اسکا منع بے سند ہی اور اسباب مین مولوی مدرّس امام مسجد جامع عالم حضرت معلّم صاحب نے رسالہ عربی تصنیف کیا ہی اسمین انھون نے احادیث متعددہ اگرچہ ضعیف ہین جمع کیے ہین اور اس عمل کی سند حضرت نبی صاحب کے قول سے اور حضرت صدّیق اکبر خلیفہ مطہّر افضل الصّحابہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کے قول سے ثابت کیے ہین اگرچہ وہ روایات اسانید و صحت مین ضعف رکھتی ہین امّا انپر عمل کرنا برای تحصیل ثواب اخروی فضایل اعمال سے سمجھکے شرع مین ممنوع نہین ہی واللہ اعلم بالصّواب والحمد للہ الکریم الوّہاب وصلّی اللہ وسلّم علی سیّدنا محمد واٰلہ وصحبہ خیر آل واصحاب مادارت الافلاک وسحّت الاملاک ومطر السّحاب ۱۲ اور اس رسالہ سندیہ کی تاریخمین کسی نے چند ابیات کہے ہین امّا جسمین مادہ تاریخ ہی وہ یہہ بیت ہے اگر پوچھے مجھے از سال تالیف ہدینا اہل خیر اسکی ہی تاریخ

این تمام مسایل صحیح و بیشک وشبہ اندکسی ازین مسایل رو گرداند فاسق و خاسرست ۱ الراجی الی اللہ محمد عبداللہ پنجابی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ ۱۲

از مولوی محمد ابوبکر ولد مولوی عبدالکریم مرحوم کوکن سندھ عفی عنہ وعن والدیہ آمین ثم آمین

ہذہ الاجوبۃ المسطورۃ صحیحۃ بلا ریب کتبہ فقیر حقیر خادم پیر دستگیر سید عبدالقادر قادری عفی اللہ عنہ وعن والدیہ

استفتا (۴۴)

یہہ محضر نامہ علما و رئیسان اہل بمبئی کا رسالہ منجی المومنین و دفع البہتان وغیرہ وہابیون کے اقوال باطل کرنے کیلیے برحسب تذکار سید شاہ ابوالحسن صاحب قادری بیجاپوری کے کہ جس مقدمے مین شہر پونہ کے اہل سنّت و جماعت اور بعضے وہابیون مین تکرار تھی اور مولویون کی پنچایت کے انفصال پر مقدمہ معین ہوا تھا اور اس مقدمہ مین سرکار عدالت شعار سے حضرت مفتی شیخ علی صاحب

صدر عدالت بمبئی کے سرپنچ مقرر ہوئے تھے سب اہل سنت وجماعت کے اطلاع کے واسطے مقام معمورہ بمبئی میں جناب نا و خدا احمد امین صاحب رہ گئے دام اقبالہ نے حسبۃً للہ تعالیٰ محمد حسین ابن محمد سلیم مرحوم کے مطبع محمدی میں چھپوایا ۱۲۶۳ ہجریہ مقدسہ میں علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتسلیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ وحبیبہ محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین ۞ اما بعد جمیع کافۂ مسلمین اور تابعان حضرت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ظاہر ہو کہ ان دنوں میں ایک تازہ کتاب بنام سبیل المومنین ودفع البہتان تالیف کی ہوئی بنام محمد حسین ساکن اجرا اور چھپی ہوئی شہر پونہ کی جس میں تمام تحریرات مولوی نور الہدیٰ ساکن احمد نگر کی ہے سید شاہ ابو الحسن صاحب قادری بیجاپوری نے پونہ سے بمبئی میں لائے اور یہاں کے تمام علما اور طلبا ؤن کی نظر مطالعہ وملاحظہ سے گذرانے اور ایک محضر نامہ لکھوا کر اسکے ساتھ سبھون کے حضور میں بھیجے اور بحکم قولہ تعالیٰ فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ تمام علماؤن سے حق وباطل کی تمیز کرنے کے واسطے مہر و دستخط چاہے ہر چند اس فرقہ وہابیہ معتزلہ کا علمائے دہلی وکلکتہ ومدراس نے بالکل استیصال اور رد کر دیا ہے اور حرمین الشریفین سے بھی اس فرقے کے پانچ مولویون کو اخراج کیا ہے اور سب علماؤن اور چارون مذہب کے مفتیون نے وہان انصاف کر کے حرمین شریفین سے انکی جڑ اکھیڑ ڈالی ہے لیکن کہین کہین اس ملک مین انکی جڑ ڈالیان باقی رہ گئین سو مسلمانون مین فتنہ وفساد کا باعث ہوتا ہے اصل میں وہابی فرقہ عبد الوہاب نجدی کی طرف نسبت رکھتا ہے اسنے یہہ مذہب نکالا ہے بعضے اسکو شیعہ اور بعضے یہودی کہتے ہیں لیکن وہ شاذلیہ طریق کا مشائخ اور اپنے آبا واجداد کی شہرت کے سبب مشہور تھا کچھ باتین مذہب خوارج وشیعہ سے لیکر اہل سنت وجماعت کے مذہب کے عقاید واصول مین ملا کر قرآن شریف اور حدیث شریف مین بعضے مسایل جنکے معنی مین اختلاف کر کے ایک نیا مذہب بنا کر نام اس کا مذہب محمدی رکھا اور رسالہ توحید واحکام اس باب مین تالیف کیا چنانچہ تقویۃ الایمان مولوی محمد اسماعیل دہلوی کی اسی کتاب کا گویا ترجمہ وشرح ہے الغرض تحریفات

اور رسالہ قات ہمارے اہل سنّت وجماعت کے تفسیر وحدیث وفقہ وعقاید کی کتابون کی
عبارت مین اس فرقے کے لوگون نے بہت کی ہی بعضون نے لفظون کو اور بعضون نے معنی کو
پھیرا ہی چنانچہ اس کا خلاصہ کتاب تصحیح المسایل اور بوارق محمدیہ لرجم الشیاطین النجدیہ مین
جو دہلی مین چھپی ہین بخوبی موجود ہین حق سبحانہ وتعالیٰ سے امید قوی ہی کہ اپنے حبیب علیہ
الصّلوة والسّلام کے طفیل سے اس امت مرحومہ کو ان نابان دجال کے فتنے سے بچاوے
ہر ایک مسلمان اہل سنّت وجماعت کو لازم ہی کہ اس مختصر نامے کو اور تمام کتابون کی عبارت جو مصحح
اسمین لکھی گئی ہی بخوبی پڑھے اور دوسرے بھائیون کو سناوے اور سمجھاوے تا انکے فریب سے ہشیار
ہو جاوین آمین یا رب العالمین ؕ هُوَ العلیم الخبیر حامدًا ومصلیًا ومسلمًا

قولہ تعالیٰ وتعاونوا علی البرّ والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان الحمد للّٰہ
ربّ العالمین والعاقبۃ للمتقین والصّلوة والسّلام علیٰ رسولہ محمد وآلہ واصحابہ واتباعہ
اجمعین ؕ یہہ تذکرہ ہی صریح اور بیان ہی صحیح اس باب مین کہ سنہ ۱۳۱۲ ہجریہ مقدسہ مین سید
طاہر علی صاحب ساکن احمد نگر یہان معمورہ بمبئی مین آکر لوگون علمائے دیندار کے حضور مین ظاہر کیے کہ
مولوی نور الہدیٰ وما اُهلّ بہ لغیر اللّٰہ کی تفسیر مین یون کہتا ہی کہ بزرگون کی نیاز کا جانور
حرام ہی اگرچہ بسم اللّٰہ کہکر ذبح کیا ہو اور مولانا خلیل الرحمٰن سلمہ اللّٰہ تعالیٰ کے رسالیکو غلط کہتا تھا
تب یہان کے علمای دیندار نے ایک مسئلہ لکھا اور جو حق تھا سو اُس مین ظاہر کر دیا جب وہ مسئلہ
احمد نگر کو گیا تو یہہ مولوی وہان سے نکلکر پونہ مین آیا اور کتاب منجی المؤمنین اور دفع البہتان
کی تحریک کی وہ کتاب یہان کے علماؤن کی نظر سے گذری صاف معلوم ہوا کہ اس کا بنانے والا
وہابی مذہب کا ہی چنانچہ اس کتاب کے ۳ صفحے مین لکھا ہی اور جامع اس کا ظاہر کرتا ہی کہ میرے
استاد مولوی مذکور کی تحریر سے ثابت ہوا کہ اصل اس فساد بیجا کی مسئلہ ما اُهلّ بہ
لغیر اللّٰہ ونذر لغیر اللّٰہ وزیارت قبور وغیرہ کا بیان ہی سو اس عاصی نے حضرت
ممدوح سے اس مسایل کو لیکر اسمین شامل کیا انتہیٰ یہان سے معلوم ہوا کہ وہ کتاب مولوی مذکور کی

تحریرات ہی اسکا مضمون وہابیہ فرقے کی کتابون کے موافق اور اہل سنّت وجماعت کی کتابون سے مخالف ہی اور جو اہل سنّت وجماعت کی کتابون سے نقل کیا ہی اسکی عبارات مین تحریف اور چوری اور غلطی بہت ہی چنانچہ منہج المومنین کے دوسرے فصل کے ۷ صفحے مین شیخ عبدالحق دہلوی رح کی شرح مشکوٰۃ عربی کی عبارت لکھی ہے اما الاستمداد باھل القبور فی غیر النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم والانبیاء علیہم السّلام فقد انکرہ کثیر من الفقھاء وقالوا لیس الزیارۃ الا للدّعاء للموتی والاستغفار لھم و ایصال النّفع الیھم بالدعاء وتلاوۃ القرآن انتھی یہان مولف منہج المومنین نے عبدالوہاب نجدی کا طریقہ اختیار کیا اور مأتہ مسایل واربعین مسایل کے جیسے بزرگون کی عبارت مین تصریق و تحریف کی اور اہل سنّت وجماعت کی معتبر کتاب کا نام فقط لوگون کو فریب دینے کے واسطے لکھا ہی اور شیخ کی عبارت اسکے ساتھ کی یہہ ہے جو مولف نے کہا گیا واثبتہ المشایخ الصّوفیہ قدس اللہ اسرارھم وبعض الفقھاء انتھی اور شرح مشکوٰۃ کے باب اسرا مین شیخ رح نے لکھا ہی امّا الاستمداد باھل القبور فقد انکرہ بعض الفقھاء الخ اور اس مقام مین استمداد قبور صالحین کو ثابت کیا اور آخر مین یون فرمایا انما اطنبنا الکلام فی ھذا المقام رغما لانف المنکرین یعنے استمداد قبور کے منکر کی ناک توڑنیکو اس مقام مین ہمنے طول کلام کیا ہی معلوم ہوا کہ منہج المومنین کا مؤلف پکا وہابی ہی اور ہمارے علمای اہل سنت وجماعت پر عبث جھوٹی تہمت اور بہتان باندھتا ہی چنانچہ دفع البہتان کے ۲۷ صفحے مین لکھا ہی مولانا خلیل الرحمن اور مولوی فضل رسول نے مولانا عبدالعزیز کی تفسیر وما اھلّ بہ لغیر اللہ کو اور مأتہ مسایل واربعین مسایل کو رد کیا تو علمای دیندار مین خفیف ہو کر اپنی قابلیت کو بٹا لگا لیا انتہی یہہ بھی غلط اور بہتان صریح ہی انکی قابلیت سبکو ظاہر ہے سیکڑون وہابی ہندوستان مین انکی تصانیف دیکھ کر اپنے بدمذہب سے توبہ کرگئے

اور اہل سنت وجماعت وہابیون کے فریب سے ہشیار ہو گئے فصل تیسری منحۃ المومنین کے صفحے ۱ مین لکھا ہی اس فصل مین وے مسایل ہین جو ہم مین اور انہین مختلف ہین مسایل کے سوال پر بدعت پسندونکا جواب ہی اور بدعت شکن کا اسپر رد ہی انتہیٰ یہان سے صاف لپنے وہابی پنے کا اقرار کرتا ہی دیندار علماؤن کو بدعت پسند اور خود کو بدعت شکن لکھا اور مختلف ہونا مسایل کا ہم مین اور انہین ثابت کر دیا چنانچہ صدقہ بمیت وفاتحہ چہلم وبرسی وتلاوت قرآن قبر کے نزدیک اور اولیا وصلحا سے مدد کا پہنچنا وہابیون کے نزدیک منع وبدعت ہی اور ہم اہل سنت وجماعت کے نزدیک جایز ومستحسن ہی جزو عم کی تفسیر عزیزیہ کے ۵۰ صفحے مین لکھا ہی جس کا خلاصہ یہہ ہے اور جو دفن کرنے مین اجزا بدن کے اس لپنے مقام پر سبکے سب اپنے حال پر برقرار ہو جاتے ہین تو روح کا علاقہ بدن سے ازراہ نظر عنایت کے بحال رہتا ہی اور زیارت کرنے والون اور دوستون اور فایدہ لینے والون کی طرف توجہ روح کی آسانی سے ہوتی ہی اور آثار اس عالم کے جیسے صدقہ اور فاتحہ اور تلاوت قرآن مجید کی جو اس مقام پر کہ اسکے بدنکا مدفن ہی واقع ہوتی ہی تو آسانی سے فایدہ بخشتی ہی اور اسی واسطے اُن اولیاء اللہ اور صلحای مومنین سے کہ دفن کئے گئے ہین نفع اور فایدہ لینا جاری ہی اور مدد اور فایدہ بھی اُنسے متصور ہے اور اسی تفسیر عزیزیہ کے والقمر اذا اتّسق کے تحت مین ۱۶۸ صفحے پر لکھا ہی اور مدد زندون کی مردون کو اس حالت مین جلد پہنچتی ہی اور مردے ایسے وقت مین اس طرف کی مدد کے منتظر ہوتے ہین اور یون گمان کرتے ہین کہ گویا ابھی ہم جیتے ہین اسیواسطے حدیث شریف مین قبر کے احوال مین وارد ہے کہ مسلمان آدمی وہان کہتا ہی کہ دعوني اصلّي یعنے چھوڑو مجھکو کہ مین نماز پڑھون اور یہہ بھی وارد ہی کہ مردہ اس حالت مین غریق کے مانند ہی کہ انتظار فریاد پہنچنے والے کا رکھتا ہی اور صدقے اور دعائین اور فاتحہ اس وقت اسکے بہت کام آتے ہین اور اسی واسطے اکثر لوگ ایک سال تک علی الخصوص ایک چلّے تک موت کے بعد اس قسم کے کامون مین کوشش اور سعی

کرتے ہین اور بعضے خاص اولیاء اللہ جنکو اللہ تعالی نے محض اپنے بندونکی ہدایت اور ارشاد
کے واسطے پیدا کیا ہی انکو اس حالت مین بھی اس عالم کے تصرف کا حکم ہوتا ہی اور اس طرف متوجہ
ہونے سے اُنکے استغراق مین کمال وسعت مدارک کے سبب سے کچھہ خلل واقع نہین ہوتا اور وہ
استغراق اس طرف کے متوجہ ہونے کو منع بھی نہین کرتا اور ایسے لوگ باطنی کمالون کو
انہین سے حاصل کرتے ہین اور حاجتمند اور غرض والے اپنے اڑے کامون کی کشادگی کا سبب
اُن سے پوچھتے ہین اور اسکے کہنے پر چلنے سے اپنا مطلب پاتے ہین اور اُنکا حال اسوقت مین
اس مصرع کے مضمون پر گواہی دیتا ہی **مصرع** من آیم بجان گر تو آئی بہ تن انتہی
اور منہج المؤمنین کی فصل تیسری کے ۶۱ صفحے سے ۱۵۲ صفحے تک نذر نیاز فاتحہ درود شریف
بدعت اور تفسیر ما اھل بہ لغیر اللہ کا بیان ہی اور اس جانور کو حرام کرنے مین عمدہ دلیل
حضرت مولانا شاہ عبد العزیز رح کی تفسیر سے نقل کی ہی سو اس تفسیر عزیزیہ کے مصنّف نے
اپنے لکھے سے رجوع فرمایا ہی مگر پہلے کلکتّے مین چھپنے وقت وہ عبارت ویسی ہی ان لوگون
نے قایم رکھی چنانچہ بوارق محمدیہ لرجم الشیاطین النجدیہ کے صفحے ۱۶۵ مین لکھا ہی ہنگام طبع
تفسیر عزیزیہ کہ بیبندگان بر غلطی این مقام مطلع کردیدہ صاحب تفسیر را بتغییر تحریر تکلیف دادند
تا دیر باز آن مکاتبہ و مکالمہ درین خصوص جاری ماندہ ہم صاحب تفسیر چند نوبت بہ تحریر پرداختہ
انانچہ در تفسیر اتفاق تسطیر افتادہ بود رجوع فرمود و این امر را منقصت آن بزرگوار تصوّر
نباید کرد بلکہ در طریق انصاف کمال منقبت ست عصمت از خطا خاصہ انبیا و مذموم اصرار بر
خطا ست انتہی معلوم ہوا کہ اپنی سہو و خطا پر اقرار کرنا اور اس سے باز آنا کمال دینداری و نفسانیت
ہی اور اپنی خطا پر ضد و اصرار کرنا اور عار کو نار سے مرجح سمجھنا جہالت و کفر ہے نعوذ باللہ منہا
منہج المؤمنین کا مؤلف کبر و نفسانیت سے خود کو سب سے دیندار زیادہ سمجھتا ہی اور سب سنّت و جماعت
کو بدعتی بولتا ہی اگر اپنے عیب پر نظر کرے تو کبھی دوسرے مسلمانون کی عیب چینی و بدگوئی نکرے
خدا ہمکو اور سب مسلمانون کو اور اسکو ہدایت دیو کیونکہ جو مسلمان کو کافر بے ایمان کہے تو وہ کفر اسیکی

طرف عود کرتا ہی اگر مسلمان مین ۹۹ جز کفر کے اور ایک جز ایمان کا ہو تو اسکو بھی کافر کہنا منع ہی دفع البہتان کے ۴ اور ۵ صفحے مین لکھا ہی کہ سنہ ۱۲۶۳ ہجریہ مین جو مولوی مکہ معظمہ سے نکالے گئے انکو ذلّت دینے اور وہان سے نکلوانے کی تین برس سے متواتر تین ہو رہی تھین چند نجدیون کینہ ور وہابیا نے نواب جان کر صدہا ریال خرچ کئے اور ان مظلوم ناکردہ گناہون پر تہمت لگا کر سب بے تحقیق و بے دریافت نکلوائے گئے انتہی یہہ احوال تو سبکو معلوم اور مکہ معظمہ کا محضر اظہار الحق مین موجود ہے ان پانچون وہابی مولویون پر جو ہندوستان کے وہابیون کے استاد و مرشد تھے چارون مذہب کے مفتیون کے فتوی سے قصور ثابت ہوا یعنے روضہ شریف کے مقابل مدینہ منورہ مین دست بستہ کھڑے رہنے کو بدعت کہا اور وہابیون کے مسئلے وہان ظاہر کئے اور مولوی اسمٰعیل و مولوی اسحاق کی کتابون کا درس شروع کیا اسلئے اپنی سزا کو پہنچے اور یہہ مؤلف دفع البہتان کا اور منحی المومنین کا پورا وہابی ہی کہ اپنے استادون کی یہان تک رعایت اور ہم مذہبی کی پاسداری کیا کہ جو مکہ معظمہ کے علماؤن کو ظالم اور راشی کہا ہم سب اہل سنّت وجماعت کا وہی مذہب ہی جو آج مکہ معظمہ مین قایم و دایم ہی اور ان وہابیون کا مذہب وہ ہی جو مکہ سے مردود اور شفاعت سے محروم ہوئے ہین ہر چند وہابیون کی کتابین تقویۃ الایمان صراط المستقیم ہدایۃ السایلین مایۃ مسایل اربعین مسایل حق الیقین فیض عام رد الکاذبین تفہیم المسایل دیکھنے مین آئین اور انکے رد ہونے کے لئے قریب اسّی نسخے تازہ تالیف علمای دیندار کے بھی اعلان کلمۃ الحق کے واسطے مطبوع و مشتہر ہوئے ہین لیکن یہہ منحی المومنین کا مصنف عبد الوہاب نجدی اور مولوی اسمٰعیل کے طریقہ باطلہ کو نئے سرسے زندہ کرتا ہی اور فتنے کی بجھی ہوئی آتش کو پھر دہکاتا ہی خدا سب مسلمانون کو اسکے فریب سے بچاوے اب بیان اصل تین مسئلے کہ جنپر اس کتاب منحی المومنین کی بنا ہی موافق مذہب اہل سنّت وجماعت کے بیان کئے جاتے ہین ۔

پہلا مسئلہ تفسیر ما اھل بہ لغیر اللہ ای ما ذبح علی اسم غیر اللہ یعنے جو جانور کہ غیر خدا کا نام اسپر ذبح کے وقت لیا جاوے سو حرام ہی یعنے ذبح کرتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر نہ کہے اور ینت یا ولی کا نام لیوے اور جب جیتے حیات مین کسی ولی کے نام سے مشہور کیا تو وہابیون کے نزدیک بسم اللہ کی

تاثیر نہین ہوتی اور تفسیر احمدی مین صریح بیان ہی ومن ھٰھنا علم ان البقرۃ المنذورۃ للاولیاء
کما ھو الرسم فی زماننا حلال طیّب لانہٗ لم یذکر اسم غیر اللہ علیہا وقت الذبح وانکانوا ینذرونہا
لہم انتہیٰ یہان سے معلوم ہوا کہ جو گائے یا بکرا وغیرہ کسی اولیا کے واسطے نذر کیا گیا اور اونکے نام
سے مشہور ہوا جیسا کہ ہمارے زمانے مین رسم ہی سو حلال طیّب ہی کیونکہ ذبح کرنے وقت غیر خدا کا نام اوسپر
نہین لیا گیا اگرچہ اس غیر خدا کے واسطے حین حیات مین نذر رکئے تو کیا ہوا جب ذبح کے وقت بسم اللہ
کہکر ذبح کئے تو پاک اور حلال ہی اور ہدایہ وغیرہ مین تفصیل موجود ہی **دوسرا مسئلہ** نذر
لغیر اللہ کا یعنے نیاز اور ہدیہ اولیاؤن کی ارواح کے واسطے ثواب پہنچانے کے لئے ہی سو وہ حلال
ہی چنانچہ کسی ولی کی نیاز کا کھانا میّت کی فاتحہ کا کھانا یہہ سب حلال ہی یا نذر لغیر اللہ کے
یہہ معنا ہین کہ اگر کسی نے کہا فلانا مطلب میرا برآوے تو حضرت پیر کی نیاز دو من کھانا پکاونگا
اور فقیرون کو کھلاونگا جب اس کا مطلب برآوے تو دو من کھانا پکا کر فقیرون کو کھلا دے
اور اس کا ثواب حضرت پیر کی روح پاک کو بخشے یہہ بھی جایز ہی یا کسی ولی کی نذر کچھ روپیہ
کی شیرنی لایا فاتحہ پڑھا اور لوگون کو تقسیم کر دیا سو بھی درست ہی چنانچہ درمختار و تحفہ
ابن حجر مکی رح اور فتح المعین وغیرہ مین تفصیل ہی **تیسرا مسئلہ** زیارت قبور کا زیارت قبور کی
کرنا سنّت ہی پہلے ابتدای اسلام مین آنحضرت علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے منع فرمایا تھا تا لوگ تازہ
اسلام والے پرستش قبور مین گرفتار نہ ہون جب اسلام دلون مین مضبوط ہو گیا آپنے اجازت دی
اور انبیا و اولیا و صالحین کی قبرون سے مدد مانگنا اور اُن سے فیض باطنی حاصل کرنا جایز ہی
اور اونکی ارواح کو وسیلہ کر کے اللہ سے اپنی حاجت دینی و دنیوی طلب کرنا بھی درست ہی
چنانچہ مشارق الانوار اور تفسیر عزیزیہ و جذب القلوب وغیرہ مین مذکور ہی جو حق بات اہل سنّت
جماعت کے عمل و اعتقاد کی ہی سو ظاہر ہو گئی جو اُس کو مانے اور اسپر عمل کرے سو سنّی اہل فلاح ہی
اور جو نمانے اور اوسکے خلاف کہے اور لکھے سو وہابی ہی اور بدعتی اور منہج المومنین کا مولّف
بیشک وہابی ہی اب اہل سنّت و جماعت والون نے اپنے اس دین کے احکام کو خوب یاد رکھنا

اور کبھی کسی وہابی کے کہنے سُننے پر خیال نہ کرنا بلکہ انھوں سے جتنا اجتناب و احتراز ہو سکے اتنا کرنا اور نہ مخالطہ کرنا اعاذنا اللہ من المخالطۃ معھم والمیل الیھم والالتفات بھم والحمد للہ ربّ العالمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین بعدد کلّ معلوم لہ الیٰ یوم الدّین اب جو اہل سنّت وجماعت کے تمام مشایخ طالب العلم اور صالحین مومنین اس کیفیت ومسایل سے واقف اور منجی المومنین ودفع البہتان کی برا ہینوں پر مطلع ہووین تو اپنے مہر و دستخط سے اس کا تذکرہ فرمائیں عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہووین جزاہم اللہ تعالیٰ فی الدارین بحرمتہ سیّد الخافقین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ الاطہار واصحابہ الاخیار الیٰ یوم القرار ۔ المستند کو فقیر حقیر سید شاہ ابو الحسن باشیبان القادری عفی عنہ (باشیبان شاہ ابو الحسن)

فقیر عباس علی قادری العیدروس (العیدروس سید عباس علی)

احقر العباد خادم المشایخین صدر نشین السید حسام الدین الرفاعی الموسوی (الرفاعی سید حسام الدین)

الحمد للہ ربّ العالمین والصلوٰۃ و السّلام علیٰ اشرف المرسلین سیّدنا و مولٰنا محمّد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین امّا بعد قال فی الانوار قال الرویانی ولو ذبح للجن وقصد التقرب الی اللہ تعالیٰ لیصرف شرّھم عنہ حل وان قصد الذبح لھم حرم قال الرّافعی مستدرکا ضابطا اعلم ان الذبح للمعبود و باسمہ نازل منزلۃ السجود لہ وکلّ واحد منھما نوع تعظیم وعبادۃ فمن ذبح لغیرہ تعظیما وعبادۃ کفر وحرمت ذبیحتہ لکن سجد لغیرہ سجدۃ عبادۃ ومن ذبح لغیرہ لا علیٰ ھذا الوجہ کما اذا ذبح لرفق غیرہ او لرضا وللکعبۃ تعظیما لانہا بیت اللہ او للرسول لانہ رسول اللہ فلا یحرم ومن ھذا القبیل الذبح عند استقبال السّلطان لانہ استبشار لقدومہ نازلۃ منزلۃ العقیقۃ لولادۃ الولد وعلیٰ ھذا اذا قال بسم اللہ واسم محمّد وارادا الذبح لبسم اللہ والتبرک باسم محمد ینبغی ان لا یحرم ھذا کلام الرافعی وصوبہ النووی انتھیٰ ما فی الانوار وقد ورد فی الاخبار والاٰثار ترغیب فی زیارۃ الصالحین احیاء وامواتا وفضلھا عظیم والدّعاء فی مجالسھم وعند قبورھم مستجاب

والرّحمة تنزل عليهم ونعم الحاضر والزوار وهذه المخصوص لمحب الزاير وورد فى ذلك ادلة واضحة ونقلت عنهم فى اجابة الدعاء وقضاء الحاجات وتفريج الهموم بل وصفاء الاسرار وحصول العلوم الالهامية ودرك الامور الغيبية بالفتح على الزاير بسببهم حكايات صالحة وروايات راجحة وذلك بقدر الصدق وقوة العقيدة وروى واشتهر عن فقير الكبير محمّد بن حسين البجلى اليمنى رحمة الله انه رأى النبىّ صلّى الله عليه وسلّم فى منامه فقال له يا رسول الله اى الاعمال افضل فقال له وقوفك بين يدى ولى الله تعالى كحلبة شاة اوكشىّ بيضة افضل من ان تعبد الله حتّى تنقطع اربًا اربًا فقال قلت يا رسول الله حيًّا كان اوميتًا فقال حيًّا كان اوميتًا فينبغى لكل عاقل ان يتبرك الزّيارة خصوصًا اذا خاف محذورًا او اهمّه امر يستغيث بهم فى قضاء حاجته وكفاية مهمه يقال اذا تحيّرتم فى الامور فاستعينوا باهل القبور فقد رغب اهل العلم فى التصدّق على الاموات والدّعاء لهم فى ساير الاوقات واهداء الثواب اليهم فيما يريد من اعمال البر المثوبة فقد دلت الاخبار الصّحيحة على نفع الاموات بذلك ووصول الثواب اليهم ورفع درجاتهم ودخول المسرّة عليهم اعنى بهدية الاحياء الى الاموات فان الرّوح بعد الموت حيّانة باقية لا تفنى وهى منعمة او معذبة ذاهبة الى حيث يشاء الله قاله اهل التّحقيق فهذا اعتقاد اهل السنّة والجماعة فمن رغب عن هذا الاعتقاد فليس من اهل السنّة والجماعة وقال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم انّ الله لا يجمع امتّى او قال امة محمّد على ضلالة ويد الله على الجماعة ومن شذّ شذّ فى النّار ۱۲ كتبه خادم الطلبة الراجى الى رحمة ربه الاكبر عبد القادر بن عبد الرّحيم الجيبتكلو عفى الله عنه وعن والديه وعن استاذه وعن ساير المسلمين امين يا ربّ العالمين ۵ مذہب اہل سنّت وجماعت برحق ہست وطریقہ

وہابیان باطل است کتبہ سید امیر شاہ بن سید باوا میاں قادری ساکن کچھہ بندر مانڈوی ؎

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر البریۃ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین اما بعد مخفی نماند آنچہ کہ درین محضر تحریر است اثبات حق است وجملہ افعال واقوال فرقۂ وہابیہ اضلال است وپیروی این طریقہ مردود است وکتبہای ایشان مثلاً منہج المومنین ودفع البہتان وصراط المستقیم وتقویۃ الایمان وغیرہا برضلالت دلالت میکنند وخلاف سنت وجماعت اند واز کتب حنفیہ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ گفتن جواز است ووجہہای آن در کتاب احقاق الحق کما حقہ تصریح نمودہ

کتبہ فقیر الحقیر سید علی المہدلی القادری عفی عنہ آمین (الراجی الی رحمۃ الباری سید علی بن سید عبد القادر الحسینی المہدلی)

الحمد للہ عز شانہ مذہب اہل السنۃ والجماعۃ حق واقتداء طریق الوہابیۃ النجدیۃ باطل کتبہ خادم الطلاب القاضی یوسف ابن القاضی محمد عفی اللہ عنہما آمین

آنچہ در صدر از روایات منقولہ مخالف از رسالۂ متمسکہ او مسمی منہج المومنین وغیرہ نقل نمودہ شدہ وور رد آن آنچہ از کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت مرقوم گشتہ ہمہ را مقابلہ با ملات نمودہ نوشتہ شد کتبہ فقیر حقیر سید عبد الفتاح الحسینی القادری المدعو سید اشرف علی گلشن آبادی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وعن سایر المومنین آمین یارب العالمین ؎ ہنگام ارقام بنظر رسید کہ در صفحہ ۸۳ فصل سیوم منہج المومنین عبارت در مختار نوشتہ ودران خیانت فاحش کردہ یعنی نیاز اولیا را کہ برای ایصال ثواب میکنند نذر لغیر اللہ قرار دادہ تا لفظ حرام نوشتہ ولفظ باطل وحرف واو را انداختہ ونیز الفاظ ما بعد حرام را کہ بر جواز نیاز اولیا دلالت دارد آنرا حذف کردہ وہمچنین در نقل عبارت طحطاوی خیانت وحق پوشی نمودہ چنانچہ در کتاب در مختار وطحطاوی صفحہ ۵۵ نگاہ کردہ شد عبارتش چنین بنظر رسید کہ باطل وحرام مالم یقصد صرفہا لفقراء الانام ودر طحطاوی تحت لفظ باطل وحرام نوشتہ الا ان یقول الخ وفی الطحطاوی الا ان یقول یا اللہ انی نذرت لک ان شفیت مریضی او رددت غایبی او قضیت حاجتی ان اطعم الفقراء الذین بباب السیدۃ نفیسہ

او الفقراء الذین بباب الامام الشافعی او الامام ابی اللیث او اشتری حصرا لمساجدهم او زیتا لوقودها او دراهم لمن یقوم بشعایرها الی غیر ذلك مما یکون نفع للفقراء و النذر لله عزّ وجلّ وذکر الشیخ انما هو بیان لمحل صرف النذر لمستحقیه القاطنین برباط او مسجد فیجوز بهذا الاعتبار اذ مصرف النذر الفقراء وقد وجد انتهی و در تمام همین عبارت را نگاشته فیجوز بهذا الاعتبار ان مصرف النذر الفقراء وقد وجد پس چه قدر تفاوت در معنی عبارت بسبب بر انداختن الفاظ پیدا شده چنانچه بر بیننده مخفی نیست حاصل مبحث اینکه اگر اولیا را استقلالًا قاضی الحاجات و کافی المهمات دانند و تقربًا الیهم نذر کنند آن نذر لغیر الله حرام و باطل میشود و اگر اولیا را وسیله خود بدرگاه قاضی الحاجات بگردانند و مصرف نذر بر فقرا و مجاوران قبر ایشان یا اولاد ایشان نمایند چنانچه رسم این بلاد و در میان تمام مسلمانان جاریست و آن جایز است و هیچکس از مسلمانان ولی را استقلالًا قاضی الحاجات نمی دانند و این محض افترا و برای موقوف ساختن ایصال ثواب و دیگر امور خیر است و چگونه ظن بد در حق تمام مسلمانان کرده شود و بکفر و شرک ایشان فتوی داده شود چنانچه در بحر الرائق وغیره می نویسد لا یفتی بتکفیر مسلم امکن حمل کلامه علی محمل حسن و ایضًا فی الدرر وغیره اذا کان فی المسئلة وجوه توجب الکفر و واحد یمنعه فعلی المفتی المیل لما یمنعه ازینجا ثابت شد که این فرقه وهابیه منکر اولیا هستند و بدین حیله و فریب عبارات کتب اہل سنت و جماعت را کم و بیش نموده نذور اولیا که ایصال ثواب است آنرا حرام و شرک میگویند و موقوف میکنند و نیز مسلمانان را در تہمت شرک و حرام می اندازند خدا ہدایت کند الحال روایت صریح در جواز نذور و نیاز که بر قبور اولیا میبرند و محل مصارف آنہا از فتاوی مخدوم ہاشم رحمه الله علیه نقل میشود و در عمدة الاحکام نوشته النذور التی یاتی بها النّاس علی قبور المشایخ فهو حق لو رثتهم یجب ان یصرف علیهم لا علی غیرهم ولا یفضل بعضهم علی بعض الا بالعلم والتقوی فان لم یوجد منہا ولادهم

احمد

احدٌ یصرف علی خدمۃ قبورھم وان لم تکن علی قبورھم خدمۃ فعلی فقراء المسلمین وھو المختار سیّد عبد الفتاح الحسینی القادری عرف مولوی میر اشرف علی مفتی

(الراجی الی رحمۃ اللہ الباری سید عبد الفتاح الحسینی القادری)

الحمد للہ الذی جعلنا من المسلمین وصلی اللہ تعالیٰ علی رسولہ محمّد وآلہ وصحبہ اجمعین واثبتنا علی طریق المھتدین ولم یجعلنا من فریق الوہّابیین وبعد من عمل علی رسالۃ منجی المؤمنین فھو من الضّالّین کتبہ المتمسک بحبل اللہ المتین خادم العلماء غلام محی الدین عفی اللہ عنہ وعن جمیع المسلمین آمین ۃ

(عفی عنہ غلام محی الدین)

رسالہ منجی المومنین و دفع البہتان مولفہ نور الہدیٰ را دیدم مخالف طریقہ شریعت محمدی ودر اکثر جا موافق مذہب شنیعہ عبد الوہاب نجدی است ہر کہ بران عمل کند وہابی ومخذول ابدی است کتبہ خویدم الطلاب احمد بن ابراہیم المقری لقباً الشافعی مذہباً عفی اللہ عنہما آمین ۃ

بسم اللہ حامداً ومصلّیاً ومسلّماً بمصداق انباء وحدیث شریف اس امّت مرحومہ محمّدیہ میں فرق متعددہ باطلہ خلاف طریقہ دین اسلام کہ صراط المستقیم ہی واقع ہوتے آئے اور وہ سب شرعاً باطل اور مردود تھے اور ہیں وطریقہ اہل سنّت وجماعت کہ محض دین مبین ہے اور ان مذاہب ایمہ اربعہ متفرع ہیں وہی ہمیشہ قایم اور مستقیم ہی اور چند فتوی چند سال پر علماء کرام حرمین شریفین زادہم اللہ شرفاً نے لکھکر باعانت حاکم مسلمانان روسا وہابیہ کو کہ مدعی علم ورہنمائی مذہب وہابیہ کرتے تھے وہان سے یعنی اُن بقعات مشرفہ سے اخراج کر دیا تھا اور انھون نے ممالک ہند میں بھی اسی حکم اور فتوی دین پر ذلّت ورسوائی پائی اور یہہ بات اظہر من الشمس وابین من الامس ہی کہ جس کا اشارہ علما اور افاضل حال مبئی نے اس استشہاد کے جواب میں قید قلم کرکے صراحۃً ابطال طریقہ ومذہب وہابیہ کیا ہی سو سب شرعاً صحیح ودرست ہے واللہ اعلم بالصّواب وحفظنا بفضلہ وکرمہ من المکر وشر ھذہ الاذیاب لان شر واحد منھم فی الدّین اشدّ من شر الف کافر لان الکافر لایخفی فی کفرہ فلا یؤتمن وھٰذہ المکارون فی زی المسلمین من لبس العمایم والجبب یخفون علی عوام الناس بل

یحسبون من العلماء والصّلحاء فیعتبر العوام قولهم فیفتنون اعاذنا الله منهم والله
خیر الحافظین لامته رسول محمّد صلّی الله علیه وعلی آله واصحابه وسلّم اجمعین والحمد لله
ربّ العالمین کتبه خادم الطلبه القاضی شهاب الدّین المهری عفی الله عنه وعن والدیه آمین

شهاب الدین

کتبه خویدم الطّلاب العبد الاقل محمد افضل بن قاضی محی الدّین الاری عفی
عنها الوهاب ؁
کتبه احقر العباد قاضی حسین الکوفی عفی الله عنه وعن والدیه آمین

کتبه اقل خدام الطلاب العبد الراجی رحمة ربه القوی القاضی قاسم بن القاضی شهاب الدین
المهری عفی الله عنهما ولطف بهما آمین   الحمد لله ربّ العالمین والصّلوٰة والسلام
الاتمان الاکملان علی سیّدنا محمّد وآله وصحبه اجمعین امّا بعد قال فی الفتاوی العالمگیری
مسلم ذبح شاة المجوسی لبیت نارهم او الکافر لآلهتهم تؤکل لانه سمّی الله تعالی ویکره
للمسلم کذا فی التاتارخانیة انتهی ولو نذر لولی میت بمال فان قصد انه یملکه
لغی وان اطلق فان کان علی قبره ما یحتاج للصرف فی مصالحه صرف لها والا فان کان
عنده قوم اعتید قصدهم بالنذر للولی صرف لهم ۱۲ فتح المعین وهکذا فی التحفة
شرح المنهاج ودر استعانت واستمداد از قبور بعضی فقها را سخن است ایشان گویند که زیارت
قبور در غیر قبور انبیا علیهم الصّلوٰة والسّلام از برای عبرت واعتبار وتذکیر موت بود یا از برای
ایصال نفع واستغفار موتی باشد چنانچه از فعل آنحضرت علیه الصّلوٰة والسّلام در زیارت بقیع
بصحت رسیده است ومشایخ صوفیه قدس سرّهم گویند که تصرف بعضی اولیا در عالم برزخ دایم و
باقی است وتوسّل واستمداد بارواح مقدّسه ایشان ثابت ومؤثر وامام حجة الاسلام محمد غزالی رح
گوید هر که در حیات وی بوی توسّل وتبرک جویند بعد از موتش نیز توان جست واین سخن موافق
دلیل است چه بقای روح بعد از موت بدلالت احادیث واجماع علما ثابت است ومتصرف
در حیات وبعد ممات روح است نه بدن ومتصرف حقیقی حق تعالی است وولایت عبارت
از فنا فی الله وبقا به وست واین نسبت بعد از موت اتم واکمل است ونزد ارباب کشف وتحقیق

سد مرۃ ۱۱۱۱ھ

مقابلهٔ روح زایر با روح مزور موجب انعکاس اشعهٔ لمعات انوار و اسرار شود و در رنگ مقابلهٔ
مرات بمرات و اولیا را ابدان مکتسبه مثالیه نیز بود که بدان ظهور نمایند و امداد و ارشاد طالبان
کنند و منکر را دلیل و برهان بر انکار آن نیست یکی از مشائخ گفته است که چهار کس را از اولیا دیدم که
در قبر خود تصرف میکنند مثل تصرف ایشان در حالت حیات یا بیشتر از آن جمله شیخ معروف
کرخی و شیخ عبد القادر جیلانی و دو دیگر از اولیا شمرده ح و شرح این سخن بسبیلی طلبه اگر خدا خواسته
در رسالهٔ دیگر بتفصیل ذکر آن تقریب افتد بجا ازان و در کتاب جذب القلوب الی دیار المحبوب
که در بیان احوال مدینهٔ منوره میکنند نیز مذکور شده است ـ تکمیل الایمان لمولانا الشیخ عبد الحق دهلوی
رحمة الله علیه ـ کتبه العبد المسکین عماد الدین الحسینی الرفاعی ابا و الحسینی القادری اماً عفی الله عنه
وعن والدیه و اساتذیه وعن جمیع المسلمین آمین یا رب العالمین

(الرفاعی سید عماد الدین بن سید ... جهان)

حامدا و مصلیا و مسلما اما بعد فاعلموا ایها المومنون ان مذهب اهل السنة و
الجماعة حق وطریق الوهابیة المحدثة باطل ما فیهما مریة ولا ارتیاب کتبه خادم الطلاب قاضی
غلام محمد ابن القاضی حیدر عفی الله عنه وعن والدیه وغفر استاذه ولجمیع المسلمین آمین
یا رب العالمین ۞ الحمد لله الذی هدانا الی الصراط المستقیم ونجانا عن طریق
الجحیم والصلوة والسلام علی رسوله محمد النبی الکریم وعلی اله وصحبه الذین بذلو
جهدهم لقیام الدین القویم وبعد من اعرض عن اتباع طریقة اهل السنة والجماعة
ورغب غیره فهو ضال ومضل ومستحق الزجر والتوبیخ ومن طریقهم ان ثواب الدعاء
یوصل الی ارواح الموتی کما ان اٰیة القراٰن کلام الله الفارق بین الحق والبطلان تدل
علی ایصال الثواب والغفران ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان الی
اٰخرها کتبه غلام رسول خویدم العلماء حافظ القراٰن سلمه الرحمٰن فی الدنیا عن الذلة
والخذلان وفی العقبی من عذاب النیران یجعل له ولوالدیه من الله الرضوان
امین یا رب الرحمة والغفران ۞ الحمد لله رب العالمین

والصّلوٰة والسّلام علیٰ رسوله محمّد وآله وصحبه اجمعین امابعد فلا یخفی علی المتذکرین
مذهب اهل السّنة والجماعة حقّ وطریق الوهابیة المحدثة باطل فمن اعرض من مذهب
الحق واطاع هواء نفسه فی امورات الدّین فعلیه لعنة الله والملائکة والنّاس اجمعین
کتبه خویدم الطلبه العبد الراجی الی رحمة ربه الغنی محمد علی ابن عبد القادر الحافظ
عفی الله عنه وعن والدیه وعن جمیع المومنین اٰمین یارب العالمین ۵
اَلحمد لله ربّ العالمین والصّلوٰة والسّلام علیٰ سیّد المرسلین وعلیٰ آله الطّاهرین واصحابه
المهدیین رضوان الله تعالیٰ علیهم اجمعین اَمّا بعد وحرم الذبیحة ان عطف نحو بسم الله
واسم فلان او فلان ای بسم الله وفلان فان فصل صورة او معنی کالدعاء قبل الاضجاع
وقبل التسمیة لاباس به وفی الهدایة لما روی عن النّبی علیه السّلام انه قال بعد الذبح
اللّهم تقبل هذا عن امة محمد ممن شهد لك بالوحدانیة ولی بالبلاغ وقد ورد
فی الاخبار وکتب السلف ان الصّدقات والدعاء للمیت جایز من کفایة الشعبی
عن انس بن مالك رض قال قال رسول الله صلّی الله علیه وسلّم اذا تصدق الرّجل بنیّة
المیّت امر الله تعالیٰ جبرئیل علیه السّلام ان یحمل الیٰ قبره مع سبعین الف ملك فی
ید کل ملك طبق نور یحملون الیٰ قبره فیقولون السلام علیك یا ولی الله هذه
هدیة فلان ابن فلان الیك فتلالؤ مقبره واعطاه الله تعالیٰ الف مدینة فی
الجنة وزوجة الف حور والف حلة وقضی له الف حاجة ۱۲ ومن التجنیس لو صلی
او صام او اعتق او فعل شیئ من التقربات لیصل ثوابه الی المیّت یجوز ویصل الیه
ویعتبر هذه النیّة وتعمل فی الایصال وقد ورد فی زیارة القبور عن النّبی علیه السّلام
انّه قال من زار قبر ابویه او امه او ابیه احتسابا کان له حجابا من النّار من مفاتیح الفتاوی
وفی الخبر من زار قبر مومن فقال اللّهمّ انّی اسئلك بحقّ محمّد وآل محمّد ان لاتعذب
هذا المیت رفع الله تعالیٰ عنه العذاب الیٰ یوم ینفخ فی الصّور کذا فی مفاتیح المسایل ۱۲

وفی النوادر یکره اجابة الطعام المیّت وهذا اذا کان من مال المیّت لانّه خرج من ملکه فصار من مال ورثته اولبیت المال امّا اگر کسی از ملک خود طعام میکند ومیخورانند بیشک حلال بوده

هرچه وهابین تحریر نموده اند درکتب های خویش آن مردود هست نزد اجماع امت محمّد صلّی الله علیه وسلّم

کتبه اضعف عباد الرّحمٰن محمّد خان صدیق سورتی غفرالله له ولوالدیه ولجمیع المسلمین آمین یارب العالمین

کذا فی الفتاوی الرحمانی وفی الفتاوی نقشبندیه ؕ رسالهٔ منجی المؤمنین ودفع البهتان

تالیف شخص وهابی ست همه تعریف تقویة الایمان راکرده وهجو مسلمانان اهل سنّت وجماعت نموده

مسلمانان را لازم ست که بران اعتبار واعتقاد نکنند وازراه حق منحرف نشوند کتبه سید علی شاه

ابن سید غلام الله شاه البغدادی الرفاعی (سید علی شاه الرفاعی) اعلم ان طریق الوهابیه خرج

من عقیدة رجل اسمه عبدالوهّاب النجدی وهو مخالف لاحکام اهل السنّة والجماعة

کتبه خادم اهل السنّة والجماعة سیّد حسن شاه باجوری عفی عنه ؕ

مؤلف رسالهٔ منجی المؤمنین مثل تقویة الایمان وغیره گفتگو میکند وسراسر هجو مسلمانان اهل سنّت وجماعت

می نماید وتوصیف مولویان وهابی وکتب ایشان میکند وتوهین علمای اهل سنّت وجماعت می نماید

این معنی بروهابیت مؤلف دلالت صریح دارد کتبه خادم الفقراء والشائخین سیّد بدرالدین القادری الحنفی

عفی عنه ؕ الحمد لله الذی هدانا الی صراط المستقیم ونجانا عن طریق الجحیم

والصّلوة والسّلام علی رسوله محمّد ن النّبی الکریم وعلی آله واصحابه الذین بذلوا جهدهم

لقیام الدین القویم امابعد ان مذهب اهل السنّة والجماعة حق فمن اعرض عن اتباع طریقة

اهل السنّة والجماعة فهو ضال ومضل اعاذنا الله من ذالك کتبه خادم الطلاب عبدالکریم

عفی الله عنه آمین یارب العالمین ؕ وعن جابر بن سلیم قال اتیت المدینة فرایت

رجلا یصدر الناس عن رایه لایقول شیئا الاصدروا عنه قلت من هذا قالوا هذا

رسول الله صلّی الله علیه وسلّم قال ذهبت وقلت علیك السّلام یارسول الله قال لاتقل

علیك السّلام علیك السّلام تحیة المیت قل السّلام علیك قلت انت رسول الله

فقال انا رسول الله الذی ان اصابك ضر فدعوته کشف عنك وان اصابك عام سنة فدعوته انبتها لك واذا کنت بارض قفر او فلاة فضلت راحلتك فدعوته یردها علیك الی اخره فی شرح مشکوٰة صفحہ ۱۴۶ چونکہ مولف رسالہ منجی المومنین معتقد تقویۃ الایمان اسماعیل می باشد وہابی است وعبدالوہاب نام شخصی کہ در نجد بودہ است کہ این فسادہا در امتان رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام برپا کردہ است کتبہ سید احمد شاہ ابن سید بہاؤالدین کشمیری عفی عنہ وعن والدیہ (مہر: سید احمد) آنچہ در کتاب منجی المومنین مرقوم است موافق عقیدہ وہابیان است ونزد اہل سنت وجماعت مردود ونامقبول کتبہ سید کریم شاہ بن سید علی شاہ قادری ساکن گجھہ عفی عنہ ؎

الحمد لله رب العالمین والصلوٰة والسلام علی رسوله المجتبیٰ وعلی اٰله واصحابه الکرام والعلماء الابرار وعلی من اتبع الهدیٰ کل فریق باطل لا سنة الجماعة وهم علی متابعة النبی صلی الله علیه واله وبارك وسلم کتبه سید محمد اشهد بن علی اصغر ساکن بلده دهڑه معروف بحاجی پیر عفی عنه (مہر: سید محمد اشہد)

الحمد لله ونصلی ونسلم علی رسول الله اما بعد فما ذکر فی الصدر علی بطلان مذهب الوهابیة اعاذنا الله منها فهو حق صحیح ومن خالفه فلیس علی طریق الهدایة بل هو فی اشد الضالة کتبه احقر العباد خادم الطلاب القاضی اسماعیل الچهالی الشافعی عفی الله عنه وعن والدیه وعن استاذیه وعن جمیع المومنین اٰمین یارب العالمین ؎

آنچہ درین محضر از عبارات کتب سنت وجماعت در رد رسالہ منجی المومنین نقل نمودہ شد ہمہ را بہ تحقیق وتامل دریافت کردم معلوم شد کہ مولف منجی المومنین وہابی است وضلالت واضلال میکند ہیچ کس بران اعتبار نماید کتبہ خادم الطلاب ایوب عفی عنہ ہو اللہ الموفق والمعین ؎

الحمد لولیه والصلوٰة والسلام علی رسوله محمد واٰله وصحبه اجمعین ۔ اما بعد تو جھا چاہئے ذبح کرنا مشروع ہے اور ذبح کرنے کے وقت بسم اللہ کہنا نزدیک امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے شرط ہے اور نزدیک امام شافعی رحمہ اللہ کے سنت اور وقت ذبح کے پیغمبر کے نام سے یا ولی کے یا اور کسی ایک کے نام سے ذبح کرے تو وہ مذبوحہ مردار ہوتا ہے

اور کھانا اس کا حرام جیسا کہ تفسیر حسینی میں آیا ہی وما اہل بہ و حرام کرد آنچہ آواز بر دارند بآن در وقت ذبح لغیر اللہ برای غیر خدای یعنے بنام بتان یا باسم پیغمبران بکشند ۱۲ انتہی اور وقت ذبح کے بت کے نام سے ذبح کرے تو اسکو اھلال کہتے ہیں اور مذبوحہ مردار اور حرام ہی جیسا کہ تفسیر مدارک میں لکھا ہی وما اھل بہ لغیر اللہ ای ذبح بہ للاصنام فذکر علیہ غیر اسم اللہ واصل الاھلال رفع الصوت للصنم وذلک قول اھل الجاھلیۃ باسم اللات والعزی ۱۲ انتہی اور خدا تعالی کے نام سے دوسرے کا نام ملاوے تو اوس میں فقیہوں نے تفصیل لکھی ہی اسکا مختصر بیان یہہ ہی کہ کوئی ذبح کرنے والا آگے بسم اللہ کہنے کے یا آگے لٹانے جانور کے یا پیچھے ذبح کرنے کے نام غیر کا لیوے تو مذبوحہ کھانے کو کچھہ برا نہیں بلکہ درست اور جایز ہی کیونکہ اس ذبیحہ میں غیر کے نام کا کچھہ دخل نہیں ہی اگر خدا تعالی کے نام کے ساتھہ دوسرے کا نام ملاوے جیسا کہ کہے باسم اللہ واسم فلان او بسم اللہ وفلان او بسم اللہ ومحمد رسول اللہ ساتھہ زیر دال محمد کے پس یہہ مذبوحہ مردار ہی اور کھانا اس کا حرام اور اگر دال کو پیش پڑھے تو ذبیحہ حلال اور جایز ہے اور اگر بسم اللہ محمد رسول اللہ بغیر عطف دینے واو کے کہے تو بھی خدا تعالی کے نام سے دوسرے کی شرکت نہیں پائی جاتی ہی پس وہ مذبوحہ خالصًا لوجہ اللہ ہوتا ہی اور کھانا اس کا جایز جیسا کہ کتاب اختیار شرح المختار میں مرقوم ہی اسکی عبارت بعینہ یہہ ہی فاذا ذکر اسم غیر اللہ تعالی مع اسم اللہ تعالی فاما ان ذکرہ موصولا بہ او مفصولا فان فصل فلا باس بان ذکرہ قبل التسمیۃ او قبل الاضجاع او بعد الذبیحۃ لانہ لا مدخل لہ فی الذبیحۃ وان ذکرہ موصولا فاما ان کان معطوفا او لم یکن فان کان معطوفا حرمت لانہ اھل بہ لغیر اللہ بان یقول باسم اللہ واسم فلان او بسم اللہ وفلان او بسم اللہ ومحمد رسول اللہ بکسر الدال ولو رفعھا لا یحرم لانہ کلام مستانف غیر متعلق بالذبیحۃ وان کان موصولا غیر معطوف بان قال بسم اللہ محمد رسول اللہ لا یحرم لانہ لما لم یعطف لم یوجد الشرکۃ فیقع الذبح خالصًا للہ تعالی ۱۲ انتہی حاصل اور خلاصہ وما اہل بہ لغیر اللہ کا تفسیروں کے معنے سے اور روایتوں سے

کتاب معتبرہ کے نزدیک مومنان دینداروں کے صاف ظاہر و باہر بلا شک ولاریب معلوم ہوا کہ
ذبح کرتے وقت نام بُت کا یا پیغمبر کا یا ولی کا لینے سے مذبوحہ مردار او رحرام ہوتا ہی اور اگر آگے ذبح کے یا
پیچھے ذبح کے نام کسیکا لیوے اور ذبح کے وقت بسم اللہ کہے تو ذبیحہ حلال و پاک اور خالصًا لوجہ اللہ
ہی پس کھانا اسکا درست اور حلال کما یفہم من الرّوایات المصدّرۃ فی ہذا المقام اور اسبات پر بہت
روایتیں اور تفسیریں شاہد ہیں وے سبکے سب لکھنا طول وطویل ہوتا ہی اسواسطے مختصر لکھا گیا
العاقل یکفیہ الاشارۃ آیا ہی اور معلوم ہووے کہ نذر کرنا اور وقف کرنا اوپر پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کے
یا واسطے قبر کسی ولی کے درست اور صحیح ہی اور یہہ نذر و وقف معصیت نہیں ہی بلکہ قربت ہی اور لیکن
قبہ بنانا اوپر قبر ولی یا عالم کے جایز ہی اما قبرستان مسبلہ میں قبہ بنانا درست نہیں اور جو کچھ کہ نذر
یا وقف کیا ہی اسکو قبر کے درستگی میں اور بنای جایز میں خرچ کرنا اور جو لوگ خادمان تربت ہیں
یا نزدیک قبر کے قرآن شریف پڑھتے ہیں انکو دینا اور پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کے حجرہ شریف کے مصلحت
میں خرچ کرنا ایسا کتاب تحفہ میں مکرر لکھا ہی اسکی روایتیں نیچے اسکے لکھے ہوئے ہیں ویظہر
اخذا مما تقرر ومما قالوہ النذر للقبر المعروف بجریان صحتہا کالوقف لضریح
الشیخ الفلانی ویصرف فی مصالح قبرہ والبناء الجایز علیہ ومن یخدمونہ او یقرؤن
عندہ ویؤید ذلک ما مرّ آنفا من صحتہا بناء قبۃ علی قبر ولی او عالم ۱۲ وشمل
عدم المعصیۃ القربۃ کبناء مسجد ولو من کافر ونحو قبۃ علی قبر نحو عالم فی غیر مسبلۃ و
تسویۃ قبرہ ولو بہا لا ابناوہ ولو بغیرہا للنہی عنہ ۱۲ وافتی بعضہم فی الوقف علی النبی صلّی اللہ
علیہ وسلّم او النذر لہ بان یصرف لمصالح حجرۃ الشریفۃ فقط ۱۲ انتہیٰ اور معلوم ہووے کہ
واسطے مردوں کے زیارت کرنا قبروں کی سنت ہی اور پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے قبر مبارک کی
زیارت مرد اور عورت کو سنّت ہی ویسی ہی سبھی پیغمبران علیہم الصلوۃ والسّلام اور علما اور اولیا کے
قبروں کی زیارت کرنا بھی سنّت ہی کیونکہ زیارت کرنے سے انکی مدد اخروی حاصل ہوتی ہی اور
ہری ڈالی قبر پر رکھنا سنّت ہی کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہی اور برکت سے تسبیح کرنے ہری ڈالی کے

تخفیف عذاب میت کا ہوتا ہے اور اسیطرح سے سبزہ اور پھول وغیرہ ہار اور گیلا قبر پر ڈالنا سنت ہے
اور نزدیک قبر کے سلام کرنا اور کھڑے ہوکر کچھ آیتیں قرآن شریف کے پڑھنا اور واسطے میت کے دعا مانگنا سنت
ہے کیونکہ میت مانند حاضر کے ہے اور اس پڑھنے سے رحمت اور برکت واسطے مردے کے پہنچنے کی امید ہے
اور دعا مانگنا پیچھے قرات قرآن کے سبب قبول ہونے دعا کا ہے جیسا کہ کتاب الانوار وتحفہ میں مرقوم ہے
وجاء فی الانوار ویستحب للرجال زیارۃ القبور وتکرہ للنساء والسنۃ ان یقول سلام
علیکم دار قوم مومنین الی اخرہ وان یدنو عن القبر کما کان یدنو من صاحبہ حیا و
ان یقف متوجھا الی القبر وان یقراء ویدعو فان المیت کالحاضر ترجی لہ الرحمۃ و
البرکۃ والدعاء عقیب القراۃ اقرب الی الاجابۃ ۱۲ انتہی وجاء فی التحفۃ ثم تسن لمن
زیارتہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بعضہم وکذا سایر الانبیاء والعلماء والاولیاء ۱۲ وایضا
وزوارھم یعود علیہم منہم مدد اخروی قرع لیس وضع جریدۃ خضراء علی القبر للاتباع
وسندہ صحیح لانہ تخفف عنہ برکۃ تسبیحھا اذ ھو اکمل من تسبیح الیابسۃ لما فی
تلک من نوع حیاۃ وقیس بھا ما اعتید من طرح الریحان ونحوہ ۱۲ انتہی واللہ اعلم
بالصواب والیہ المرجع والماٰب کتبہ خادم الطلاب الراجی الی رحمۃ ربہ الغنی عبد الرحمٰن
ابن مولوی مفتی شیخ علی صدر عدالت مبئی عفی اللہ عنھما وعن سایر المسلمین آمین یارب العالمین

طریقہ اہل سنت وجماعت حق است وطریقہ وہابیان باطل است وکتابہای ایشان مردود است
کتبہ سید محمد شاہ ابن سید اشرف باشندہ مکہ عفی عنہما ۱۲ رسالہ منجی المومنین
نوشتہ وہابی است سنیان را ازان پرہیز کردن واجب است کہ صرف ضلالت دارد کتبہ پیر باوا میان
ابن پیر محمد شاہ قادری عفی عنہ ساکن لکھنت ۱۲ (باوا میان) الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ
والسلام علی رسولہ الطاھرین اعلم بان ماثبت فی ھذا القرطاس من کتب اھل السنۃ والجماعۃ
حق وما سطر فی اکثر مواضع منجی المومنین فھو باطل کتبہ خادم الطلاب محمد صالح عفی اللہ عنہ
وعن والدیہ ۱۲ الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی

سیّد المرسلین وآله الطّاهرین واصحابه الرّاشدین امّا بعد بر ضمیر خاطر تنویر پیروان دین مصطفوی ومعاونان ملت نبوی محتجب نماند که در این محضر آنچه که از عبارت کتب سنیه مرقوم است صدق و راست است وکلیه افعال فرقه وهابیه وجمله کتب های ایشان خصوصًا اکثر مقالات منجی المؤمنین ودفع البهتان وتقویة الایمان وغیره مخالف طریقه اهل سنّت وجماعت است کتبه عبده حرمتخان عفی عنه (حرمتخان) عبارات رساله مخالف را دریافت نمود صریح دلالت بر مذهب مبتدعه وهابیه دارد وعبارت کتب معتبره اهل سنّت وجماعت را بالتحقیق کردم معتبر ومعتمد مفهوم میشود کتبه غلام رسول عفی عنه

اَلحمد لله والصّلوة والسّلام علی رسول الله وعلی آله واصحابه اجمعین امّا بعد فما ذکر فی هذه القرطاس من اثبات مذهب اهل السنّة والجماعة فهو حق ومذهب فرقة الوهابیة باطل لانّهم یریدون ببطلان دین الاسلام ویعتقدون ببطلان مسلک اهل السنّة والجماعة وینسبون المسلمین بالشرک والبدعة فذلک منهم اجتراء عظیم وحیف جسیم وفیهم العلماء والفضلاء والصّلحاء والعرفاء قد وصفهم الله تعالی بالفضل والصّلاح ومن اطاع هذه الفرقة الباطلة فقد خلع ربقة الاسلام عن عنقه اثبتنا الله علی طریقة المصطفویة الاحمدیة علی صاحبها افضل الصّلوة واشرف التحیات والسّلام کتبه خادم الطّلاب سید شاه ولی عفی عنه

اَلحمد لله المنعم علی عباده بنعمة العلیه والصّلوة والسّلام علی سیّدنا محمّد خیر البریة وعلی آله واصحابه ذوی الاوصاف المرکیة امّا بعد فانی رایت الرسالة المذکورة لکن بسبب بعض العوارض النفسیة من الامراض البدنیة ما طالعت فیها فان کانت الرسالة حسب ما ذکر فی هذه السطور فهی ساقطة عن عین الاعتبار ولا یعول علیها الاخیار بل هی مفسدة بین خلق الله العزیز الغفّار فینبغی لمؤلّفها ان یتقی نفسه من غضب الجبار فانه یوجب دار البوار کتبه الفقیر الی الله الکریم الصّمد ابراهیم بن احمد بن محمد باعلظ عفی الله عنه

عبد الحمید بن ابراهیم احمد بن محمد باعلظ عفی الله عنه

وعن والدیه سید محمود شاه قادری (اسمٰعیل الرفاعی سید محمود بن سید)

محمد امین بن محمد علی دوگهے (محمد علی دوگهے محمد امین بن)

مد محمد حسن

محمد حسین ابن المرحوم محمد سعید نوگھے غلام احمد بن محمد سعید نوگھے

آنچه در محضر مظهر از عبارات کتب سنت و جماعت مرقوم است همه حق و درست است و آنچه از رساله منهج المومنین نقل نموده شده است آنرا باطل دریافت کرده شد که مؤلف منهج المومنین سخت وهابی است کتبه خویدم الطلبه عبد العلی قاضی ۱۲

ما اجاب المجیب فهو قول صحیح وحق صریح کتبه خویدم الطلبة الضعیف عباد الله الصمد السید ابن شاه احمد عفی عنه ۱۲

ویرجو اشفاعة اهل خیر لاصحاب الکبائر کالجبال شفاعت بزرگان چون پیغمبران و علماء و شهیدان مر گناهگاران را اگرچه گناه و بزرگ همچو کوه کعبه باشد هر که از شفاعت ایشان منکر شود کافر گردد وللدعواة تاثیر بلیغ ٭ وقد ینفعه اصحاب الضلال اگر وهابیان از قبول شدن دعا منکر اند و دعا نمیکنند و در حق مرده خیر و صدقه را ثواب نمیدانند و باین یقین ایشان مردود اند و باین یقین کافر می شوند شرح امالی کتبه سید احمد کابلی ۱۲

هذا الجواب صحیح وموافق بالکتاب کتبه خویدم الطالبین عبد القادر بن نظام الدین کالوکھے عفی الله عنه وعن والدیه امین ثم امین یا رب العالمین ٭

ما کتب فی هذا القرطاس من عبارات الکتب المعتبرة فهو صحیح وما یقول المبتدعون فی کتاب منهج المومنین وغیره فهو باطل کتبه خادم العلماء والطلباء فیض محمد پنجابی عفی عنه

ما کتب فی هذا القرطاس فهو صحیح کتبه خادم العلماء الراشدین والطلباء المهتدین سید جلال الدین خراسانی عفی الله عنه

هذا الجواب صحیح مولوی محمد عالم پیشاوری ٭

ما کان فی هذا القرطاس وهو صحیح کتبه مولوی خدا بخش پنجابی ۱۲

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی انعمنا علی نعمة الایمان وهدانا الی دین الاسلام بعده آنکه خلاف فرقه اهل سنت و جماعت و مشرب ائمه اربعه مجتهدین بحکم نص آیه کریمه ویتبع غیر سبیل المومنین نوله ما تولی ونصلیه جهنم وساءت مصیرا و خبر رسول مخبر صلی الله علیه وآله وسلم اتبعو سواد الاعظم تا آخر حدیث کتابی دیده شد از مؤلفات مخالفین اهل سنت و جماعت باسم منهج المومنین از اول تا آخر بتامل بسیار بنظر آورده غرض مولف معلوم شد که از مردمان اهل سنت و جماعت اشتهارا دعوی می طلبد که حنفی ام و حسب درخواست وی مردمان همه باطله که بزعم فاسده خود را محمدی قرار داده اند گواهی کنانیده این هم خالی از خدع و فریب نیست چنانچه عبد الحق بنارسی موحد و معین این فرقه ضاله که اول خود را حنفی المذهب قرار داده و بعد چندین ملقب بمحمدی شده

ومن بعد آن از مہدی برآمدہ خود را بشیعۂ علی یعنی رافضی غالی منسوب ساختہ ہنوز در جونپور موجود و معروف و
برین معنی ہر صغیر و کبیر واقف و نیز از اعظم علمای این فرقۂ ضالہ کہ موجد حقیقی این مذہب باطلہ خلاف از اقوال و
تصانیف استاد خود یعنی مولانا مولوی شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ یعنی مولوی اسمٰعیل کتب تقویۃ الایمان
واثبات رفع الیدین و صراط المستقیم وغیرہ دیدہ شد در ابطال مذاہب ائمۂ اربعہ باین طریق کہ یک مذہب را سرا و دیگر
مذاہب را جہرا و نیز خود را دران کتاب موافق شافعی قرار دادہ و اثبات رفع الیدین و آمین بالجہر و فاتحہ پس امام لا اصل
لی بنیاد نہاد و باین دلایل ضعیفہ و قیاسات مردودہ تمسک جستہ و تاویلات بعید اختیار نمودہ کہ دیگران دلایل و قیاسات
را مسلم ندارند آوردہ کہ عند الحنفی معتبر نیست و باز حدیثی می آرد مخالف قیاس و بر ظاہر است کہ حدیث
مخالف قیاس متروک نمی باشد و ہمین است حال این فرقہ جدیدہ ضالہ کہ ظاہرا موافق اہل سنّت و جماعت
و باطنا خلاف آن از متقدمین تا متاخرین و ہر کس کہ برین روش باشد بیشک ضال و گمراہ است کتبہ
سید عبد العزیز قادری حنفی المذہب کشمیری عفی اللہ عنہ و عن والدیہ ۵ الحمد للہ و المنۃ آنچہ علمای عظام و فقہای کرام
اہل سنّت و جماعت درین قرطاس تحریر فرمودہ اند ہمہ بلا ارتکاب ریب و شک صحیح و معتمد و برحق است و قول وہابیان
را ہرگز اعتبار نباید کرد کہ این فرقہ گمراہ ظاہرا بر روش اہل سنّت و جماعت بودہ بتدبیرہ و مکر و فریب لسانی و
چرب زبانی عوام را در ضلالت و گمراہی می اندازند ہمہ اعتقاد ایشان کہ در حق انبیا و اولیا کہ میدارند
گمراہیست چنانچہ مصنف منحی المومنین خلاف از عقاید سنّت و جماعت آنچہ نوشتہ است باطل و
مردود و نامقبول است کتبہ احقر العباد قاضی غلام علی مہری نقشبندی و قادری شافعی المذہب عفی اللہ عنہ
و عن والدیہ آمین ۱۲ و صلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و آلہ و صحبہ اجمعین

قطعۂ تاریخ محضر سعادت مظہر
از کمترین بندگان ایزد صمد غلام احمد ابن المرحوم محمد حسین ناگا نوکری عفی اللہ عنہما

شکر خدا کہ محضر حسدم کیا مرتب ؛ علمای بلنی نے باحسن رای اسدم
اخلاص دل سے میں نے سوچا جو سال ناگہ ؛ آئی ندا کہ الحق موجب سواد اعظم
۱۲۶۲

تحریر ۱۴ شہر صفر

استفتا (۴۵)

قولہ تعالی فَاسْئَلُوا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۵ کیا فرماتے ہیں علمای دین متین اور فقہای
شرع مبین زادکم اللہ شرفا و تعظیما بیچ اس صورت کے کہ ایک شہر میں چند مسلمانوں نے باتفاق رواج حال ایک کیا یعنی

مقرر کی ہے اور نام اسکا جلسہ کیا مٹی مفرح القلوب رکھا ہے اتفاقاً ایک شخص مسلمان دیندار اہل سنت وجماعت کسی کام
کے سبب ایک روز اس جلسہ کیا مٹی میں حاضر نہو سکا اہل جلسہ نے اسکو جرمانہ کیا وہ جرمانہ بھی اُسنے نہ دیا بعد دو سہ وقت کے جلسہ کیا مٹی
میں بھی وہ شخص مسلمان حاضر نہو سکا اہل جلسہ نے بسبب تحریک بعض دشمنان جہالت کیش اس شخص کو اسلام سے خارج کرنے کا فتویٰ لکھا
اور ترک سلام وطعام اور حقہ پانی بند کرنیکا لفظ تحریر کر کے اس فتوی کو اُردو لکھا ہیں مع نام اس شخص کے چھپوا دیا اور اس مسلمان
شخص کو ذلیل کرنیکے لیے لوگوں کو اوس فتوے پر عمل کرنے کی تاکید کرتے ہیں لہذا مطابق شرع شریف کے بطریق مذہب اہل السنۃ
وجماعت کوئی مسلمان ایسی صورت میں اسلام سے خارج ہوتا ہے یا نہیں اور جن شخصوں نے ایسا فتوی لکھا اور رسالہ میں چھپوا کر
اور چھپوا یا انکا کیا حکم ہے مع دلایل شرعیہ کے بیان فرمائیے جزاکم اللہ تعالیٰ فی الدارین　　المستفتی عباس خان
ولد احمد خان ساکن اکولہ ضلع برار　　**الجواب واللہ الموفق بالحق والصواب**　　الحمد للہ رب العالمین
والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی حبیبہ ورسولہ محمد وآلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین برتقدیر صدق مستفتی
وثبوت مافی السوال شرع شریف کا حکم یہی ہے کہ جلسہ کیا مٹی مفرح القلوب نے جو کچھ لکھا اور چھپوایا خلاف شرع
اور باطل ہے چند دلیل **دلیل اوّل** یہ کہ کسی مسلمان کو کسی گناہ کبیرہ کے سبب اسلام سے خارج نہیں کرنا یا عصیاں
ومنکرات کر کے وہ شخص بغیر توبہ مر گیا ہو پھر بھی اوسے مرتد یا کافر نہیں کہنا اگر وہ شخص کفر کے لایق نہیں تو کہنے والا
کافر ہو جاتا ہے مشکوٰۃ شریف میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم
لا یرمی رجل رجلاً بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الّا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذالک رواہ البخاری
یعنے کسی آدمی نے دوسرے کو فاسق نہ کہنا اور کافر بھی نہ کہنا نہیں تو اگر وہ اسکا لایق نہیں تو کہنے والے پر اُسکا
کہا عود کرتا ہے **دلیل دوم** بحر الرایق میں لکھا ہے لا یفتی بتکفیر مسلم ما امکن حمل کلامہ علی
محمل حسن یعنے کسی مسلمان کے لیے کفر کا فتویٰ نہیں دینا بلکہ اسکے قول وفعل کو جہانتک ممکن ہوسکے
تاویل کر کے اسلام سے خارج نہیں کرنا **دلیل سوم** فی العقاید السنیہ اذا کان فی المسئلۃ وجوہ توجب
الکفر ووجہ واحد یمنع التکفیر فعلی المفتی ان یمیل علی الوجہ الذی یمنع التکفیر تحسیناً
للظن بالمسلم اگر کسی مسئلے میں کئی وجہ ہیں جن سے کفر ثابت ہوتا ہے اور ایک وجہ ہے کہ وہ کفر کو مانع ہے
تو مفتی کو واجب ہے کہ مانع کفر کی وجہ کو ترجیح دیوے اور مسلمان پر نیک گمان رکھے بحر الرایق میں اسی قول کے

تحت میں لکھا ہے کہ علمائے سنت و جماعت کا اتفاق ہی کہ مسلمان کبھی اسلام سے خارج نہیں ہوتا ہے چنانچہ اسکے مقدمہ میں نود اور نو جز کفر کے
اور ایک جز اسلام کا پایا جاوے تو اوسکی اسلام ہونے پر حکم کرینگے **دلیل چہارم** منتخب العقاید میں لکھا ہی کہ ایک مسلمان نے گناہ
کبیرہ کیا یعنے شراب پی یا روزہ رمضان شریف نہ رکھا نماز نہ پڑھی اور بغیر توبہ کیے مر گیا اسکے باب میں تین قول ہیں ایک علمائے خوارج نے
لکھا ہی کہ وہ اسلام سے خارج اور کفر میں داخل ہی اسکے جنازہ کی نماز نہ پڑھنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن بھی نکرنا
کہ وہ کافر ہوا علمای معتزلہ کے نزدیک وہ شخص اسلام سے خارج ہوا مگر کفر میں داخل نہیں ہوا بلکہ اسلام و کفر کے درمیان میں انہوں نے
ایک درجہ فسق کا قرار دیا ہی اسکو فاسق کہتے ہیں تیسرے علمای اہل سنت و جماعت کا فرمانا ہی کہ وہ شخص بسبب ارتکاب گناہ کبیرہ کے
اسلام سے خارج اور کفر میں داخل نہیں ہوگا وہ عاصی ہی بخشنا یا عذاب کرنا اسکا خدا تعالی کی مشیت کی سپرد ہے
اگر ایک ذرہ بھی ایمان اسکے دل میں ہی آخرش جہنم سے خلاصی پاویگا کافر کے مانند ہمیشہ جہنم میں نہ رہیگا اور یہی
قول بالاتفاق معتبر ہے مگر جاہل وہابیہ فرقہ والے مسلمانوں کو ادنی بدعت اور گناہ کے سبب مشرک اور کافر کہدیتے ہیں
خارجیہ معتزلہ کی تقلید کرتے ہیں اور وعید سے نہیں ڈرتے کہ وہ تکفیر کسکی طرف عود کریگی نعوذ باللہ منہا **دلیل پنجم**
عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ثلث من اصل الایمان الکف من قال**
لا الہ الا اللہ لا تکفرہ بذنب ولا تخرجہ من الاسلام بعمل مولانا شیخ عبد الحق دہلوی نے شرح مشکوۃ
المصابیح میں لکھا ہی بیان کف اینست یعنی کافر مدان و مگو آنرا کہ این کلمہ گوید بسبب گناہی کہ صادر گردد ازوی
اگرچہ کبیرہ باشد و درین رد است مر قول خوارج را کہ گویند مؤمن بارتکاب معصیت اگرچہ صغیرہ باشد کافر گردد
ولا تخرجہ من الاسلام بعمل و بیرون میار و حکم مکن بیرون آمدن او از مسلمانی بہر عملی کہ بد بکند و درین
رد است مر قول معتزلہ را کہ گویند بندہ بارتکاب کبیرہ بیرون می آید از اسلام اگرچہ در نمی آید در کفر و ایشان واسطہ
اثبات کنند درمیان ایمان و کفر و گویند کہ مرتکب کبیرہ نہ مومن است و نہ کافر و فاسق را قسمی ثالث دانند غیر مومن
و کافر الخ و نیز در حدیث شریف آمدہ است کہ ہیچ مومن را خارج از ایمان و کافر نباید گفت اگر او مستحق آن نباشد پس
این لفظ برگویندہ عود کند **دلیل ششم** عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا یحل لمسلم ان یہجر اخاہ فوق ثلث فمن ہجر فوق ثلث فمات دخل النار رواہ احمد و ابوداؤد
یعنے جایز نہیں ہی مسلمان کو کہ اپنے بھائی مسلمان سے تین روز سے زیادہ الگ رہے اگر تین روز سے زیادہ الگ رہا اور

مر گیا تو

مرگیا تو جہنم مین داخل ہوگا دلیل ہفتم اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم یعنے تم تابعداری خدا کی کرو اور تابعداری رسول کی کرو اور علما اور حکام مسلمین کی بھی تابعداری کرو کیونکہ گنہگار کو تعزیر شرعیہ کی سزا دینا حاکم کا کام ہے کسی دوسرے کا کام نہین اور مسلمان کو گناہ کے سبب خارج اسلام کرنا معتزلہ کا اور وہابیہ کا کام ہے اہل سنت وجماعت کے نزدیک تو اسلام سے خارج کوئی مسلمان کسی گناہ سے نہین ہوتا ہے دلیل ہشتم جلسہ کیا مٹنگ مفرح القلوب نے جس مسلمان کو خارج از اسلام کرنے کا حکم دیا ہے اسوقت وہ مسلمان شخص مجلس مین حاضر نتھا اور غایب پر حکم سزا کا کرنا باطل ہے چنانچہ ہدایہ وشرح وقایہ مین کتاب الحدود والتعزیر مین دیکھو دلیل نہم جلسہ کیا مٹنگ والون نے جس کے پہلے حکم خارج اسلام کا اوس مسلمان پر کیا ہے بحکم البادی اظلم الحدیث اوسی پر وہ لفظ عود کرتا ہے اور وہ شخص غایب پاک ایماندار ہے اور وہ شخص جلسہ کیا مٹنگ مین حاضر نہوا یا جرمانی کا پیسا ندیا یا کفن دفن مین شامل نہوسکا یہہ کچھ گناہ کبیرہ شرعیہ نہین فقط عداوت سے اس شخص کی بے عزتی کرنے کے واسطے اخبار مین چھپوایا سو شرعا ناجایز اور باطل ہے اور اس شخص کی عزت کی جوابدہی چھپوانے والیکے ذمہ پر ہے دلیل دہم جب مسلمانون کی آپس مین خلاف پڑے تو قرآن وحدیث وفقہ کیطرف رجوع کرین علم عقاید کی کتابین دیکھین اپنی جہالت اور بے علمی سے جو کوئی فتوی لکھتا ہے گو یا اپنا مقام جہنم مین بناتا ہے چنانچہ یہہ بھی ایک علامت قیامت کی ہے خداوند عالم مسلمانون کو ہدایت دیوے اور حق پہچاننے کی توفیق عطا کرے آمین وہذا آخر ما اوردناہ والحمد للہ رب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین **دستخط قاضی شہر بمبی**

ولا نفتی بکفر والارتداد بالجہر والفصل والاعتزال ترجمہ نہین حکم کیا جاوے کسی مسلمان پر کافر ہونے کا اور مرتد ہونیکا بسبب زنا کرنے کے یا خون کرنیکے یا بسبب گناہ کبیرہ کے اعتقاد اہل سنت وجماعت درین باب ہمین بود کہ بیان شد کتبہ خادم الشرع الشریف عبد اللطیف کوندے عفی عنہ

خادم شرع شریف قاضی عبد اللطیف ... قاضی شہر بمبئی

دستخط مدرس عربی فارسی مدرسہ سرکاری کتبہ و مستخرجہ خادم العلما والسادات سید عبد الفتاح الحسینی القادری المدعو مفتی سلیمان میان عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وعن جمیع المسلمین فقط

الراجی الی رحمۃ اللہ الباری سید عبد الفتاح الحسینی القادری

(دستخط مدرس مدرسہ محمدیہ متعلق مسجد جامع شہر بمبی)

نعم تحقیر المومن وتکفیرہ عند اہل السنۃ والجماعۃ امر خطیر لا ینبغی لعاقل یومن باللہ تجنبہ علیہ السلام ما ذکر من امر حتی ترجمہ ہان صحیح ہے کہ حقارت کرنا مسلمان کو یا کافر کہنا اوسکو اہل سنت وجماعت کے نزدیک بڑا خطرناک بھاری کام ہے جو کوئی مسلمان عاقل ایماندار ہو اوسکو لازم ہے کہ جرأت نکرے ایسے کام پر چنانچہ اوپر کے گناہ کے سبب جواوپر مذکور ہے اوسکو کافر نہ کہنا چاہیے حررہ العبد الفقیر الی مولاہ عبد اللہ جعل اللہ آخرتہ خیرا من اولاہ

عبد اللہ عفی عنہ

دستخط حضرت قدوۃ العلما والمحققین سجادہ نشین مسند خاندان رفاعیہ الامر کما ذکر کتبہ العبد المسکین عماد الدین الحسینی الرفاعی عفی عنہ وعن والدیہ وعن جمیع المسلمین

شاہ عماد الدین رفاعی

(دستخط خطیب مسجد جامع بمبی) الجواب صحیح کتبہ عبد الحمید بن ابراہیم باعکظہ عفی عنہ

دستخط امام صاحب موافق کتاب اللہ صحیح و درستی اسمین کچھ شک نہین کتبہ سید امام الدین احمد گلشن آبادی عفی عنہ

سید امام الدین احمد

دستخط پیش امام مسجد محلہ کھانڈا شہر بمبی ہذہ الروایۃ صحیح بلا ریب خادم العلما نصیر الدین عفی عنہ ۱۲

دستخط مترجم عدالت سرکاری ہای کورٹ معمورہ بمبئی مافارسی مولانا
فصحیح ومعتمد ولاشک ان تحقیر المؤمن وتکفیره عندنا امر خطیر ترجمہ
جو کچھ ہمارے حضرت مولانا صاحب نے کہا سو صحیح اور کالائق اعتماد ہے اور بیشک
کسی مسلمان کا مانند ارکے حقارت سے کرنا اور کافر کہنا ہمارے نزدیک بڑا بھاری
بات ہی) کتبہ خادم الشرع القاضی اسمعیل الجیلانی الشافعی عفی اللہ عنہ
وعن والدیہ وعن اسکنا ذیہ وعن جمیع المؤمنین آمین آمین

(مہر) المتمسک بحبل الجلیل خادم الشرع ... اسمعیل

دستخط کیا مفتی مفرح القلوب نے جو فتوی چھپوایا ہا اسمین حدیث شریف ید اللہ
علی الجماعۃ فمن شذ شذ فی النار دلیل تکفیر لکھا ہی سو جماعت سے مراد
اہل سنت وجماعت ہی کچھ جلسہ کیا مفتی مراد نہین کیونکہ اتبعوا السواد
الاعظم کا لفظ اوا حدیث شریف کی ابتدا مین موجود ہی اسے چھپادیا
اور سواد اعظم خاص اہل سنت وجماعت کے معنی ہین کما لا یخفی کتبہ
سید احمد بن السید عبد القادر عفی عنہ

(مہر) سید یٰسین القادری سید احمد بن سید عبد القادری

دستخط حضرت زبدۃ المتکلمین سید ...
صاحب عفی عنہ

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ وحبیبہ محمد وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین الی یوم الدین یہہ کتاب مستطاب جامع الفتاوی مطبع فتح الکریم مین بتاریخ غرہ ذیحجہ الحرام سنہ ١٣٠٣ھ مطبوع ولپسند طبع خاص علماء اہل اسلام ومقلدین سنت رسول مقبول علیہ الصلوۃ والسلام کی ہوئی عمدۃ العلما زبدۃ الفقہا مولوی سید امام الدین احمد پیرزادہ گلشن آبادی مصنف تاریخ الاولیا سلمہ اللہ تعالی نے اسکی تاریخ اختتام ارقام فرمائی ہی

قطعہ

جامع الفتوای علمائے عصر مطبوع شد | چشم روشن گشت ناظر چون جہان از آفتاب
جامی شرع متین ہم ہادی راہ یقین | سالکان را اندرین تاریک شب چون ماہتاب
از سر برکت سرا ہاتف چہ خوش تاریخ گفت | مظہر دین محمد سال طبع این کتاب
١٣٠٣

ایضاً

کتاب فقہ این جامع فتاوی | چو شد مطبوع ز انعام محمد
ندا آمد ز ہاتف دوش ما را | بگو تاریخ با نام محمد
١٣٠٣

قطعہ تاریخ طبع از منشی رکن الدین بن شیخ احمد صاحب کاتب کتاب ہذا المتخلص بہ تمنا

بحمد اللہ درین ایام فرخ | کتابی تازہ شد مطبوع آنام
زہی علم وعمل مشہور آفاق | بود مفتی لقب جامی اسلام
سروش غیب گفتا ای تمنا | بگو منظور حق تاریخ اتمام
١٣٠٣

تخلص اشرف آن نیک فرجام | مکرم سید آن عبد فتاح
بار دو ترجمہ داد سر انجام | فتاوای نوادر جمع کردہ

ایضاً

اشرف العلمای کامل در جہان | مفتی با عز وشان در خاص وعام
عالم اندر فقہ وتفسیر وحدیث | واعظ حق گوی مشہور انام
بہر تاریخش تمنا کرد فکر | دوش ہاتف گفت این شیرین کلام
سید عالی النسب فی مرتبت | عالم وباذل زہی والا مقام
جمع کردہ این مسایل با عرب | بہر ہندی خوان بصد شوق تمام
از سر کنز الدقایق خوش بخوان | مظہر الحق سال طبعش والسلام
١٣٠٣

پیغام

الہی بیامرز این ہرسہ را | مصنف نویسندہ خوانندہ را

هو الفتاح العليم

فہرست کتاب جامع الفتاوی

هو الفتاح العليم

اشتہار کتاب مستطاب جامع الفتاوی

تمام اہل اسلام کو ظاہر ہووے کہ یہہ کتاب مستطاب بنام جامع الفتاوی علم فقہ مین اسم با مسمی ہے دین اسلام کے اصول فرض واجب سنت مستحب حلال حرام اور مکروہ کا خلاصہ بیان تحقیق کے ساتھہ لکھا ہے عقاید اہل سنت وجماعت کا ہندی عبارت مین مع دلایل عربی اور اسکا ترجمہ جسکا جاننا ہر ایک مسلمان پر فرض ہی بتفصیل ظاہر کردیا ہے حق سبحانہ تعالی کی توحید اور رسول مقبول محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور آل واصحاب کی تعریف اور مذاہب اربعہ کی حقیت بخوبی ثابت کیا ہے تا ہر مسلمان خواہ حنفی ہو خواہ شافعی اپنے مذہب پر قایم رہے اور کسی کے بہکانے سے اپنے امام کی تقلید نہ چھوڑے کیونکہ اس زمانے مین بدعقاید کے آدمی وہابی خارجی لہابی نیچر لامذہب غیر مقلد بہت پیدا ہوئے ہین اور قرآن وحدیث کے معنے اپنی عقل سے خلاف تفسیر کے کرتے ہین فقہ وتفسیر صرف ونحو کو نہین پڑھتے اور عبث ہمارے غریب اہل سنت وجماعت کے ہر گاؤن وقصبون مین جاکر اپنا وعظ سناکر تقلید ایمہ سے انکو چھڑاتے ہین نعوذ باللہ منہا اسلئے چند جلد اس کتاب جامع الفتاوی کی عقاید عبادات ومعاملات وفرایض وغیرہ ضروری مسایل دین کے بابت لکھے گئے اور ہمارے شہر بمبئی کے اور حرمین شریفین کے علماؤن کے فتوے اس مین جمع کئے اور دکن وکوکن کے اکثر مفتیون کے لکھے ہوئے مسئلے بڑی تلاش کرکے اس مین داخل کئے ہین تا ہمارے ہمعصر علما کا نام یادگار رہے

جلد اوّل مین عقاید واصول فقہ کے استفتا بطور سوال وجواب کے پینتالیس ۴۵ ہین اور ہر ایک استفتا کے جواب مین خلاصہ وار دس بیس مسئلے لکھے ہین پڑھنے اور سمجھنے سے اسکی قدر خوب معلوم ہوگی قریب صفحہ ۳۰۰ قیمت یک ونیم روپیہ

دوسری جلد مین بھی اسی قدر مجمع رسایل ومسایل بزرگان دین وعلمای حنفی وشافعی کی

تصنیفات اور چھپے ہوئے مسایل سب علمای ہمعصر کے ہندوستانی مین عبادات وعقیدہ کی درستی کے باب مین قریب صفحہ ۳۰۰ قیمت یک ونیم روپیہ

جلد سوم مین نکاح طلاق ہبہ وصیّت اور فرایض میراث کے نادر مسئلے وغیرہ قریب صفحہ ۳۰۰ قیمت یک ونیم روپیہ

جلد چہارم مین مسایل متفرقات علمای سنّت وجماعت کی تصنیفات کا منتخب وغیرہ قریب صفحہ ۳۰۰ قیمت یک ونیم روپیہ

ہر ایک مسلمان نے اسکو پڑھنا اگر پڑھنے نہین آتا تو دوسرے سے پڑھوا کر سُنّا اور تونگرونکو لازم ہی کہ طالب علمون کو ایک نسخہ ہر جلد کا دلوا دینا یا ہر ایک مسجد مین اور ہر ایک گانون مین ایک ایک نسخہ ہر جلد کا بھیجوا دینا تا مسلمان اپنے دین ایمان سے ہشیار ہوجاوین اور اپنے مذہب کی تقلید نچھوڑین ماعلی الرّسول الاّ البلاغ ۵ اور جسکے دل مین عقاید سنّت وجماعت سے خلاف کچھہ شبہہ واقع ہو تو بنظر انصاف اس کتاب کو پڑھکر اپنی شبہہ کو دور کرے کیونکہ ہر ایک سوال مختلفہ کا جواب اس مین معہ نام کتاب معتبر موجود ہی اور شریعت کا سیدھا راستہ صاف بتلایا گیا ہی اور ہر مسئلہ مختلفہ مین علمای معتبر کا قول کتاب کے حوالے سے نقل کردیا ہی امید خدا سے یہہ ہی کہ مسلمانون کو اس کتاب کے پڑھنے سے فایدہ مند کرے اور توفیق راہ نجات کی دیوے آمین ۵

المشتہر عبد الضّعیف مُفتی سیّد عبد الفتاح
الحسینی القادری ساکن بمبئی محلہ گورے مُلّا نمبر ۲۵

کتب مولفہ جدید

کتاب نوشۂ عاقبت قیمت شش آنہ

کتاب دولت بے زوال مائۃ مسایل قیمت شش آنہ

در مطبع فتح الکریم مطبوع شد

هو الله غنی وانتم الفقراء

اس کتاب مستطاب میں مایہ مسایل ہیں مفلسی کے اسباب کہ جس سے پرہیز کرنا لازم ہے اور مایہ فواید ہیں تونگری خاص کے اسباب کہ جس پہ عمل ہونا ضروری ہے

دولت بی زوال

و

برکت حال و مآل

١٣٠٤

از تالیفات مفتی سید عبد الفتاح الحسینی القادری عرف سید اشرف علی
پیرزادہ گلشن آبادی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وعن سایر المسلمین

باہتمام قاضی عبد الکریم بن قاضی انور محمد و قاضی رحمت اللہ بن قاضی فتح محمد مرحوم بمبئی کے

بتصحیح مولف در مطبع فتح الکریم واقع بمبئی مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی رسولہ وحبیبہ محمد وعلی الہ واصحابہ واتباعہ اجمعین۔ امابعد فقیر حقیر سراپا تقصیر مفتی سید عبدالفتاح الحسینی القادری عرف سید اشرف علی گلشن آبادی برادران اسلامیہ کی خدمت مین التماس کرتا ہی کہ ایک روز جناب عمدۃ العلماء والسالکین حضرت استاذنا ومرشدنا مولوی عبدالقیوم نقشبندی مجددی کابلی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین کتاب بستان فقیہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ مطالعہ کرتا تھا اسمین یہہ حدیث شریف پڑھنے مین آئی مَنْ اِحْتَجَمَ یَوْمَ الْاَرْبعَاءِ وَالسَّبْتِ فَاَصَابَہُ اْلاَلَمُ فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَہٗ یعنے جو شخص سنگی لگاویگا اور خون نکالیگا بدھ کے دن اور سنیچر کے دن تو اسکو رنج پیدا ہوگا تب وہ ملامت نکرے مگر خود کے نفس کو بندے نے عرض کی اَلْیَوْمُ یَوْمُ اللہ یعنے سب دن خدا کے بنائے ہوئے ہین یہہ تخصیص کس سبب سے ہوئی ہی حضرت نے فرمایا سعد ونحس نیک وبد سب حق تعالی نے پیدا کیا ہی لیکن تفرقہ خیر وشر کا بھی رسول اللہ نے بتلایا ہی اور بحکم مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی بغیر وحی والہام کے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیای کرام کچھہ فرماتے نہین ہین چنانچہ حکایت ہی ایک تونگر تاجر کی عادت تھی کہ ہمیشہ چہارشنبے کے روز برس مین دو تین مرتبے حجامت کرتا اور خون بدن سے نکالتا کسی طالب علم نے اسکو اس کام سے منع کیا تاجر نے کہا یہہ فقط وہم ہی خدا نے سب دن پیدا کئے ہین الغرض چند روز بعد

اسکی

اسکی دولت مین زوال آیا ایک مرض شدید لاحق ہوا کہ حکماسے علاج متعسر ہوا اس تاجر نے
درود شفا کا ورد کرنا شب و روز شروع کیا خواب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اس سے
منہہ پھیر لیا ہے تاجر نے عرض کی مجھسے کیا تقصیر ہوئی جو آپ خفا ہین حضرتؐ نے فرمایا ہمارے دین اسلام
کے علما و اولیا نے جو عمل کرنے یا نکرنے کو فرمایا اور اسکی تاثیر بیان کی سو سچ ہے تو انکی ضد سے اسپر
عمل نہین کرتا ہے یہہ شامت افعال تیری ہے کہ دولت و تندرستی کو زوال آیا اور مفلسی و بیماری نے منہہ
دکھایا فجر کو تاجر اٹھا توبہ کیا اور درود شریف کی برکت سے ہدایت کی راہ ملی جب یہہ حکایت حضرت
مولوی صاحب نے کہی آب دیدہ ہوئے راقم کو بھی رقت پیدا ہوئی پھر فرمایا کتاب اظہار الاسرار والاعمار
دیکھو کہ آداب اسلام تمام احادیث سے اسمین بیان کیا ہے راقم نے کئی مسایل مع احادیث و اقوال بزرگان
دین اسمین سے لکھہ لیا معلوم ہوا کہ ہر شخص تونگری دارین کی چاہتا ہے اور درویشی مفلسی سے بیزار ہوتا ہے
لیکن بحکم الانسان حریص فیما منع کام ایسے کرتا ہے جسکے سبب تونگری کی برکت جاتی ہے اور مفلسی
کی شامت درپیش آتی ہے اور اس شخص کو معلوم نہین ہوتا کہ بدبختی کدھر سے آئی اور نیکبختی
کہان گئی امید ہے کہ اس کتاب کے پڑھنے اور عمل کرنے سے درویش تونگر ہوجاویگا اور تونگر
اپنی دولت بچاویگا اور وہ کام نکریگا جس سے مفلسی آوے اور تونگری جاوے بحکم تُعْرَفُ الْاَشْيَاءُ
بِاَضْدَادِهَا یعنے ہر شی کی قدر اسکے ضد کے پہچاننے سے پہچانی جاتی ہے تونگری کونین مین
برکت و اقبال ہے اور مفلسی دارین مین نکال و جنجال ہے اسلئے راقم نے مسلمان بھائیون کے
فائدے کے واسطے ہنگام مطالعہ ہر کتاب تفسیر و حدیث و فقہ و وعظ سے سعادت و شقاوت پہچاننے
کے اقوال و اعمال استنباط کرکے یہہ رسالہ لکھا اور عربی اشعار و عبارت ہر قسم کی ایک سو
مسایل اور ایک سو فواید مین بہ ترتیب جمع کیا اور دوسرے باب مین دو برکت کے عمل اور فواید
مرقوم کئے جس سے تونگری حال و مآل کی حاصل ہووے نام اس کتاب کا دولت بے زوال و برکت
حال و مآل رکھا و ہو حسبی و نعم الوکیل نعم المولی و نعم النصیر

باب اوّل بابۃ مسایل کے بیان مین

اگر اسمین سے عربی عبارت مع ترجمہ زبانی یاد کرے تو عربی کلام سمجھنے مین دخل ہوجاویگا آمین

اکثر حدیثین ہین جو چالیس حدیث یاد کریگا قیامت کے دن علما کے ساتھ اسکا حشر ہوگا مسئلہ
قوۃ القلوب مین لکہا ہی عمل صالح کرنے سے تونگری دنیا و آخرت کی حاصل ہوتی ہی اور نکرنے
سے مفلسی دنیا و آخرت کی پیدا ہوتی ہی اسی طرح ضد اسکا عمل طالح یعنے بد کام کرنے سے تونگری
اقبال دنیا و آخرت کا جاتا ہی اور اسکے نکرنے سے دولت و برکت دنیا و آخرت کی آتی ہی یہہ
چار قسم ہوگئے قسم اول بہترین انسان نیک عمل شرعیہ دین کے کرتے ہین اور ممنوعات شرعیہ
سے بچنے اور احتراز رکھتے ہین قسم دوم نیک عمل حکم شرع کے کرتے ہین اور بد عمل منہیات سے
احتراز اور پرہیز نہین رکھتے قسم سیوم نیک اور بد دونون عمل نہین کرتے قسم چہارم بد عمل
کرتے ہین اور نیک عمل نہین کرتے ہر ایک شخص نے اپنے دل مین سمجھنا کہ ہم کون سی قسم کے انسان
ہین ہر روز اپنے کامون کا حساب رکھنا کہ نیکی زیادہ ہوتی ہی یا بدی اُس موجب اُنکو رنج
و راحت دنیا و آخرت کی حاصل ہونے والی ہی مسئلہ ۲ دوم اَلطَّہَارَۃُ بَرَکَۃٌ فِی الدُّنْیَا
وَالْاٰخِرَۃِ یعنے پاک بدن اور کپڑا رکھنا کہ رزق مین دنیا کے برکت ہوتی ہی اور تونگری دولت
بڑھتی ہی اور آخرت کا رزق جو ثواب و نتیجہ اعمال حسنہ ہی اُسمین بھی برکت و زیادتی ہوتی ہی
احیاء العلوم مین لکہا ہی کہ دنیا کی مفلسی اور درویشی سے جتنا آدمی خوف کرتا ہی اگر اوسکے
آدھا پاؤ آخرت کی افلاس سے خوف کرے تو کبھی دوزخ مین نجاویگا کیونکہ دنیا کی مفلسی بھوک
پیاس مین دریوزہ گری سے عمر کی گذران چلی جاتی ہی مگر آخرت کی مفلسی معاذ اللہ کہ بھائی
بھائی سے اور باپ بیٹے سے اور جورو خاوند سے دور بھاگین گے مانگے بھیک نہین
ملیگی اغنیا بھکاری بنینگے اپنی بدکاری جہالت اور بے دینی کے سبب سے اور جو فقرا ہین
سو وہان آخرت مین تونگر اور امیر الامرا بنکر بیٹھینگے اپنی قناعت و عبادت و صبر و تحمل و ریاضت
کے سبب سے مسئلہ ۳ اَلصَّلٰوۃُ مَعَ الْجَمَاعَۃِ نماز جماعت کے ساتھ ہمیشہ پڑھنا جس سے
نیکبختی اور تونگری کی برکت آتی ہی اور بدبختی مفلسی بھاگتی ہی اور ترک صلوۃ کرنے اور
بالکل نماز نہ پڑھنے سے برکت جاتی ہی شامت اور مفلسی آتی ہی منہاج العابدین مین مرقوم ہی

حدیث

حدیث شریف میں آیا اِطَّلَعْتُ لَيْلَةَ الْمِعْرَاجِ عَلَى النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ
قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِنَ الْمَالِ قَالَ لَا مِنَ الْعِلْمِ یعنے معراج کی شب کو مین نے دوزخ کی سیر کی
دیکھا کہ اکثر اسمین فقرا ہین اصحابون نے کہا مفلس مال سے حضرت نے فرمایا نہین مفلس علم سے
امام حجت اسلام نے اس حدیث کی شرح مین لکھا ہی فَمَنْ لَمْ يَتَعَلَّمْ لَا يَتَأَتَّى لَهُ أَحْكَامُ
الْعِبَادَةِ وَالْقِيَامُ بِحُقُوقِهَا یعنے جب آدمی نے علم نہ سیکھا اداب احکام عبادت کے اسکو
بجالانا برابر نہین ہوسکتا یہان سے معلوم ہوا جو بے علم تونگر مال و زر کے ہین مجازاً فقیر ہین اگر
یہ بھی آخرت کی جمع نہ کی تو آخرت کے بھی فقیر ہین مسئلہ مشارق الانوار مین ابو ہریرہ رضی اللّٰہ
عنہ سے روایت ہی أَتَدْرُونَ مَنِ الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ
وَلَا مَتَاعَ قَالَ إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَصِيَامٍ وَزَكٰوةٍ
وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَأَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا
فَيُعْطِي هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ قَبْلَ أَنْ يُقْضٰى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ
عَلَيْهِ ثُمَّ يُطْرَحُ فِي النَّارِ یعنے حضرت نے فرمایا کہ تم جانتے ہو مفلس کون آدمی ہی کہا
اصحابون نے جسکے پاس پیسا مال نہین اسکو ہم مفلس درویش کہتے ہین فرمایا تحقیق میری امت
کے مفلس قیامت کے دن آوینگے نماز روزہ زکوٰۃ کا ثواب لیکر پھر مدعی انکے حقدار جنکو گالی دیا
ہی برا کہا ہی انکا مال کھایا ہی قتل کیا ہی مارا ہی جو دعویٰ اسپر ہی نیکیان اسکی عوض مین
انکو دی جائینگی جب اس سے بھی تقاضا پورا نہ ہوا تو آخر انکے گناہ کا بوجھ اسکے سر پر رکھا جائیگا
اور دوزخ مین ڈالا جائیگا مسئلہ ۵ إِنَّ مِنْ مُوجِبَاتِ الْفَقْرِ تَكْوِيرَ الْعِمَامَةِ جَالِسًا
وَلُبْسَ السَّرَاوِيلِ قَائِمًا یعنے پگڑی بیٹھکر باندھنا اور پایجامہ کھڑے رہکر پہننا نحس ہے
فقیری اور بدبختی لاتا ہی اور اسکا ضد پگڑی کھڑے ہوکر باندھنا اور پایجامہ بیٹھکر پہننا تونگری
اور سعادت کی نشانی ہی دوسری روایت مین ہی مَنْ تَسَرْوَلَ قَائِمًا وَتَعَمَّمَ قَاعِدًا
ابْتَلَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِبَلَاءٍ لَا دَوَاءَ لَهُ یعنے جسنے پایجامہ کھڑے ہوکر پہنا اور عمامہ

بیٹھکر باندھا تو خدای تعالی اسکو ایک ایسی بلا مین گرفتار کرتا ہی کہ جسکی کچھہ دوا نہین ۔ کپڑا پہنا قبلہ کی طرف منھہ کرکے مگر پاجامہ کیونکہ پانون قبلہ کی طرف لمبا کرنا بے ادبی ہی ۔ اگر پگڑی لمبی ہی تو بیٹھکر باندھے مگر آخر دو چار پیچ کھڑے ہوکر باندھے مسئلہ ۶ اَکْلُ الطَّعَامِ عِنْدَ الْمَیِّتِ یعنے میت کے نزدیک بیٹھکر طعام کھانا درویشی لاتا ہی ایک روایت مین ہی ۔ اَلْاَکْلُ وَالشُّرْبُ فِی الْمَقَابِرِ مِنَ النِّفَاقِ وَیُقْسِی الْقَلْبَ یعنے کھانا پینا قبرستان مین نفاق پیدا کرتا ہی اور دل سخت ہوتا ہی مسئلہ ۷ وَالْبَوْلُ عُرْیَانًا برہنہ ہوکر پیشاب کرنا تنگدستی لاتا ہی اسی طرح راہ اور آدمیون کے انبوہ مین بھی بول کرنا منع آیا ہی مسئلہ ۸ وَاِتْیَانُ النِّسَاءِ عُرْیَانًا بِالْوَطْیِ یعنے صحبت عورتون سے بالکل برہنہ ہوکر نہ کرنا چاہیے نحس ہی اگر حمل رہا اور فرزند ہوا تو بے حیا ہوگا دوسری حدیث مین ہی اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمْ اَهْلَهٗ فَلْیُلْقِ عَلٰی ظَهْرِهٖ وَعَجُزِهٖ وَعَلٰی ظَهْرِهَا وَعَجُزِهَا شَیْئًا وَلَا یَتَجَرَّدُ تَجَرُّدَ الْعَیْرِ یعنے اگر کوئی تم سے اپنی بی بی کے ساتھہ صحبت کرے تو اپنے پشت و سرین پر کپڑا ڈھانپے اور اسکے بھی بدن پر کپڑا ڈھانپے اور نہ برہنہ ہو مانند برہنہ ہونے شتر کے مسئلہ ۹ اِبْتِیَاعُ الْخُبْزِ مِنَ الْفُقَرَاءِ فقیرون کے پاس سے بھیک کی روٹیان خرید کرنا نحس ہی ایسا کرنے سے درویشی آتی ہی اور تونگری جاتی ہی اسی طرح انکے پاس کا بھیک کا اناج خریدنا منع ہی ۔ مسئلہ ۱۰ اَلْاَکْلُ مَا خَرَجَ مِنَ الْاَسْنَانِ جو دانتون مین سے خلال کرنے کے وقت نکلے اسکا کھانا منع ہی بلکہ تھوک دیوے مسئلہ ۱۱ تَخْلِیْلُ الْاَسْنَانِ مِنْ کُلِّ خَشْبَةٍ ہر ایک قسم کی لکڑی سے خلال کرنا منع ہی اور یہہ نہی از راہ شفقت فرمایا ہی ہری ڈالی سے خلال کرنے سے دہن مین گندہ بو آویگی بانس کی لکڑی سے خون آویگا انار کی لکڑی سے خارش پیدا ہوگی دھنیہ کی لکڑی سے تاریکی چشم ہوگی بوریا اور ننکھا وغیرہ کی لکڑی سے درد دندان پیدا ہوگا دوب کے تنکے سے کلف چہرہ پر پیدا ہوگی زیرہ کی لکڑی سے درد سینہ پیدا ہوگا گلاب کی تنکے سے نقصان عقل ہوگا گاجر کے تنکے سے تنگدستی پیدا ہوگی

بہتر خلال کا تنکا نیم کا ہی یا چوب زیتون شفتالو یا بادام وغیرہ مسلمان بھائی کو خلال کرنے
تنکا دینا بڑا ثواب ہی مسئلہ ۱۲ تَرْكُ غَسْلِ الْقِدْرِ وَالْقَصْعَةِ غَيْرَ مَغْسُوْلَةٍ ہنڈی
اور پیالہ بغیر دہوئے کے شب بھر ڈال رکھنا منحوس ہی وَمِنَ السُّنَّةِ اَنْ يَلْعَقَ اَصَابِعَهٗ قَبْلَ
اَنْ يَمْسَحَ بِالْمِنْدِيْلِ وَمِنَ السُّنَّةِ اَنْ يَلْحَسَ الْقَصْعَةَ اور سنّت ہی طعام کھانے کے
بعد انگلیاں چاٹنا کپڑے سے پوچھنے کے قبل اور سنّت ہی کہ پیالہ سالن کا چاٹ لینا یعنے انگلی سے
صاف کرلینا اِذَا لَعِقَ الرَّجُلُ الْقَصْعَةَ فَقَالَتِ الْقَصْعَةُ اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْهُ مِنَ النَّارِ كَمَا اَعْتَقَنِيْ
مِنْ يَدِ الشَّيْطَانِ جب آدمی پیالہ چاٹ لیتا ہی تو پیالہ دعا دیتا ہی ای خدا اسکو جہنّم کی آتش سے
آزاد کر جیسا کہ اسنے مجکو شیطان کے ہاتھ سے آزاد کیا ہی خصوصاً شیر کا برتن فیرنی شیر برنج وغیرہ
صاف کرنا جھوٹا لگا ہوا نہیں چھوڑنا مسئلہ ۱۳ تَرْكُ الْاِنَاءِ غَيْرَ مَخْمُوْرَةٍ اَوْ غَيْرَ الْمُغَطّٰى
کھانے اور پانی کا برتن بغیر سرپوش ڈھانپے کھلا منھہ رکھنا درویشی لاتا ہی مشارق الانوار
میں ہی غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ فَاِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيْهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِاِنَاءٍ
لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ اَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ اِلَّا يَنْزِلُ فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَاءِ فرماتے
ہیں کہ ڈھانکر رکھو برتنوں کو اور منھہ باندھکر رکھو مشک کا کیونکہ برس میں ایک رات ایسی آتی
ہی کہ اسمیں وبا آسمان سے نازل ہوتی ہی جس برتن پر سرپوش نہیں اور جس مشک کا منھہ بندھا ہوا
نہیں اسکے اندر وہ اترتی ہی اور ایسا بھی وارد ہی کہ جو برتن شبکو کھلا رہتا ہی شیطان آمیں
اپنا لعاب دہان ڈالتا ہی جو شخص اسمیں سے کھاوے یا پیوے بیمار ہو جاتا ہی ۔ مسئلہ ۱۴
خِيَاطَةُ الثَّوْبِ عَلٰى نَفْسِهٖ اَوْ بَدَنِهٖ سینا کپڑے کا اپنے بدن پر اتارے بغیر شامت لاتا
ہی مسئلہ ۱۵ قَرْضُ الْعَانَةِ بِالْمِقْرَاضِ زیرناف کے بال لینا مقراض سے بد اور نحس ہے
چاہیے کہ استرے سے یا نورہ سے پاک صاف کرنا مسئلہ ۱۶ قَصُّ الشَّعْرِ وَالظُّفْرِ بِاَسْنَانِهٖ
بال اور ناخن دانتوں سے کترنا درویشی لاتا ہی حدیث شریف میں ہی لَا تُقَلِّمُوا الْاَظْفَارَ
بِاَسْنَانِكُمْ فَاِنَّهٗ يُوْرِثُ الْبَرَصَ وَلٰكِنْ قَلِّمُوْا بِالْمِقْرَاضِ فَاِنَّهٗ فِيْهِ شِفَاءٌ تم اپنے

دانتون سے ناخن اپنے مت کتر و تحقیق ایسا کرنے سے برص کی بیماری ہوتی ہی لیکن مقراض سے
کترو کہ اس مین شفا ہی **مسئلہ ۱۷ اِطْفَاءُ السِّرَاجِ بِالنَّفْخِ اَوْ بِالنَّفْسِ** چراغ پھونک کر بجھانا
ممنوع ہی **مسئلہ ۱۸ اَلتَّهَاوُنُ بِالصَّلٰوةِ** نماز پڑھنے مین سستی کرنا درویشی لاتا ہی
جیسا کہ آدمی کسی کام مین تجارت مزدوری وغیرہ مین مشغول ہی نماز کا وقت ہوا بانگ سنی مگر نہین
اُٹھا یہان تک کہ وقت تنگ ہو گیا اسکو تہاون کہتے ہین کیونکہ ابتدائی وقت صلوٰة مانند طلای
خالص کے ہی ایک گھڑی بعد مانند روپے کے ہی اور ایک گھڑی بعد مانند تانبے کے اسکے بعد
مانند لوہے کے یا مٹی پتھر کے مانند ہی جو آخری وقت ہی جب چلا گیا وقت اور اس شخص نے
نماز نہ پڑھی گویا سونا روپا کھویا بلکہ تانبا لوہا بھی کھو دیا مٹی پتھر بھی نہ ملا فرشتے اسپر افسوس
کرتے ہین اگر کھیلنے کے کام مین یا گانا بجانا سننے مین بیٹھکر نماز کا وقت کھویا تب تو فرشتے
لعنت کرتے ہین کہ تو نے حکم اپنے مالک کا توڑا اب اسکا دیا ہوا رزق کیسا کھاتا ہی مت کھا
اسی لئے شطرنج گنجیفہ تختہ نرد چوسر قمار وغیرہ کھیلنے والون پر سلام کرنے کا حکم نہین
ہی کیونکہ وہ شیطان کے تابع ہین گئے خدا کے سلام اور دین اسلام کی تحیت و رحمت سے
محروم ہین نفس شیطانی ہمیشہ بندے کو خدا کی نافرمانی کی طرف دوڑاتا ہی تا دوزخ مین جاوے اور دشمن
بنی آدم یعنے ابلیس خوش ہووے اور دوست بنی آدم حبیب خدا سید الانبیا آزردہ ناخوش ہووے
تحفۃ النصائح مین لکھا ہی **بیت** در نرد یا شطرنج کس دستی بزند بازی کند! در لحم خون
خوکشان گویا کند او دست تر **مسئلہ ۱۹ ذَهَابُ السُّوْقِ بُكْرَةً وَالرَّجْعَةُ اٰخِرًا** یعنی
جانا بازار مین سب کے اول صبح کو اور آنا سب کے آخر منع ہی کیونکہ یہہ حکم خاص مسجد کے واسطے ہی کہ سب سے
اول داخل ہونا منتظر نماز کے بیٹھنا اور جب دعا مانگ کر چلے گئے اسکے بعد مسجد سے باہر آنا کہ فرشتے
رحمت کے اسکا استقبال کرتے ہین مگر تجارت پیشہ دوکاندار ناچار ہی اسکو تو صبح سے شام تک
بازار مین رہنا پڑتا ہی مگر نماز ترک نکرے **مسئلہ ۲۰ اَلنَّظْرُ اِلٰی اَسْفَلِ النَّعْلِ** جوتے کے
تلے کا دیکھنا ہر گھڑی دیکھنا یعنے جوتا اوندھا پڑا ہی اسکو دیکھنا اور سیدھا نکرنا بد ہی اگر رات بھر

جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اُسپر آکر بیٹھتا ہی کہ وہ اسکا تخت ہی مسئلہ ۲۱ شُرْبُ الْمَاءِ
مِنْ عُرْوَةِ الْإِنَاءِ بدھنے کی ٹونٹی سے پانی پینا بد ہی چاہئے کہ پیالے مین نکالکر پینا مسئلہ ۲۲
مَسْحُ الْوَجْهِ بِالذَّيْلِ أَوِ الْكُمِّ دامن سے یا آستین سے منہہ پونچھنا بد ہی رومال دستمال سے
صاف کرنا ادب اسلام ہی مسئلہ ۲۳ اَلْمَشْيُ بَيْنَ الْأَغْنَامِ یعنے بکریون کے ٹولے مین گھسکر چلنا
بد ہی خصوصًا شام کے وقت کہ اُس رمہ گوسپندان مین ایک شیطان جو بلائی ہارو ہی نامی گوسپند
کے سینگ پر سوار ہوکر جنگل سے شہر مین آتا ہی اسکی ایذا کا خطرہ ہی بچون کو اس سے بچانا
لازم ہی مسئلہ ۲۴ غَسْلُ الْيَدَيْنِ بِالطِّيْنِ مٹی ملکر ہاتھ دھونا درویشی لاتا ہی دوغ
ترش جغرات برگ اشنان سے سر و ریش کا میل دھوتے ہین گیہون یا چنے کے آٹے سے بھی
ہاتھ دھونا منع ہی کہ اسمین اناج کی بے ادبی ہی صابون وغیرہ سے جایز ہی بعض نے مٹی اور
آٹے سے ہاتھ دھونا جایز مع الکراہت لکھا ہی سو بہت چیزین اور احکام شرعیہ جایز مع الکراہت
ہین چنانچہ عمدۃ الابرار مین جُنُبْ اور بے وضو کا اذان دینا بندہ فاسق نابینا آکل الربا
شارب الخمر کی امامت کرنا جایز مع الکراہت ہی بلّی اور چوہے کا جھوٹا پانی پینا یا وضو کرنا
جایز مع الکراہت ہی غرض تقوی اور فتوی مین اندک فرق رہنا چاہئے مسئلہ ۲۵ اَلشَّتْمُ
وَاللَّعْنُ عَلَى الْأَوْلَادِ يُوْرِثُ الْفَقْرَ گالی دینا اور لعنت کرنا اپنی اولاد کو درویشی لاتا ہی
اسی طرح فقیر و سایل کو جھڑکانا تونگر کو فقیر بناتا ہی اگر ایک دن مین دس مرتبے گالی کا لفظ
یا شرمگاہ کا نام زبان سے نکلا تو رحمت کے فرشتے اس سے الگ ہوجاتے ہین ۔ اولاد کو نیک نام سے
پکارنا نرمی سے نصیحت کرنا تربیت علم دین کی کرنا کہ وہ خدا کی امانت جان ہی پرورش کے واسطے
تمھارے ہاتھ مین دئیے ہین حلال روزی پیدا کرنے کا ہنر اور حرام چیز سے بچنے کا طریق انکو سکھانا
تم پہ فرض ہی **بیت** بیاموز پرورده را دست رنج ؁ اگر دست داری چو قارون بگنج ؁
یعنے اپنے بچون کی پرورش کرو انکو روٹی کمانے کا کچھ ہنر سکھاؤ اگرچہ تمھارے پاس قارون
کا خزانہ مال و زر ہی تو اس پر کیا اعتبار انکو ملیگا یا نہین اگر ہنر آتا ہی تو کسی کا محتاج نہوگا ؎

مسئلہ ۲۶ اَلْاِبْتِدَاءُ بِالْیَمِیْنِ سیدھے ہاتھ سے پہلے کپڑا پہننا سیدھا پانوں اول پاجامہ مین
ڈالنا گھر مین پہلے سیدھا پانوں بسم اللہ بولکر دروازے کے اندر رکھنا خصوصًا مسجد مین
داخل ہونے کے وقت سیدھا پانوں پہلے داخل کرنا بڑی برکتِ رزق کی علامت ہی اور اُلٹا
اس سے کرنا یعنے بایان پانوں پہلے پاجامہ مین ڈالے یا بائین ہاتھ کی آستین اول پہنے درویشی
اور شامت بد کی علامت ہی مسئلہ ۲۷ اَلضِّحَاکُ فِی الْمَقَابِرِ قبرستان مین ہنسنا درویشی
کی علامت اور کمال غفلت ہی کہ وہ جائے عبرت اور خوف کی ہی کیسے کیسے بادشاہ امیر تونگر عالم فاضل
وہان آسودہ ہوئے ہین انکا کیا حال ہی خیال کرکے اپنی موت یاد کرنا حدیث شریف مین ہی کہ
ایمان دار ہر روز چالیس مرتبے توبہ کرتا ہی اور چالیس مرتبے اپنی موت کو یاد کرتا ہی اسکی عمر
مین رزق مین برکت ہوتی کبھی مفلس ننگا بھوکھا ہرگز نرہیگا مسئلہ ۲۸ اَلتَّقَدُّمُ
عَلَی الْمَشَایِخِ ضعیفون کے آگے آگے بطور حقارت انکے اور فخر اپنے راہ مین چلنا مفلسی لاتا ہی
بستان العارفین مین ہی عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ شَکٰی اِلَیْہِ رَجُلٌ عَنْ سُوْءِ
الْحَالِ فَقَالَ لَعَلَّکَ قَدَّمْتَ عَلٰی مَنْ ھُوَ مُسِنٌّ مِّنْکَ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی کہ آپ کے پاس کسی شخص نے اپنے رنج و بدحالی کی شکایت کی آپنے فرمایا شاید
تو راہ مین کسی پیر مرد کے آگے آگے بے ادبی کی راہ سے چلا ہی اور اِس بے ادبی کے باعث
برکت رزق کی جاتی ہی اور شامت مفلسی کی آتی ہی یہہ چھوٹی سی بے ادبی کتنی بڑی تاثیر
کرتی ہی آدمی کو خبر نہین ہوتی کبھی اپنی تدبیر پر ہنستا ہی کبھی اپنی تقدیر پر روتا ہی —
صلٰوۃ مسعودی مین لکھا ہی کہ ایک روز حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ گھر سے اپنے ایک
مسئلہ پوچھنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے راہ مین ایک بوڑھا یہودی
ملا کچھہ باتین آپ سے کرنے لگا آپ اسکو جواب دیتے تھے اور جلد چلتے تھے وہ آپکے برابر
جلد نہ چل سکا پیچھے رہگیا جب آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے وہ مسئلہ
کی صورت پوچھنے کی بھول گئے بہت تنگ ہوئے آخر حضرت کو عرض کی کہ ایک مسئلہ کی صورت

پوچھنے کی خاطر آپ کے حضور مین جلد چلکر گھر سے آیا ہون مگر وہ صورت فراموش ہوگئی اور فراموشی ایک بڑی بلا ہی خصوصًا عالم شخص کو آنحضرت علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا راہ مین شاید کسی پیر مرد کے ساتھ چلنے مین سبقت کر کے آئے ہو آپ نے کہا ہان ایک یہودی کا فر ملا تھا اور مجھے مسئلہ دریافت کرنیکی جلدی تھی آنحضرت نے فرمایا جاؤ اس بوڑھے سے معاف مانگو اسکا دل شکستہ ہوا ہی جب وہ خوش ہوگا تب یہہ بلا فراموشی کی خدا تمھارے دل پر سے اُٹھا لیگا القصّہ حضرت علی اس بوڑھے یہودی کے پاس آئے عذر خواہی کئے اس پیر مرد نے یہہ تواضع اہل اسلام کی دیکھا درحال مسلمان ہوا اور آپکے ہمراہ آنحضرت کی خدمت مین آیا اور علی مرتضی کو بھی اس مسئلہ کی صورت یاد آگئی خلاصۃ الحقایق مین لکھا ہی رُوِیَ عَنْ بَعْضِ السَّلَفِ اَنَّہٗ کَانَ فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اِذَا تَقَدَّمَ الصَّغِیْرُ قُدَّامَ الْکَبِیْرِ اَوِ الْجَاہِلُ قُدَّامَ الْعَالِمِ اِنْشَقَّتِ الْاَرْضُ فَابْتَلَعَتِ الصَّغِیْرَ وَالْجَاہِلَ روایت ہی بعض علمای سلف سے کہ بنی اسرائیل کے زمانے مین جسوقت کہ ایک لڑکا بڑے بوڑھے کے آگے چلا یا جاہل کوئی عالم شخص کے آگے سبقت کیا تو ایک وقت زمین شق ہوگئی اور اس جوان اور جاہل کو نگل گئی اوسی بے ادبی کے باعث یہہ غضب خدا نازل ہوا اَللّٰہُمَّ عَافِنَا مِنْ کُلِّ بَلَاءِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ **بیت**

چند روزے کہ درین خانۂ تن مہمانی ٭ باادب باش کہ خاصیّت مہمان ادب ست ٭ یعنے چند روز تو اس خاکی بدن کے گھر مین مہمان آکر رہا ہی خبردار ادب سے رہو کہ مہمان کی خاصیت ادب ہی اور دین اسلام شریعت و طریقت سب ادب کا رستا ہی مالک گھر کا سب دیکھتا ہی سنتا ہی یہہ بے ادبیان اسکے حضور مین کر رہے ہین سُنَّۃَ اللّٰہِ کے قاعدہ کے حکم مین اپنی نفسانی حیوانی عقل کے سبب زور سے رخنہ و سوراخ کرتے ہین اور اسکو توڑتے ہین آخر ایکدم اسکا نتیجہ ملنے والا ہی

مسئلہ ۲۹ اَلْقَاءُ الْقَمْلِ حَیًّا جون کو جیتا چھوڑنا فقیری کی نشان ہی اگر کپڑون مین جون نظر آئی اسی وقت اسکو مار ڈالنا ناخن سے اگر جیتی چھوڑ دے تو چالیس روز تک بغیر کھانے پینے کے وہ جون حالت سکرات مین جیتی رہتی ہی اور اس شخص کے حق مین حالت سکرات کے اندر بدبختا

کرتا ہی اگر مار ڈالا تو گویا اسکو اذیت سے آزاد کر دیا مسئلہ ۳۰ تَرْكُ نَسْجِ الْعَنْكَبُوتِ
فِي الْبَيْتِ يُورِثُ الْفَقْرَ مکڑی کے جالے گھر میں رہنے دینا درویشی لاتا ہی اور بہت نحس ہے
اگر گھوڑے کے طویلہ میں جالے ہیں تو جانور دُبلے لاغر ہو جاوینگے اور یہہ علامت ویرانی کی ہی جسطرح
بوم یعنے اُلّو کا گھر کے چھت پر بیٹھنا بھی نشانی ویرانی کی ہی مسئلہ ۳۱ اَلتَّمَشُّطُ فِي الْقِيَامِ
يُورِثُ الْفَقْرَ کھڑے رہکر داڑھی یا سر کے بالوں میں کنگھی کرنا درویشی لاتا ہی خلاصۃ الحقایق
میں لکھا ہی مَنْ تَمَشَّطَ قَائِمًا رَكِبَهُ الدَّيْنُ فِي الدُّنْيَا جو کھڑا رہکر شانہ کریگا دنیا میں قرضدار
ہو جاویگا اسی طرح ٹوٹی ہوی کنگھی یا دوسرے کی اپنے بالوں میں ہرگز نہیں پھرانا مسئلہ ۳۲ تَرْكُ
الْوِعَاءِ وَالْكُنَاسَةِ فِي الْبَيْتِ يُورِثُ الْفَقْرَ کچرا خاشاک جھاڑا ہوا گھر میں اکٹھا کر کے
رکھنا درویشی لاتا ہی صلوٰۃ مسعودی میں اس باب حدیث بیان کیا ہی اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ
الطَّيِّبَ نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ كَرِيمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ فَنَظِّفُوا أَفْنَاءَكُمْ وَسَاحَاتِكُمْ
وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ فَإِنَّهُمْ يَجْمَعُونَ الْكُنَاسَةَ فِي دُورِهِمْ یعنے اللہ پاک ہی
پاکیزہ کو دوست رکھتا ہی کریم ہی کرم کو دوست رکھتا ہی تمہارے گھر کا صحن ڈیوڑھی پاک صاف
رکھو اور یہود کے مانند کوڑا جمع کر کے گھر میں مت رکھو مسئلہ ۳۳ اَلْيَمِينُ الْفَاجِرَةُ يُورِثُ الْفَقْرَ
جھوٹی قسم کھانے سے شامت آتی ہی دوسری حدیث اَلْيَمِينُ الْفَاجِرَةُ يُخَرِّبُ الدِّيَارَ
وَيُنْقِصُ الْأَعْمَارَ جھوٹی قسم ملک کو ویران کرتی ہی اور عمر کو گھٹاتی ہی اِظْهَارُ الْحِرْصِ يُورِثُ
الْفَقْرَ بہت حرص ظاہر کرنا بھی درویشی کی نشانی ہی حدیث میں وارد ہی مَنْ أَصْبَحَ وَالدُّنْيَا
أَكْبَرُ هَمِّهِ أَلْزَمَهُ اللّٰهُ فَقْرًا لَا يَبْلُغُ غِنَاءَهُ جو شخص فجر ہوتے ہی دنیا جمع کرنے کی فکر میں
پڑتا ہی تو خدا اُسپر درویشی کو بھیجتا ہی کہ وہ شخص ہرگز تونگری پر نہیں پہنچ سکتا مسئلہ ۳۴
اَلنَّوْمُ بَيْنَ الْعِشَائَيْنِ يُورِثُ الْفَقْرَ یعنے مغرب اور عشا کے درمیان سونا درویشی
لاتا ہی یعنے عشا کی نماز پڑھنے کے اوّل سو رہنا يُكْرَهُ النَّوْمُ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ وَفِيمَا بَيْنَ
الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ سو رہنا مکروہ ہی دن کے شروع میں اور مغرب و عشا کے درمیان حدیث کا

مضمون ہی مَنْ نَامَ وَلَمْ يُصَلِّ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فَيَقُولُ الْمَلَائِكَةُ مَا نَامَتْ عَيْنَاكَ وَمَا قَرَّتْ عَيْنَاكَ حَبَسَكَ اللّٰهُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ كَمَا حَبَسْتَنَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ جو شخص سورہا اور نماز عشا کی ادا نکی تب فرشتے کہتے ہین بد دعا اسکو نہ سو وین تیری آنکھین اور نہ ٹھنڈک پاوین تیری آنکھین خدا تجکو قید رکھے جنّت اور دوزخ کے درمیان جیسا کہ تو نے ہمکو آسمان اور زمین کے درمیان مقید رکھا ہی فرشتے اعمال نامہ لکھنے والے عشا کی نماز پڑھنے کے بعد عمل نامہ ختم کرتے ہین اور اس مصلّی کو سلطانُ اللّیل کا خطاب دیکر چلے جاتے ہین اور جب عشا کی نماز نہ پڑھی اور سوگیا ہی تو شاید پھر اُٹھیگا اور وقت عشا کا آخر شب تک ہی اس عرصہ مین نماز ادا کریگا ایسی انتظاری مین فرشتے اٹکے رہتے ہین اور بد دعا کرتے ہین مسئلہ ۳۵ كَثْرَةُ الْاِسْتِمَاعِ لِلْغِنَاءِ يُوْرِثُ الْفَقْرَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُغَنِّيْنَ وَالْمُغَنِّيَاتِ زیادہ سُننا گانا بجانا بھی آخر کو درویشی لاتا ہی خدا لعنت کرتا ہی گانے والے مردون کو اور گانیوالی عورتون کو کیونکہ وہ شیطان کے پھانسے اور جال ہین اچھے دانا مردون کو اُسمین پھنسا کر اپنی طرف کھینچتا ہی مسئلہ ۳۶ رَدُّ السَّائِلِ الَّذِيْ يَطُوْفُ بِاللَّيْلِ يُوْرِثُ الْفَقْرَ روکرنا سائل کو جو رات کے وقت روٹی مانگنے کو نکلتے ہین درویشی لاتا ہی شرعۃ الاسلام مین ہی مَنْ اِنْتَهَرَ سَائِلًا عَنْ بَابِهٖ يُعَذَّبُ فِي النَّارِ اَلْفَ سَنَةٍ جس نے فقیر کو اپنے دروازے سے جھڑکا کر ہانک دیا تو ہزار برس تک دوزخ کے عذاب مین رہیگا فائدہ روایت ہی کہ ایک مالدار تاجر مصر کا دسترخوان پہ بیٹھا ہوا اپنی بی بی کے ساتھ کھانا کھاتا تھا اور مرغ بریان اور میدے کی روٹیان موجود تھین ایک فقیر نے پکارا اس تاجر بخیل نے جھڑک دیا بی بی سے کہا دروازہ بند کرلے اور غلام کو تاکید کہ کوئی یہانتک آنے نپاوے فقیر شکستہ دل ہوکر چلا گیا تھوڑے دن مین تاجر کو شامت آئی مال برباد گیا تجارت مین بڑا نقصان آیا گھر وار بک گیا زوجہ مطلّقہ ہوگئی تاجر دربدر گدائی کرنے لگا چند روز بعد زوجہ مذکور نے ایک مالدار شخص سے نکاح کی ایک روز مرغ بریان اور میدے کی روٹیان خوان مین دھری ہوئین تھین

اور اپنے شوہر ثانی کے ساتھ کھانا کھا رہی تھی یکایک فقیر نے دروازے پر پکارا اس مالدار نے
ایک روٹی اور مرغ بریان توڑ کر بی بی کو دیا کہ جاکر فقیر کو دیوے بی بی گئی اور جاکر فقیر کو دی اور ر
ادھر سے روتی ہوئی آئی شوہر ثانی نے پوچھا کیا حال ہے بولی یہہ فقیر میرا پہلا شوہر بڑا مالدار تاجر
تھا زمانے کی گردش نے اسکو دربدر مانگنے لگایا ہے شوہر ثانی نے کہا یہہ زمانے کی گردش نہین
بلکہ انصاف ہی ہین وہی فقیر ہون جسکو اُسنے جھڑکا کر دروازے سے ہانک دیا تھا اور تجھکو
دروازہ بند کرنے کو بھیجا تھا اسکا سارا مال خدا نے میرے قبضے مین دیا اور تجھکو بھی میرے پاس
پہنچایا خدا سے ہردم خوف رکھنا چاہیئے پر آداب شریعت کو چھوڑنا نہین مسئلہ ۳۷ تَرْکُ
التَّقْدِیْرِ فِی الْمَعِیْشَةِ یُوْرِثُ الْفَقْرَ تقدیر کو معیشت مین چھوڑ دینا درویشی لاتا ہے
یعنے یون خیال کرنا کہ ہم اپنی عقل اور تدبیر و محنت سے کماتے ہین اور اڑاتے ہین یہہ بُری بات
ہے دوسرے معنی یہہ ہین تقدیر یعنے اندازہ معیشت مین چھوڑ دینا یعنے آمدنی سے زیادہ خرچ
کر ڈالنا درویشی لاتا ہے جب آیت وَاَقْرِضِ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا کی نازل ہوئی یعنے قرض
دو اللہ کو قرض حسنہ کہ ایک کے بدلے مین ستر تمکو ملینگے تب ابو دحداح رضی اللہ عنہ کے دو
باغ تھے آپنے رسول اللہ سے علیہ الصلوٰۃ والسلام عرض کی کہ میری املاک مین دو باغ ہین سو
مین اللہ کو قرض دیتا ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تقدیر اور تدبیر دونون برحق
ہین معیشت کے اسباب مین ایک باغ تمہارے عیال و اطفال کے خرچ سالیانہ کے واسطے رکھو اور
ایک باغ اللہ کے نام پر وقف کر دو اِجْعَلْ اِحْدٰىهُمَا لِلّٰهِ تَعَالٰى وَالْاُخْرٰى مَعِیْشَةً
لَكَ وَلِعِیَالِكَ بعضی مقام پر تونگری کو ترجیح ہے رباعی توانگران را وقف است و
نذر و مہمانی ٭ زکوٰۃ و فطرہ و اعتاق و ہدیہ و قربانی ٭ تو کی بدولت ایشان رسی کہ نتوانی ٭
جز این دو رکعت و آن ہم بصد پریشانی ٭ اور بعض مقام مین فقیر صابر کو ترجیح ہے قطعہ
گر غنی زر بدامن افشاند ٭ تا نظر در ثواب او نکنی ٭ از بزرگان شنیدہ ام بسیار ٭
صبر درویش بہ ز بذل غنی ٭ مسئلہ ۳۸ قَطِیْعَةُ الرَّحِمِ یُوْرِثُ الْفَقْرَ کاٹ ڈالنا

خویشون کی محبّت اور اُن پر احسان نکرنا درویشی لاتاہی بعضے تو نگر دنیا کے حریص خدا کو بھول
کر ایسا کرتے ہین اور غریب خویشون سے الگ ہوجاتے ہین تم روٹھے ہم چھوٹے ایسا کرنا بہت
بُرا ہی بعض جوان لڑکے جب کچھ دنیا کمانے لگے اپنے جوروکے تابعدار بن جاتے ہین اور الگ
گھر کرتے ہین اپنے غریب مان باپ کو اور خویشون کو بھول جاتے ہین یہہ کم بختی کی نشانی ہی
فرزند کا گوشت پوست اور اسکی سب کمائی باپ اور مان کا مال ہی مگر جوانی کی غفلت کے سبب
سمجھتا نہین مسئلہ ٣٩ اَلتَّعَوُّدُ عَلَی الْکِذْبِ یُوْرِثُ الْفَقْرَ جھوٹھ بولنے کی عادت
رکھنا درویشی لاتاہی رزق اور عمر کو گھٹاتاہی اور خدا کی لعنت مین گرفتار کرتاہی حدیث مین
آیا ہی بِرُّ الْوَالِدَیْنِ یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ وَالْکِذْبُ یَنْقُصُ الرِّزْقَ مانباپ کے ساتھ نیکی
کرنے مین عمر زیادہ ہوتی ہی اور جھوٹھ بولنا رزق کو گھٹاتاہی مسئلہ ۴٠ اپنے فرزندون کو
بد دعا کرنے سے درویشی آتی ہی حدیث شریف مین ہی لَاتَدْعُوْا اَوْلَادَکُمْ بِالْمَوْتِ فَاِنَّ
الدُّعَاءَ عَلَی الْاَوْلَادِ بِالْمَوْتِ یُوْرِثُ الْفَقْرَ مت دعا کرو اولاد کے حق مین موت کے واسطے
کہ اس سے درویشی آتی ہی بلکہ انکے حق مین نیک دعا ہدایت کے واسطے مانگو دُعَاءُ الْوَالِدِ لِوَلَدِہٖ
کَدُعَاءِ النَّبِیِّ لِاُمَّتِہٖ دعا باپ کی اپنے فرزندون کے حق مین ایسی ہی جیسے پیغمبر کی دعا
اسکی امت کے حق مین یعنے جلد قبول ہوتی ہی مسئلہ ۴١ دُعَاءُ الْاَبَوَیْنِ بِاسْمِہِمَا یُوْرِثُ الْفَقْرَ
پکارنا اور بلانا مان باپ کو انھون کا نام لیکر فرزندون کے حق مین بد ہی درویشی لاتاہی بے ادبی
اور نحسیت ہی اسی طرح شوہر نے زوجہ کو اور زوجہ نے اپنے شوہر کو نام لیکر پکارنا نہین نحسیت ہی
مسئلہ ۴٢ فرزندون کو واجب ہی کہ اپنے والدین کے حق مین دعای خیر ہمیشہ مانگنا چنانچہ دعا
ماثورہ مین التحیات کے بعد ہمیشہ رسول اللہ نے پڑھنے کو فرمایا ہی اَللّٰہُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ
وَلِاُسْتَادِیْ الخ اسمین برکت ہی اگر ترک کریگا درویشی اور منحوسی ہی اِذَا تَرَکَ الْعَبْدُ
الدُّعَاءَ لِلْوَالِدَیْنِ فَاِنَّہٗ یَنْقَطِعُ عَنْہُ الرِّزْقُ جب بندہ اپنے مانباپ کے حق مین دعای
خیر کرنا ترک کریگا تو اسکا رزق خدا کی درگاہ سے منقطع ہوتاہی مسئلہ ۴٣ قناد ملا خانی مین

لکھا ہی مَنْ کَانَ ظُفْرُہٗ طَوِیْلًا کَانَ رِزْقُہٗ ضَیِّقًا جسکے ناخن لمبے ہین تو اُسکی رزق تنگ ہوتی ہی۔ احیاء العلوم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی یَا اَبَا هُرَیْرَةَ قَلِّمْ اَظْفَارَكَ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَقْعُدُ عَلٰی مَا طَالَ مِنْهَا ای ابوہریرہ تمھارے ناخن کترا کرو اگر لمبے ہوے تو شیطان کو اُسپر بیٹھنے کی جای ملتی ہی فائدہ کفایہ شعبی مین ہی کہ جنابت کی حالت مین ناخن کترنا نچاہیئے کیونکہ قیامت کے روز اللہ کے نزدیک ناخن فریاد کریگا کہ ناپاکی کی حالت مین اس بندہ نے مجکو جدا کیا اور لعنت کے فرشتون نے مجھے عذاب مین رکھا اگر غسل کرلیتا اور بعد جدا کرتا تو رحمت کے فرشتے مجھے آسودہ رکھتے تب بندہ پوچھا جایگا اسی طرح حجامت کرنا یعنے سر مونڈھانا کیونکہ جنابت کی حالت مین بال ناپاک جدا ہو وینگے اور غسل کے بعد پاک جدا ہو وینگے حجامت کے معنی اصل عربی مین سنگی لگانا خون نکالنا ہوتا ہی اور حجام خون نکالنے والے کو کہتے ہین اور سر مونڈھانے کو حلق الراس کہتے ہین اور ہندوستان مین حجام موتراشس کو کہتے ہین جنکو عربی اصطلاح مین دخل ہی وے لوگ بخوبی اس تفاوت معنی کو سمجھتے ہین مسئلہ ۴۳ اَلْبُخْلُ فِی الزَّکٰوةِ وَالصَّدَقَاتِ الْوَاجِبَاتِ یُوْرِثُ الْفَقْرَ بخیلی کرنا زکوٰۃ دینے مین اور صدقات واجبات کے ادا کرنے مین درویشی کا سبب ہوتا ہی صدقات واجبات جیسے زکوٰۃ فطرہ قربانی کفارہ صوم و یمین وغیرہ ہی مسئلہ ۴۴ اَلْبُخْلَاءُ فِی الْمَالِ یُوَارِثُ اَوْحَادِثٍ خبر سنا و بخیلون کو مال کی بابت یا وارث لیجاوینگے یا کچھ حادثہ پڑیگا اور تلف ہوجاویگا اور خدا کا حق ویسا ہی تمھاری گردن پر قایم رہیگا مسئلہ ۴۵ اَلْمَسْئَلَةُ بِلَا احْتِیَاجٍ مَنْ فَتَحَ عَلٰی نَفْسِهٖ بَابَ الْمَسْئَلَةِ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ بَابَ الْفَقْرِ سوال کرنا بغیر احتیاج کے درویشی لاتا ہی جسنے کھولا اپنے اوپر دروازہ مانگنے کا کھولتا ہی اللہ تعالی اسکے اوپر دروازہ درویشی کا مسئلہ ۴۶ اَلْخِیَانَةُ فِی الْاَمَانَاتِ یُوْرِثُ الْفَقْرَ ۔ اَلْاَمَانَةُ تَجُرُّ الرِّزْقَ وَالْخِیَانَةُ تَجُرُّ الْفَقْرَ خیانت کرنا امانت داری مین سبب درویشی کا ہی کیونکہ امانت رزق کو کھینچتی ہی اور خیانت درویشی کو بلاتی ہی ؎

مسئلہ ۴۷ اَلزِّنَا یُخَرِّبُ الْبِنَا یعنے زناکاری تمام بنیا د خراب کردیتی ہے اِثْنَانِ لَا یَجْتَمِعَانِ الزِّنَا وَالْغِنَا دو چیزیں ہرگز جمع نہیں ہوتی ہیں بدکاری اور تونگری یعنے اگر بدکاری شروع کریگا جلد فقیر بن جاویگا اِثْنَانِ لَا یَجْتَمِعَانِ صَلوٰۃُ الضُّحٰی وَالْفَقْرُ دو چیز ہرگز جمع نہووینگی ضحی کی نماز اور مفلسی یعنے جو کوئی ضحی کی نماز ہمیشہ پڑھیگا کبھی افلاس کے سبب ننگا بھوکا نرہیگا

مسئلہ ۴۸ اَلْاَکْلُ فِی الظُّلْمَۃِ کھانا اندھیرے میں مکروہ ہے اِنَّہٗ لَا یَقْعُدُ فِیْ بَیْتٍ مُظْلِمَۃٍ حَتّٰی یُضَاءَ فِیْھَا السِّرَاجُ تحقیق آنحضرت علیہ السلام کبھی اندھیرے گھر میں نہیں بیٹھتے جب تلک وہاں چراغ روشن کیا جاوے حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی تاکید کی ہے ابتدا کرنا نمک سے طعام کو اور ختم کرنا اوپر نمک کے اس میں چالیس بیماریوں سے امن ہوگا اور برکت رزق ہوگی

مسئلہ ۴۹ مَنْ مَنَعَ خَمِیْرًا فَاِنَّہٗ یُوْرِثُ الْفَقْرَ جسنے منع کیا خمیر یا یہ روٹی کا ہمسایہ کتیں دینے کے واسطے مفلسی کا وارث ہوویگا بستان فقیہ ابو اللیث میں لکھتے ہیں کہ اہل عرب اکثر خمیر گیہوں کے آٹے کا بنا کر رکھتے ہیں ہمسایہ وغیرہ وغیرہ جو مانگے دریغ نہیں کرتے خمیری روٹی اسی کے ملانے سے بنتی ہے حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے مَنْ بَذَلَ بِجَارِہٖ مِثْقَالًا مِنَ الْخَمِیْرِ کَانَ جَبَلًا فِیْ مِیْزَانِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ جسنے بخشش دیا اپنے ہمسایہ کو ایک مثقال بھر خمیر آٹے کا تو کل قیامت کے دن ایک پہاڑ برابر ہوجاویگا جب وہ ثواب اُسکے میزان میں لاکر رکھینگے اور مثقال عرب کے ملک میں چار و نیم ماشہ وزن ہوتا ہے

مسئلہ ۵۰ دُعَاءُ السُّوْءِ عَلَی الْوَالِدَیْنِ یُوْرِثُ الْفَقْرَ ماں باپ کو بُرا کہنا اور بددعا کرنا یا رنجش رکھنا درویشی کی میراث دیتا ہے اگر والدین بچوں کے حق میں بددعا کرینگے تو درویش بنینگے اگر فرزند اپنے والدین کے حق میں بددعا کرینگے تو فرزند مفلس ہوجاوینگے

مسئلہ ۵۱ اَلنَّوْمُ وَقْتَ الصُّبْحِ یُوْرِثُ الْفَقْرَ صبح کے وقت کی نیند درویش مفلس کردیتی ہے اِیَّاکَ وَالنَّوْمُ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ خبردار عشا کے قبل اور صبح ہونے کے بعد سونا نہیں کہ رحمت کے فرشتے ان وقتوں میں نازل ہوتے ہیں

جب آدمی اُسوقت جاگتا ہی رحمت سے برکت پاتا ہی جب سویا رہتا ہی رحمت سے محروم ہوتا ہے
حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے کسی فرزند کو صبح کی نماز کے وقت سویا دیکھا خفا
ہوکر اسے جگا دیا اور کہا لَا اَنَامَ اللّٰہُ عَیْنَیْکَ اَتَنَامُ فِی السَّاعَۃِ الَّتِیْ تُقَسَّمُ الرِّزْقُ
خدا تیری آنکھوں میں نیند نہ دے کیا تو ایسے وقت میں سوتا ہی جو رزق بٹنے کا وقت ہی مِنَ
السُّنَّۃِ اَنْ یَقُوْمَ مِنْ مَنَامِہٖ قَبْلَ الصُّبْحِ قبل صبح کے اٹھنا سنت طریقہ ہی بیت
صبح صادق مرہم کافور دارد در بغل ÷ گر علاج زخم عصیان میکنی بیدار باش ÷ روایت ہی
کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے صبح کی نماز پڑھکر بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے
مکان پر گئے دیکھا تو بی بی اپنے بچھونے میں چادر اوڑھے لیٹی ہوئیں تھیں آنحضرت نے
خفا ہوکر فرمایا کیا تو میری بیٹی ہوکر صبح کی نماز کے وقت سوتی ہی اس وقت ہر روز خدا کی درگاہ
سے تین چیز تقسیم ہوتی ہیں ایک تندرستی دوسری خوش خوئی تیسری برکت رزق روزی پھر
غصے ہوکر آپنے کہا کس لئے ان چیزوں سے خود کو تو محروم کرتی ہی حضرت بی بی فاطمہ اُٹھ بیٹھے
عذر خواہی اور نرمی سے عرض کی کہ میں نے فجر میں وضو نماز ادا کیا فرزند کو جناب امام حسین
رونے لگے جب بچھونے پر مجھے نہ پایا اسلئے انکو سمجھانے کے واسطے چادر اوڑھکر بچھونے پر
انکے برابر آکر لیٹ گئی ہوں اتنے میں جبرئیل علیہ السلام آئے اور گواہی دی کہ فاطمہ سچ کہتی
ہیں تب حضرت کا غصہ ٹھنڈا ہوا اور فرمایا کہ شرعی مقدمات میں دنیا کے اندر فرشتوں کی
گواہی میں مقبول نہیں کرتا ہوں سو حکم شریعت میں ہی بنی آدم کے مقدمہ میں چاہیئے کہ بنی آدم
گواہی دے جن یا فرشتہ کی گواہی قاضی ہرگز قبول نکریگا ۔ مسئلہ ۵۲ لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا
الْمُطَہَّرُوْنَ قرآن شریف کو بے وضو ہاتھ لگانا نہیں سخت بدی کا باعث بلکہ گناہ ہوتا
ہی اور جو شخص بے وضو ہمیشہ کلام مجید کو ہاتھ لگاتے ہیں ہمیشہ مفلس رہتے کبھی تونگری
انکو نہیں ملتی مگر سمجھیں اور توبہ کریں اور صبح کی نماز کے بعد تلاوت قرآن کریں بے شک مفلسی
جاویگی اور تونگری آویگی اگرچہ ایک رکوع تلاوت کریں مسئلہ ۵۳ فقیہ ابو اللیث کی

تنبیہ الغافلین مین لکھا ہی انّہٗ قَالَ لِعَلِیٍّ وَاحْذَرْ اٰخِرَ یَوْمِ الْاَرْبِعَاءِ مِنْ کُلِّ شَھْرٍ فَاِنَّھَا یَوْمُ نَحْسٍ وَمَا خَسَفَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِقَوْمٍ وَلَا مَسَخَ اِلَّا اٰخِرَ الْاَرْبِعَاءِ مِنْ کُلِّ شَھْرٍ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے علی مرتضٰی سے کہا کہ بچو ہر ایک مہینے مین آخری چہارشنبہ سے کہ وہ نحس دن ہی اللہ تعالیٰ کا عذاب زمین دھس جانے کا اسی روز کو ہوا تھا اور گناہگارون کے چہرے مسخ ہوگئے اور بدل گئے سو بھی وہی روز چہارشنبہ آخر ماہ کا تھا اسی طرح شب چہارشنبہ و شب یکشنبہ مقاربت کرنا بھی ممنوع ہی درویشی آتی ہی اور اگر حمل رہا تو بچا بےحیا بدنصیب پیدا ہوگا اور ہمیشہ مفلس رہیگا مسئلہ مَنِ احْتَکَرَ عَلَی النَّاسِ بِطَعَامٍ رَمَاہُ اللّٰہُ بِالْاِفْلَاسِ وَالْجُذَامِ جو کوئی غلہ اناج بند کرکے آدمیون مین قحط کی نیت سے جمع رکھے گران قیمت ہونے کی امید کرے خدا اسکو آخر کنین افلاس مین اور مرض جذام مین گرفتار کردیگا، مَنِ احْتَکَرَ الطَّعَامَ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا یَطْلُبُ الْقَحْطَ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ وَلَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ فَرْضًا وَّلَا نَفْلًا جس شخص نے اناج چھپاکر چالیس دن رکھا بیچنا بند کیا اور گران ہونے کی خواہش رکھا اس پر لعنت ہی خدا کی و سب فرشتون کی اور سب آدمیون کی خدا اسکا فرض و نفل عبادت ہرگز قبول نہین کرتا مسئلہ قمار بازی کا اسباب اور آلات مزامیر گھر مین لاکر رکھنا جس سے برکت جاتی ہی اور مفلسی آتی ہی اگرچہ خود نہین کھیلتا ہی لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ خَمْرٌ اَوْ دُفٌّ اَوْ طُنْبُوْرٌ اَوْ نَرْدٌ وَلَا یُسْتَجَابُ دُعَاءُھُمْ وَیَرْفَعُ اللّٰہُ عَنْھُمُ الْبَرَکَۃَ یعنے نہین داخل ہوتے فرشتے اس گھر مین کہ جہان شراب رکھی ہو یا دف یا طنبورہ یا نرد چوسر دھری ہو اُس گھر مین رہنے والون کی دعا قبول نہین ہوتی اور خدا انھون سے برکت اُٹھا لیتا ہی لہو و لعب کے اشیا گھر مین رکھنے سے بھی آدمی گنہگار ہوتا ہی اگرچہ خود اسکا استعمال نہین کرتا ہی اور اسکا برعکس یہہ مسئلہ ہی کہ قرآن شریف کسی شخص نے اپنے گھر لا رکھا ہی اور کبھی پڑھتا نہین گنہگار ہوتا ہی مگر نیت کرے کہ اسکا گھر مین رکھنا خیر و برکت ہی البتہ گنہگار نہوگا بلکہ اس نیک نیت مین بھی ثواب کی امید ہی مسئلہ وَالْبَوْلُ فِی الطَّرِیْقِ یُوْرِثُ الْفَقْرَ راستے مین پیشاب کرنا سبب افلاس ہی اور شرع شریف مین

عدالت شہادت اس شخص کی ساقط ہوتی ہی اسی طرح راستے مین کسی نے کچھ طعام یا میوہ کھایا
یا برہنہ سر بازار مین گیا اسکی گواہی بھی نا مقبول ہوگی یعنے وہ شاہد عادل نرہا اور مفلسی اسپر
حملہ کریگی توبہ استغفار کرے وہانتک تونگری اسکی طرف نہ آویگی جسطرح بازار مین راہ مین
کھانا پینا بول کرنا منع ہی اسی طرح قبرستان مین بھی کھانا پینا بول کرنا منع ہی مَنْ بَالَ فِي
الطَّرِيْقِ كَاَنَّمَا بَالَ عَلٰى قَبْرٍ جسنے راہ مین استنجا کیا گویا اُسنے قبر پر استنجا کیا گناہ
دونون کا برابر ہی **مسئلہ ۵۷** ہمیشہ بیہودہ گوئی اور مسخری کرنا ہزلیات کہنا مفلسی لاتا ہی فَاجْتَنِبُوا
مِنَ الْهَزْلِ یعنے ہزل سے پرہیز کرو **مسئلہ ۵۸** برہنہ سر کھانا کھانا باعث درویشی ہی
اور عورت اگر اپنا سر برہنہ کرے تو فرشتہ دور بھاگ جاتا ہی سر برہنہ قضای حاجت کو جانا
یا بازار مین پھرنا ایماندار کو منع اور نحس ہی کیونکہ اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ کیونکہ حیا اور ادب ایمان
کا جزو ہی مَنْ لَا اَدَبَ لَهٗ لَا دِيْنَ لَهٗ جسکو ادب نہین اسکو دین نہین **بیت**
با ادب باش بادشاہی کن ٭ بی ادب باش ہرچہ خواہی کن ٭ **مسئلہ ۵۹** سجدۂ تلاوت
نکرنا یا قراءت پڑھنے مین سجدے کی آیت کو چھوڑ دینا یعنے نہ پڑھنا بے ادبی ہی اور باعث
مفلسی کا ہوتا ہی کہ سجدہ کرنا پڑیگا اسلیے آیت سجدہ جو چودہ مقام پر کلام مجید مین ہی اس
آیت کو نہ پڑھنا شیطانیہ فرقہ مین جایز ہی یہہ اہل جو بیان ہوے ہین اور ہوتے ہین
اہل سنّت وجماعت کی علامات اور اسلام نشان ایمان حسن عادات ہین خلاف حکم شرع
کرنے سے شامت افلاس کی آتی ہی اور برکت جاتی ہی **مسئلہ ۶۰** کسی شخص کا شانہ عاریتًا
مانگنا اپنی داڑھی مین کرنا درویشی لاتا ہی ثَلَاثٌ لَيْسَ فِيْهَا اشْتِرَاكٌ اَلْمُشْطُ
وَالْخِلَالُ وَالْمِسْوَاكُ تین چیزون مین شرکت کرنا جایز نہین شانہ خلال اور مسواک
مسئلہ ۶۱ اَلْبَوْلُ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ مَمْنُوْعٌ وَفِي الْمَاءِ الْجَارِيْ مَكْرُوْهٌ بول کرنا حوض
یا تالاب مین منع ہی اور جاری پانی مین بول کرنا مکروہ ہی خَمْسَةٌ تُوْرِثُ النِّسْيَانَ
یعنے پانچ چیزین ایسی ہین کہ انکے کرنے سے نسیان وفراموشی اس آدمی پر زور کرتی ہی

اور عالم وفقیہ کے واسطے فراموشی اور نسیان ایک بڑی آفت ہی اوّل تالاب یا حوض مین بول کرنا دوئیم خاکستر یا راکھہ کے اوپر بول کرنا سیوم چوہے کا جھوٹھا کھانا یعنے کسی چیز مین سے چوہا کچھہ کھایا ہو وہ چیز کھانے سے فراموشی زیادہ بڑھتی ہی چہارم قبلہ کی طرف منہہ کرکے بول کرنا پنجم زندگانی حرام خوری مین کھونا مسئلہ ۶۲ بغیر لنگی باندھے نہانا یا پانی مین تالاب وحوض کے برہنہ اترنا باعث مفلسی کا ہوتا ہی برہنہ غسل یا وضو کرنا نہایت بد اور منحوس ہی

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی حَیِیٌّ سَتِیْرٌ یُحِبُّ الْحَیَاءَ وَالسَّتْرَ فَاِذَا اغْتَسَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْتَتِرْ

تحقیق اللہ تعالی زندہ ہی ستّار ہی حیا اور ستر کو دوست رکھتا ہی جو کوئی ایک تم مین سے جب غسل کرے تو چاہیے لنگی باندھکر نہاوے اگرچہ تنہا مکان ہو پھر بھی رحمت کے فرشتے موجود ہین برہنہ شخص کو دیکھہ کر چلے جاتے ہین اور لعنت کرنے والے فرشتے وہان اسپر لعنت کرتے ہین جب تک کہ وہ شخص کپڑا پہنے ۔ اور ایسا ہی آنحضرت علیہ الصّلوٰۃ و السّلام سے وارد ہی نَھٰی عَنِ التَّعَرِّیْ وَالْبَوْلِ فِی الْمُغْتَسَلِ فَقَالَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَاَصَابَہُ الْوَسْوَاسُ فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَہٗ یعنے منع کیا آنحضرت نے برہنہ نہانے سے اور نہانے کی جائی پر بول کرنے سے بھی اور فرمایا اگر کوئی ایسا کریگا اسکو سخت بیماری وسواس اور واہمہ کی لگیگی پھر وہ ہرگز ملامت نکریگا مگر اپنے نفس کو یعنے خود کے ہاتھہ سے ایسی بیماری پکڑیگا جسکا علاج نہین ہوسکیگا مسئلہ ۶۳ برہنہ ہوکر سونے کے بچھونے پر لیٹنا بھی نحسیت ہی جن یا شیطان کے سائے مین گرفتار رہیگا اور مفلس بن جائیگا مسئلہ ۶۴ سوتے وقت پائجامہ یا لنگ اتار کر سر کے نیچے رکھکر سونا منحوس ہی اور خوفناک خواب دیکھنے مین آوینگے مسئلہ ۶۵ بعضے لوگ اپنے بستر کے پاس حجرے مین لوٹا مٹی کا یا طشت یا سیلابچی بول کرنے کے واسطے رکھتے ہین اور بسبب باران وتاریکی وسرما کے باعث حجرے کے باہر استنجے کو نہین نکل سکتے الغرض بول کی بدبو سے رحمت وبرکت کے فرشتے وہان نہین آسکتے اور وہ جائی دیو یا عفریت سے خالی نہین رہتی ویرانی اور نحسیت کا سبب ہوتا ہے

مسئلہ مولانا ضیاء الدین سنائی نے اس قطعہ مین دس منحوس اشیا کا نام بتلایا ہے
قطعہ عشر منعت دخول بیت ملکا ✦ آلات قمار کشفت مستورۃ ✦
خمر و جرس و کناسۃ و بزمارۃ ✦ کلب جنب مجمع بول و صورۃ ✦ یعنے دس
چیزین ایسی ہین کہ رحمت و برکت کے فرشتون کو گھر مین آنے سے منع کرتی ہین یعنے جس گھر مین
یہ چیزین ہین وہان فرشتے نہین آتے قمار بازی جوا بازی شطرنج گنجیفہ نرد وغیرہ
مستور شئی کھولی جاوے یعنے برہنگی شراب گھنٹی بجانے کی جیسے زنگولہ بھی کہتے ہین گھر کا کچرا
جھاڑ کر ایک جای گھر مین رکھا ہووے پونگی شہنائی نقاری قرنا وغیرہ کتا جنب
یعنے جنابت کا یا احتلام کا غسل نکیا اور ناپاک بیٹھا ہے بول برتن مین جمع کرکے رکھا ہو
تصویر جاندار حیوان یا انسان کی جناب پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام نے اور علمای کرام و اولیای
عظام نے مسلمانون کی خیرخواہی کے لیئے کتابون مین ایسی چیزین تمام ظاہر لکھدیے ہین کہ فلانے
کام نحس ہین مت کرو برکت جاویگی اور مفلسی آویگی فلانے کام سعادت کے ہین کہ اس کے
کرنے سے رحمت و تونگری آویگی اور مفلسی جاویگی اب جو کام کرنے سے برکت جاویگی تو معلوم
ہوا کہ وہ کام نکرنے سے برکت آویگی اور مفلسی جاویگی اور جو کام کرنے سے رحمت و برکت آویگی
تو معلوم ہوا کہ وہ کام نکرنے سے مفلسی آویگی اور برکت جاویگی اس الٹ پھیر کو سمجھکر جس نے
زندگانی پوری کیا دنیا مین بھی تونگر اور آخرت مین بھی تونگر بنا ہے دنیا کی تونگری فانیہ ہے اور
آخرت کی تونگری باقیہ ہے مسئلہ ترک الصلوۃ یورث الفقر نماز ترک کرنا
مفلسی کا وارث بناتی ہے زاد الارواح مین لکھا ہے کہ حجر اسود جو کعبۃ اللہ کے کونے مین
نصب ہے اور اسکو بوسہ دیکر طواف شروع ہوتا ہے وہ ایک پتھر سیاہ ہے کہ فرشتہ کی
خاصیت خدا سے پایا ہے روز میثاق کو عہدنامہ ارواح کا لیا گیا تھا سو تمام بنی آدم کے نام
اسمین مرقوم ہین اس پتھر کو بلا کر خدا نے فرمایا تیرا منہ کھول اسنے کھولدیا تب وہ عہدنامہ
لپیٹ کر اسکے منہ مین رکھ دیا حکم ہوا نگل جا نگل گیا پھر حکم ہوا جو بنی آدم تجکو ہاتھ لگاوے

بوسہ لیوے اسکے گناہ تو سلب کرلے اسکو پاک بناوے کہا اچھا بعد تین سطرین اُن واحون کو
یاد دلانے کیواسطے اُسپر لکھدین پہلی سطر خدا کا کلمہ توحید ہی اور دوسری و تیسری سطر فعل بد کرنے
اور فعل نیک کرنے کی سزا یاد دلائی گئی ہی اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا ۔ اَفْقَرُ الزَّانِیْ ۔ وَ
اَعْرِیْ تَارِکُ الصَّلٰوۃِ حق تعالیٰ فرماتا ہی تحقیق مین خدا ہون کہ سوا میرے کوئی خدا نہین ۔
زنا کرنے والون کو مفلس بناتا ہون ۔ اور نماز نہ پڑھنے والون کو برہنہ رکھتا ہون یعنے مفلسی
اُن پر بھیجدیتا ہون **فرد** شیطان ہزار مرتبہ بہتر زبی نماز ہ آن سجدہ پیش آدم وابن پیش
حق نکرد ﴿ الغرض یہہ حجر الاسود ایک فرشتہ کی صورت مین کل قیامت کے روز حضور مین خدا
کے آویگا اور حاجیون کے طواف عمرہ سعی اور اعمال کی گواہی دیگا اور نمازی مسلمان کو
پہچان کر جنّت کی راہ بتلادیگا **مسئلہ ۸** سُرْعَۃُ الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ
الصَّلٰوۃِ بِلَا دَعْوَۃٍ جلد نکل جانا مسجد کے باہر بعد نماز کے بغیر دعا مانگنے کے یعنے ابھی
امام نے دعا فاتحہ نہین کی جو جو مسجد سے باہر نکل آیا یہہ مفلسی کا باعث ہی حکم تو یون
ہی کہ نیکبخت وہ کہ سب مصلیّون سے قبل مسجد مین آوے اور سب کے بعد مسجد سے جاوے
بَعْدَ کُلِّ فَرِیْضَۃٍ دَعْوَۃٌ مُسْتَجَابَۃٌ وَمَنْ لَمْ یَشَاءْ فَاللّٰہُ یَغْضِبُ عَلَیْہِ یعنی
بعد ہر فرض نماز کے دعا قبول ہونے کا وقت ہی اگر کسی نے بیچارہ دعا نہ مانگا تو اللہ غضب
کرتا ہی اُسپر کہ یہہ بندہ بے پرواہ ہو گیا مجھسے اور کچھ حاجت نہین رہی اسکو مانگنے کی
جب غضب ہوا خدا تو ہزار بلا بیخ مفلسی آتی ہی **مسئلہ ۹** کَلَامُ الدُّنْیَا
فِی الْمَسْجِدِ یُوْرِثُ الْفَقْرَ دنیا کی باتین مسجد مین کرنا بھی درویشی لاتا ہی ۔
روایت ہی کہ کلام دنیا کا مسجد مین کسی نے کیا تو ایک بد بو تمام مسجد مین اسکے منہہ سے پھیل
جاتی ہی اور فرشتے رحمت کے مسجد سے باہر نکل کر خدا کے نزدیک جاتے ہین اور فریاد کرتے
ہین کہ تیرے بندون نے ہمکو تیرے مکان سے باہر نکالدیا ہی تب خدا فرماتا ہی پھر جاؤ یعنے انکو
ہلاک کر ڈالنے کا اختیار تمکو دیا ہی اور ایک روایت مین ہی خدا فرماتا ہی فَبِعِزَّتِیْ

وَجَلَالِی لَاُسَلِّطَنَّهُمْ اَقْوَامًا مِنْ جَانِبِ الْمَشْرِقِ لِیُخْرِجُوْهُمْ مِنْ بُیُوْتِهِمْ كَمَا اَخْرَجُوْا
كُمْ مِنْ بَیْتِیْ قسم ہی مجکو میری عزت اور بزرگی کی کہ مسلط اور غالب کرونگا اُن پر ایک قوم
جو مشرق کی جانب سے آویگی اور انکو انھون کے گھرون سے باہر نکال دیگی جبکہ انھون نے
تمکو ہمارے گھر سے باہر نکال دیا ہی الغرض کتنا غضب خدا کا اس سبب سے نازل ہونے والا ہی جسکا
کچھ شمار نہین ہوسکتا مشرق کی جانب سے جو قوم آنیوالی ہی سو یاجوج ماجوج کی قوم
ہی کہ بنی آدم کو تمام ہلاک کرینگے تمام اناج درخت کھاجاوینگے اور پانی ندی کوؤن کا
پی جاوینگے بعد جانورون کو کھاوینگے اللّٰهم عافنا من كل بلاء الدنيا وعذاب الآخرة مسئلہ
اَلتَّكَلُّمُ فِیْ حَالَةِ التَّوَضِّیْ مَكْرُوْهٌ وَفِی الْاِغْتِسَالِ اَشَدُّ الْكَرَاهَةِ بات
کرنا وضو کرنے کی حالت مین مکروہ ہی مگر غسل کی حالت مین سخت کراہت ہی وضو مین
ہر اعضا دھوتے وقت پڑھنے کی دعائین ہین بعضے مستحب کہتے ہین وہ مستحب کام چھوڑکر
مکروہ مین گرفتار ہونا شیطان کا ایک فریب ہی اور بڑے عاقل دانا قابل نمازی
لوگ اس فریب مین اٹک جاتے ہین مسئلہ مَنْ رَدَّ الْفُتُوْحَ اُبْتُلِیَ بِالسُّوَالِ
جسنے فتوح یعنے ہدیہ رد کیا اور نہ لیا آخر کو مانگنے کی بلا مین گرفتار ہوجاتا ہی یعنے بغیر
مانگے کسی نے کچھ دیا اسکو قبول کرنا چاہئے کیونکہ وہ خدا کی طرف سے آیا ہی ہرگز
اسکو رد نکرنا چاہئے اِذَا اُعْطِیْتَ بِغَیْرِ مَسْاَلَةٍ فَتَقَبَّلْ وَكُلْ وَتَصَدَّقْ
فَاِنَّهَا هَدِیَّةٌ وَكَرَامَةٌ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی جبکہ تجھکو کسی نے بغیر مانگے کچھ
بھجوایا دیا تو قبول کرلے اسکو کھا اور دوسرون کو کھلا کہ وہ ہدیہ کرامت ہی اللہ
کی طرف سے صلوٰۃ مسعودی مین لکھا ہی کہ غنی اور فقیر سبکو ہدیہ قبول کرنا چاہئے
اگر قبول نکرے تو خدا اسکو محتاج کردیگا مانگنے کے واسطے بیت چیزی کہ بے
سوال رسد دادہ خداست ٭ آنرا تو رد مکن کہ فرستادۂ خداست ٭ مسئلہ ۲
قبل از عشا سورہنا اور بعد از صبح اُٹھنا درویشی لاتا ہی خلاصۃ الحقایق مین ہی

قَالَتْ اُمُّ سُلَیْمَانَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لِاِبْنِہَا سُلَیْمَانَ یَا بُنَیَّ لَا تُکْثِرِ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ
فَاِنَّ کَثْرَۃَ النَّوْمِ بِاللَّیْلِ یَنْزَعُ الْعَبْدَ فَقِیْرًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ سلیمان علیہ السلام
کی والدہ سلیمان کو کہتی ہین کہ ای میرے بیٹے رات کو بہت مت سو
کسواسطے کہ کثرت نیند کی بندہ کو قیامت کے دن فقیر بنا دیتی ہے یعنے جب رات کو
سویا تو عبادت نہوگی جب عبادت نہین ہی تو قیامت کے دن مفلس بنیگا ہاتھ خالی
رہیگا مسئلہ ۴۳ کَنْسُ الْبَیْتِ لَیْلًا یُوْرِثُ الْفَقْرَ جھاڑو دینا گھر کو رات کے
وقت مفلس بناتا ہی مسئلہ ۴۴ مَنْ کَنَسَ بَیْتَہٗ بِخِرْقَۃٍ فَاِنَّہٗ یُوْرِثُ الْفَقْرَ
جسنے گھر کو کپڑے کی چیتھڑون سے جھاڑا تو اسنے درویشی کو بلایا یا نحس ہے کپڑے کی چادر
سے فرش کو جھاڑنا مسئلہ ۴۵ اِذَا اَکَلَ اَوْ شَرِبَ اَحَدُکُمْ بِشِمَالِہٖ قُلْ یَاْکُلْ
وَیَشْرَبْ بِیَمِیْنِہٖ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْکُلُ بِشِمَالِہٖ جب کوئی تم مین کھانا کھاوے
یا پانی پیوے بائین ہاتھ سے تو کہو اسکو کھاوے پیوے سیدھے ہاتھ سے کیونکہ شیطان بائین
ہاتھ سے کھاتا پیتا ہی مسئلہ ۴۶ پیاز اور لہسن کے پوست بے سبب جلانا یعنے اِحْرَاقُ
قِشْرِ الْبَصَلِ وَالثُّوْمِ نحس ہی اور اسکا دھوان مخرب ارواح علوی ہی یعنے فرشتے
موکل پاک اسکی بدبو سے بھاگ جاتے ہین اور سفلی ارواح یعنے عفاریت دیو وغیرہ کا مرغوب
ہی مسئلہ ۴۷ لَا تُحَقِّرُوْا کِسْرَۃَ الْخُبْزِ وَکُلُوْا مِمَّا یَسْقُطُ مِنْ یَدَیَّ فَاِنَّ
ذٰلِکَ مُہُوْرُ حُوْرِ الْعِیْنِ وَمَنْ اَکَلَہٗ یُصْرَفُ الْجُنُوْنُ وَالْجُذَامُ عَنْہُ وَعَنْ
وَلَدِہٖ وَوَلَدِ وَلَدِہٖ روٹی کا ٹکڑا نیچے گرا تو اسکی حقارت مت کرو بلکہ جو دسترخوان
پر ہاتھ سے ریزہ گرا ہی اسے اُٹھاکر کھاؤ کیونکہ اسکا ثواب حور العین کا مہر ہی اور جسنے
وہ گرے ہوئے روٹی کے ریزے اُٹھائے اور کھائے اسکی برکت سے امراض جنون
وجذام اسکی بدن سے اور اسکی اولاد کے اولاد کے بدن سے خدا دور کردیگا تفسیر
در المعانی مین لکھا ہی کہ ایک وقت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راہ سے گذر کرتے تھے روٹی کا

ٹکڑا پڑا ہوا پایا چونکہ روزہ دار تھے اسیوقت اسکو دھلا کر کھا نہ سکے غلام کے حوالے کئے جب افطار کا وقت ہوگیا غلام سے وہ روٹی کا ٹکڑا مانگا غلام نے کہا جب رستے میں سے اٹھا کر آپ نے وہ مجھے دئے از راہ ادب میں اسکو دھو کر کھا لیا حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اسی وقت اس غلام کو آزاد کر دیا اور کہا اِذْهَبْ فَاَنْتَ حُرٌّ حاضران مجلس نے آزاد کرنیکا سبب پوچھا آپ نے کہا سنا ہی مین نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے کہ فرمایا مَنْ وَجَدَ کِسْرَۃَ خُبْزٍ فَغَسَلَهَا ثُمَّ اَکَلَهَا لَمْ تَصِلْ اِلَی الْجَوْفِهِ حَتّٰی یَغْفِرَ اللّٰهُ لَهٗ جسنے روٹی کا ٹکڑا پڑا پایا پھر اسکو کھایا دھو کر وہ اسکے بدن کے درمیان پورا پہنچا نہیں کہ خدا تعالی اس بندے کو بخشتا ہی الوضو قبل الطعام ینفی الفقر وبعد الطعام ینفی الھم کھانے کے قبل ہاتھ دھونا وضو کرنا افلاس کو دور کرتا ہی اور بعد طعام کے ہاتھ دھونا غم کو دور کرتا ہی مسئلہ ۷۸ تنبیہ ابو اللیث مین مرقوم ہی مَا اسْتَخَفَّ قَوْمٌ بِالْخُبْزِ اِلَّا ابْتَلَاهُ اللّٰهُ بِالْجُوْعِ کسی قوم نے روٹی کے ساتھ مغروری کی اور اسکی حقارت کی مگر یہہ کہ خدا اس قوم کو بھوکھ کی بلا مین گرفتار کرتا ہی یعنے روٹی کو خوار رکھنے کی شامت سے سب طرح کی مفلسی درویشی ساری قوم پر آتی ہی۔ شرعۃ الاسلام مین لکھا ہی کہ صحنک یا کاسہ کو روٹی کے ٹکرے کا ٹیکا نہ لگاوے یا روٹی کے اوپر نمکدان یا قلیہ کا پیالہ نہ رکھے بلکہ روٹی کو قلیہ کے پیالے کے اوپر رکھے جس مین روٹی کی تعظیم و ادب ہو سو کرے جس مین تحقیر ہو سو نکرے مسئلہ ۷۹ جس جای وضو کرتے ہین اسی جای بول نکرے کیونکہ متوضی کے حق مین وضو کرنیکی جای پر جو فرشتے استغفار و اذکار کرتے ہین سو بول کی بدبو نجاست کے سبب نکل جاوینگے اسکا عکس بول کرنیکی جای پر وضو کرے کہ یہا صل ہی مسئلہ ۸۰ اَلتَّوَضِّیْ عِنْدَ مَقَامِ الْاِسْتِنْجَاءِ یُوْرِثُ الْفَقْرَ اسی طرح وضو کرنا اس جای پر کہ جہان استنجا کرتے ہین درویشی لاتا ہی۔ فتاوی حجت مین مرقوم ہی کہ لفظ استنجا کبھی بول کرنے کے معنی مین آتا ہی اور کبھی کلوخ کے بعد پانی

آبدست لینے کے معنے مین آتا ہے کہ اسکی جای الگ بنی رہتی ہی کبھی استبرا اور استنجا ایک معنی مین بھی مروج ہوتے ہین اصل یہہ ہی کہ ناپاک جای پر پاک پانی نہین ڈالنا اور پاک جای پر ناپاک پانی نہین ڈالنا منع ہی ۸۱ مسئلہ وضو کئے بعد ہاتھ اور منہہ کپڑے سے نہ پونچھنا برکت جاتی ہی جو قطرے وضو کے پانی کے ڈارھی کے بالون سے ٹپکتے ہین اور بندہ تکبیر تحریمہ کہتا ہی اور انگلیون سے بھی پانی کے قطرے جھڑتے ہین ہر قطرے مین ایک فرشتہ برکت کا خدا پیدا کرتا ہی قیامت تک وضو کرنے والے کے حق مین دعا خیر کرتا ہی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ مین نے پوچھا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو عَنِ الْمُتَوَضِّیْ هَلْ یَمْسَحُ الْمَاءَ عَنْ وَجْهِهِ قَالَ أَتَمْسَحُ عَنْ وَجْهِكَ الْخَيْرَاتَ لَكَ بِكُلِّ قَطْرَةٍ إِثْبَاتُ حَسَنَةٍ وَكَفَّارَةُ سَيِّئَةٍ وَتَرْفَعُ دَرَجَةً یعنے متوضی کی بابت کہ وہ وضو کرنے کے بعد پانی منہہ کا پونچھ ڈالے یا نہین حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کیا تو خیرات اپنے منہہ سے پونچھ کر نکال ڈالتا ہی ہر ایک قطرہ نیکی اثبات کرنیوالا ہی گناہون کا کفارہ ہی جسکے سبب جنّت مین درجہ بلند ہونے والا ہی امام اجل شمس الائمہ سرخسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وضو کے بعد کپڑے سے منہہ پونچھنا دین مین درویشی لاتا ہی۔ خلاصۃ الحقایق مین ہی کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ کل قیامت کے دن ایک شخص کی نیکی بدی میزان مین تو لینگے نیکی ہلکی ہو جائیگی اور بدی بھاری وہ شخص گھبراویگا ایک فرشتہ رومال کا کپڑا لاویگا جس سے وہ شخص وضو کے بعد ہاتھ پانون پوچھا کرتا تھا جب وہ نیکی کی جانب رکھدیا نیکی بھاری ہوگئی جنّت مین داخل ہونیکا بندے کو حکم ملا تب وہ بندہ پوچھیگا یہہ کپڑا کیا چیز کا ہی فرشتہ کہیگا یہہ کپڑا وہ ہی کہ کبھی کبھی وضو کے بعد ہاتھ پانون تو پوچھا کرتا تھا اس بابت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کھانا کھانے کے قبل ہاتھون کو دھوتے ہین سو سنّت ہی اور اسکا پانی کپڑے سے پونچھنا مکروہ ہی اور کھانے کے بعد ہاتھ دھوتے ہین اسکا پانی کپڑے سے پونچھنا مکروہ نہین

مگر وضو کے بعد منہہ کا پانی پونچھنا مکروہ ہی ہاتھہ پاؤن کو پونچھنا مکروہ نہین کیونکہ جیسا منہہ تر رکھنے مین قطرے ٹپکتے ہین اور موجب ثواب کا ہوتا ہی ایسا ہاتھہ پاؤن پونچھنے سے بھی وہ کپڑا موجب ثواب کا ہوجاتا ہی بہشتی زیور اہل سنت وجماعت کی ہین ظاہر مین چھوٹے کام ہین مگر اللہ کے نزدیک بڑے کام کے کام ہین ہر نا کام کے واسطے بہتر ہین ؎ مسئلہ ۸۲ جنابت کی حالت مین کچھہ کھانا درویشی لاتا ہی اگر ضرورت ہو تو وضو کر لیوے پھر کھاوے پیوے مضایقہ نہین اسی طرح بعد مقاربت کے مقاربت ثانی قبل از غسل منع ہی مگر وضو کر لیوے مضایقہ نہین کہ وہ فرض غسل کے وضو کرنے مین ادا ہو جاتے ہین اِذَا کَانَ جُنُبًا فَاَرَادَ اَنْ یَّاْکُلَ اَوْ یَنَامَ تَوَضَّاءَ وُضُوْءَ الصَّلٰوۃِ اگر کوئی جنب ہی پس ارادہ رکھتا ہی کھانے کا یا سونے کا پس وہ وضو کرے جیسا کہ نماز کے واسطے کرتے ہین مسئلہ ۸۳ دروازہ کی دہلیز پر بیٹھنا یا وہان کچھہ کھانا یا پانی پینا درویشی لاتا ہی صلوۃ مسعودی مین روایت ہی مَنْ جَلَسَ عَلٰی اُسْکُنَّۃِ الْبَابِ فَلْیَنْتَظِرِ الْھَمَّ اِلٰی سَبْعَۃِ اَیَّامٍ جو کوئی دروازہ کی آستان یعنے دہلیز پر بیٹھے تو ایک ہفتہ تک غم کی انتظاری کرے یعنے اس ہفتے مین ضرور غم البتہ اسپر کسی طرح کا آویگا مسئلہ ۸۴ استادون کی عالمون کی اہانت یا حقارت کرنا درویشی لاتا ہی آنحضرت نے فرمایا ہی مَنْ اِسْتَخَفَّ اُسْتَادَہٗ اِبْتَلَاءَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ بَلِیَّاتٍ نَسِیَ مَاحَفِظَہٗ وَکَلَّ طَبْعُہٗ وَیَفْتَقِرُ فِیْ اٰخِرِ عُمْرِہٖ جس نے اپنے استاد کی ناقدری اور حقارت کیا تو گرفتار کرتا ہی اللہ تعالی اسکو سخت بلاؤن مین بھول جاتا ہی جو کچھہ سیکھا اور یاد کیا ہی طبیعت اسکی کند ہوجاتی ہی اور آخر عمر مین مفلس و نادار ہوجاویگا ۔ روضۃ العلما مین لکھا ہی کہ شاگرد نے استاد کا پانچ چیز مین نہایت لحاظ وادب رکھنا ضرور ہے تا علم کا فایدہ دین و دنیا مین حاصل ہوگا اوّل یہہ کہ استاد کے حضور مین خود بہت باتین نکرے اگر کسی نے استاد سے مسئلہ پوچھا تو استاد جو بیان کرے اسے سن لیوے

اگر اس وقت استاد کی طبیعت مین بیان اصول مسئلہ کا حاضر نہین ہی تو خود استاد سے عرض کرے کہ مجھے اسطرح یاد ہی اگر مناسب ہی تو عرض کرون اور بطور معونت یا مشورت کے استاد کی صلاح لیکر بیان کرے دویم صدر مجلس مین جہان ہمیشہ استاد کی نشست گاہ ہی استاد کی غیبت مین بھی ہرگز نہ بیٹھے بیت دلا تا بزرگی نیاری بدست * بجای بزرگان نباید نشست * سیوم اگر استاد نے بیان کرنے مین کچھہ سخن ایسا کہا جو مفہوم و قیاس سے بعید ہی بالمشافہہ اسکو غلط نکہہ دیوے اور دل شکنی نکرے بیت بفہم گر نرسد معنی مگو کہ خطاست * سخن شناس نئی صاحبا خطا اینجاست * چہارم رستہ چلنے مین استاد پیش روی نکرے مگر راہ دکھانے کو یا استاد کی اجازت ہو۔ پنجم آواز بلند بات کرنا استاد کے حضور مین کمال بے ادبی ہی۔ اسی طرح جاہل کو بھی عالم کے سا تھہ ان پانچون باتون کی حفاظت ضرور ہی۔ حدیث شریف مین وارد ہی کہ عالم کے حضور مین کسی جاہل نے زور سے بات کی یا اپنے مال پر فخر جتلایا اور اس عالم کو حقارت کی نظر سے دیکھا گناہگار ہوا گو یا اپنی مان سے تین بار زنا کیا اور ایک روایت مین ہی کہ ستر گناہ کبیرہ کیا فائدہ اسی طرح بعض عالم شخص نے دولتمند جاہل کو اسکے مالداری کے سبب اوّل سلام کیا گو یا نصف اسلام اپنا کھو یا اسی سبب سے سلام علیک یا مین مسلمین اس ملک مین متروک ہوتی ہی اتفاق کی جاے نفاق بڑھا کیونکہ چند عالمون نے مالداران جاہل کو اوّل سلام کرنا شروع کیا تا دنیا کی منفعت ملے مگر نصف اسلام کھو کر ذلیل و خوار بنے خدا کے غضب مین گرفتار ہوے اُن مالدارون کو نخوت مزاج مین پیدا ہوئی کہ ایسے بڑے عالم مجھے سلام کرتے ہین میری تعریف اپنی زبان سے بولتے ہین شاعر ہماری تعریف توصیف کے قصیدے بناتے ہین بخیل قارونی کو حاتم دوران کا خطاب دیتے ہین ایک ظالم بے عقل کو مال کے سبب عادل زمان ثانی لقمان کہتے ہین وہ تونگر بیچارے ایسی تعریف سنکر غرور و تکبر مین گرے بے علمی کے باعث خسارت دنیا و آخرت مین پڑے ۔ دوسری جانب

بعضے عالم بسبب قناعت وصبر کے علم کی حقارت و بے قدری نہین کرتے تونگران بے علم کو
خود ہوکر سلام نہین کرتے اُن تونگرون کو خوشامدی چند شخصون نے حاتم ولقمان دنیا کا
بنایا اور جنّت ورضوان آخرت کا بخش دیا ہی اسلیئے انکی عادت بگڑگئی بسبب دنائت ہمت
تمام سادات ومشایخ کو اپنے دروازے کے مانگتے سمجھنے لگے خود کسواسطے عالم کو سلام کرینگے
عادت نہین رہی اس حال مین بھی دونون طرف والے افادہ واستفادہ سے بےنصیب
رہے وعظ ونصیحت کا اثر ناچیز ہوگیا خوشامد ہمہ را خوش آمد کا بازار گرم ہوا مسئلہ ۸۵
صلوٰۃ مسعودی مین ہی علم دین کے کمال حاصل کرنے کے واسطے ہی اور دنیا کے حاصل کرنیکو
تجارت ہنر پیشہ سیکڑون تیار ہین سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین علم از بہر دین پروردن است نہ از بہر دنیا خوردن
اگر شاگرد نے استاد کا ادب کیا ہی اور انکی دعای خیر اسکو ملی ہی بیشک اسکو برکت
دنیا و دین کی حاصل ہوگی آداب اوّل ماں باپ سے زیادہ استاد کا حق ہوتا ہی ایسا
خیال کرکے انکی محبت تعظیم سب سے زیادہ کرے آداب دویم اگر ایک حرف بھی کسی سے
سیکھا ہی تو اسکا ادب اسکی اولاد کا ادب بجالاوے آداب سیوم ستایش اور تمدح
اپنے استاد کی ایسی کرے کہ جو سزاوار ہووے آداب چہارم حضور و غیبت مین سرًا وعلانیۃً مین
انکی تواضع کرے دعای خیر سے ہمیشہ یاد کرتا رہے آداب پنجم ایسے کام کرے کہ جس سے استاد کا
والدین کا نام روشن ہووے اور وے سُنکر خوش وراضی ہون ایسے شخص نے دین و دنیا کی
دولت کمایا مسئلہ ۸۶ مٹی یا چینی کا ٹوٹا شکستہ برتن کوزہ گھر مین استعمال مین رکھنا
درویشی لاتا ہی مسئلہ ۸۷ شکستہ یا گرہ دار قلم سے لکھنا درویشی لاتا ہی چنانچہ ایک ہی
روایت مین یہہ تین چیزین ہین مَنْ تَمَشَّطَ بِمُشْطٍ مَكْسُورَةٍ اَوْ يَكْتُبُ بِقَلَمٍ مَعْقُودَةٍ
اَوْ يَشْرَبُ بِإِنَاءٍ مَكْسُورَةٍ فَإِنَّهُ يُوْرِثُ الْفَقْرَ یعنے جس نے ٹوٹی ہوئی کنگھی سے
اپنے سر کے یا داڑھی کے بالون مین شانہ کیا یا گرہ دار قلم سے لکھتا ہی یا لب شکستہ کوزے
سے پانی پیتا ہی البتہ وہ سعادت کو دور بھگاتا ہی اور شقاوت کو نزدیک بلاتا ہی

مسئلہ ۹۸ تنبیہ فقیہ ابو اللیث سمرقندی مین لکھا ہی کہ مہمان کو حقیر جاننا اور اوسکے آنے سے
ناخوش ہونا درویشی لاتا ہی کیونکہ شہر انطاکیہ کے رہنے والون پر اللہ تعالی کا غضب نازل
ہوا تھا سبب اسکا یہی تھا کہ انھون نے مہمان داری موسی علیہ السلام کی اور خضر علیہ السلام کی
نکی انکی ضیافت سے انکار کیا چنانچہ کلام مجید مین فرمایا ہی فَاَبَوْا اَنْ یُّضَیِّفُوْهُمَا یعنے
انکار کیا انھون نے اُن دونون مہمانون کی ضیافت کرنے سے بیت شکر بجا آر کہ
مہمان تو ۴ روزی خود میخورد از خوان تو ۴ خدا کا شکر کرو اور مہمان کا احسان مانو کہ اسنے
تمھاری ضیافت مہمانداری قبول کی اور اپنی قسمت کی روزی تمھارے دسترخوان پر بیٹھکر
کھایا کچھہ تمھارے قسمت کی روزی تو اُسنے نہین کھایا ہی جب مہمان تمھارے گھر مین آتا ہی
اپنی روزی قسمت اپنے ساتھہ لاتا ہی اور برکت کے فرشتے صاحب خانہ کے یہان دس
حصے برکت لیکر آتے ہین یہود و نصارا کا رسم تھا کہ نادار امیر کی ضیافت کرتے اور غریب
کے واسطے دروازہ بند رکھتے اہل اسلام کو انکے برعکس غریب مسافر کی ضیافت کرنا اور
مالدار امیر کی نکرنا لازم ہوا۔ خلاصۃ الحقایق مین لکھا ہی مَنْ اَنْفَقَ عَلٰی ضَیْفِهٖ دِرْهَمًا
فَكَاَنَّمَا اَنْفَقَ اَلْفَ دِیْنَارٍ وَمَنْ لَمْ یُكْرِمْ ضَیْفَهٗ فَلَیْسَ مِنَّا یعنے جسنے مہمان
کے واسطے ایک درہم یعنے ساڑے چار آنے کی قدر خرچ کیا تو گویا اُسنے ہزار دینار خرچ کئے
اتنا ثواب اسکو ملتا ہی اور اگر صاحب خانہ نے اکرام ضیف اور مہمان کے بزرگی کی قدر
نسمجھا تو وہ ہم مین سے نہین ہی بحکم اَكْرِمُوا الضَّیْفَ یعنے سب طرح سے بزرگی
مہمان کی کرو لازم ہوا اسکے آنے سے خوش ہونا خدا برکت رزق مین زیادہ دیتا ہی دنیا
مین سب مخلوق مہمان چند روزہ ہی اور مہماندار سب کا خدا تعالی ہی کہ سبکو روزی
پہنچاتا ہی بیت ادیم زمین سفرۂ عام اوست ۴ برین خوان یغما چہ دشمن چہ دوست ۴
فائدہ درہم کو ساڑھے چار آنے کی چاندی کی قیمت شمار کرتے ہین تو دو سو درہم کے
ستاون روپئے کا اندازہ ہوتا ہی جو نصاب شرعی واسطے زکوۃ کے مقرر ہی اور

اہل بخارا نے چوپن روپئے یا اُس سے قدرے کم بیش نصاب کا درجہ مقرر کیا ہی چاندی کا
نرخ کم زیادہ ہر ملک میں اور ہر وقت مین ہوتا ہی اس سبب ستاون یا چوپن روپئے مقرر ہوئے
جسکے پاس چوپن روپئے نقد ہیں اور ایک برس گذر گیا تو چالیسوان حصّہ زکوٰۃ حق اللہ ادا کرنا
لازم آتا ہی یعنے دو سو درہم کو پانچ درہم کا حساب لگانا درہم کا لفظ معرّب درم کا ہی ایسا
صُراح وغیرہ لغات کی کتابون مین لکھے ہیں ایک درہم کا وزن ساڑھے تین ماشہ اور بعضوں
نے طب کی کتابون مین لکھا ہی ایک درم کا وزن چھے دانگ اور دانگ کا وزن دو قیراط
اور قیراط کا وزن دو طسوج اور طسوج کا وزن دو جو کے برابر ہی لیکن درہم شرعی فقہا کی
اصطلاح مین باعتبار پہنائی کفدست کے ہی یعنے کفدست کو چوڑا کرکے اسمین پانی ڈالین
جتنا پانی لمبا چوڑا ہتھیلی کے درمیان کے گڑھے مین سماوے اتنا قدر نجاست مثلاً بول کپڑے کو
لگی ہی تو دھونا فرض ہی اس سے کم نجاست ہی تو دھونا مستحب ہی یا قطرہ قطرہ دس پانچ
جابجا دامن پر نجاست کے لگے ہیں اُن سب کو اگر ایک جای قیاس سے جمع کرین جو بقدر درہم
شرعی ہو جاوے تو دھونا فرض ہی نہین تو دھونا مستحب ہی ۔ سراج اللغات سے
غیاث مین منقول ہی کہ دِرم مخفّف درہم کا ہی اور لفظ درہم اصل عربی ہی معرّب درم
کا نہین چنانچہ بعض علما کا ایسا گمان ہی کہ درم لفظ فارسی ہی اور معرّب اسکا درہم ہی
اور دراہم جمع جیسا کہ صاحب صراح نے لکھا ہی یہان سے معلوم تحقیق ہوا کہ کلام مجید مین
سورۂ یوسف کے اندر دراہم جمع درہم کا لفظ آیا ہی اور کوئی مفسّر محقق لغات قرآنی
اور علمای ربّانی نے تمام لغات معرّب واسما کی تحقیق کی ہی لیکن لفظ درہم کو معرّب درم
کا نہین لکھا ہی پس ثابت ہو گیا کہ درہم لفظ عربی ہی اور درم اہل عجم نے تصرف کرکے تخفیف
کیا ہی تب درم کو معجّم کہا چاہیئے نہ درہم کو معرّب ۔ اور لفظ دینار کی تحقیق یہہ ہی کہ اصل
دِنّار نون پر تشدید تھی اور دال کو زیر نون اول کو حرف یا سے واسطے موافقت کسرۂ
ماقبل کے بدل کیا دینار ہوا تا التباس اُن مصادر سے نہووے جو فِعّال کے وزن پر آتے ہین

ہیں چنانچہ

چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہی وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا اور ثبوت اس تبدیل نون
بحرف یا کا لفظ جمع سے جو دنانیر ہی معلوم ہوتا ہی کہ جمع کے لفظ مین اصلی نون جو یا سے
بدل گئی تھی پھر آن کر موجود ہوئی ہی ۔ دینار سونے کا سکہ مانند اشرفی کے بیس روپے
قیمت کا اور خالی دینار دس روپیہ کا گینی کے مانند ہوتا ہی اہل طب کی اصطلاح مین خیار شنبر
و تخم کشوث کا شربت سیاہ زرد رنگ کا بناتے ہین اسکو شربت دینار کہتے ہین
مسئلہ ۸۹ اَلتَّكَلُّمُ فِي بَيْتِ الْخَلَاءِ أَوْ عِنْدَ الْاِسْتِنْجَاءِ يُورِثُ الْفَقْرَ
جای ضرور مین سے باتین کرنا یا استنجا کے وقت بات کرنا یا کلوخ ہاتھہ مین خشک
کرتے وقت کچھہ بولنا بلکہ سلام کا جواب دینا بھی منع ہی اور بے حیائی ہی اور مفلسی
پیدا کرنے کا سبب ہی ہر آدمی مفلسی سے بہت خوف کرتا ہی اور بھاگتا ہی اور تونگر
ہونے کو بڑی خواہش اور کوشش کرتا ہی لیکن جو باتین پیغمبر و اولیاؤن نے یا علماء و
حکما نے لکھا ہی اسپر عمل اور اعتقاد نہین اپنی نادانی اور بے علمی سے ایسے کام کرتے
ہین جس سے تونگری بھاگتی ہی اور مفلسی جلد دوڑ کر آتی ہی خدا پناہ مین رکھے مسئلہ ۹۰
وَضْعُ السَّاقِ عَلَى السَّاقِ يَمْنَعُ الرِّزْقَ یعنے پاؤن پر پاؤن رکھکر بیٹھنا برکت
رزق کو مانع ہوتا ہی مسئلہ ۹۱ مَنْ اَتَا طَعَامًا لَمْ يُدْعَ اِلَيْهِ يَمْلَاءُ بَطْنَهُ
نَارًا یعنے جو کوئی کھانے کو گیا ایسی جای کہ وہان بلایا نہین گیا ہی یعنے بے اذن
کھانے کو گیا بھرا اسنے اپنے شکم مین آتش دوزخ کی مَنْ مَشٰى اِلٰى طَعَامٍ وَلَمْ
يُدْعَ مَشٰى فَاسِقًا وَاَكَلَ حَرَامًا یعنے بن بلائے کسی کے یہان کھانے کو چلکر
گیا تو چلنا اسکا فاسق کا چلنا ہوا اور کھانا حرام ہوا بے اذن کھانے کو جانا نحست اور
سبکی ہی مفلسی کا باعث ہوتا ہی مسئلہ ۹۲ لَا يَنْبَغِيْ لَهُ اَنْ يَاْكُلَ مَا لَمْ يُؤْذَنْ
وَاَنْ يَنْظُرَ اِنَّ هُمْ يَقُوْلُوْنَ عَنِ الْمَحَبَّةِ وَالْمُسَاعَدَةِ فَلْيُسَاعِدْ لایق نہین
کہ بغیر اذن کے کسی کے یہان کھانا کھاوے اگرچہ وہ بلاتے ہین مگر تو نظر کر کہ محبت سے

بلاتے ہین یا فقط رسمی بلاتا ہی دل مین راضی نہین تو نجاوے اگر دل مین راضی ہین تو جاوے
اور کھاوے رَجُلٌ دَخَلَ دَارًا وَلَمْ یَجِدْ صَاحِبَ الدَّارِ فَاِنْ کَانَ وَاثِقًا بِصَدَاقَتِهٖ
عَالِمًا بِفَرْحَتِهٖ اِذَا اَکَلَ مِنْ طَعَامِهٖ فَلَهٗ اَنْ یَّاْکُلَ بِغَیْرِ اِذْنِهٖ وَالْمُرَادُ بِالْاِذْنِ
الرِّضَاءُ وَهُوَ رَاضٍ عَنْهُ یعنے کوئی شخص کسی کے مکان مین گیا اور صاحب خانہ گھر مین
نہین ہی اور کھانا تیار ہی اور وہ صاحب خانہ اسکا دوست صاحب اعتماد ہی اور یہہ جانتا
ہی کہ اگر مین کھانا کھالونگا تو صاحب خانہ خوش ہوگا تو بغیر اذن کے کھانا کھالیوے اور
اذن سے مراد رضامندی صاحب خانہ کی ہی ایسا اصحابون مین باہم اتفاق ہوا ہی
اور دلون مین انکے کسیطرح کی جدائی نہتھی **فائدہ** حکما کہتے ہین کہ دوستی چار قسم کی
ہی اول یہہ کہ باہم تعارفات رسمی ہی پنج وقتہ مسجد مین ملاقات ہوتی ہی یا ہر ہفتہ
جمعہ کو ملاقات ہوتی ہی محبت کے ساتھہ باہم گفتگو کرتے ہین دوسری قسم خویش
ہم پیشہ ہین کاروبار دنیوی مین مددگار یہار یکدگر ہین دوست کو نفع پہنچا تو خوش ہوتے
ہین نقصان ہوا تو غمگین ہوتے ہین اپنی ذات سے دوست کیواسطے محنت کرتے ہین اور
احسان کا بار اُسپر نہین رکھتے اللہ کے واسطے جو کئے سو کئے زبان پر نہین لاتے اپنے احسان کو
بھول جاتے ہین اور دوست کے احسان کو ہمیشہ یاد رکھتے ہین قسم اوّل سے یہہ اعلیٰ درجہ ہی
قسم سیوم یہہ ہی کہ دوست کو اپنے گھر مین اکثر کھانا کھلاوین اور خود بھی دوست کے یہان
بر وقت کھانا کھالیوین بلکہ کہلا بھیجین ہم فلان وقت تمھارے یہان کھانے کو آوینگے کسی
طرح کا حجاب نکرین دوست کے واسطے بن مانگے مال اپنا خرچ کرین پھر اسکی طلب نرکھین حساب
دوستان دردل سمجھین اگر اُسنے عوض لادیا تو لیوین اگر کسی نے مجلس مین دوست
کی غیبت کیا تو اس کو مانع ہووین کیونکہ حق دوستی و برادری اہل اسلام یہہ نہین ہی کہ بھائی
کا گوشت بھائی کھاوے بحکم اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ آیا ہی اور یہہ اخوت اسلام
ہی غیبت کہنا اور غیبت سنا دونون ممنوع ہین جو بات کہ روبرو و بالمشافہ نہین

کہہ سکتے ہین ویسی بات اُس شخص کے پس پشت کہین اسکو غیبت کہتے ہین اگرچہ وہ عیب اُس شخص کی ذات مین ہووے اور جو عیب کہ اسکی ذات مین نہو اسکو بیان کرنا تو بہتان و تہمت ہی غیبت سے بدتر ہی قسم چہارم دوستی اور محبّت کامل ہی کہ دوست کا حکم بجا لانے کے واسطے اپنا کام چھوڑ دیوے اور اپنی خوشی پر دوست کی خوشی اور رضامندی مقدم سمجھے **بیت** قصد من سوی وصال و قصد او سوی فراق + ترک کام خود گرفتم تا برآید کام دوست + یہہ دوستی جانی ہی دوستی زبانی و دوستی نانی سے نہایت افضل و اعلیٰ ہی۔ ایک شاعر نے خوب کہا ہی دلا یاران سہ قسم اند ار بدانی + زبانی اند و نانی اند و جانی + بنانی نان بدہ از در بدر کن + تواضع کن بیاران زبانی + دل یاران جانی را بدست آر + بقصدش جان بدہ گر می توانی + ابھی ہمارے بھائی اہل اسلام **اَلْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ** کو سمجھین یعنے سب مسلمان آپس مین بھائی ہین نماز مین ہمیشہ مسلمان اپنے بھائیون کے واسطے دعا مانگتے ہین اس برادری کا حق ادا کرین۔ لفظ انسان اُنس سے مشتق ہے بنی نوع انسان باہمدیگر اتفاق و محبت سے نہ رہین تو حیوان سے بدتر ہین دیکھو حیوان ہر قسم کے پرندے چرندے گروہ کے گروہ اپنی جنس کے ساتھہ اتفاق سے جنگلون مین زندگانی کرتے ہین اور اولاد آدم دو بھائی ایک مکان مین نہین رہ سکتے یہہ کمال جہالت و شیطنت ہی **قطعہ** شنیدم کہ مردان راہ خدا + دل دشمنان ہم نکردند تنگ + ترا کی میسّر شود این مقام + کہ با دوستانت خلاف است و جنگ + کتنی کم ظرفی اور کوتاہ بینی خود غرضی اور حق فراموشی ہی کہ اپنے قسمت پر قانع نہو کر غیر کا مال بھی چکھہ جانے کو دوڑتے نہین جتنا تم کو تمھارا مال و فرزند پیارا ہی اتنا دوسرے کو بھی اسکا مال و فرزند پیارا ہی خدا نے ہر ایک کے لئے حد باندھا ہی اسکے باہر قدم رکھنا بڑی نافرمانی اور مخالف عقل و نقل سے ہی جب حرص نے اندھا بنا دی پھر سیدھا رستہ کہان سوجھتا ہی **قطعہ**

ای قناعت تونگرم گردان + کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست + کنج صبر اختیار لقمان است + ہر کرا صبر نیست حکمت نیست +

مسئلہ ۹۳ لَیْسَ مِنَّا مَنْ وَسَّعَ اللّٰہُ عَلَیْہِ ثُمَّ قَتَّرَ عَلٰی عِیَالِہٖ نہین ہی وہ ہم اہل اسلام
مین سے کہ اللہ تعالی نے اسکو وسعت رزق دی ہی اور وہ اپنی عیال پر جور و بچون پر تنگی کھانے
پینے مین کرتا ہی ایسی بخالت کرنیسے روزی کی برکت جاویگی بحکم اَحْسِنْ کَمَا اَحْسَنَ اللّٰہُ اِلَیْکَ
احسان کر خویشون پر دوستون پر جیسا کہ احسان کیا خدا تعالی نے تجھ پر مسئلہ ۹۴ اَکْلُ
الطَّعَامِ عَلَی السَّرِیْرِ یُوْرِثُ الْفَقْرَ تخت پر بیٹھکر طعام کھانا اور دسترخوان نہین
بچھانا درویشی لاتا ہی مسئلہ ۹۵ قَطْعُ الْخُبْزِ بِالْاَسْنَانِ عِنْدَ الْاَکْلِ یُوْرِثُ
الْفَقْرَ کھاتے وقت دانت سے روٹی کترنا منحوس ہی درویشی لاتا ہی مسئلہ ۹۶
مَسْحُ الْاَسْنَانِ بِالثَّوْبِ یُوْرِثُ الْفَقْرَ دانتون کو کپڑے سے ملنا جیسا کہ
مسواک کرتے ہین نہایت منحوس ہی مسئلہ ۹۷ ظلم کرنا لوگون پر باعث درویشی کا
ہوتا ہی قولہ تعالی فَتِلْكَ بُیُوْتُھُمْ خَاوِیَۃً بِمَا ظَلَمُوْا اَیْ خَالِیَۃً بِسَبَبِ
الظُّلْمِ فرمایا خدا تعالی نے وے گھر ویران اور خالی پڑے ہین بسبب ظلم کرنے انھونکے
بحکم اَلظَّالِمُ لَا یَمُوْتُ اِلَّا حَقِیْرًا وَلَا یُحْشَرُ اِلَّا فَقِیْرًا یعنے ظالم شخص حقارت
کی حالت مین مرتا ہی اور فقیری کی حالت مین حشر کے میدان مین آتا ہی روایت ہی کہ بادشاہ
نے ایک امیر کو کسی شہر کا حاکم بنا کر بھیجا وہ امیر شہر مین مسند حکومت پر بیٹھا اور ظلم بے حد
آغاز کیا شہر کے رہنے والے عاجز ہو گئے رات کو کسی شخص نے اس حاکم ظالم کے دروازے پر
لکھدیا خانۂ ظالم خراب شود ۔ جب فجر کو حاکم نے یہہ لکھا ہوا دیکھا ایک سطر اسکے نیچے
اپنے ہاتھ سے لکھدی بعد از خرابی ہزار خانہ یعنے ظالم کا گھر ویران ہوتا ہی مگر ہزار گھر
ویران کرنے کے بعد اور منادی شہر مین پھرادی کہ جسنے یہہ سطر اوّل لکھا ہی حاضر آوے
اور اپنے لکھے کا جواب پاوے مین نے اوسکو معاف کیا آخر ایک شخص کاتب سطر اوّل کا
حاضر ہوا اور کہا مین لکھا ہون کہا جواب بھی اسکا پڑھ لے اور یون کہا کہ مین ظالم نہین
ہون بلکہ تمھارے اعمال کی شامت کا بدلا لینے والا ہون ابیات نفہمیکہ نیکی پسند خدای

وہہ حاکم عادل و نیک رای ٭ چو خواہد کہ ویران کند عالمی ٭ نہد ملک در پنجۂ ظالمی ٭
مسئلہ ٩٨ اَلْاِصْرَارُ عَلَی الْمَعْصِیَۃِ بِلَا نَدَامَۃٍ یُوْرِثُ الْفَقْرَ گناہ کے کامون
پر ضد کرنا اور ندامت نکرنا درویشی اور مفلسی کا باعث ہی یعنے گناہ کرتا ہی اگر کسی نے منع کیا تو
اور زیادہ ضد کرتا پشیمان نہین ہوتا بلکہ منع کرنے والے کو دشمن سمجھتا ہی آخر کو مفلس ہوجاتا
ہی **بیت** بخت و دولت بکاردانی نیست ٭ جز بتائید آسمانی نیست ٭ نیکبختی
اور دولت کچھ عقل و ہنر سے نہین آتی جب تک کہ خدا تعالی کی مدد نہو جب دولت ملی اور
اسنے منعم حقیقی کی تابعداری نکی بلکہ اسکی نافرمانی مین مستعد ہوا اب دولت کو زوال آیا
جو کام نکرنے کے تھے سو کیا مفلس دو جہان کا بن گیا سچ ہی داتا کے تین گن دیوے
دلاوے چھین لیوے ۔ پانچ شخص ہمیشہ مفلس رہینگے انکو خیر و برکت کبھی نہوگی ایک
قَاطِعُ الشَّجَرِ کہ روزگار اسکا ہرا جھاڑ کاٹنا اور لکڑی بیچنا ہی دوسرا ذَابِحُ الْبَقَرِ
گاو ذبح کرنیکا دھندھا کرتا ہی تیسرا بَایِعُ الْبَشَرِ بردہ فروش چوتھا شَارِبُ الْخَمْرِ
شراب پینے والا کبھی برکت نہ دیکھیگا پانچوان وَالنَّایِمُ عَنْ صَلٰوۃِ الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ پانچوان
وہ کہ نماز عشا و فجر سونے مین کھو دیوے نعوذ باللہ منہا مسئلہ ٩٩ جس برتن مین
کھانا کھایا ہی بعد اسی برتن مین ہاتھ دھونا منحوس ہی لَا تَغْسِلْ یَدَیْکَ فِیْ اِنَاءٍ
اَکَلْتَ مِنْہُ لَا تَوَسَّدْ عَتَبَۃَ الْبَابِ وَلَا تَجْلِسْ عَلَیْہَا وَلَا تَضَعْ یَدَکَ
تَحْتَ خَدِّکَ وَاَنْتَ قَاعِدٌ وَلَا تُشَبِّکْ اَصَابِعَکَ حَوْلَ رُکْبَتَیْکَ وَلَا تَفْرَعْہَا
یعنے جس باسن مین کھانا کھایا ہی اسی مین ہاتھ دھونا دروازہ کی دہلیز پر تکیہ نہ لگانا اور
اسپر سر رکھکر سونا نہین اور اسپر بیٹھنا نہین اور ہاتھ گال کے نیچے رکھکر بیٹھنا نہین
اور انگلیان گھٹنون پر رکھنا اور انکو چھوڑنا نہین مسئلہ ١٠٠ قرآن شریف گھر مین
موجود ہی اور کبھی اسکی تلاوت نکرنا درویشی لاتا ہی لازم ہی کہ ہر روز فجر مین کچھ کبھی
اسمین سے پڑھا کرے مسئلہ ١٠١ مان باپ استاد و مرشد کی نافرمانی کرنا درویشی کا

باعث ہوتا ہی لازم ہی کہ انکی تابعداری اور ادب کرے وہ جو نصیحت کرتے ہیں تمہاری
بہتری کی ہی **باب دوم** آیۃ فوائد کہ جن پر عمل کرنے سے برکت اور تونگری
کا فائدہ دو جہان میں حاصل ہوتا ہی اس باب میں کئی حدیث شریف اور اقوال بزرگان
دین اور وظایف اوراد لکھے ہیں نیک اعتقاد سے عمل کرے دو جہان کی مراد پاوے اور فقر و
غنا کی افضلیت کو بغور دیکھیے چار قسم کے انسان اوّل بیان ہو چکے قسم اوّل دنیا و آخرت میں
تونگر ہیں قسم دوم دنیا میں مفلس و آخرت میں تونگر ہیں قسم سیوم دنیا میں تونگر و آخرت
میں مفلس ہیں قسم چہارم دنیا و آخرت میں مفلس ہیں **ف ۱** لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ
الْمَالِ وَالْعَرَضِ اِنَّمَا الْغِنٰى عَنِ النَّفْسِ یعنے بہت مال و اسباب ایک کے پاس ہی
سو غنی نہیں بلکہ غنی وہ ہی کہ جس کی ذات میں قناعت اور دل بھرا ہوا ہی تونگری بدل است
نہ بمال بزرگی بعقل است نہ بسال **ف ۲** مُلُوْكُ الْجَنَّةِ مِنْ اُمَّتِيْ الْقَانِعُوْنَ
بِالْقُوْتِ يَوْمًا بِيَوْمٍ حضرت نے فرمایا ہی کہ میری امت میں سے جنت میں وہ لوگ
بادشاہ بن جاوینگے جو دنیا میں قناعت کرتے ہیں اور یوم جدید و رزق جدید پر عمل ہی
ف ۳ اَلْحَرِيْصُ مَعَ كَثْرَةِ الْمَالِ فَقِيْرٌ وَصَغِيْرٌ وَالْقَانِعُ مَعَ قِلَّةِ الْمَالِ
غَنِيٌّ وَكَبِيْرٌ حرص کرنے والا فقیر اور ادنی شخص ہی اگرچہ بڑا مالدار ہو اور قناعت
کرنے والا غنی اور بزرگ ہی اگرچہ کم مال رکھتا ہو **ف ۴** رَكْعَتَانِ مِنْ مُؤْمِنٍ فَقِيْرٍ
صَابِرٍ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ سَبْعِيْنَ رَكْعَةً مِنْ غَنِيٍّ شَاكِرٍ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ و
سلم نے دو رکعتیں ایماندار فقیر صابر پڑھتا ہی سو اللہ تعالی کے نزدیک غنی شاکر
کی ستر رکعتوں سے بہتر ہی **ف ۵** نِعْمَ الْاَمِيْرُ عَلٰى بَابِ الْفَقِيْرِ وَبِئْسَ
الْفَقِيْرُ عَلٰى بَابِ الْاَمِيْرِ یعنے کیا اچھا وہ امیر ہی جو فقیر کے دروازے پر
خدمت کرنے اور دعا لینے کو جاتا ہی اور کیا برا وہ فقیر ہی جو امیر کے دروازے پر
دنیا مانگنے کو جاتا ہی **ف ۶** اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنے آدمی اسی کے ساتھ

حشر مین اٹھیگا جسکو وہ دنیا مین دوست رکھتا ہی **ف ۷** اَلْکَاسِبُ حَبِیْبُ اللّٰہِ
یعنے کسب کرنیوالا اللہ کا دوست ہی اور روزگار پیشہ تجارت ہنر مزدوری تونگر ہونے کا
بڑا سبب ہی ہنرمند کبھی بھوکھا ننگا فقیر نرہیگا اسکا ہنر روزیانی کا جھرا جاری رکھتا ہی
ف ۸ عَمَلُ الْاَبْرَارِ مِنَ الرِّجَالِ الْخِیَاطَةُ وَمِنَ النِّسَاءِ الْغَزْلُ فرمایا علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے عمل یعنے دھندھا نیک بخت مردون کا درزی پنے کا یعنے سینے کا ہی
اور نیک بخت عورتون کا کاتنے کا یعنے دھاگا بانٹنے کا ہی بنی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر
اوقات گھر مین بیٹھکر کپڑا سیتے تھے - ادریس علیہ السلام اور لقمان حکیم کا پیشہ خیاطی کا
تھا اَلْغَزْلُ بمعنی ریسیدن یعنے کاتنا روئی چرخے پر بانٹنا دھاگا بنانا اور دوسرے
معنے اَلْغَزَلُ عورتون کے ساتھ بازی کرنا جوانی کی حکایت اور عشق عورتون کا بیان کرنا
ہوتا ہی شاعرون کے نزدیک غزل اسی کو کہتے ہین جس مین عورتون کے حسن کی
تعریف اور عشق اور بیان ہجران ووصال کا ہووے **ف ۹** حکما نے لکھا ہی کہ وقت
اور محنت دولت کے ماں باپ ہین جو شخص ہر وقت محنت و کام وکسب کرتا رہیگا بغائدہ
سستی مین کھیل مین وقت نکھوویگا بیشک تونگر بنے گا اَلْوَقْتُ سَیْفٌ قَاطِعٌ
وقت ایک تلوار کاٹنے والی ہی جسکے ہاتھ مین رہے وہ امیر بنے **ف ۱۰** امیر المومنین
عمر ابن الخطاب رضی سے روایت ہی کہ کسی آدمی کو دیکھتے اب پوچھتے هَلْ لَهُ حِرْفَةٌ
فَاِنْ قَالُوْا لَا اَسْقَطَ مِنْ عَیْنِیْ کیا یہہ شخص کچھہ روزگار کام کرتا ہی اگر کہا نہین
تو میرے چشم اعتبار سے اسکو گرا دیتا ہون **ف ۱۱** مَرَّ دَاؤُدُ عَلَیْهِ السَّلَامُ
بِاَسْکَافٍ فَقَالَ لَهُ یَا هٰذَا اعْمَلْ وَکُلْ فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ مَنْ یَعْمَلُ وَیَاْکُلُ
وَلَا یُحِبُّ مَنْ یَاْکُلُ وَلَا یَعْمَلُ داؤد پیغمبر علیہ السلام کسی چمار کی دوکان پرسے
گذرے ایسا فرمائے اے فلان عمل کر اور کھا پس تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہی
اسکو جو اپنی محنت کی روٹی کھاتا ہی اور نہین دوست رکھتا ہی اسکو جو کھاتا ہی اور کچھہ

عمل کام نہین کرتا ہی ف ۱۲ مَعْدَنُ الْحَدِيْدِ اَفْضَلُ مِنْ مَعْدَنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ یعنے کھان لوہے کی افضل ہی سونے روپے کی کھان سے مطلب یہہ نظر آتا ہی کہ جن ملکون مین سونے روپے کی کھان تھی اس ملک مین کے لوگ مغرور بنے عیش و عشرت مین سُست ہوگئے محنت کرنا چھوڑ دیا اور جس ملک مین بلاد غربی کی طرف لوہے کی کھان تھی وہان کے لوگون نے محنت اور ہنر سے چاقو مقراض سوزن وغیرہ سلاح ہتیار بنا کر علم و ہنر کی قوت سے ملکون مین تجارت شروع کردی اور سونے روپے کی کھان کے مالک بن گئے اور محنت کے زور سے اپنا لوہا سونے روپے سے بہتر کرتا ئے اور سب ملکون کو اپنا تابعدار بنا ئے ہنر اور محنت سے اُنکا لوہا سونے سے بھی زیادہ افضل بن گیا ف ۱۳ كَسْبُ الْحَلَالِ وَالنَّفَقَةُ عَلَى الْعِيَالِ مِنْ اَعْمَالِ الْاَبْدَالِ یعنے کسب حلال سے روزی پیدا کرنا اور اپنے عیال و خویشون کی پرورش کرنا ابدال اولیا کا کام ہی ف ۱۴ مَنْ رُزِقَ مِنْ شَيْئٍ فَلْيَلْزِمْهُ جسکو خدا نے رزق دیا جس کام اور حرفت مین تو اسکو لازم ہی کہ تمام عمر وہی کام کرے ایسا نہین کہ حرص کرکے اپنا کام چھوڑ دیوے دوسرے کام کے پیچھے لگے کہ مجھے زیادہ ملیگا آخر ہاتھ مین کا بھی روزگار کھو دیگا اور زیادہ کی امید پر کم بھی جاتا رہیگا آدھی کو چھوڑ کر ساری کو دوڑنا اچھا نہین بیت

گر زمین را بآسمان دوزی ٭ نشود جو زیادہ از روزی ٭

ف ۱۵ خَيْرُ رَأْسِ الْمَالِ الدِّيَانَةُ سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ غَفْلَةَ التُّجَّارِ وَحِرْصَهُمْ لِطَيِّ الْبِلَادِ سَبَبًا لِمَصَالِحِ الْعِبَادِ یعنے بہتر پونجی آدمی کی دینداری ہی شکر و سپاس ہی خدا کا جسنے تاجرون کو غفلت مین گرفتار کیا اور شہر بشہر پھرنے کا شوق دیا کہ یہہ سبب ہوا بندون کی مصلحت معیشت کا چنانچہ علما کی روزی شہر بشہر پراگندہ کیا تا وے ہر ملک مین جاوین اور وہان کے باشندون کو ان سے علم کا فیض پہنچے

ف ۱۶ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین قطعہ لَقَدْ طُفْتُ فِي شَرْقِ الْبِلَادِ وَغَرْبِهَا ۞ وَجَرَّبْتُ هٰذَا الدَّهْرَ بِالْيُسْرِ وَالْعُسْرِ ۞ فَلَمْ أَرَ بَعْدَ الدِّيْنِ خَيْرًا مِنَ الْغِنٰى ۞ وَلَمْ أَرَ بَعْدَ الْكُفْرِ شَرًّا مِنَ الْفَقْرِ ۞ یعنے مین مشرق مغرب کے ملکون مین بہت سیاحت کیا اور زمانے کی تنگی اور فراخی کا بہت تجربہ حاصل ہوا کوئی چیز دین کے بعد تونگری سے بہتر نہین دیکھا اور کوئی چیز کفر کے بعد فقیری سے بدتر نہین دیکھا یہان فقر درویشی کے معنے اکثر مفلسی تنگدستی کے ہین ف ۱۷ سفیان ثوری فرماتے ہین اَلْمَالُ فِي هٰذَا الزَّمَانِ عِزٌّ لِلْمُؤْمِنِ وَصَلَاحٌ لِصِيَانَةِ الْإِيْمَانِ ۵ اِس زمانے مین مال سے مسلمان کی عزت ہے اور وہ ہتیار ہے ایمان بچانے کے واسطے اگلے زمانے مین زہد و تقوی سے مسلمان کی عزت ہوتی تھی امیر و بادشاہ اسکے پاس آتے اور خدمت کرتے تھے ابھی معاملہ بالعکس ہے کیسا بھی عالم ربانی اور عارف حقانی ہو اگر مفلس ہے تو لوگون کی آنکھون مین ذلیل ہے کسیکو اس سے فایدہ نہ ملیگا بیت

مرا بتجربہ معلوم شد زپنجاہ سال ۞ کہ قدر مرد بعلم است و قدر علم بمال ۞

تونگرون کو دین کی غرض نہین رہی پھر علما و مشایخ سے ملنا اور انکی خدمت کرنا بالکل موقوف ہو گیا مگر علما و مشایخ کو دنیا کی اور کھانے کپڑے کی غرض موجود ہے اسلئے تونگر کے دروازے پر حاجت ضروری کے واسطے جانا پڑتا ہے ف ۱۸ لَابُدَّ لِلْمَرْءِ مِنْ مَالٍ يَعِيْشُ بِهٖ ۞ وَدَاخِلُ الْقَبْرِ مُحْتَاجٌ إِلَى الْكَفَنِ ۞ آدمی کو مال کمانا اور اپنی زندگی بسر کرنا ضروری ہے بلکہ مرے بعد بھی قبر مین حاجت کفن کی رہتی ہے لطیفہ کسی نے گائے بکری کو پوچھا تم ہمیشہ دودھ گھی سے بنی آدم پر احسان کرتے ہو وہ بھی تم پر احسان کا بدلہ کفن وغیرہ تمکو دیتے ہین یا نہین انھون نے رو کر افسوس کے ساتھ کہا کہ بنی آدم احسان فراموش ہین جسنے جان ایمان دیا رزق و امکان بخشا اسکا اور اسکے رسول کا کیا احسان فرمان مانتے ہین اور کیا قدر بوجھتے ہین ہمکو کفن دینا تو دور رہی بلکہ

جو پوست خدا نے ہمکو بخشا ہی سو بھی بعد مرنے کے اتار لیتے ہین اپنے جوتے بناتے ہین ہڈیون کو بھی توڑکر اپنے کام مین لگاتے ہین اور اس سے دنیا کا مال پیدا کرتے ہین **ف ۱۹** تفتازانی فرماتے ہین طَوَیْتُ بِاِحْرَازِ الْفُنُوْنِ وَکَسْبِہَا + رِدَاءَ شَبَابِیْ وَالْجُنُوْنُ فُنُوْنُ + وَحِیْنَ تَعَاطَیْتُ الْفُنُوْنَ وَنِلْتُہَا + تَبَیَّنَ لِیْ اَنَّ الْفُنُوْنَ جُنُوْنُ + جب مین نے بڑی سعی و کوشش کیا اور تمام علوم و فنون کو حاصل کیا جوانی ساری کھویا علم کے پیچھے دیوانہ بنا کیونکہ جنون بھی فنون ہی جب تمام علم و ہنر کی مجھے بخشش ملی اسوقت مجکو معلوم ہوا کہ تحقیق فنون بھی جنون ہی - یعنے علم و ہنر دین و دنیا کے حاصل کرنے کے لئے ہتھیار کے مانند ہی مگر عمل کرنا گویا اُن ہتھیارون کو کام مین لانا اور فواید اٹھانا ہی ایک گاڑی بھر کر جسنے کتابین پڑھین بعد ایک مٹھی بھر اناج کی احتیاج دوسرے شخص کی طرف لے گئے تو تمام علم و ہنر سیکھنا ہمارا دیوانہ پنا تھا بحکم عَزَّ مَنْ قَنَعَ وَذَلَّ مَنْ طَمِعَ یعنے جسنے قناعت و صبر اختیار کیا علم و عقل کا پھل پایا اور جسنے حرص مین دل ڈالا ذلّت اُٹھایا دو ہاتھ اور ایک پیٹ خدا نے دیا ہی اگر عقل ہی محنت کرو کماؤ کھاؤ اور کھلاؤ دوسرون کا بوجھا اٹھاؤ اپنا بوجھا دوسرون پر مت ڈالو - فضیل بن عیاض رح فرماتے ہین جب تک آدمی زندہ ہی خوف زیادہ رکھے امید سے مگر جب موت آجاوے تو امید زیادہ رکھے خوف سے

ف ۲۰ اَلْاَکْلُ حَرَامٌ بِلَا رِیَاضَۃٍ یعنے بغیر محنت کئے روٹی کھانا حرام ہے اسکے معنی علما نے کئی قسم سے کئے ہین اوّل یہہ کہ رزق خدا کا دیا ہوا ہی جب اسکی عبادت ریاضت فرمانبرداری نہین کرے تو رزق اسکا مت کھا حرام خور مت بن - دوم یہہ کہ جب رزق کھایا چلنا پھرنا محنت کرنا تا وہ کھانا ہضم ہوجاوے اگر ریاضت محنت نکی تو کھانا ہضم نہوا اب دوسرا کھانا کھاوے تو بیماری ہووے وہ کھانا غیر منہضم سم قاتل بنے اسلئے بغیر محنت کرنے کے حکما کے نزدیک ہرگز کھانا جایز نہین سیوم یہہ کہ ہر ایک

شخص اپنی روزی محنت مشقت کرکے پیدا کرے اور کھاوے دوسرے کی محنت کا پھل
آپ نکھاوے بلکہ اپنی محنت کا پھل دوسرون کو کھلاوے اسمین عقلمندی ہی ایک شیر
محنت کرکے شکار پکڑتا ہی اور دس گیدڑ بھی اسکا جھوٹا کھاکر پیٹ بھرتے ہین
بیت چو استاد ۂی دست افتادہ گیر ٭ نہ خود را بیفگن کہ دستم بگیر ٭ جب تو
کھڑا ہی تو گرے ہوئے شخصون کا ہاتھ پکڑکر انکو اٹھا مدد کر خود کو زمین پر مت ڈال
اور لوگون سے حاجت مت مانگ کہ میری دستگیری کرو خود کما کر کھا غیر کی کمائی پر
دانت تیز مت کر کیونکہ بغیر محنت کیئے کھانا حرام ہی **حکایت** ایک شخص جنگل
مین لکڑیان کاٹنے کے واسطے گیا تا اُسے شہر مین لاکر بیچے اپنا قوت کرے یکایک
ایک درخت پر نظر پڑی اندھا کوا بے پر و بال نظر آیا خیال کیا کہ اسکو یہان روزی
کسطرح پہنچیگی اتنے مین ایک باز نے فاختہ کا شکار کیا اپنے پنجے مین پکڑا اسی جھاڑ پر
کوے کے قریب بیٹھکر کھایا باقی وہان چھوڑکر چلا گیا کوے نے اسکا فضلہ کھایا اپنا پیٹ
بھرا جب اُس شخص نے رزاق مطلق کی قدرت دیکھا کہا افسوس مین کس لیئے بے صبر ہوکر
پھرتا ہون روزی رسان مالک میرا موجود ہی جان دیا نان بھی دیگا اُسی جنگل مین
ایک پہاڑ کی غار مین جا بیٹھا ایکدن گذر گیا فاقہ سے بے طاقت ہوا دوسرا دن جب
گذرا اٹھکر بیٹھنے کی بھی طاقت نرہی ہوش جاتا رہا ایک بکریان چرانے والا وہان
آیا اسکا حال دیکھکر رحم کیا کچھہ روٹی بکری کے دودھ مین چورکر ملکر اسکے منہہ مین ڈالا
قدرے پانی پلایا جب اس شخص کو ہوش آیا آنکھین کھولا اٹھکر بیٹھا چرویا نے پوچھا تو
کون ہی یہان غار مین کس لیئے آکر پڑا ہی اس شخص نے حقیقت بیان کیا باز اور
کوے کا حال سنایا چرویا نے ملامت کرکے کہا تو تندرست جوان شخص باز پر خیال
کیون نکیا اور دیوانگی سے غار مین آکر بیٹھا اب تو کوے کے جیسا بن گیا خدا نے تجھکو
باز بنا کر تیری زندگی کا سبب کردیا جا دھندھا مزدوری کر دیوانہ مت ہو **ف ۲۱** عناصر اربعہ سے

انسان کا وجود قایم ہی یعنے خاک سرد وخشک ہی پانی سرد وتر ہی آتش گرم وخشک
ہی اور ہوا گرم وتر ہی ایک دوسرے کے ضد ہین چند روز بصورت اعتدال کے جسم کی
تندرستی اور زندگی قایم ہی اگر ایک شی ان چار مین سے کم زیادہ ہوجاوے تو آدمی ہلاک
ہوتا ہی اسی طرح جہان کا وجود چار قسم کے لوگون سے قایم ہی **اوّل** بادشاہ امیر حاکم
سپاہی آتش کی مثال ہین کہ رعیت پر رعاب سیاست کار رکھتے ہین دویم علما فضلا
پیشہ ور پانی کے مانند ہین کہ دین دنیا کا انتظام صفائی و نرمی سے انصاف و دانائی
کے ساتھ تراوت قایم رکھتے ہین تیسرے سوداگر اہل تجارت ہوا کے مانند ہین ایک ملک کا
مال پیدایش کے اجناس دوسرے ملک کو لیجاتے ہین خود بھی نفع پاتے ہین اور تمام رعیت
کو آسایش دیتے ہین چوتھے دہقان کھیتی باڑی کرنے والے بمنزلہ خاک کے ہین
کہ تمام جہان کی خوراک مٹی مین سے پیدا کرتے ہین شب و روز محنت کرکے اپنے واسطے
غذا نکالکر دوسرے ہزارون مخلوق کی غذا ہر سال تازہ بتازہ تیار کرتے ہین اگر سبھی آدمی
لکھنے پڑھنے والے عالم فاضل بن جاوین یا امیر تجار مالدار ہووین تو کھیتی مزدوری وغیرہ اناج
پیدا کرنے کا کام کون کریگا جب تک چارون قسم کے لوگون کا وجود موجود ہی تب تک
جہان قایم ہی اسلیئے خدا نے اپنی حکمت کاملہ سے تقدیر و اندازہ ہر ایک شی کا مقرر کردیا
اسی موجب دور عالم کا چلا جاتا ہی مفلس وغنی تونگر و فقیر دونون قسم کے لوگ ہر شہر مین
ضرور ہونا چاہیئے اگر سب تونگر اور غنی ہوجاوین یا سب مفلس و فقیر بن جاوین تو خرابی جہان
کی ہی **ف ۲۲** قال علیؓ لِابْنِهِ الْحَنَفِيَّه يَا بُنَيَّ اِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكَ
الْفَقْرَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ فَاِنَّ الْفَقْرَ مَنْقَصَةٌ فِي الدِّيْنِ مُدْهِشَةٌ
لِلْعَقْلِ دَاعِيَةٌ لِلْمَقْتِ وَالْفَقْرُ مَوْتُ الْاَكْبَرِ یعنے علی رضی اللہ عنہ نے
اپنے فرزند محمد حنیف کو کہا ای فرزند مین تجھپر درویشی کا خوف رکھتا ہون پس تو اللہ
تعالی سے پناہ مانگ تا مفلسی سے بچاوے کیونکہ مفلسی دین مین نقصان کرتی ہی عقل کو

زایل بناتی ہی خرابی سامنے بلاتی ہی اور وہ ایک بڑی سوت ہی خدا پناہ مین رکھے **ف ۲۳**
فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اَشْقَى الْأَشْقِيَاءِ مَنْ جُمِعَ عَلَيْهِ فَقْرُ الدُّنْيَا وَعَذَابُ
الْآخِرَةِ یعنے بدتر بدبخت وہ شخص جو دنیا مین بھی بے زر بے پر ہووے اور آخرت مین بھی
عصیان کے باعث عذاب پاوے **ف ۲۴** اَلْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ یعنے
مال صالح مرد صالح کے ہاتھ مین نہایت کام کا ہی اسی لئے سونے روپے کے باسنون مین پانی
پینا اور استعمال کرنا منع ہوا ہی کہ اس مال کو اٹھا کر رکھنا اور لوگون کے معاملون مین خلل
ڈالنا گناہ عظیم ہی دست گردان رہنے سے ہزارون کا کام نکلتا ہی۔ **ف ۲۵**
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الَّذِي يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ فِضَّةٍ إِنَّمَا
يُجَرْجِرُ فِي جَوْفِهِ نَارَ جَهَنَّمَ لِأَنَّهُ يُؤَدِّي إِلَى مَنْعِ النَّاسِ عَنْ تَصْرِيفِهَا
فِي مُعَامَلَاتِهِمْ وَلِعِظَمِ مَنَافِعِهِ قَالَ اللهُ تَعَالَى وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ
الَّتِي جَعَلَ اللهُ لَكُمْ قِيَامًا یعنے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق جو کوئی
پیتا ہی پانی روپے کے برتن مین سے البتہ جہنم کی آتش اسکے پیٹ مین بھری جاوگی
کسواسطے کہ لوگون کے معاملات مین پھیر بدل کرنے سے اور اسکا نفع سبھون کو حاصل
ہونے سے اسنے منع کیا حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہی سفیہ نادانون کو تم اپنا مال مت دو
جو تمھارے برتنے اور زندگانی قایم رکھنے کے واسطے اللہ نے بنایا ہی اور نادان اسکو
خراب کر ڈالینگے اور ضایع کرینگے وَلِهٰذَا أَعْظَمُ وَعِيدٍ لِمَنْ احْتَبَسَهُ وَكَنَزَهُ
فَإِنَّهُ كَمَنِ احْتَبَسَ حَاكِمًا لِلنَّاسِ تَمْشِي بِهِ أُمُورُ مَعَاشِهِمْ اسی لئے بڑے
عذاب کا وعدہ ہی اسکے واسطے جو اس کو قید رکھے گاڑ دیوے جیسا کہ اسنے حاکم کو قید
کیا جو آدمیون کے معاش کے کامون کا انتظام اور درستی رکھتا تھا کیونکہ سونا روپا جیسے
قاضی مفتی ہین آدمیون کے بہت کام آتے ہین جسنے انکی مزاحمت اٹکاو کی گویا سب آدمیون
کے کام مین خلل کیا۔ معتوہ مین اور سفیہ مین و مجنون مین فقہاؤن نے حکم کیا ہی کہ

انکو مختار اپنے خود کے مال کا بھی نکرنا چاہئے بلکہ ضروری خرچ انکو دینا اور باقی پر قاضی یا حاکم نے
نظر رکھنا تا ضایع نہووے۔ روپا سونا بنی آدم کی حاجت روائی کا ہتھیار ہی جب اسکو کسی نے
قید کر رکھا دفن کیا پھیر بدل ہونے اور نفع پہنچانے سے باز رہا اور اگر توڑ کر روپے سونے
کے برتن کا استعمال کرے تو اسکے خویش قوم حسد کرینگے بلکہ اسکو ہلاک کر ڈالینگے اس لئے
مردون کو سونے کی انگشتری انگلی مین رکھنا حرام ہی قیامت کے دن سانپ بچھو اسکے
انگلیون مین لپٹینگے اور عذاب کرینگے کیونکہ زینت مردون کی مردمی اور کمال عقل و دین
بس ہی چونکہ عورتون کو عقل و دین ناقص ہی اس لئے انکو زینت کیواسطے سونا روپا
پہنا جایز ہوا ہی **ف ۲۶** وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ
یعنے اگر حق تعالی کشادہ کر دیوے رزق اپنے بندون پر البتہ وے باغی ہو جاوین گے
زمین پر اس لئے اپنی حکمت ازلی سے ہر ایک کو ہر ایک کے قدر اور احتیاط کے موجب رزق
پہنچاتا ہی علماؤن کی نصیحت ہر زمانے مین ہر وقت جیسی اسوقت کے لوگون کو ضرور ہی
ویسی اپنی تالیفات مین لکھدینا لازم ہی تا دیکھنے پڑھنے سے لوگون کو فایدہ ہووے
کیونکہ علوم و حکمت کے خزانہ دار علما ہین تمام عمر عزیز اپنی علم کے جمع کرنے مین خرچ کر دیئے
ہین اگر تجارت دوکانداری وغیرہ کامون مین خرچ کرتے وہ بھی مالدار بن کر بیٹھ جاتے مگر
خدا نے انکو علم پڑھنے کا شوق دیا مال دنیا جمع کرنے کا شوق نہین دیا اس سبب وہ
غریب مفلس رہگئے اب مالدارون پر انکی خدمت کرنا واجب ہی **ف ۲۷** عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اَلتُّجَّارُ هُمُ الْفُجَّارُ فَقِيلَ اَلَيْسَ اللّٰهُ اَحَلَّ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ
الرِّبَاءَ فَقَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ فَيَكْذِبُونَ وَيَحْلِفُونَ فَيَحْنِثُونَ
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سوداگر بدکار ہین پوچھا اصحابون نے آیا خدا تعالی نے
سود حرام کیا اور بیع کو حلال کیا ہی فرمایا سچ ہی ولیکن وے لوگ باتون مین جھوٹھ بولتے
ہین اور قسم کھاتے ہین اسمین حانث ہو جاتے ہین یعنے سوگند پر عمل مطابق نہین کرتے

اور قسم

اور قسم توڑنے کا کفارہ بہین نہین دیتے یعنے تین روزے رکھنا یا دس مسکین کو کھانا کھلانا
سو نہین کرتے **ف ۲۸** عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہی اَلْمَالُ فِیْهِ دَاءٌ کَثِیْرٌ فَقِیْلَ
یَا رُوْحَ اللّٰهِ مَا دَاؤُهٗ قَالَ یَمْنَعُ صَاحِبَهٗ حَقَّ اللّٰهِ فَقِیْلَ فَاِنْ اَدّٰی حَقَّ اللّٰهِ
قَالَ لَا یَنْجُوْا مِنَ الْکِبْرِ وَالْخُیَلَاءِ فَقِیْلَ فَاِنْ نَجٰی قَالَ یَشْغَلُهٗ اِصْلَاحُهٗ
عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ یعنے عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہی مال مین بہت طرح کا دکھ ہی پوچھے
لوگون نے کیا دکھ ہی مال مین یعنے تونگری مین کہا جب مال بہت جمع ہوا خدا کا حق وہ تونگر
ادا نہین کرتا ہی پھر کہا اگر اسنے ادا کیا خدا کا حق کہا تکبر اور بڑائی خود بخود مزاج مین پیدا ہوتی
ہی اسسے نجات نہین پاتا کہا اگر تونگر نے تکبر غرور چھوڑ دیا کہا مال کی درستی اور نگہبانی
اور بڑھانے کی فکر مین ہمیشہ مشغول رہتا ہی اور خدا کے ذکر سے غافل بنتا ہی **ف ۲۹**
یَا ابْنَ اٰدَمَ مَا کَسَبْتَ فَوْقَ قُوْتِكَ فَاَنْتَ فِیْهِ خَازِنٌ لِغَیْرِكَ یعنے ای
ابن آدم جو مال تو نے کسب کیا اور اپنی خوراک و خرچ سے زیادہ کمایا پس تو اسکا نگہبان
ہی غیر کے واسطے سنبھال کر رکھتا ہی **ف ۳۰** عامر بن ربیعؓ کا قول ہی کہ اَحَبُّ النَّاسِ
اِلَی اللّٰهِ الْفُقَرَاءُ فَکَانَ اَحَبُّ خَلْقِهٖ اِلَیْهِ الْاَنْبِیَاءُ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ فَابْتَلَاهُمْ
بِالْفَقْرِ یعنے دوست زیادہ آدمیون مین اللہ کے نزدیک فقرا ہین کیونکہ بہترین مخلوق
اللہ کی پیغامبر انبیا علیہم السلام ہین اور وے سب فقر مین رہتے تھے محنت کرکے اپنا قوت
پیدا کرتے تھے **ف ۳۱** انس بن مالکؓ سے روایت ہی یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
لِلْمَلٰٓئِکَةِ اُدْنُوْا مِنْ اَحِبَّائِیْ فَتَقُوْلُ الْمَلٰٓئِکَةُ مَنْ اَحِبَّاؤُكَ فَیَقُوْلُ اُدْنُوْا
مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ یعنے کہتا ہی اللہ تعالیٰ فرشتون کو میرے دوستون کے پاس جاؤ
فرشتے کہتے ہین ای خداوند تیرے دوست کون ہین تب خدا فرماتا ہی فقرای مسلمین کے
پاس جاؤ جو ہمیشہ صبر و رضا کے مقام مین متوکل گذران کرتے ہین کبھی اپنے فقر و فاقہ کی شکایت
کسی آدمی کے سامنے نہین بیان کرتے کیونکہ دوست کی شکایت غیر سے بیان کرنا دوستی کا خلل

ہوتا ہی مالک الملک کی شکایت بندے محتاج کے در پیش لانا بڑی شرم ہی **قطعہ**
جہد رزق ارکنی و رگر نہ کنی ٭ برساند خدای عزّ و جل ٭ گر روی در دہان شیر و پلنگ ٭
نخورندت مگر بروز اجل ٭ **ف ۳۲** اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ فرمایا حضرت علیہ السلام
نے مجکو فقر سے اور فقر کو مجسے فخر ہی - روایت ہی کہ ایک روز تمام دنیا کے خزانون کی کنجیان
جبرئیل علیہ السلام حضرت کے پاس لائے اور کہا کہ اگر آپ اسکو قبول کرو تو تمام خزانے آپکے
تابع ہوجاینگے آپ نے قبول نفرمایا اور رضا مالک کی اختیار کیا نہین تو بادشاہت اور تونگری
تمام جہان کی آپکی اہل بیت کو ملتی اور آپکی تمام امت غنی مالدار ہوجاتی مگر غفلت دنیا اور محبت
زر مین گرفتار ہوتے دیکھو مفلسی اور مصیبت مین جو خدا کو یاد کرتے ہین ویسا تونگری اور تندرستی
مین کہان ہوسکتی ہی سبب بعضے علماؤن نے فقر کو اسی لیئے تونگری سے افضل شمار کیا ہی اور بعضون
نے تونگری کو بہتر کہا ہی **ف ۳۳** روایت ہی کہ تابوت سکینہ کو جبرئیل علیہ السلام حضور مین
نبی علیہ السلام کے لائے تھے اسمین اگلی پیغمبرون کی نشانیان ہین چنانچہ ابراہیم علیہ السلام
کی گلیم سلیمان علیہ السلام کی انگشتری موسی علیہ السلام کا عصا ہارون علیہ السلام کے کفش
وغیرہ کپڑے بہت سے اسمین تھے جسکے برکت کے سبب بنی اسرائیل فتحیاب ہوتے تھے جب
اس کی بے ادبی کی فرشتون نے اسے آسمان پر لے گئے اور معلّق رکھے حکم ہوا جو پسند ہو
میرے حبیب کے سو چیز اسمین سے لیوین آپنے گلیم فقر اختیار کیا جسکی برکت سے ہزارون
اولیا امت مین رسول مقبول کے پیدا ہوے اور سلسلہ ولایت کا قیامت تک جاری رہا
یہہ اولیای امت فقیر الی اللہ ایسے صاحب مرتبہ ہوئے ہین جسکو چاہا بادشاہ بنادیا چنانچہ
تاریخ الاولیا مین انکے تذکرے موجود و مرقوم بالتفصیل ایسے فقر کے مقابل تونگری
اور بادشاہی کی کچھہ حقیقت باقی نہ ہی فقر کے سامنے تونگری کیا مال ہی **بیت**
نہین دنیا کی نعمت پر نظر ان پاکبازون کی ٭ نبی نے جنکو خوان فقر سے لقمہ کھلایا ہی ٭
قطعہ رَضِیْنَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِیْنَا ٭ لَنَا عِلْمٌ وَلِلْاَغْیَارِ مَالٌ ٭ فَاِنَّ الْمَالَ یَفْنٰی عَنْ قَرِیْبٍ

وَلٰكِنْ عِلْمٌ بَاقٍ لَا يَزَالُ ؛ یعنے ہم راضی ہوئے اُسپر جو خدا نے قسمت کر دیا ہماری ہمکو علم دیا اور غیرون کو مال دیا پس تحقیق مال جلدی فنا ہونے والا ہے اور علم ہمیشہ باقی اسکو زوال نہین قبر مین بھی ساتھ حشر مین بھی ساتھ ہے **ف ۳۴** امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لَا تُحَقِّرَنَّ اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنَّ صَغِيْرَهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ كَبِيْرٌ مت حقارت کرو کسی ایک مسلمانون مین غریب مسکین کی کہ جو ادنیٰ ہے رسول اللہ کی امت کا سو خدا کے نزدیک اعلیٰ درجہ رکھتا ہے روایت ہے کہ مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روز اپنے خادم کو پوچھا کچھہ کھانے کی شئی اسباب دنیا کی گھر مین ہے اسنے کہا کچھہ نہین مولانا شکر خدا کا کرتے تھے اور کہتے تھے بوئی خانہ اہل بیت مصطفوی درخانہ من می آید بعد ایک روز شب کو خادم سے پوچھا اسنے کہا نقد و جنس اور ماکولات بہت موجود ہے مولانا افسوس کرکے فرمائے بوئی فرعون در خانہ من می آید اسی وقت سب فقرا و مساکین کو تقسیم کر دیئے چنانچہ مسکین وہ جو تین روز کی خوراک اسکے پاس ہووے اور فقیر وہ جو ایک روز کی بھی خوراک نرکھتا ہووے **ف ۳۵** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْفُقَرَاءِ اَلَا اُبَشِّرُكُمْ بِاَنَّ فُقَرَاءَ الْمُسْلِمِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَاءِهِمْ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَهُوَ خَمْسُمِاَئَةِ عَامٍ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ای گروہ فقرائی مسلمین کے مین تم کو خوشخبری دیتا ہون کہ فقیر میری اُمت کے تونگرون سے نصف روز پیشتر جنت مین داخل ہوونگے اور نصف روز آخرت کا پانچ سو برس کا ہوگا **ف ۳۶** سلطان ابراہیم ادہم فرماتے ہین طَلَبْنَا الْفَقْرَ اِسْتَقْبَلَنَا الْغِنٰى وَطَلَبَ النَّاسُ الْغِنٰى اِسْتَقْبَلَهُمُ الْفَقْرُ ہم فقر کو طلب کرتے ہین تو تونگری ہمارے سامنے آکر حاضر ہوتی ہے اور دوسرے لوگ تونگری طلب کرتے ہین فقر انکے سامنے آتا ہے اَلدُّنْيَا تَطْلُبُ الْهَارِبَ وَتَهْرُبُ

مِنَ الطَّالِبِ دنیا طلب کرتی ہی اسکو جو اس سے بھاگتا ہی اور بھاگتی ہی اس سے جو اسکو
طلب کرتا ہی ہر دو قول کا مطلب ایکسان ہی **ف ۳۱** امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ فِيْ اَمْوَالِ الْاَغْنِيَاءِ اَقْوَاتَ الْفُقَرَاءِ فَمَا جَاعَ فَقِيْرٌ
اِلَّا بِمَا مَنَعَ غَنِيٌّ وَاللّٰهُ سَائِلُهُمْ عَنْ ذٰلِكَ تحقیق اللہ تعالی نے فرض کیا ہی تونگرون
کے مال مین حصہ خوراک فقیرون کا جب کوئی فقیر بھوکھا رہا مگر یہہ کہ تونگر نے اسکو کچھہ نہ دیا
ہی اور اللہ تعالی اس سبب انکو پوچھنے والا ہی یعنے تجکو اتنا بہت مال دیا تھا پھر
اس فقیر کو کسلیئے بھوکھا رہنے دیا **حکایت** ایک وقت شہر خراسان مین دو فقیر
مسافر شام کو مقام کیئے کہنہ مسجد مین جای تلی نہ بچھونا تھا نہ خوراک خستہ گرسنہ وہان
رہے موسم سرما کا تھا تکلیف سردی کی علاوہ ہوئی رنج و غصّے مین باہمدگر کہنے لگے کہ یہانکا
بادشاہ اس اپنے حرم خاص مین گرم و نرم بچھونے پر سوتا ہوگا شکم اسکا نان و کباب مرغ
مسمّن سے بھرا ہوا عود و سوز سامنے رکھی ہوئی آرام تمام سے بالین ناز پر سر رکھکر خواب
شیرین مین ہوگا ہم مسافر اُسکے شہر مین بھوکھے خستہ رنج و تعب مین پڑے ہین اگر کل قیامت
کے دن ہم فقرای امت تونگرون سے قبل پانچ سو برس جنت مین داخل ہوویںگے اور وہ
بادشاہ خراسان کو بھی جنت مین لاویںگے تو ہم دروازے لیسے اسکو پیچھے ہٹا دیوینگے اور
بہشت مین نہ آنے دینگے کیونکہ دنیا مین اُسنے آسایش و آرام پایا ہی اور ہم نے مصیبت
و تکلیف سو قسم کی اٹھائی ہی اور کسی نے ہماری خبر نہ لی خدا کے پاس انصاف طلب
کرینگے قضارا بادشاہ خراسان ملک صالح نام اسم با مسمی تھا اس مسجد کے قریب خوراک
پوشاک فقیرون کو تقسیم کرتا ہوا پہنچا تھا اور انکی تمام باتین سخت گوئی کی سنتا تھا
غلام سے کہا کہ یہہ خوراک و پوستین بچھونا وغیرہ انکو دے فجر مین بادشاہ نے اُن
دونون فقیرون کو بلوایا خلعت و نعمت وافر عنایت کیا اپنے ساتھہ خاصہ کھلوایا وہ
دونون فقیر نہایت خوش ہوئے اور عرض کی کہ ای بادشاہ کیا خوب اور ہنر یا ہمارا کام

تا

تجکو پسند آیا جو اس طرح کی نوازش فرمائی نعمت اور دولت سے سرافراز کر دیا بادشاہ سُنکر
خوش ہوا اور کہا مین نے آج تم سے اسلئے صلح کی ہی تا کل جنّت کے دروازے مین
داخل ہونے وقت مجھے مت روکو **ف ۳۸** مَوْتُ الْاَغْنِيَاءِ حَسْرَةٌ وَمَوْتُ
الْفُقَرَاءِ رَاحَةٌ یعنے موت تونگرون کی حسرت ہی مال دولت مین انکی جان اٹکتی
ہی اور موت فقیرون کی راحت ہی پیٹ کی فکر سے چھوٹ گئے ایک فقیر کو بادشاہ
نے نظر حقارت سے دیکھا فقیر بولا ای بادشاہ دنیا مین خزانہ دولت لشکر و حکومت مین ہم تجھسے
کمتر ہین لیکن زندگانی مین برابر ہین اور موت کے وقت تجھسے خوشتر ہین اور قیامت
مین تجھسے بہتر ہین **ف ۳۹** جَمْعُ الْمَالِ كَاعْلَاءِ الْحَجَرِ الْعَظِيْمِ اِلٰى ذُرْوَةِ الْجَبَلِ
الشَّامِخِ وَخَرْجُهُ كَالْقَائِهِ مِنْهَا مال جمع کرنا مشکل ہی جیسا کہ ایک بھاری پتھر
پہاڑ کے اوپر لے جانا اور خرچ آسان ہی جیسا کہ اس پتھر کو اوپر سے نیچے گرا دینا **ف ۴۰**
لَا خَيْرَ فِيْ مَنْ لَا يُحِبُّ الْمَالَ لِيَصِلَ بِهٖ رَحِمَهٗ وَيُؤَدِّيْ بِهٖ اَمَانَةً وَ
يَسْتَغْنِيْ بِهٖ خَلْقَ رَبِّهٖ جو کوئی مال دنیا کو نہین چاہتا سو اچّھا نہین کیونکہ مالدار اپنے
خویشون سے سلوک کرتا ہی امانت کو ادا کرتا ہی اور مخلوق خدا سے حاجتمند نہین ہوتا
ف ۴۱ اَلشُّهْرَةُ اٰفَةٌ وَكُلٌّ النَّاسُ يَتَوَلَّاهَا وَالْخُمُوْلُ رَاحَةٌ وَكُلٌّ
يَتَوَقَّاهَا یعنے مالداری کی شہرت ہونا ایک آفت ہی اور لوگ اسکو چاہتے ہین
اور گوشہ نشینی راحت ہی اور لوگ اس سے پرہیز کرتے ہین **ف ۴۲** قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ مَنْ اَتٰى غَنِيًّا فَتَوَاضَعَ لَهٗ لِغِنَائِهٖ يَذْهَبُ ثُلُثَا دِيْنِهٖ کہا علی رضی اللہ
عنہ نے کہ جسنے غنی کو دیکھا اور اسکی تواضع کیا مالداری کے سبب تو تہائی حصّہ اسکے
دین کا چلا گیا اور ایک روایت مین ہی کہ تونگر کو مال کے سبب کوئی سلام کرے تو اپنا
آدھا دین کھو دیتا ہی **ف ۴۳** قَالَ رَجُلٌ لِاِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَدْهَمَ اِقْبَلْ مِنِّيْ هٰذِهِ
الْجُبَّةَ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ غَنِيًّا قَبِلْتُهَا مِنْكَ فَقَالَ اَنَا غَنِيٌّ فَقَالَ كَمْ مَالُكَ

فَقَالَ اَلْفَانِ فَقَالَ اَيَسُرُّكَ اَنْ يَكُوْنَ اَرْبَعَةَ اٰلَافٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَنْتَ
نَقِيْرٌ لَا اَقْبَلُهَا مِنْكَ ایک شخص نے ابراہیم بن ادہم سے کہا کہ یہہ جُبّہ مین تم کو دیتا ہون
قبول کرو آپ نے کہا اگر تو غنی ہی مین تجھسے قبول کرونگا اسنے کہا مین غنی ہون آپ نے کہا کتنا
مال تیرے پاس ہی اسنے کہا دو ہزار آپ نے پوچھا اگر چار ہزار ہو جاوین تو خوش ہوگا اسنے
کہا ہان آپ نے کہا تو فقیر ہی مین نہین قبول کرتا یعنے تو چار ہزار کا حاجتمند ہی **ف ۴۴**
سُئِلَ بَعْضُ الْعَارِفِيْنَ اَلْعِلْمُ اَفْضَلُ اَمِ الْمَالُ قَالَ فَمَا بَالُ النَّاسِ يَرَوْنَ
اَهْلَ الْعِلْمِ عَلٰى اَبْوَابِ اَصْحَابِ الْمَالِ مِنْ غَيْرِ عَكْسٍ قَالَ الْعُلَمَاءُ عَارِفُوْنَ
مَنْفَعَةَ الْمَالِ وَهُمْ جَاهِلُوْنَ مَنْفَعَةَ الْعِلْمِ پوچھا لوگون نے بعض عارف
مرد کو کہ علم بہتر ہی یا مال کہا علم بہتر ہی پھر پوچھا کیا سبب ہی کہ لوگ دیکھتے ہین اکثر اہل علم کو
صاحبان مال کے دروازے پر سوای برعکس کے یعنے اگر علم بہتر ہی تو مالدار عالم کے دروازے
پر جاوین جواب دیا کہ عالم جانتے ہین قدر منفعت مال کی اسواسطے مالدار کے پاس جاتے
ہین اور وہ جاہل مالدار نہین جانتے ہین منفعت علم کی اس واسطے عالم کے دروازے پر
نہین آتے **ف ۴۵** محمد بن عبدالوہاب فرماتے ہین مَا رَأَيْتُ اَذَلَّ مِنَ الْاَغْنِيَاءِ
فِيْ مَجْلِسِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَمَا رَأَيْتُ اَعَزَّ مِنَ الْفُقَرَاءِ
فِيْ مَجْلِسِهِ ـ اَلْفُقَرَاءُ فِيْ مَجْلِسِ سُفْيَانَ اُمَرَاءُ مین نے نہین دیکھا زیادہ
ذلیل وخوار تونگرون سے مجلس مین ـ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے اور نہین دیکھا
زیادہ عزت مند فقیرون سے انکی مجلس مین یعنے تونگرون کی اتنی عزت حضرت
نہین کرتے تھے جتنی فقیرون کی کرتے تھے **ف ۴۶** حدیث شریف مین حضرت
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہی اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَاَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا
وَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ ۃ یعنے ای خدا مجکو زندہ رکھہ مسکین کی حالت
مین اور موت دے مجھکو مسکین کے مانند اور قیامت کے دن مسکینون کی صف مین اٹھا

فضیلت علم

مسکینون کو دوست رکھنا اور مسکینی کی طبیعت اختیار کرنا ایماندار کی علامت ہے۔
ف ۱۴۷ غِنَى النَّفْسِ مَا يَكْفِيكَ عَنْ سَدِّ حَاجَةٍ فَإِنْ زَادَ شَيْئًا زَادَ ذَاكَ
الْغِنَى فَقْرًا تونگری نفس کی وہ ہے جو تیری حاجت کو کفایت کرے پھر حاجت سے
زیادہ اگر کچھ جمع کیا تو وہ تونگری تیری حاجتمندی کو بھی زیادہ کرتی ہے **مصرع** آنانکہ
غنی تر اند محتاج تر اند؛ لوگ تونگری طلب کرتے ہین اسواسطے کہ راحت ہو کے آرام ملے
مگر یہہ اُنکی بھول ہے کیونکہ جتنا کارخانہ بڑھتا جائیگا اتنا غم و غصہ رنج و فکر حساب وغیرہ
زیادہ ہوتا جائیگا اگر حلال کی کمائی کا ہے تو ایسا ہے مگر کبھی حرام کی کمائی کا مال جمع کیا
ہے خدا پناہ مین رکھے دنیا کی بھی خرابی اولاد کی بے حیائی آخرت کا عذاب موجود ہے سو
حقدار دعویدار سامنے کھڑے ہین فضیحتی آخرت کی دنیا کی فقیری مفلسی سے بدتر ہے
تونگری کی اولاد اسکی بڑی دشمن ہے **لطیفہ** ایک سوداگر مالدار کا لڑکا جوان ہوا تھا
قضا را اسکا باپ بیمار ہوا کسی دوست نے اس لڑکے سے کہا اگر تیرا باپ گذر جاوے
تو ایک لاکھ روپئے تیرے ہاتھ مین آوین مزہ یاری کروگے اس لڑکے نے کہا اگر
کوئی میرے باپ کو مار ڈالے تو بہتر ہے اُسکا خون بہا کا روپیہ بھی مجھے ملیگا بدخواہی
اپنے بزرگون کی کرنا باعث زوال دولت و مال ہے اور خیر خواہی اپنے خویش قوم کی
موجب ترقی اقبال ہے **ف ۱۴۸** ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے إِنَّ الرَّجُلَ
لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ الَّذِي يُصِيبُهُ أَلَا تَرَى أَنَّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
كَانَ فِي الْجَنَّةِ فِي عَيْشٍ رَغَدٍ فَأُخْرِجَ مِنْهَا إِلَى الدُّنْيَا بِالْمَعْصِيَةِ الَّتِي
كَانَتْ مِنْهُ تحقیق آدمی محروم اور بے نصیب ہوتا ہے رزق سے بسبب گناہ کے
جو کہ اُسنے کیا ویسا رنج اسکو ہوتا ہے بیماری مفلسی وغیرہ کا کیا تو نہین دیکھتا ہے کہ آدم
علیہ السلام جنت مین کسطرح عیش آرام مین تھے ایک نافرمانی خطا کے سبب جنت
سے نکالے گئے اور دنیا کی مصیبتون مین گرفتار ہوئے یعنے زمین کھیتی تخم بونا سیانت کی

انتظاری کرنا دانہ نکالنا پیسنا پکانا تب روٹی ملتی ہی شامت گناہون کی جسطرح پر کیا
ہی اسطرح کا غم آدمی پر ہوتا ہی سب اسکے عمل کا نتیجہ ہی اس ہاتھ دو اس ہاتھ لو -
اعتقاد رکھنا چاہیے کہ سب پیغمبر معصوم بے گناہ ہین اگر اُن سے ایسی خطا ہوگئی اسکو زلات
یعنے لغزش قدم کی کہتے ہین گناہ نہین کہتے اور اسکا ذکر ادب سے کرنا اسمین حکمت الہی ہی
ف ۴۹ مَا مِنْ عَمَلٍ اَفْضَلُ مِنْ طَلَبِ الْعِلْمِ اِذَا صَحَّتْ فِيْهِ النِّيَّةُ يَبْغِيْ
تُرِيْدُ بِهِ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ یعنے کوئی عمل اور کام علم سیکھنے سے زیادہ بہتر نہین اگر
اسمین نیت بخیر کیا آخرت کی نعمت حاصل کرنے کی تو افضل ہی اور دنیا کی دولت اسکی
دلالی مین خود بخود ملتی ہی اگر کچھ نملا تو آخر جہالت کا عیب تو تجھے نکل جاویگا **ف ۵۰**
اَلْغَنِيُّ ضِدُّ السَّفْلَةِ غنی وہ ہی جو سفلہ کا ضد ہی سُئِلَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ السَّفْلَةِ
فَقَالَ هُمْ كُفَّارُ النِّعْمَةِ امام ابو حنیفہ کو سفلہ کے معنی لوگون نے پوچھا آپنے فرمایا سفلہ
اسے کہتے جو کفران نعمت کرے یعنے حق احسان کا فراموش کرے ابو یوسف نے کہا
سفلہ وہ جو دنیا کے واسطے دین بیچے - محمد بن حسن نے کہا سفلہ وہ جو رستون مین
طعام کھاوے - اصمعی نے کہا سفلہ وہ جو کہتا ہی اس موافق کرتا نہین ابو معالی
نے کہا جو لوگون نے اسے نصیحت کی ہی اس موافق عمل نہین کرتا ابن اعرابی نے کہا سفلہ
وہ جو لوگون کے پاس دوسرون کی غیبت کرے اور گواہ تیار کرے - عبداللہ بن
مبارک نے کہا سفلہ وہ جو دین کے پردے مین دنیا کماوے اور اپنے عیب کو نہ سمجھے
ف ۵۱ غِناء زیر سے بمعنی گانا بجانا اور غَنا زبر سے بغیر ہمزہ تونگری کو کہتے ہین اور
غَنّاء بمعنی انبوہ مردم در دیہ و باغ بسیار درخت چنانچہ ایک بزرگ نے کہا ہی
اِيَّاكُمْ وَالْغِنَاءَ فَاِنَّهُ يُسْقِطُ الْمُرُوَّةَ وَيَنْقُصُ الْحَيَاءَ وَيُبْدِي الْعَوْرَةَ
وَيَزِيْدُ فِي الشَّهْوَةِ وَاِنَّهُ يَنُوْبُ عَنِ الْخَمْرِ وَيَصْنَعُ بِالْعَقْلِ مَا يَصْنَعُ
السُّكْرُ وَلَا بُدَّ فَجَنِّبُوْهُ النِّسَاءَ فَاِنَّهُ دَاعٍ اِلَى الزِّنَاءِ یعنے پرہیز رو گانے

بجانے

بچانے سے خصوصًا عورتوں کے پس تحقیق کانا مروّت کو ساقط کرتا ہی بے حیا بناتا ہی بیشرمی
اسی سے آغاز ہوتی ہی شہوت زیادہ ہوتی ہی شراب کا نائب ہی عقل کو زایل کرتا ہی نشہ کی
حالت لاتا ہی ضرور ہی کہ عورتوں کو اس سے پرہیز رکھو کہ وہ زنا کی طرف ٹلاتا ہی جسطرح سے
کہ امیرالمومنین عمر ابن الخطاب رضہ نے فرمایا ہی جَنِّبُوْهُنَّ الْكِتَابَةَ وَلَا تُسْكِنُوْهُنَّ الْغُرَفَ
یعنے پرہیز ہیں رکھو عورتوں کو کتابت یعنے لکھنے سے اور مت بیٹھنے دو اونکو دریچوں ہیں کیونکہ
مردوں کو حرام ہی بیگانی عورت کو بدنظر سے دیکھنا اسی طرح عورتوں کو بھی حرام ہی بیگانہ
مرد کو بدنظر سے دیکھنا یہہ قول حضرت عمر رضہ کا روض الاخیار منتخب ربیع الابرار میں لکھا ہی
اور صحابہ کبار کا فرمان سنت رسول اللہ کے مانند ہی اور فتاوی ابرہنہ میں حدیث شریف
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول کیا ہی لَا تُعَلِّمُوْهُنَّ الْكِتَابَةَ یعنے مت سکھاؤ
عورتوں کو لکھنا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ سچ ہی گوشہ پردہ عورتوں کا عصمت ناموس کی
کا نشان ہی جب شوہر کو غیر عورت کی طرف حرام کا خیال ہوا تو اسکی زوجہ بھی غیر مرد کی طرف
دھیان کریگی اور ناموس کی خرابی ہوگی ف ۵۲ سَئَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَفْضَلِ الْاَعْمَالِ فَقَالَ الْعِلْمُ بِاللّٰهِ وَالْفِقْهُ فِيْ دِيْنِهٖ وَكَرَّرَهُمَا
عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْاَلُكَ عَنِ الْعَمَلِ فَتُخْبِرُنِيْ عَنِ الْعِلْمِ فَقَالَ اِنَّ
الْعِلْمَ يَنْفَعُكَ مَعَهٗ قَلِيْلُ الْعَمَلِ وَاِنَّ الْجَهْلَ لَا يَنْفَعُكَ مَعَهٗ كَثِيْرُ الْعَمَلِ
اَلْمُتَعَبِّدُ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَحِمَارِ الطَّاحُوْنَةِ يَدُوْرُ وَلَا يَقْطَعُ الْمَسَافَةَ یعنے پوچھا
ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بہتر عمل کیا ہی فرمایا علم اللہ کے واسطے سیکھے
اور فقہ دین سدھارنے کے واسطے پڑھے اور دوبارہ آپ نے ایسا فرمایا تب اس شخص
نے کہا یا رسول اللہ میں آپ سے افضل عمل پوچھتا ہوں اور آپ مجھے علم کی خبر فرماتے ہو پھر
آپ نے فرمایا تحقیق علم ہو تو تھوڑا سا عمل کریگا سمجھکر تجکو بہت نفع ہوگا اور بے علم اگر بہت
عمل کریگا تو بھی اسکو کچھہ نفع نہیں ہوگا بے علم عابد جیسا کہ چکی پھیرانے کا گدھا تمام روز چلتا ہے

مگر منزل قطع نہین ہوتی ۔ تونگری اسلئے بہتر ہوئی کہ مال خرچ کرکے بچون کو علم سکھاوے
غریب مفلس کیا سیکھیگا اور بچون کو کس طرح سکھاویگا شب و روز شکم پروری مین
گرفتار رہتاہی **ابیات** ای گرفتار پای بند عیال ✦ دگر آسودگی مبند خیال ✦ غم فرزند
نان و جامہ و قوت ✦ بازدارد ز سیر ملکوت ✦ ہمہ روز اتفاق می سازم ✦ کہ بشب
باخدای پردازم ✦ شب چو عقد نماز می بندم ✦ چہ خورد بامداد فرزندم ✦ **ف ۵۳**
امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ قاضی بغداد تھے کسی نے ایک مسئلہ آپسے پوچھا آپنے فرمایا
مین نہین جانتا تب بعض اہل مجلس نے کہا آپ قاضی ہین ہارون الرشید خلیفہ بغداد ہر مقدمہ مین
آپسے فتوی طلب کرتاہی آپکے فرمانے پر انصاف و عدالت کا کام چلتاہی اتنے ہزار
درہم خزانہ بیت المال سے آپ کو ملتے ہین اور آپ کہتے ہو یہہ مسئلہ مین نہین جانتا آپنے
جواب دیا جتنا علم جس امر کا مین جانتا ہون اسیکے قدر بیت المال سے مجھے ملتاہی
سو وہ جاننے کا بدلاہی اور جو امور کا علم مین نہین جانتا اگر اسکا بدلا تمام جہان کا خزانہ
بھی ملے کفایت نکریگا یعنے میرا جاننا کم ہی اور ناجاننا بہت زیادہ ہی **ف ۵۴**
إِذَا غَضِبَ اللّٰهُ عَلٰى أُمَّةٍ غَلَتْ أَسْعَارُهَا وَلَمْ تَرْبَحْ تُجَّارُهَا وَلَمْ تَزْكُ
ثِمَارُهَا وَلَمْ تَغْزُرْ أَنْهَارُهَا وَحُبِسَ عَنْهَا أَمْطَارُهَا وَغَلَبَهَا شِرَارُهَا وَأَقَلَّ
عُلَمَاءَهَا یعنے جسوقت اللہ کا غضب کوئی قوم پر آتاہی تو اس ملک مین نرخ ہر شی کا گران
ہوتاہی سوداگرون کو نفع نہین ملتا میوہ بگڑجاتاہی نہرین خشک ہوتی ہین برسات
نہین برستاہی شریر لوگ غالب ہوتے ہین اور علما کم ہوجاتے ہین اور اس سبب سے
تمام تونگر مفلس ہوتے ہین اور ملک ویران ہوجاتاہی **ف ۵۵** إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ
تَعَالٰى بِالْقَوْمِ خَيْرًا كَثَّرَ عُلَمَاءَهُمْ وَأَقَلَّ جُهَلَاءَهُمْ وَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ
بِالْقَوْمِ سُوْءً كَثَّرَ جُهَلَاءَهُمْ وَأَقَلَّ عُلَمَاءَهُمْ جبکسی قوم پر خدا تعالی خیر و
برکت کا ارادہ کرتاہی تب اس قوم مین دانا عالم زیادہ پیدا ہوتے اور جاہل لوگ کم ہوتے ہین

اور جس قوم پر حق تعالی غضب کرتا ہی وہان جاہل لوگ زیادہ پیدا ہوتے ہین اور دانا
عالم کم ہوتے ہین یعنے اگر عالم دانا کوئی ہوئے بھی تو خاموش رہتے ہین علم کو چھپاتے ہین
اپنی جان و آبرو کو ڈرتے ہین خدا کا اور اسکے رسول کا حکم برابر آشکارا ظاہر نہین کر سکتے
وقت دیکھکر بات کرتے ہین جیسی ہوا چلی ویسی پیٹھہ دیتے ہین اگر شریعت کا حکم ظاہر بھی
کرے تو کون سنتا ہی اور کون انکی بات مانتا ہی بلکہ انکے مقابلے مین خلاف شرع باتین
بناتے ہین سو بہت لوگ ہین وے جہالت کو قوت دیتے ہین اور دنیا کمانے کے واسطے
افتخار کرتے ہین اور ہزارون غریب مسلمانون کو گمراہ کر کے دوجہان کے عذاب مین گرفتار
ہوتے ہین کیونکہ دنیا کمانے کا ہنر و پیشہ وری کا رستہ انکو آتا نہین سوائے اسکے کہ لوگون کا
مال جھوٹھہ بولکر کھاوین کہ احمقون کا مال عاقلون کی غذا ہی حق بولنے کا وقت نہین رہا
ناحق بولکر اپنا شکم پر کرنا ضرور ہی نعوذ باللہ منہا یہانتک ناحق کو زور ہوا ہی کہ
تقلید ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کی چھوڑ دی لامذہب غیر مقلد بنے اور بہتون کو لامذہب
بنا ڈالے اور قید تقلید مذہبی سے فارغ ہوکر شتر بے مہار کی طرح خواہش نفسانی
کے تابعدار بنے اور ربقہ اسلام کو رقبہ ارادات سے نکالکر اہل ہوا کے مقلد ہوئے
اگر کہین کہ تمھارے باپ دادا حنفی کے مقلد تھے انکے مرشد استاد سبھی حنفی مذہب رکھتے
تھے تم کسواسطے غیر مقلد بنے اور لامذہب ہوگئے جواب دیتے ہین کہ اس زمانے مین
ایک مذہب کی تقلید کرنا ہمسے ہو نہین سکتا اسلئے کھانے پینے مین عبادات
معاملات مین آسانی کے واسطے غیر مقلد لامذہب ہوگئے ہین اب سب کامون مین
آزادی حاصل ہی اَللّٰھُمَّ عَافِنَا مِنْ کُلِّ بَلَاءِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ آخر زمانے
لوگ خصوصًا علما اوّل کے زمانے کے علما کو بد بولنے لگے اور ناحق انکے اوپر
بہتان دھرنے لگے یہہ بھی ایک بڑی نشانی قیامت کی ہی مسلمانون مین تخم
نفاق بویا گیا دین مین فساد علماؤن کے نفاق سے پیدا ہوا اور افلاس کا"

بڑا سبب اہل اسلام مین یہی ہوا **مصرع** ماہی از سر گندہ گردد نے ز دُم ؛ آج تک
اہل سنّت وجماعت کے علما فضلا مقلّدین ائمہ اربعہ نے علم فقہ حدیث تفسیر فرایض تصوف
کی کتابین وغیرہ تصنیف وتالیف کئے ہین تقلید مذہب چھوڑ کر لامذہب نہین بنے ہین
کتاب موطاء امام محمد کی مشکوٰۃ شریف مشارق الانوار تیسیر الوصول جامع صغیر وجامع
کبیر علم حدیث کی کتابین بنائے لاکھ حدیث کے حافظ تھے لیکن اکثر حنفی یا شافعی مذہب
کے مقلد تھے اور یہہ لوگ اس زمانے مین مشکوٰۃ شریف اور مشارق الانوار پڑھکر
محدّث غیر مقلّد بنے جنکی کتابون سے فیضان علم پائے انکا مذہب چھوڑ کر منکر اپنے
اُستادون سے ہوئے ہین عذاب دارین انکے لئے بیشک موجود ہے جو تیرھوین صدی
تک علم دین کا پہنچا سو مقلّدین علما وفضلا واولیا ومرشدین معلّمین کے ذریعے سے
پہنچا جسکا خلاصہ جامع الفتاوی مین مع دلایل مذکور ہوا ہے ان غیر مقلّدین لامذہب کو جن
علما وفضلا کے ذریعہ سے علوم دین پہنچا سو اہل سنّت وجماعت زمان سلف وخلف کے
تھے سفلہ وکافر نعمت وہی شخص ہوتا ہے کہ جن استادون کی تالیفات وتصنیفات سے
اسنے تعلیم پائی پھر انکو کافر مشرک یا بدعتی کے لفظ سے متہم کیا خدا ہدایت دیوے
اور توبہ نصیب کرے **فـ ۵ قطعہ** شَكَوْتُ إِلٰى وَكِيعٍ سُوْءَ حِفْظِيْ ؛ فَأَرْشَدَنِيْ إِلٰى
تَرْكِ الْمَعَاصِيْ ؛ فَإِنَّ الْعِلْمَ نُوْرٌ مِّنْ إِلٰهٍ ؛ وَنُوْرُ اللّٰهِ لَا يُعْطٰى لِعَاصِيْ ؛
ابو المعالی فرماتے ہین کہ مین نے میرے استاد وکیع رحمہ اللہ علیہ کی خدمت مین شکایت
کیا کہ مین قوت حافظہ اور ذہن کا ل کم رکھتا ہون آپنے ارشاد کیا کہ گناہ کے کامون کو
بالکل ترک کردے - پس تحقیق کہ علم اللہ کے فضل سے نور ہے اور نور اللہ کا گناہگار کو
نہین دیا جاتا ہے بعد توبہ استغفار کیا تب سبق یاد رہنے لگا کتاب معیار الحق مین فلان
مولوی دہلوی نے کیسی تہمت ائمہ اربعہ بر خصوص امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر باندھی ہے
بعد مکہ معظّمہ مین اپنے لکھے سے توبہ کیا علما کی حضور مین استغفار پڑھا جب ہندوستان مین

آیا سب بھول گیا اور کہا کہ فقط تعزیر شرعی سے خود کو بچانے کے واسطے عذر استغفار کیا تھا بعد چند مدت کے جب نکلنے کو گئے وہان اپنا قول بھول گئے جیسے تھے ویسے بنے سچ ہی دروغگو را حافظہ نباشد مولوی قطب الدین دہلوی نے بحکم لکل فرعون موسی کتاب مذکور کا خوب ردّ یہ لکھا چنانچہ اظہار الحق وایضاح الحق مین مبسوط اسکا بیان چھپا ہی اسطرح کے لامذہب مولویون نے تمام ہندوستان کے علماؤن کا نام بدنام کیا ہی اور سخن پروری و نفسانیت کے سبب دونون طرف والے افراط و تفریط مین پڑے اور حق بات چھوٹ گئی عوام مسلمین کے ایمان مین شبہ واقع ہوئی حق پر کون ہی ہم اِن کا کہنا مانین یا اُن کا مغالطہ بڑا ہوگیا خدا اپنا ہ مین رکھے **ف ۵۷** قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيَّنَ اللّٰهُ السَّمَاءَ بِثَلَاثٍ بِالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَالْكَوَاكِبِ وَزَيَّنَ اللّٰهُ الْأَرْضَ بِثَلَاثٍ بِالْعُلَمَاءِ وَالْمَطَرِ وَسُلْطَانِ الْعَادِلِ یعنے خدای تعالی نے آسمان کو زینت دیا تین چیزون سے آفتاب ماہتاب اور ستارون سے اور زمین کو خدا نے زینت دیا علما سے باران رحمت سے اور سلطان عادل سے مولانا عبدالرحمن جامی فرماتے ہین **بیت**

فلک را انجمن افروز انجم ✦ زمین را زیب انجم ده بر دم ✦ **ف ۵۸** اَلْعِلْمُ قَائِدٌ وَالْعَمَلُ سَائِقٌ وَالنَّفْسُ حَرُوْنٌ فَإِذَا كَانَ قَائِدٌ بِلَا سَائِقٍ بَلَدَتْ وَإِذَا كَانَ سَائِقٌ بِلَا قَائِدٍ عَدَلَتْ يَمِيْنًا وَشِمَالًا یعنے علم نفس کو آگے کھینچنے والا ہی معاد کی طرف اور عمل پیچھے سے ہانکنے والا ہی اور نفس سرکش بیل کے مانند حیوان ہی اگر آگے کھینچنے والا ہوا اور پیچھے ہانکنے والا نہین ہی تو وہ حیوان سستی کریگا رفتار مین اڑ جایگا اگر پیچھے ہانکنے والا ہی اور آگے کھینچنے والا نہین تو وہ حیوان کھانے پینے مین کبھی سیدھے طرف دوڑیگا کبھی بائین طرف کو جاویگا راہ راست پر ہرگز نہ چلیگا الغرض دونون ملاتے یعنے آگے کھینچنے والا علم اور پیچھے سے ہانکنے والا عمل اِس سرکش حیوان کے واسطے سیدھے رستے پر چلانے کے لیئے ضرور چاہئے عقلمندون نے علما

تقلید کی رسّی نفس کی گردن مین صراط مستقیم پر برابر چلنے کے واسطے باندھی ہی جب رسّی گردن سے نکال ڈالی اب نہ قائد کا زور چلتا ہی نہ سائق کا جب ہر نفس سرکش کو مزہ چرنے مین معلوم ہوا شتر بے مہار کی طرح چل دیا دین داری کہان رہی جو لباس جی چاہا پہنے جو کھانا جی چاہا کھالئے اپنا دونرخ ہر طرح سے بھرنے لگے نہ بزرگون کا ادب رہا نہ مسلمانون سے شرم باقی رہی مہذّب باخلاق حمیدہ و اوصاف پسندیدہ ہوگئے ننگے نہانا کھڑے ہوکر بول کرنا کانٹے چھُرّی سے کھانا اختیار کرلیا آزاد منش بنے

بیت

فراد بر کف آزادگان نگیرد مال + نہ صبر در دل عاشق نہ آب در غربال + کسی شخص کی نصیحت بھی قبول نہین کرتے مولوی کا لفظ مانع ہوتا ہی اگر قبول کرین تو عالم کی نظر مین ہلکے ہوجائینگے ناصح کا احسان ماننے کے عوض اس سے جھگڑنے کو تیار ہوویننگے یہ علما حق پوش ہین خود بھی ڈوبتے ہین اور ہزارون کو ڈباتے ہین دنیا کے واسطے اپنا ایمان کھوتے ہین نعوذ باللہ منہا مفتی صدر عدالت علاقہ مدراس سید ارتضا علی خان صاحب نے ایسے لوگون کی شان مین لکھے ہین ظاهرهم ازین من الطاؤس وباطنهم انتن من الناؤس فافهم ولاتكن من الغافلين **ف ۵۹** قَالَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي مُنَاجَاتِهِ لِمَ تَرْزُقُ الْاَحْمَقَ وَتَحْرِمُ الْعَاقِلَ فَقَالَ لِيَعْلَمَ الْعَاقِلُ اَنَّهُ لَيْسَ فِي الرِّزْقِ حِيْلَةُ الْمُحْتَالِ یعنے موسیٰ علیہ السلام نے حق تعالیٰ سے مناجات کرتے وقت پوچھا کیا سبب ہی کہ نادان کو بہت رزق دیتا ہی اور عقلمند کو محروم رکھتا ہی حکم آیا تاکہ عقلمند سمجھے کہ زور وحیلہ سے یا فریب و مکر سے رزق نہین ملتا

ابیات

اگر روزی بدانش بر فزودی + زنادان تنگ تر روزی نبودی + بنادان آنچنان روزی رساند + کہ دانا اندران حیران بماند + **ف ۶۰** قَوْلُهُ تَعَالٰى فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا فرمایا خدا تعالیٰ نے بہ تحقیق ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہی کہ عین اس سختی مین آسانی خدا بھیجتا ہی تحقیق اس مشکل کے ساتھ آسانی

دوسری

دوسری بھی ہی کہ اُس مصیبت کا بوجھ اٹھا لیتی ہی اسواسطے مصیبت مین صبر کرنا اور حق تعالی کی رضامندی کیطرف رکھنا
تو حق تعالی کی درگاہ مین مرتبون اور درجون کی بلندی کا سبب ہوتا ہی مفلسی مین جب شکایت
نکیا تو جلد خدا تونگری بھیجکر مشکل آسان کردیتا ہی دیکھو کہ بندے پر اپنی خدمت اور مشقت
اٹھانے کا حق ثابت کرے کیونکہ واسطے نوکر آقا کی خدمت مین بھوکا پیاسا جان تک بھی دریغ
نہین کرتا تا دنیا کا منصب امارت کا بڑھتا چلے اور جاہ و منزلت حاصل کرنے کی امید مین
سپاہی سردار کے حکم پر جان دینے کو تیار ہو جاتا ہی اور ضرور بادشاہ اس جانفشانی
کے بدلے مین اسکو عالیجاہ بناتا ہی خدا کی خدمت مین جو محنت مصیبت گذریگی اسکا حق
کبھی آیندہ ضایع نجاویگا بے شک مرتبہ عالی پاویگا بیت إِذَا اشْتَدَّتْ لَكَ الْبَلْوَى
فَفَكِّرْ فِي أَلَمْ نَشْرَحْ ✣ فَعُسْرٌ بَيْنَ يُسْرَيْنِ إِذَا فَكَّرْتَهُ فَافْرَحْ ✣ یعنے جب تجھپر
سخت بلا اگر پڑی تو سورۂ الم نشرح کی معنی مین فکر کرکے دیکھ کہ لفظ عسر یعنے سختی کا دو
یسر یعنے آسانی کے درمیان ہی جب تو غور کریگا خوش ہوگا یعنے جب کشادگی کے
ساتھ تنگی ملی تو تنگی کے بعد کشادگی بے شک ملیگی مشکل اور آسانی تنگی اور کشادگی آپس
مین ضد ہین مصرع گنج و مار و گل و خار و غم و شادی بہم اند ✣ رات اندھیری
آتی مگر ضرور اسکے ساتھ صبح کی روشنی لگی ہوئی ہی بہت خوشی مین غم سے غافل نہونا اور
بہت غم مین خوشی کی امید چھوڑنا مزاج کتنا بھی قوی تندرست ہی مگر موت سے غفلت
نہین کرنا اور بیماری کتنی بھی سخت ہی مگر تندرستی سے نا امید نہونا اسی واسطے العسر کو
الف لام لگاکر معرفہ خاص کیا اور لفظ یسر کو نکرہ اسم عام رکھا تا حالت غم مین رضامندی
مالک پر خوش رہے ؁ ف ٦١ بیت يَرْزُقُ ذَا الْجَهْلِ عَلَى جَهْلِهٖ ✣ وَذَا الْحِجَا
مِنْ حَذْقِهٖ يُحْرَمُ ✣ شمس المعالی فرماتے ہین نادان شخص اپنی نادانی سے اتنی بہت فکر
معیشت نہین کرتا ہی مگر خدا تعالی اسکو بخوبی رزق مہیا کردیتا ہی اور صاحب ہنر اپنی دانائی
کے سبب فکر کرکے محروم رہتا ہی ؁ ف ٦٢ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهَانَ

اَمْوَالَ النَّاسِ یُرِیْدُ اَدَاءَ هَا اَدَّی اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ اَخَذَ هَا یُرِیْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ فرمایا نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جسنے کچھ لوگون سے مال قرض لیا اور ارادہ ادا کرنے کا رکھا تو اللہ تعالیٰ اسکی مدد کرتا ہی ادا کرنے مین اور جس نے کچھ لوگون سے مال لیا اور ارادہ کیا ڈبانے کا یعنے بدنیتی کیا تو اللہ تعالیٰ اسی کو ڈبا دیتا ہی یعنے کسی کا قرض لینا پھر ادا کرنے کی نیت پھیر لینا خدا کو بہت ناپسند ہی **ف ۶۳** شَهِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَازَةَ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَعَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوْا نَعَمْ فَرَجَعَ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَا ضَامِنٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ يَا عَلِيُّ فَكَّ اللّٰهُ رِقَبَتَكَ كَمَا فَكَكْتَ عَنْ اَخِيْكَ الْمُسْلِمِ مَا مِنْ رَجُلٍ يَفُكُّ عَنْ رَجُلٍ دَيْنَهُ اِلَّا فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ یعنے ابو سعید الخدری رض سے روایت ہی کہ حاضر ہوئے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ایک شخص انصار کے جنازے پر کہا حضرت نے کیا اس پر کچھ قرض ہی کہا لوگون نے ہان حضرت پیچھے پھرے تب علی رض نے کہا مین ضامن اسکے قرض کا ہوتا ہون ای رسول اللہ پھر حضرت نے فرمایا ای علی خدا تمھاری گردن کو چھڑاوے جسطرح سے کہ تم نے اپنے بھائی مسلمان کی گردن قرض سے چھڑائی جو کوئی شخص قرض سے کسی دوسرے شخص کو چھڑاتا ہی عذاب سے آزاد کرتا ہی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکو قید سے عذاب کے آزاد کریگا۔ اگر آدمی کو عقل ہی تو آمدنی سے زیادہ خرچ نکریگا اور قرضدار نہوگا قرض ایسی چیز بد ہی نہ دنیا مین چھوٹیگا نہ آخرت مین بغیر ادا کئے علاج نہین قبح نقلی و قبح عقلی دونون قرض مین موجود ہین یعنے از روی دین بھی بد ہی اور از روی عقل بھی ہی جتنا بچھونا ہی اتنا پاؤن پھیلانا بس ہی **ف ۶۴** اَتٰی جِبْرَئِيْلُ اٰدَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ بِثَلَاثِ خِصَالٍ اَلْحَيَاءُ وَالدِّيْنُ وَالْعَقْلُ فَقَالَ اخْتَرْ وَاحِدَةً مِّنْهَا فَاخْتَارَ الْعَقْلَ فَقَالَ الْحَيَاءُ وَالدِّيْنُ اُمِرْنَا اَنْ لَّا نُفَارِقَ الْعَقْلَ حَيْثُ كَانَ آئے جبرئیل آدم علیہ السلام کے پاس تین

اشیا، نیک خصال لیکر ایک حیا دوسرا دین تیسری عقل اور کہا قبول کرو ان مین سے
ایک چیز آدم علیہ السلام نے عقل کو قبول کر لیا اور حیا و دین کو رخصت کیا انھون نے
کہا ہمکو حکم ہی کہ جہان عقل رہے وہان تم بھی رہو **ف ۶۵** اَلنَّاسُ كُلُّهُمْ عِيَالُ اَبِي حَنِيفَةَ
فِي الْفِقْهِ فرمایا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے تمام آدمی تابعدار پیروی کرنے والے ہین
ابی حنیفہ کے بیچ علم فقہ کے یعنے سب سے آگے فقہ مین امام ابوحنیفہ نے کلام کیا ہی
اور سراج الامۃ خطاب پایا ہی چنانچہ ایک روز اپنے اصحاب کو کہا تم سے میرا دل
خوش ہوا کہ مجھسے جو علم فقہ تم نے سیکھا ہی اسکو اچھی طرح زینت دی ہی میرے بعد
جو لوگ طالب آوینگے تم سے پوچھینگے ضرور انکو اچھی طرح سمجھانا اور علم کی عزت بڑھانا
اور قضا سے پرہیز کرنا حکایت ابوسلیمان رحمۃ اللہ علیہ کو مامون الرشید خلیفہ بغداد
نے بلوایا اور کہا کہ تم بڑے عالم پرہیزگار ہو قاضی کا منصب تمکو دیتا ہون انھون نے
کہا مین اس کام کے عہدے کے لایق نہین خلیفہ نے کہا تم دروغ کہتے ہو تم قاضی کے
منصب کے لایق ہو قبول کرو نہین تو قید مین بھیجونگا ابوسلیمان نے جواب دیا اگر مین
نے سچ کہا ہی تو مین قاضی کے عہدے کے لایق نہین ہون اور اگر جھوٹھ کہا ہی تو
جھوٹھا شخص بھی ہرگز قاضی کے عہدے کے لایق نہین ہی **قطعہ** پند اگر بشنوی ای
پادشاہ ٭ در ہمہ دفتر بہ ازین پند نیست ٭ جز بخردمند مفرما عمل ٭ گرچہ عمل کار خردمند
نیست ٭ **ف ۶۶** قِوَامُ الدُّنْيَا وَالدِّيْنِ اَلْعِلْمُ وَالْكَسْبُ فَمَنْ رَفَضَهُمَا وَابْتَغَى
الزُّهْدَ لَا الْعِلْمَ وَالتَّوَكُّلَ لَا الْكَسْبَ وَقَعَ فِي الْجَهْلِ وَالطَّمَعِ فِي مَالِ الْمُسْلِمِيْنَ
یعنے دنیا اور دین کسب اور علم سے قایم رہتے ہین اگر کسی نے زہد کی خواہش کیا علم کی
رغبت نکیا اور توکل پر نظر رکھا کسب کرنے سے باز رہا تب وہ بے شک جہل مین
اور طمع مین گرا کہ مسلمانون کے مال پر ہمیشہ دانت تیز کرتا رہیگا **ف ۶۷** بَذْلُ الْجُهْدِ
فِي طَلَبِ الْحَلَالِ وَقِلَّةُ الْحَوَائِجِ اِلَى النَّاسِ اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ سعی و کوشش کرنا ،،

طلب اکل حلال ہیں اور اپنی حاجت لوگون کی طرف کم لے جانا افضل عبادت ہی **قطعہ**
رزق ہرچند بیگمان برسد ❊ شرط عقلست جستن از درہا ❊ گرچہ کس بے اجل نخواہد مرد ❊
تو مرو در دہان اژدرہا ❊ **ف ٦٨** محمد بن کعب رحمۃ اللہ علیہ سلیمان بن عبد الملک خلیفۂ بغداد
کی مجلس میں پیوند لگے ہوئے موٹے کپڑے پہنے ہوئے تشریف لے گئے خلیفہ نے
بسبب علم انکے تعظیم کی نزدیک بٹھایا اور کپڑون کو دیکھکر کہا مَا هٰذَا الثِّيَابُ الرَّثَّةُ
کیا ایسے موٹے پیوند لگائے ہوئے کپڑے ہیں جو آپنے پہنے ہیں آپنے جواب دیا اَكْرَهُ
اَنْ اَقُوْلَ لِزُهْدٍ فَاُطْرِيْ نَفْسِيْ اَوْ اَقُوْلَ لِفَقْرٍ فَاَشْكُوْ رَبِّيْ مجھے مکروہ معلوم
ہوتا ہی اگر میں کہون کہ زہد اور ترک دنیا کے سبب سے یہہ حال ہی تو میرا نفس پھولتا ہی
اور خوش ہوتا ہی اور اگر کہون کہ مفلسی اور فقر کے باعث سے ایسے کپڑون کا حال ہی
تو میرے پروردگار کی شکایت ہوتی ہی خلیفہ یہہ جواب سنکر خوش ہوا اور ایک ہزار دینار
اور دس طاقے عمدہ کپڑے کے آپکے مکان پر بھجوا دیا **ف ٦٩** اَلْعِلْمُ وَالْمَالُ
يَسْتُرَانِ كُلَّ الْعُيُوْبِ وَالْجَهْلُ وَالْفَقْرُ يَكْشِفَانِ كُلَّ الْعُيُوْبِ یعنے علم اور
مال تمام عیبون کو آدمی کے ڈھانپ دیتے ہیں اور جہل اور مفلسی تمام عیبون کو کھول
دیتے ہیں **ف ٧٠** قَالَ الثَّوْرِيُّ لَاَنْ اُخَلِّفَ عَشَرَةَ اٰلَافٍ يُحَاسِبُنِيْ عَلَيْهَا
اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَحْتَاجَ اِلَى النَّاسِ یعنے ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر میں
دس ہزار درہم پیچھے چھوڑ جاؤن اور اسکا مجھے حساب دینا پڑے تو میں بہتر جانتا ہون
اس سے کہ میں لوگون کا محتاج ہوون **ف ٧١** نَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى لُقْمَانَ
وَخَيَّرَهُ بَيْنَ النُّبُوَّةِ وَالْحِكْمَةِ فَاخْتَارَ الْحِكْمَةَ فَمَسَحَ بِجَنَاحِهِ عَلٰى صَدْرِهِ فَنَطَقَ
بِهَا فَلَمَّا وَدَّعَهُ قَالَ اُوْصِيْكَ بِوَصِيَّةٍ فَاحْفَظْهَا يَا لُقْمَانُ لَاَنْ تُدْخِلَ
يَدَكَ اِلَى الْمِرْفَقِ فِيْ فَمِ تِنِّيْنٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ تَسْاَلَ فَقِيْرًا یعنے جبرئیل
علیہ السلام لقمان حکیم کے پاس آئے اور نبوت اور حکمت انکے پاس لائے اور کہے قبول

کروان دونون مین سے ایک چیز لقمان نے حکمت کو قبول کیا پھر جبرئیل نے اپنا پر انکے
سینے پر پھیرا و یا علم حکمت کشف ہو گیا یعنے خواص اشیا اور خواص اسما تمام معلوم ہو گئے اور
بیان کرنے لگے جب وداع کیا اسوقت کہا اے لقمان مین تجھکو ایک وصیت کرتا ہون
یاد رکھو اگر تم اپنا ہاتھ کہنی تک اژدہا کے مُنہہ مین ڈالوگے تو بہتر ہے تم کو اس سے
کہ سوال کرنیکے واسطے محتاجی سے ہاتھ لنبا کروگے ف۲ لَوْ كَانَ بِالْحِيَلِ
الْغِنٰى لَوَجَدْتَنِيْ ❊ بِنُجُوْمِ اَقْطَارِ السَّمَاءِ تَعَلُّقِيْ ❊ لٰكِنَّ مَنْ رُزِقَ الْحِجٰى حُرِمَ
الْغِنٰى ❊ ضِدَّانِ مُفْتَرِقَانِ اَيُّ تَفَرُّقٍ ❊ وَمِنَ الدَّلِيْلِ عَلَى الْقَضَاءِ وَكَوْنِهٖ
بُؤْسُ اللَّبِيْبِ وَطِيْبُ عَيْشِ الْاَحْمَقِ ❊ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین اگر
حیلون کے سبب سے تونگری حاصل ہو جاوے تب آسمان کے ستارون کے ساتھ میرا
تعلق ہو جاویگا و لیکن جسکو خدا نے علم و عقل دیا وہ تونگری سے مال دنیا کے محروم
رہا کیونکہ دونون مین بڑا فرق ہے باہم ضد رکھتے ہین - اور دلیل اس بات کی قضا
و قدر کا جاری ہونا ہے کہ دانا ہمیشہ فکر مین غمگین رہتا ہے اور دیوانہ احمق خوشی سے
عیش کرتا ہے ف۳ اَلَا اِنَّمَا الدُّنْيَا كَظِلِّ سَحَابَةٍ ❊ اَظَلَّتْكَ يَوْمًا ثُمَّ
عَنْكَ اِضْمَحَلَّتْ ❊ فَلَا تَكُ فَرْحَانًا بِهَا حِيْنَ اَقْبَلَتْ ❊ وَلَا تَكُ مَحْزُوْنًا
بِهَا حِيْنَ وَلَّتْ ❊ ابوالمعالی فرماتے ہین ہوشیار ہو کہ نہین ہے دنیا مگر ابر کے
سایہ کے مانند ہے ایک روز تجھپر سایہ کرتی ہے اور پھر نکل جاتی ہے جب وقت اقبال
کا آوے تو خوش مت ہو اس سے اور جسوقت ادبار کا ہووے اور دنیا تجھسے منہہ پھیر لے
تو ہرگز غمگین مت ہو ف۴ رَضِيْتُ مِنَ الدُّنْيَا بِلُقْمَةٍ يَابِسٍ ❊ وَلُبْسِ
عَبَاءٍ لَا اُرِيْدُ سِوَاهُمَا ❊ لِاَنِّيْ رَاَيْتُ الدَّهْرَ لَيْسَ بِدَائِمٍ ❊ وَدَهْرِيْ وَعُمْرِيْ
فَانِيَانِ كِلَاهُمَا ❊ ابوالمعز فرماتے ہین راضی ہوا مین دنیا سے فقط سوکھا روکھا لقمہ روٹی
کا سے اور لباس کے واسطے ایک گلیم بس ہے انکے سوا سے کچھ نچاہیئے - اسواسطے کہ مین

دیکھتا ہون کہ دنیا ہمیشہ رہتی نہین زمانہ اور میری عمر دونون فنا ہونے والے ہین ف
إِذَا ضَاقَ الزَّمَانُ عَلَيْكَ فَاصْبِرْ ٭ وَلَا تَيْأَسْ مِنَ الْفَرَجِ الْقَرِيبِ ٭ وَطِبْ
نَفْسًا فَإِنَّ اللَّيْلَ حُبْلَى ٭ عَسَى تَأْتِيكَ بِالْوَلَدِ النَّجِيبِ ٭ علی مرتضی رضی اللہ عنہ
فرماتے ہین اگر تجھ پر زمانہ تنگ ہوگیا ہے تو صبر کر نا امید مت ہو کہ خوشی جلدی سے آویگی
اپنی خاطر جمع رکھ رات حاملہ ہے خدا چاہے تو نجیب لڑکا تیرے واسطے لاویگی —
ف ایضاً فرماتے ہین وَإِنِّي رَأَيْتُ الدَّهْرَ مُنْذُ صَحِبْتُهُ ٭ مَحَاسِنُهُ
مَقْرُونَةٌ بِمَعَائِبِهِ ٭ إِذَا سَرَّنِي فِي أَوَّلِ الْأَمْرِ لَمْ أَزَلْ ٭ عَلَى حَذَرٍ
مِنْ غَمِّهِ فِي عَوَاقِبِهِ ٭ یعنے مین نے زمانے کو جب سے کہ یہان ہون اچھی طرح سے
دیکھا اسکی نیکی اسکے عیبون کے ساتھ ملی ہوئی ہے پہلے جب انسان کو اول امر مین
خوش کردیا مگر جب خوشی گذر گئی اور غم کے دن اسکے آخر مین آئے خدا اس سے پناہ مین
رکھے ف سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأَيَّامِ
فَقَالَ يَوْمُ السَّبْتِ يَوْمُ مَكْرٍ وَخَدِيعَةٍ لِأَنَّ قُرَيْشًا مَكَرَتْ فِيهِ
فِي دَارِ النَّدْوَةِ وَيَوْمُ الْأَحَدِ يَوْمُ غَرْسٍ وَعِمَارَةٍ لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى ابْتَدَأَ
فِيهِ خَلْقَ الدُّنْيَا وَيَوْمُ الْاِثْنَيْنِ يَوْمُ سَفَرٍ وَتِجَارَةٍ لِأَنَّ شُعَيْبًا عَلَيْهِ السَّلَامُ
سَافَرَ فِيهِ وَاتَّجَرَ فَرَبِحَ يَوْمُ الثُّلَاثَاءِ يَوْمُ دَمٍ لِأَنَّ حَوَّا حَاضَتْ فِيهِ
أَوَّلًا وَأَرَاقَ ابْنُ آدَمَ دَمَ أَخِيهِ فِيهِ يَوْمُ الْأَرْبِعَاءِ يَوْمُ نَحْسٍ مُسْتَمِرٍّ لِأَنَّ
اللّٰهَ تَعَالَى أَغْرَقَ فِيهِ فِرْعَوْنَ وَأَهْلَكَ عَادًا وَثَمُودًا يَوْمُ الْخَمِيسِ يَوْمُ
قَضَاءِ الْحَوَائِجِ وَالدُّخُولِ عَلَى السَّلَاطِينِ لِأَنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
دَخَلَ فِيهِ عَلَى الْمَلِكِ فَأَكْرَمَهُ وَقَضَى حَوَائِجَهُ وَأَهْدَى لَهُ هَاجَرَةَ
وَيَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمُ خِطْبَةٍ وَنِكَاحٍ لِأَنَّ الْأَنْبِيَاءَ كَانَتْ تَعْقِدُ فِيهِ ۵
انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پوچھا تھا بعض اصحاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

دِنوں کی بابت حضرت نے فرمایا سنیچر کا دن مکر و فریب کا ہی کہ قریش کی قوم نے دار الندوہ میں جمع ہو کر حضرت کو ہلاک کرنے کی مشورت کی تھی اور اسی وقت جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو اطلاع دی اور ہجرت کرنے کا حکم مدینہ کی جانب ہوا وہ روز زحل سے منسوب ہی جو آسمان ہفتم پر مقام رکھتا ہی۔ اتوار کا دن جھاڑ بونے اور عمارت کرنے کا ہی کہ حق تعالیٰ نے ابتدا حکم دنیا پیدا کرنیکا اسی روز کیا وہ روز آفتاب سے منسوب ہی جو آسمان چہارم پر مقام رکھتا ہی۔ پیر کا دن چاند سے متعلق ہی سفر و تجارت کے لئے مبارک ہی شعیب علیہ السلام نے اسی روز تجارت کے لئے سفر کیا اور نفع کثیر حاصل ہوا ماہتاب کا مقام آسمان اوّل پر ہی۔ منگل کا روز مرّیخ کے ستارے سے منسوب ہی خونریزی سے متعلق ہی قابیل بن آدم نے اسی روز اپنے برادر ہابیل کو قتل کیا علاقہ مریخ کا آسمان پنجم سے ہی۔ بدھ کا دن عطارد کا ستارہ نحس ہی کہ خدا نے فرعون کو اسی روز میں غرق کیا اور قوم عاد و ثمود کو ہلاک کر دیا آسمان دویم پر عطارد کا مقام ہی۔ خمیس کا دن مشتری سے متعلق جسکا مقام فلک ششم پر ہی نہایت مبارک حاجت روائی کے لئے پادشاہوں کی ملاقات کیواسطے مبروک ہی ابراہیم علیہ السلام اسی روز جب بادشاہ کے پاس گئے تعظیم کیا اور بی بی ہاجرہ کو ہدیہ دیا۔ جمعہ کا روز متعلق زہرہ سے فلک سیوم جسکا مقام ہی نکاح شادی اور نیک کاموں کے لئے مخصوص ہی **ف ٨** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُدُلُّكُمْ عَلٰى سَاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِ الْجَنَّةِ اَلظِّلُّ فِيْهَا مَمْدُوْدٌ وَالرِّزْقُ فِيْهَا مَقْسُوْمٌ وَالرَّحْمَةُ فِيْهَا مَبْسُوْطَةٌ وَالدُّعَاءُ فِيْهَا مُسْتَجَابٌ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا بَيْنَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلٰى طُلُوْعِ الشَّمْسِ روایت ہی نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے کہ فرمایا میں تمکو بتلا دوں ایک ساعت جنّت کی ساعتوں میں سے کہ سایہ اسمیں پھیلا ہوا اللہ کے مدد سے اور رزق اسمیں تقسیم کیا جاتا ہی اور رحمت الٰہی اسمیں نازل ہوتی ہی کشادگی سے تمام روی زمین پر اور دعا اسوقت میں قبول ہوتی ہی خدا کی درگاہ میں

اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ بتلادو ہمکو وہ ساعت کون سی ہی آپ نے فرمایا طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان وہ ساعت برکت کی ہی چنانچہ شیطان اسوقت آدمی کو خواب غفلت مین ڈالتا ہی تا اسکو رزق کی رحمت و برکت نہ ملے مفلس و منحوس بنے اور بسبب افلاس کے امور شیطان مین گرفتار ہو جاوے کیونکہ مفلسون کو جلد گناہون مین گرفتار ہونا آسان ہوتا ہی **ف ۷۹** مَنْ اَسْرَجَ فِي مَسْجِدٍ سِرَاجًا لَاتَزَالُ الْمَلَائِكَةُ تَسْتَغْفِرُ لَهُ مَادَامَ فِي الْمَسْجِدِ ضَوْءٌ مِنْ ذَالِكَ السِّرَاجِ یعنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے مسجد مین ایک چراغ روشن کردیا تو ہمیشہ فرشتے اُس شخص کے واسطے مغفرت طلب کرتے ہین جب تلک اُس چراغ کی روشنی مسجد مین ہی دوسری حدیث شریف مین وارد ہی مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا كَمَفْحَصِ قُطَاةٍ اَوْ اَصْغَرَ مِنْهُ بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ یعنے جسنے ایک چھوٹی مسجد بنایا چڑیا کے آشیانہ کے مانند تو حق تعالیٰ اُسکے واسطے ایک محل جنّت مین بناتا ہی **ف ۸۰** سَبْعَةٌ لِلْعَبْدِ تَجْرِيْ بَعْدَ مَوْتِهِ مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا اَوْ اَجْرٰى نَهْرًا اَوْ حَفَرَ بِئْرًا اَوْ بَنٰى مَسْجِدًا اَوْ اَوْرَثَ مُصْحَفًا اَوْ تَرَكَ وَلَدًا صَالِحًا يَدْعُوْلَهُ اَوْ صَدَقَةً جَارِيَةً تَجْرِيْ لَهُ بَعْدَ مَوْتِهِ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ان حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا سات چیزین ایسی ہین کہ بندے کو مرنے کے بعد بھی اسکا ثواب پہنچا کرتا ہی پہلا جو شخص کہ علم سکھایا شاگرد کو اور اسنے دوسرون کو سکھایا جب تک سلسلہ سیکھنے سکھانے کا جاری ہی وہانتک سکھانیوالے کو ثواب ملا کریگا دوسرا نہر بنوایا ہو تا لوگ اسمین پانی پیتے رہین تیسرا کوان کھودا ہو چوتھا مسجد بنایا پانچوان قرآن شریف اپنی میراث مین چھوڑ گیا چھٹا ایک تربیت یافتہ لڑکا صالح اپنے پیچھے چھوڑا ہی کہ وہ اسکے واسطے ہمیشہ نماز پڑھتا ہی اور دعا کرتا ہی ساتوان سدابرت مسافرخانہ یا جو شئی کہ اسکا فایدہ اور فیض اسکے بعد دوسرونکو ملتا ہی **تربیت** پانا تونگری کی علامت ہی اور بے تربیت رہنا مفلسی کی نشانی ہی

حکماؤن نے

حکماؤں نے لکھا ہی کہ انسان کی طبیعت مؤثّر و متاثّر ہی تربیت حاصل کرنے کی قابلیت رکھتی ہی
سکھانے سے نصیحت کرنے سے علم سے تجربہ سے تغیّر و تبدّل ہوتا ہی بدخصلت نیک ہوجاتی
ہی اور بے تربیتی بے علمی بدصحبت سے نیک خصلت بد ہوجاتی ہی بعضے حکیم کہتے ہیں طبعی خاصیت
بدلتی نہیں غیر طبعی اگر ہی تو تغیر پذیر ہوتی ہی مگر متاخّرین کا قول تجربے سے ثابت ہوکہ طبعی
و غیر طبعی اخلاق اسباب حمیدہ و رذیلہ پر موقوف ہیں اگر اسباب کو پہلے بدلیں تو طبیعت
میں تغیّر ہوگا و الّا فلا۔ حقیقت میں بچہ جو طفولیت کی حالت میں ہی اسکو مہذّب یا غیر
مہذّب نہیں کہہ سکتے جب جوان ہوگا اگر نیک ہی تو مہذّب کہلاویگا اگر بد ہی تو غیر مہذّب
کہلاویگا چھوٹی عمر میں جو دین مذہب عمل قول اسکو ماں باپ سکھاوینگے ویسا بنیگا
محتاج تربیت کا ہی دہقان کے بچے حذاقت طبع کے باعث عالم فاضل وزیر و بادشاہ
بنگئے ہیں اور وزیر و بادشاہ کی اولاد بلادت طبع کے سبب مفلس جاہل فقیر ہوگئے ہیں تہذیب
اخلاق حاصل کرنے کو نسل اصیل و طبع ذکی و تربیت کامل و صحبت عاقل و ضرب پدر و
مادر بھی ضرور ہی اگر بے علم مالدار بھی ہوگیا تو بھی غیر مہذّب رہیگا اور تربیت یافتہ
مفلس بھی ہوگا مگر مہذّب کہلاویگا فقط مال طبیعت کو مہذّب نہیں کرسکتا مگر علم و
عقل کی چاشنی اسکو ضرور ہی اور قدرتی قواعد کو پہچاننا لازم تب ظاہر بصلاح آراستہ
و باطن بفلاح پیراستہ ہوگا **بیت** علم و مال و گوہر و تیغ ہران ؛ فتنہ آمد در کف
بدگوہران ؛ **ف ۸۱** یحییٰ بن معاذ الرازی فرماتے ہیں فِی الدُّنْیَا جَنَّۃٌ مَنْ
دَخَلَھَا لَمْ یَشْتَقْ اِلَی الْجَنَّۃِ قِیْلَ وَمَا ھِیَ قَالَ مَعْرِفَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ دنیا میں
جنت معنوی ہی جو اسکو پایا جنّت موعودہ کا شوق نہیں کریگا رضائے الٰہی کو مقدم
رکھیگا پوچھا لوگوں نے وہ کیا شئی ہی کہا وہ معرفت اللہ تعالیٰ کی ہی کہ غیر اللہ سے
دل سیر ہوجاتا ہی **ف ۸۲** اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ یعنے دنیا
مؤمن کے واسطے زندان ہی اور کافر کو جنّت ہی باعتبار اُس نعمت آخرت کے مؤمن

اگرچہ یہان شہنشاہ تمام عالم کا ہوا تو بھی مقابلے مین نعم اللہ کے زندان ہی اور جنت
ہی دنیا واسطے کافر کے اگرچہ کتنا بھی مفلس اور مصیبت مین گرفتار ہو مگر مقابلے مین عذاب
آخرت کے اسکو جنت ہی ف ۸۳ معاذ بن جبل سے روایت ہی مَنْ عَلَّقَ قِنْدِیْلًا
فِی الْمَسْجِدِ صَلّٰی عَلَیْہِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ حَتّٰی یَنْکَسِرَ ذٰلِکَ الْقِنْدِیْلُ وَمَنْ
بَسَطَ فِیْہِ حَصِیْرًا صَلّٰی عَلَیْہِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ حَتّٰی یَنْقَطِعَ ذٰلِکَ الْحَصِیْرُ
یعنے جس نے قندیل لٹکایا ایک مسجد مین تو ستر ہزار فرشتے وہان عبادت کرین یہانتک
کہ وہ قندیل جب ٹوٹے اور اگر کسی نے ایک حصیر مسجد مین بچھایا تو ستر ہزار فرشتے
وہان عبادت کرین جبتک کہ اس حصیر کے ٹکڑے ہوجاوین ف ۸۴ وَفِی الْحَدِیْثِ
الْمَرْفُوْعِ مِنْ سَعَادَۃِ رَجُلٍ اَنْ یُقَدَّرَ رِزْقُہٗ فِیْ بَلَدِہٖ وَحَالَ سُکُوْنِہٖ وَ
مِنْ شَقَاوَتِہٖ اَنْ یُجْعَلَ رِزْقُہٗ فِیْ غَیْرِ بَلَدِہٖ اَوْفِیْ سِیَاحَتِہٖ یعنے حدیث
مرفوع مین وارد ہی کہ آدمی کی سعادت اس مین ہی کہ اسکا رزق مقدر اسی کے شہر
مین اسے ملتا ہو اور وہ اپنے گھر مین رہتا ہو اور اس شخص کی بدبختی ہی کہ اسکا رزق
غیر شہر مین مقدر ہو یا حالت مسافرت مین ہو ف ۸۵ مِنْ سَعَادَۃِ الرَّجُلِ الْمَسْکَنُ
الْوَاسِعُ وَالْجَارُ الصَّالِحُ وَالْمَرْکَبُ الْھَنِیُّ وَالشُّؤْمُ فِی الْمَرْءَۃِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ
یعنے آدمی کی نیکبختی کی علامت ہی کہ گھر وسیع کشادہ ہو اور ہمسایہ صالح ہو اور سواری کا
گھوڑا اچھا ہو اور نحوست فقط تین چیزون مین دیکھنا ہی عورت گھوڑا اور گھر ف ۸۶ سُئِلَ عَنِ الْغَنِیِّ فَقَالَ
سِعَۃُ الْبُیُوْتِ وَدَوَامُ الْقُوْتِ یعنے ایک بزرگ کو پوچھا کہ غنی کون ہی کہا جسکا گھر کشادہ ہی
اور ہمیشہ خوراک تیار ہی صاحب نصاب تونگر ہی جسکے پاس دوسو درہم یعنے چون روپے نقد دھرے
ہون اور اس پر ایک برس گذر گیا چالیسوان حصہ یعنے پانچ درہم لازم ہوئے صدقہ
زکوٰۃ دینا اور اگر زیادہ روپیہ دھرا ہی تو سو کو اڈھائی روپے کے حساب سے
زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہی ف ۸۷ عن عمر رضی اللہ عنہ ثَلَاثٌ یُثَبِّتْنَ الْوُدَّ

رفیع صلاح

فِيْ صَدْرِ اَخِيْكَ اَنْ تَبْدَ اُهُ بِالسَّلَامِ وَاَنْ تُوَسِّعَ لَهُ فِي الْمَجْلِسِ وَ
تَدْعُوْهُ بِاَحَبِّ اَسْمَائِهِ اِلَيْهِ یعنے فرمایا عمر رضی اللہ عنہ نے تین چیزین
تمہارے بھائی کے دل مین تمہاری محبت ثابت کرتی ہین اوّل ابتدا سلام کی تم کرو
دویم مجلس مین اگر وہ دوست آیا تو اسکے واسطے جاے وسیع کرو سیوم جو نام
اسکو بھاتا ہی اُس نام سے اسکو پکارو **ف ۸۸** بیت وَكُلُّ النَّاسِ
قَدْ مَالُوْا اِلٰى مَنْ عِنْدَهُ مَالٌ ÷ وَمَنْ لَمْ عِنْدَهُ مَالٌ فَعَنْهُ النَّاسُ
قَدْ مَالُوْا ÷ تمام آدمی خواہش کرتے ہین اور جھکتے ہین طرف اسکے کہ جسکے پاس
مال ہی لیکن جسکے پاس مال نہین اس شخص سے بیزار ہوتے ہین یعنے مال سب
آدمیون کا معشوق اور تمام بنی آدم اسکے عاشق ہین الا ماشاء اللہ جس کی بغل
مین وہ معشوق جا کر بیٹھتا ہی سبھون کی آنکھین اسکی طرف لگی رہتی ہین اگرچہ وہ
کسی کو ایک کوڑی بھی نہ دیوے **ف ۸۹** رُوِيَ اَنَّهُ شَدَّادُ بْنُ حَكِيْمٍ رح
خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ بِبَلْخَ فَرَاٰى غُلَامًا يُمْسِكُ دَابَّةً فَرَكِبَ
الدَّابَّةَ وَذَهَبَ اِلٰى بَيْتِهٖ وَالْغُلَامُ وَافَقَهُ فَخَرَجَ صَاحِبُ الدَّابَّةِ
فَلَمْ يَجِدْهَا فَذَهَبَ اِلٰى بَيْتِهٖ مَاشِيًا وَلَمَّا رَجَعَ الْغُلَامُ اَخْبَرَ
سَيِّدَهٗ بِمَا وَقَعَ فَقَالَ يَا غُلَامُ اِنْ صَدَقْتَ فَاَنْتَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى
روایت ہی کہ شداد بن حکیم بڑے عالم دیندار تھے بلخ کی جمعہ مسجد سے نماز پڑھکر
باہر نکلے دیکھے ایک غلام سواری کا گھوڑا لیکر کھڑا ہی اور وہ غلام اور گھوڑا انکا نہ تھا
الغرض بھول سے اُسپر سوار ہو گئے اور اپنے گھر کو پہنچے غلام بھی انکے ساتھ تھا مگر
ازروی ادب کے انکو سوار ہونے سے اور ساتھ چلنے سے مانع نہ ہوا مالک غلام
کا جب مسجد سے باہر آیا اپنا غلام اور سواری کا جانور نہ پایا لاچار پیادہ اپنے گھر کو
گیا جب غلام جانور لیکر واپس آیا اور میان سے اپنے حقیقت کہی کہ فلان عالم

آپکے گھوڑے پر سوار ہوکر اپنے گھر گیا مین ساتھ تھا یون سمجھا کہ شاید آپنے
اجازت سوار ہونے کی دی ہوگی گھوڑے کے مالک نے کہا اگر تو سچ کہتا ہی تو مین نے
تجھکو خدا کے واسطے آزاد کیا **ف ٩٠** كَانَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذَا
ذَكَرَ زَلَّتَهٗ غُشِيَ عَلَيْهِ وَسُمِعَ اِضْطِرَابُهٗ مِنْ مِيْلٍ فَقَالَ لَهٗ جِبْرَئِيْلُ
يَاخَلِيْلَ اللّٰهِ اَلْجَلِيْلُ يُقْرِءُكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ هَلْ رَاَيْتَ خَلِيْلًا
يَخَافُ خَلِيْلَهٗ فَقَالَ يَاجِبْرَئِيْلُ كُلَّمَا ذَكَرْتُ الزَّلَّةَ نَسِيْتُ الْخُلَّةَ
یعنے ابراہیم علیہ السّلام کے دل مین خوف خدا ایسا تھا کہ جب اپنی لغزش قدم کو یاد
کرتے بیہوش ہوتے اور رونے کی آواز ایک میل پر جاتی جبرئیل علیہ السّلام نے
انکو کہا کہ حق تعالی اسلام کہتا ہی و فرماتا ہی آیا دوست اپنے دوست سے کبھی ڈرتا
ہی ابراہیم علیہ السّلام نے کہا جب مجھکو میری خطا یاد آتی ہی اتنا خوف ہوتا ہی کہ
دوستی بھول جاتا ہون **ف ٩١** عیون المجالس مین لکھا ہی کہ رسول مقبول صلّی اللہ
علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص فجر کی سنّت نماز کے بعد یہہ تسبیح ملائکہ ایک سو بار
پڑھیگا بعد فرض نماز فجر جماعت کے ساتھہ ادا کریگا دولت دنیا اسکو بہت ملیگی
تونگر ہو جائیگا تسبیح یہہ ہی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ
وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّخَطِيْئَةٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ اور
دنیا و آخرت مین تونگری حاصل کرنے کی نیّت رکھے فقط دنیا کی دولت پر نیّت نرکھے یہہ نیّت
چاہیے یا نچاہیے ملیگی **ف ٩٢** مَنْ تَخَتَّمَ بِعَقِيْقٍ لَمْ يَزَلْ فِيْ بَرَكَةٍ وَّسُرُوْرٍ
جس نے انگشتری عقیق کی پہنی ہمیشہ برکت و خوشی کے ساتھہ رہیگا **ف ٩٣**
مَنْ صَلّٰى سُنَّةَ الْفَجْرِ فِيْ بَيْتِهٖ يُوَسَّعُ لَهٗ رِزْقُهٗ وَيَقِلُّ الْمُنَازَعَةُ
بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَهْلِهٖ وَيُخْتَمُ لَهٗ بِالْاِيْمَانِ فرمایا حدیث شریف مین جسنے
سنّت فجر کی اپنے گھر مین پڑھی کشادہ کرتا ہی حق تعالی رزق اسکا اور اسکے خوشونکا

جھگڑا اسکے ساتھ کم ہوجاتا ہے اور اسکا خاتمہ ساتھ ایمان کے ہوتا ہے **ف ۹۴**
حصن حصین کی شرح میں لکھا ہے کہ جس شخص کو تنگی معاش ہووے تو فجر کی نماز
کے بعد یکشنبہ کے روز یَا حَيُّ یَا قَیُّوْمُ ہزار بار پڑھا کرے دوشنبہ کے روز
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ہزار بار پڑھے سہ شنبہ کے روز
درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی ہزار بار پڑھے چہارشنبہ کے روز اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ
رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْۢبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ ہزار بار پڑھے پنجشنبہ کے روز
اَللّٰهُ مُغْنِیْ ہزار بار پڑھے جمعہ کے روز سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ہزار بار پڑھے اور شنبہ کے روز لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہزار بار پڑھے اور نیت ثواب آخرت کی رکھے جلد دنیا میں
تونگر ہوجائیگا یا دونوں جہان کی مراد حاصل ہووے ایسی نیت کرے فقط دنیا کے
حاصل ہونے کی نیت ہرگز کسی عمل میں نہ رکھے کیونکہ خدا سے مانگنا تو عمدہ نعمت
دارین مانگنا چاہیے یہہ دنیا فانیہ فقط مانگنا بڑی شرم کی بات ہے **ف ۹۵**
سورہ واقعہ والمزمل واللیل والم نشرح بعد مغرب ایکبار پڑھے یا ہر شب
جمعہ کو بعد عشا باوضو پڑھے حضرت ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ ایک شخص
نے آپ سے فقر کی شکایت کی یہہ عمل آپ نے اسکو سکھایا دوسرے برس وہ
شخص آیا اور چھے ہزار درہم لائے اور کہا کہ یہہ زکوٰۃ کا مال حق اللہ ہے
مساکین کو آپ تقسیم کردو اور کہا کہ آپ نے وظیفہ بتلایا اسکی برکت سے خدا نے
ایک برس میں مجھکو تونگر بنادیا **ف ۹۶** تفسیر زاہدی میں ہے کہ اگر کوئی
افلاس و تنگدستی سے عاجز ہوگیا یا مشکل کام درپیش آیا تو پنج وقت نماز
کے بعد ۷۵ ہفتاد و پنج بار رو بقبلہ ہوکر یہہ دعا پڑھے بیشک اسکی روزی فراخ

ہوگی اور مشکل کام آسان ہوجائیگا مگر اوّل و آخر اس دعا کے ۱۵ بار درود شریف
پڑھا کرے یَا شَفِیْقُ یَا رَفِیْقُ نَجِّنِیْ مِنْ کُلِّ ضِیْقٍ بِرَحْمَتِكَ یَا اَللّٰہُ ف ۹۷
وسعت رزق و قرضداری کے واسطے عمل مجرب راقم کے مرشدون سے خاندانی
اجازت ہی ہر روز نماز ضحی کے بعد چار رکعات صلوٰۃ قضاء الحاجات کی نیّت سے
پڑھے اور ہر رکعت مین الحمد کے بعد دس مرتبے اس آیت کو پڑھے چالیس دن
کے اندر حاجت روائی ہوجائیگی وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ
مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسْبُہٗ اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ
اَمْرِہٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ف ۹۸ ہر نماز کے بعد ایک سو بار پڑھے
اور جمعہ کے روز پانچ سو بار بعد صلوٰۃ الجمعہ اس دعا کو پڑھے بیشک تونگر ہوگا
اور جس مراد کے واسطے پڑھے وہ مراد حاصل ہوگی اوّل و آخر سو مرتبے درود
پڑھے کیونکہ درود شریف دعا کے واسطے دو پر ہین جلد محل اجابت کو پہنچتی ہی
اَللّٰہُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ بِرَحْمَتِكَ
یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ف ۹۹ حدیث شریف مین وارد ہی اَلشَّاۃُ بَرَکَۃٌ
وَالشَّاتَانِ بَرَکَتَانِ وَثَلَاثُ شِیَاہٍ غِنًا یعنے جسکے گھر مین ایک بکری ہی
ایک برکت ہی اگر دو بکریان ہین دو برکت ہی اگر تین بکریان ہین وہ تونگر ہی
ف ۱۰۰ ابو طالب مکی رح سے روایت ہی کہ ہر نماز کے واسطے تازہ وضو کرے
اور بعد وضو کے سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَار پڑھے اور ہمیشہ ایسی عادت معمول رکھے
اللہ تعالی اسکو دنیا کے غم و فکر سے نجات دیگا اَللّٰہُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ
خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَہْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ
فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

خاتمہ

ہر فرض نماز کے بعد

آیۃ الکرسی پڑھے اور ۳۳ مرتبے سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ مرتبے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ مرتبے
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور ایک مرتبے کلمہ توحید و تحمید لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُو الْجَلَالِ
وَالْاِکْرَامِ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ پڑھا کرے دوجہان کا مقصد
حاصل ہووے ایضًا مَنْ کَثُرَ صَلٰوتُہٗ بِاللَّیْلِ کَثُرَ رِزْقُہٗ بِالنَّہَارِ ۔
یعنے جو شخص شب کو بہت نماز نفل پڑھتا ہے دن کو اسکی رزق زیادہ ہوتی ہے جتنا
کام جو کریگا اسکو اتنی مزدوری ملیگی خدا کا خزانہ معمور ہے ایضًا صلوۃ مسعودی مین مرقوم
ہے الحدیث مَنْ وَاظَبَ عَلٰی سُنَّتِیْ اَکْرَمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِاَرْبَعِ کَرَامَۃٍ
اَلْمَحَبَّۃُ فِیْ قُلُوْبِ الْبَرَرَۃِ وَالْہَیْبَۃُ فِیْ قُلُوْبِ الْفَجَرَۃِ وَالسَّعَۃُ فِی الْعَیْشِ
وَالتَّفَقُّہُ فِی الدِّیْنِ یعنے فرمایا نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے جو کوئی ہمیشہ میری سنت
پر عمل کریگا حق تعالی اسکو بزرگ کریگا چار کرامتون سے نیک لوگون کے دل مین اسکی
محبت پیدا ہوگی بدکارون کے دل مین اسکی ہیبت اور رعاب پیدا ہوگا عیش و
آرام مین وسعت ہوگی اور دین کے علوم مین سمجھ پیدا ہوگی ایضًا فتوح
الاوراد مین وغیرہ اکثر کتابون مین منقول ہے کہ استغفار بہت پڑھا کرے رزق
وسیع ہوگا ایضًا اوراد فتحیہ دعا گنج العرش ہمیشہ پڑھا کرے ایضًا
مفتاح الرشاد مین ہے اَلْاِسْتِکْثَارُ فِی الصَّدَقَۃِ یَزِیْدُ فِی الرِّزْقِ ۔
بہت صدقہ خیرات دینے سے رزق زیادہ ہوتا ہے ایضًا اِجَابَۃُ الْمُؤَذِّنِ یَزِیْدُ
فِی الرِّزْقِ یعنے مؤذن جب اذان دیوے اسکے جیسے لفظ سنکر آہستہ خود بھی
کہے اسکو اجابت مؤذن کہتے ہین اب کرنے سے رزق مین برکت ہوتی ہے ایضًا
مَنْ تَفَقَّہَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ کَفَاہُ ھَمَّہٗ وَرَزَقَہٗ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ۔ جو
شخص علم فقہ دین سنوارنے کے واسطے پڑھتا ہے حق تعالی اسکی فکر کھانے کپڑے کی دور

کرتاہی اوراسکو اتنا رزق دیتاہی کہ جسکا حساب نہین یعنے فتوحات غیبی اسکو ملتے ہین ایضًا
حرزالامان مین لکھاہی اسم مبارک یا عزیز یا حکیم ہر روز بارہ سو مرتبے پڑھا کرے چندروز مین تونگر
ہوجائیگا ایضًا اورادرحمانی مین خواجہ محمد پارسا سے منقول ہی یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ
اَسْتَغِیْثُ ہر نماز کے بعد ایک سو مرتبے اوّل وآخر درود گیارہ مرتبے پڑھا کرے دوجہان مین
رحمت وبرکت حاصل ہوگی اسمین شک نلاوے خَوَاصُّ الْاَسْمَاءِ حَقٌّ وَخَوَاصُّ الْاَشْیَاءِ حَقٌّ
یعنے ہر اسم کی اور ہر شئی کی خاصیت برحق ہی ایضًا ہر جمعہ کے روز بعد از صلوٰة پانچ سو ستر مرتبے
یہہ دعا پڑھے اوّل وآخر درود ایک سو بار پڑھے اَللّٰهُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ
بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ۵ مجرب ہے

رباعی

ای کہ ہستی طالب راہِ صواب — رو مگردان زین کتاب مستطاب
خوبیش بنگر ولیل از من مخواہ — آفتاب آمد دلیلِ آفتاب

قطعہ تاریخ طبع از منشی رکن الدین بن شیخ احمد کاتب کتاب ہذا المتخلص بہ تمنّا

دولت بے زوال را دیدم — ہر ورق خوشنما چو گلشن سیر
مفلسان را چہ مایۂ اقبال — اغنیا را ہمای اوج بطیر
بہ تمنّا چہ خوب ہاتف گفت — سال طبع کتاب تحفۂ خیر
۱۳۰۰ھ

ایضًا

سیّدِ عالی نسب ذی اقتدار — صاحب ثروت میانِ شیخ وشاب
عبد فتّاح نام با خلق عمیم — شد تخلّص اشرف ومفتی خطاب
صد مسائل صد فوائد جمع کرد — در غنا وفقر قولِ انتخاب
بہر تاریخش تمنّا فکر کرد — گفت ہاتف سال را کردہ حساب
از سر شکر وغنا و دادِ حق — خوش ببین تاریخ طبع این کتاب
۱۳۰۰ھ تمّت تمام شد